سنن نسائی شریف

پانچ ہزار [illegible] احادیث نبوی کا مستند اردو ترجمہ

مترجم

حضرت علامہ وحید الزمان

ناشر اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

القرآن

سنن نسائی شریف مترجم

جلد اوّل

۵۷۶۴ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستند اور گرانبہا مجموعہ جس کو شیخ الاسلام زین المحدثین امام ابو عبد الرحمٰن نسائی نے پانچ لاکھ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا۔

ترجمہ و فوائد :—

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

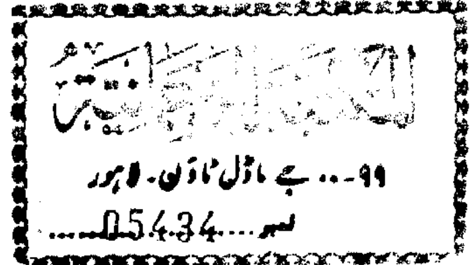
— ناشر —

اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور پاکستان

نام کتاب	سنن نسائی
جلد	جلد اول
نام مؤلف	امام ابو عبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ
نام مترجم	علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و تصحیح	عبدالصمد ریالوی
طابع	ابومومن منصور احمد عفی عنہ
ناشر	اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور۔ پاکستان
کتابت	ایوب شہزاد۔ نواز خرم
مطبع	زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور
تاریخ اشاعت اول	ربیع الاول ۱۴۰۶ھ دسمبر ۱۹۸۵ء
قیمت	مکمل سیٹ روپے

RMPInternational.TK





ہر قسم کی اسلامی کتب ملنے کا پتہ

اسلامی اکادمی۔ اردو بازار۔ لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم قارئین

موجودہ تاریکی کے دور میں ناول افسانے اور بے سروپا داستانوں کے علاوہ جدید سے جدید نظریات کے رسائل و کتب اور ڈائجسٹ اپنی کارستانیاں دکھا رہے ہیں۔ ان حالات میں قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو ہم نے اپنے لیے ایک عظیم سعادت سمجھتے ہوئے اس کام کے لیے آپ نے آپ کو وقف کر دیا ہے۔

چنانچہ ہم نے کتب تفاسیر اور احادیث کے تراجم شائع کرنے کی عظیم ذمہ داری اٹھائی مولانا ابو الکلام آزاد کی تفسیر ترجمان القرآن مکمل تین جلد اور تفسیر فی ظلال القرآن مولانا سید قطب شہید کی مسلسل اشاعت اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

کتب احادیث کے تراجم کے سلسلہ کی ہماری پہلی کوشش مؤطا امام مالک مع ترجمہ و حواشی علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ ہے جس کے کئی ایڈیشن بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ ہم شائع کر چکے ہیں۔ دوسری کتاب سنن ابی داؤد مع ترجمہ و حواشی علامہ صاحب موصوف نہایت بہترین انداز میں شائع کی۔

اب الحمد اللہ صحاح ستہ میں سے تیسری کتاب سنن نسائی سابقہ روایات کے مطابق ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالٰی جو جلیل القدر محدث فقیہ اور حافظ ہیں ان کی یہ کتاب "السنن" اپنی اہمیت کے لحاظ سے کتب اصول میں ممتاز مقام رکھتی ہے بلکہ حسن ترتیب، طریق استدلال، صحت نقل، توضیح ابہامات اور بیان علل کے پیش نظر بعض مغاربہ نے اس کو تمام صحاح ستہ پر اولیت دی ہے۔

اس سے قبل یہ کتاب علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالٰی کے نہایت سلیس ترجمہ اور بریکٹوں میں تشریح کے علاوہ مفید حواشی کے حواشی کے ساتھ شائع ہو چکی ہے مگر ہم اس کتاب کو مزید مندرجہ ذیل زیورات سے آراستہ کر کے شائع کر رہے ہیں جن سے پہلے یہ کتاب محروم تھی۔

(۱) علامہ صاحب مرحوم کے ترجمہ و تشریح میں حتی الامکان صحت اور صفائی کو مدنظر رکھا گیا۔

(۲) علامہ صاحب رحمہ اللہ کے فوائد و حواشی نیچے لگا دیئے گئے۔ اس سے قبل حواشی بین الترجمہ اور ترجمہ کے آخر میں درج تھے۔

(۳) احادیث کے ساتھ ان کے حواشی لگا دیئے گئے۔ اس سے پہلے اسانید کے اہمال و حذف سے یہ کتاب شائع ہوتی رہی۔ علامہ صاحب نے چونکہ متعدد نسخوں کو سامنے رکھ کر تمام احادیث کو جمع کر دیا تھا اس لیے مختلف نسخوں سے ہم نے اسانید تلاش کر کے احادیث کے ساتھ لگا دی ہیں۔

(۴) مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر کچھ احادیث اور تراجم جو دوسرے نسخوں میں موجود تھے شامل کر دیئے گئے۔

(۵) احادیث کو شمار کر دیا گیا ہے اور ہر حدیث کے شروع میں نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔

(۶) ابواب کو بھی شمار کر کے نمبر لگائے گئے ہیں۔

(۷) شروع میں ابواب کی مکمل فہرست لگا دی گئی تاکہ آسانی ہو جائے۔ نیز مولانا محمد عبدہٗ دامت فیوضہم سے مقدمہ تو تلخیص

اور جامعیت کا حامل ہے درج کر دیا گیا اس کے علاوہ کتابت و طباعت اور کاغذ وغیرہ امور کو بھی اس عظیم کتاب کی شان کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے اس کتاب کی ترتیب و تصحیح میں میرے فاضل دوست مولانا عبدالصمد صاحب ریالوی نے بہت محنت کی اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے۔

اب آپ ہی یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس حد تک ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اور ہم اپنے تمام قارئین سے یہ امید رکھتے ہیں کہ مفید مشوروں اور اپنے قیمتی آراء سے نوازنے کے ساتھ ساتھ ان نقائص کی بھی نشاندھی کریں گے جو ہم سے رہ گئے ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشنوں میں ان کی تلافی بھی کی جا سکے۔

اصل کام خدمت دین اسلام ہے اور ہمارا نقطہ نظر بھی اس کتاب کی اشاعت سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے۔ شاید یہ کتاب ہی ہمارے گناہوں کی معافی کا سبب بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے کے اسباب مہیا کر دے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنے دین کی خدمت کے کام لے۔

ابو مومن منصور احمد عفی عنہ



امام ابوعبدالرحمٰن نسائی

سنہ ۲۱۴ھ، سنہ ۲۱۵ھ ..... متوفی ۳۰۳ھ

نام ونسب: آپ کا نام احمد اور ابوعبدالرحمٰن کنیت تھی۔ سلسلہ نسب یہ ہے "احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی الخراسانی"[۱] ۔۔۔ لیکن بعض نے احمد بن علی بن شعیب نام ذکر کیا ہے[۲] یہ درست نہیں اس کے برعکس صحیح وہی ہے جیسے اکثر اصحاب الطبقات اور مورخین نے نقل کیا ہے۔

پیدائش: اصحاب الطبقات اور مورخین نے آپ کے سن پیدائش میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے سنہ ۲۱۴ھ اور بعض نے سنہ ۲۱۵ھ بیان کیا ہے[۳]۔ اور بعض نے سنہ ۲۲۵ھ بھی ذکر کیا ہے[۴]۔ جیسا کہ مولانا ضیاء الدین صاحب نے شذرات اور حسن المحاضرہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن شذرات کا حوالہ دینا درست نہیں، کیونکہ علامہ ابن العماد نے امام نسائی رح کی وفات سنہ ۳۰۳ھ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے "وله ثمان وثمانون سنة"[۵] اس لحاظ سے ان کی پیدائش سنہ ۲۲۵ھ میں کسی صورت میں بھی نہیں بنتی۔

محدث مبارکپوری رح نے امام نسائی رح سے نقل کیا ہے۔

یشبه ان یکون مولدی فی سنة ۲۱۵ هجری[۶]

جس سے سنہ ۲۱۴ھ یا سنہ ۲۱۵ھ کا تردد بھی ختم ہو جاتا ہے، غالباً لفظ یشبہ ہی سے بعض نے ان کی پیدائش سنہ ۲۱۴ھ میں بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔

وطن: امام نسائی رح نے اگرچہ بعد میں مستقل سکونت مصر ہی میں اختیار کر لی تھی، لیکن آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر "نسا" میں ہوئی۔ جو حرف نون اور سین کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ مقصورہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور کبھی عرب لوگ اس ہمزہ کو واؤ بدل کر نسبت کرتے وقت "نسوی" بھی کہا کرتے ہیں۔ اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے لیکن مشہور نسائی ہے (بستان)

رحلت وسفر: امام نسائی رح کی ابتدائی تعلیم کا پتہ نہیں چل سکا، صرف آپ کے طلب حدیث کے لیے دور دراز کے اسفار کے تذکرے ملتے ہیں جن میں حجاز، عراق، شام، جزائر اور خراسان شامل ہیں، آپ کا پہلا سفر خراسان کی طرف تھا، وہاں کے مشائخ سے استفادہ کے بعد بغداد کو شرف ورود بخشا، وہاں امام قتیبہ کے پاس ایک سال دو ماہ سے

۱ے التذکرہ ص۲۴۱ ج۲ طبقات الشافعیہ ص۸۳ ج۲ بستان ص۱۹۷ وغیرہ ۲ے البدایہ ص۱۲۳ وفیات الاعیان ۱۲ ۳ے بستان البدایہ، التذکرہ۔ التہذیب، طبقات شافعیہ وغیرہ ۴ے تذکرۃ المحدثین ص۳۷۲ ۵ے شذرات ص۲۳۹ ج۲ ۶ے مقدمہ تحفہ ص۶۵۔

لیکن اس رحلت کے سن میں اختلاف ہے محدث مبارکپوری، امام نسائی رح سے نقل فرماتے ہیں:۔
ان رحلتہ الاولی الی قتیبۃ کانت فی سنۃ خمس وثلاثین۔[1]
علامہ سبکی طبقات شافعیہ میں لکھتے ہیں:۔
رحل الی قتیبۃ وھو ابن خمسۃ عشرۃ سنۃ۔[2]
حافظ ابن کثیر آپ کی رحلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ (البدایہ ص۱۲۳)
"رحل الی الآفاق واشتغل بسماع الحدیث والاجتماع بالائمۃ الحذاق"۔ البدایہ ص۱۲۳ ج۱۱
اساتذہ کے اوطان سے اسفار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اور ان کے طبقات سے کچھ ترتیب بھی قائم کی جا سکتی ہے۔

شیوخ:۔ امام نسائی کو جن مشائخ سے استفادہ کا موقعہ یسر ہوا ہے، ان میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام ابوداؤد، امام احمد وابنہ عبداللہ، الحارث بن مسکین، محمد بن عبدالاعلیٰ، علی بن خشرم، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن بکار، عمرو بن زرارہ، محمد بن بشار، عمرو بن الفلاس، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، عبداللہ بن سعید الکندی عباس بن عبدالعظیم العنبری، محمد بن المثنیٰ، زیاد بن یحیی الحسانی، اسحٰق بن راہویہ، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، ہشام بن عمار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ:۔ امام نسائی کے حلقہ درس میں شریک ہونے والے اصحاب کو "امامت" کے سے ممتاز لقب کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں (۱) ابوالقاسم طبرانی، (۲) حافظ ابوعوانہ (۳) امام ابوجعفر طحاوی رح (۴) امام ابوبشر الدولابی (۵) امام ابوجعفر عقیل (۶) امام ابراہیم بن محمد بن صالح (۷) ابوعلی حسین بن محمد نیشاپوری (۸) حمزہ بن محمد الکنانی (۹) محمد بن عبداللہ بن حیویہ (۱۰) حسن بن الخضر السیوطی (۱۱) ابوبکر السنی، (۱۲) ابوبکر الحداد الفقیہ وغیرہم خاص نمایاں ہیں۔
مؤخر الذکر ابوبکر ابن الحداد المصری ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے امام نسائی رح کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی امام دار قطنی رح فرماتے ہیں۔
کان ابن الحداد کثیر الحدیث ولم یحدث عن غیر النسائی وقال جعلتہ حجۃ بینی وبین اللہ تعالیٰ۔ (طبقات الشافعیہ ص۱۱۳ ج۲ التذکرۃ ص۲۲۳ البدایہ ص۱۲۳ ج۱۱)
علامہ سبکی رح نے ۲ صفحات میں ابن الحداد کا ترجمہ پھیلایا ہے۔

حفظ واتقان:۔ قدرت نے امام نسائی رح کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا۔ یہاں تک کہ علامہ ذہبی رح نے انہیں امام مسلم رح سے احفظ کہا ہے۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں۔
سالت شیخنا اباعبداللہ الذہبی الحافظ وسألتہ ایھما احفظ مسلم بن الحجاج صاحب الصحیح او النسائی قال النسائی۔ (طبقات الشافعیہ ص۸۴ ج۲)

---

[1] مقدمہ تحفہ ص۲۶ ومقدمہ نسائی ص۲۱ [2] طبقات الشافعیہ ص۸۴ ج۲ التذکرہ ص۲۱۹ ج۲

علامہ سیوطی رحمہ نے آپ کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

الحافظ احد الحفاظ المتقنین" حسن المحاضرہ ص ۱۴۷ ج ا ۔ تذکرۃ المحدثین ص ۳۷۴)

ابن یونس فرماتے ہیں:۔

کان النسائی اماما فی الحدیث ثقۃ ثبتا حافظاً۔ (ہدایہ ص ۱۲۳)

اصحاب علم وکمال نے آپ کے علم کا اعتراف کیا ہے۔ اور آپ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ وامام تسلیم کیا ہے امام دارقطنی رقمطراز ہیں:۔

ابو عبد الرحمن مقدم علی کل من یذکر بھذا العلم من اھل عصرہ۔

التذکرہ، البدایہ، التہذیب، طبقات الشافعیۃ")

حافظ ابوعلی فرماتے ہیں:۔

"ھو الامام فی الحدیث بلا مدافعۃ"

امام حاکم ما مون مصری سے نقل کرتے ہیں۔

خرجنا مع ابی عبد الرحمن الی طرسوس سنۃ للغزاء فاجتمع جماعۃ من مشائخ الاسلام واجتمع من الحفاظ عبد اللہ بن احمد بن حنبل ومحمد بن ابراھیم مربع وابوالاذان وکلیجۃ وغیرھم فتشاوروا من ینتقی لھم علی الشیوخ فاجتمعوا علی ابی عبد الرحمن النسائی وکتبوا کلھم بانتخابہ۔ (معرفت علوم الحدیث ص ۸۳)

ابن عدی کا بیان ہے کہ میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد طحاوی سے سنا کہ وہ مسلمانوں میں سے یکتا ہیں۔ الغرض امام موصوف کے کمال وفضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وکذلک اثنیٰ علیہ غیر واحد من الائمۃ وشھدوا لہ بالفضل والتقدم فی ھذا الشان۔

(علامہ ذہبی فرماتے ہیں)

ھو احذق بالحدیث وعللہ ورجالہ من مسلم والترمذی وابی داؤد وھو جار فی مضمار البخاری وابی زرعۃ (توضیح الافکار از امیر یمانی ص ۲۲ ج ۱)

ورع وتقویٰ:

امام نسائی رح کی عملی زندگی کا اندازہ محمد بن المظفر کے اس قول سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جسے علامہ ذہبی رح نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"سمعت مشائخنا بمصر یصفون اجتھاد النسائی فی العبادۃ باللیل والنھار وانہ خرج الی الغزو مع امیر مصر فوصف فی شھامتہ واقامتہ السنن الماثورۃ فی فداء المسلمین واحترازہ عن مجالس السلطان الذی خرج معہ۔

(التذکرۃ)

ابن اثیر جامع الاصول میں فرماتے ہیں کہ امام نسائی رح کے ورع وتقویٰ پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اپنے استاذ حارث بن مسکین سے انہوں نے جس حالت میں سماع کیا اس کو اسی انداز "ویعنی قرأۃ علیہ" دانا اسمع" سے بیان

لہ ۔ ربالاصل "النداء" محرفا عن "الفداء"، ۲ بالاصل "رمق" کذا کما قال الاستاذ الدکتور السید معظم حسین فی تعلیقہ علی معرفۃ علوم الحدیث ۱۲۔

کیا، دیگر مشائخ سے اخذ کردہ روایات کی طرح حدثنا و اخبرنا کے الفاظ استعمال نہیں کیے، اس کے بعد حافظ ابن اثیر نے اس کی دو وجہیں بیان کی ہیں، کہ امام نسائی رح اور امام الحارث رح کے درمیان ناراضگی تھی، اور دوسری وجہ یہ کہ ان کو شبہ ہوا تھا کہ شاید یہ بادشاہ کا جاسوس ہے، کیونکہ ان کے سر پر بڑی ٹوپی اور بدن پر طویل جبہ تھا، جس کی وجہ سے انھوں نے آپ کو اپنی مجلس میں نہ حاضر ہونے دیا۔ زبان زد عام اگرچہ یہی ہے، جو ابن اثیر نے نقل کیا ہے۔ اس سے گو ہمیں من وجہ اتفاق ہے تاہم یہ محل نظر ہے، کیونکہ الحارث بن مسکین سے ان لفظوں سے روایت کرنے میں صرف امام نسائی منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ امام ابو داؤد بھی ان سے انہی الفاظ سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ کتاب الطب کے آخری ابواب میں اور کتاب السنہ کے باب (ذراری المشرکین) میں امام ابو داؤد رح نے بھی قرئ علی الحارث بن مسکین کے الفاظ سے روایت کی ہے تو کیا انہیں بھی جاسوس قرار دیں گے یا استاد و شاگرد میں منافرت کا سبب قرار دیں گے؟۔

چنانچہ صحیح وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کی مجلس میں پڑھنے والا ان کا ایک ہی شاگرد ہوتا تھا۔ بنا بریں دیگر تلامذہ قرئ علی الحارث بن مسکین کے الفاظ سے روایت بیان کرتے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

عادات وازواج واولاد: امام صاحب کی چار بیویاں اور دو لونڈیاں تھیں، لیکن افسوس مؤرخین نے ان کی اولاد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، البتہ حافظ ابن حجر رح نے آپ کے تلامذہ میں آپ کے بیٹے عبدالکریم نامی کا ذکر کیا ہے۔ آپ بڑے خوش پوش اور اعلیٰ خوراک کے دلدادہ تھے، تذکرہ نویسیوں نے بیان کیا ہے کہ آپ روزانہ ایک مرغ کھاتے اور اس کے بعد نبیذ پیتے۔ جس سے آپ کی معاشی و معاشرتی زندگی کا نمایاں ہونا واضح ہوتا ہے۔ ابن العماد کے بیان کے مطابق وہ نہایت شریف، رئیس، اور عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے۔

تصانیف:-

امام صاحب کی جن تصانیف کا ہمیں علم ہو سکا ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) خصائص علی[۱] (۲) فضائل صحابہ[۲] (۳) مسند علی[۳]
(۴) مسند مالک[۴] (۵) کتاب التمیز[۵] (۶) کتاب المدلسین[۶]
(۷) کتاب الضعفاء والمشرکین[۷] (۸) کتاب الاخوہ (۹) مسند منصور بن زاذان
(۱۰) مشیخۃ النسائی (۱۱) ما اغرب شعبۃ علی سفیان و سفیان علی شعبۃ (۱۲) اسماء الرواۃ[۸]
(۱۳) مناسک حج[۹]

اس کا ذکر کرتے ہوئے علامہ جزری لکھتے ہیں:-

وله مناسك الحج على مذهب الشافعي (۱۴) كتاب الجرح والتعديل۔

---

[۱] التذکرہ و طبقات ۳/۱۶ [۲] کشف الظنون ۲/۶۰۵ [۳] مفتاح السنہ ص ۲/۱۵۲ [۵] مقدمہ طبع سلفیہ [۶] جامع الاصول ص ۱/۱۱۶

[۹] بستان ص ۱۹۷ معرّب [۱۰] التذکرہ والبدایہ ص ۱۲۳ ج ۱۱، کتاب الضعفاء ۱۳۲۵ھ میں ہندوستان سے مطبع انوار احمد سے کتاب الضعفاء امام بخاری امام مسلم کی کتاب المنفردات اور ابن ابی حاتم کی مراسیل کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

اس کا ذکر حافظ رحمہ نے لسان میں متعدد مقامات پر کیا ہے ملاحظہ ہو (صـ ۳۴۳ ، ۴۲۲)
اور یہ کتاب کتاب الضعفاء سے علیحدہ ہے، چنانچہ موصوف غالب بن عبید اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں
قال النسائی فی الجرح والتعدیل لیس بثقۃ ولا یکتب وقال فی الضعفاء متروك الحدیث۔
(۱۵) السنن الکبریٰ (۱۶) السنن الصغریٰ المسمی بہ المجتبیٰ۔
(المجتبیٰ کی وجہ تسمیہ) امام صاحب کی جملہ تصانیف میں سب سے مشہور یہی المجتبیٰ ہے اصحاب شرح وحواشی جب کبھی اخرجہ النسائی کہتے ہیں تو یہی مراد ہوتی ہے اور اسے المجتبیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ جب امام صاحب سنن کبریٰ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو امیر رملہ نے دریافت کیا کہ آپ کی یہ تصنیف تمام تر صحیح ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اس میں صحیح اور حسن دونوں قسمیں موجود ہیں۔ اس امیر نے عرض کی کہ ان تمام احادیث میں جو صحت کے اعلیٰ درجے تک پہنچتی ہیں ان کو علیحدہ ایک مجموعہ کی شکل میں میرے لیے منتخب فرما دیجئے تو آپ نے المجتبیٰ جمع کی۔ (البستان صـ ۱۹۷ مترجم)

سنن کے رواۃ اور مرویات سنن

سنن صغریٰ المسمی بہ المجتبیٰ جسے امام نسائی نے امیر رملہ کے کہنے پر مرتب کیا تھا۔ اس میں کل ۵۷۶۱ احادیث ہیں۔ اور اس سے سنن الکبریٰ کی ضخامت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ سید جمال الدین فرماتے ہیں۔
وھو کتاب جلیل لم یکتب مثلہ فی جمع طرق الحدیث وبیان مخرجہ وبعدہ اختصرہ الخ
مقدمہ تحفہ صـ ۶۴

محدث مبارک پوری رح کی تصریح کے مطابق اس کا قلمی نسخہ جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ السنن الکبریٰ کے راوی ابن الاحمر ابوبکر محمد بن معاویہ ۳۵۸ھ ہیں اور سنن صغریٰ کے راوی ابن السنی ابوبکر احمد بن محمد ۳۶۴ھ حافظ ابن حجر رح نے ان دونوں کے علاوہ سنن کے رواۃ میں عبدالکریم ابن امام نسائی، ابوعلی الحسن بن الخضر السیوطی، الحسن بن رشیق العسکری، ابوحمزہ بن علی الحافظ ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ذکریا ابن حیوۃ، محمد بن قاسم الاندلسی، علی بن ابی جعفر الطحاوی، ابوبکر احمد بن محمد بن المہندس کا بھی ذکر کیا ہے۔ (التہذیب صـ ۳۷ ج ۱)۔
امام نسائی رح کی تصنیف جو بروایت ابن السنی منقول ہے اس پر تذکرہ نویسوں نے امیر رملہ کے واقعہ کو دلیل بنایا ہے لیکن علامہ ذہبی اس واقعہ کی تغلیط کے ساتھ اس کتاب کو ابن السنی کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اعلام النبلاء میں فرماتے ہیں۔ ان ھذہ الروایۃ لم تصح بل المجتبیٰ اختصار ابن السنی تلمیذ النسائی
(توضیح الافکار صـ ۲۳۱ ج ۱)

سنن نسائی کی اہمیت:

کتب اصول میں جن کتب کو شمار کیا گیا ہے، ان میں سنن نسائی بھی خاص اہمیت کی حامل ہے اس کو ابوداؤد اور ترمذی کے بعد بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض مغاربہ نے اسے صحیح بخاری سے بھی اہمیت دی ہے، چنانچہ علامہ سخاوی (فتح المغیث) میں رقمطراز ہیں۔
(۱) صرح بعض المغاربۃ بتفضیل کتاب النسائی علی البخاری ؛ ابن ماجہ اور علم حدیث صـ ۲۱۸ "۔
اس پر مزید ابن الاحمر نے اپنے بعض کلی شیوخ سے نقل کیا ہے،
(۲) انہ اشرف المصنفات کلھا وما وضع فی الاسلام مثلہ۔ علامہ سیوطی رح اس کی صحت کے متعلق امام

نسائی سے نقل کرتے ہیں۔

(۳) قال النسائی کتاب السنن کله صحیح وبعضه معلول الا انه لم یبین علته والمنتخب المسمی بالمجتبیٰ صحیح کله " "مقدمہ زہر الربی"

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے یہ قول ابن الاحمر کے واسطہ سے نقل کیا ہے، اس کے علاوہ ابو علی النیساپوری، ابن احمد ابن عدی، ابو الحسن الدارقطنی، ابو عبداللہ الحاکم، ابن مندہ، عبدالغنی بن سعید۔ ابو یعلی الخلیلی، ابو علی بن السکن، ابوبکر الخطیب، ابوبکر السنی، ابو طاہر السلفی وغیرہم نے سنن پر صحت کا اطلاق کیا ہے (مقدمہ زہر الربی)۔

اور یہ اطلاق باعتبار کثرت صحیح روایات کے ہے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر (الباعث الحثیث) اور علامہ زرکشی (النکت علی ابن الصلاح) میں لکھتے ہیں:

تسمية الكتب الثلاثة صحاحا اما باعتبار الاغلب لان غالبها الصحاح والحسان وهي ملحقه بالصحاح والضعيف منها بما التحق بالحسن فاطلاق الصحة عليها من باب التغليب انتهى۔ (مقدمہ زہر الربی)

اسی طرح حافظ ابن سید الناس شرح ترمذی میں ابو طاہر سلفی کے اس بیان قد اتفق علی صحتها علماء الشرق پر نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

هذا محمول منه مالم يصرح بضعفه فيها مخرجه او غيره ۔ حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں۔

هذا تساهل لان فيها ما صرحوا بكونه ضعيفا او منكرا او نحو ذلك من اوصاف الضعيف ۔

اسی طرح علامہ الجزائری فرماتے ہیں کہ السلفی کا یہ قول بایں وجہ صحیح ہے کہ اس میں دوسری کتابوں کی نسبت ضعیف احادیث کم ہیں۔

لا سيما النسائی فانها اقلها بعد الصحيحين حديثا ضعيفا۔ (توجیہ النظر ص ۱۵۳)

ان جملہ دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب پر صحت کا اطلاق باعتبار قلت ضعف کے ہوا ہے۔ اور اہل مغارب، کی تفضیل باعتبار حسن ترتیب اور جامعیت کے ہے۔ ابن رشید رقمطراز ہیں۔

انه ابدع الكتب المصنفه في السنن تصنيفا واحسنها توصيفا وهو جامع بين طريقتي البخاري ومسلم مع حظ كثير من بيان العلل ۔

ابن رشید نے امام بخاری و مسلم کے جن طریقوں کی جامعیت کی طرف اشارہ کیا ہے گو اس بات کو علامہ سیوطی نے بیان نہیں کیا۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ یہ جامعیت باعتبار فقیہانہ و محدثانہ انداز کے ہے جو کہ اول امام بخاری میں اور ثانی امام مسلم میں بکثرت موجود ہے، محدثانہ انداز تو احادیث کی تحویل اسناد سے اور استنباط کثرت ابواب سے واضح ہے۔ علامہ محمد منیر الدمشقی السلفی نموذج الاعمال الخیریہ میں فرماتے ہیں۔

وقد امتازت هذه السنن عن غيرها بكثرة التبويب ودقة الاستنباط ۔

نموذج ص ۶۳۶

تنبیہ: علامہ ذہبی کی طرف سے امیر رملی کے واقعہ کی تردید پہلے گزر چکی ہے۔ اس کی تائید باب النفع صفحہ ۱۹/۱ ط سلفیہ سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہے

وقال الشیخ ابن السنی الحکم ھو ابن السفیان الثقفی۔

اسی طرح باب صلوٰۃ الخوف صفحہ ۱۸۴ میں ہے:

قال ابوبکر السنی الزھری سمع من ابن عمر حدیثین ولم یسمع معہ۔ لیکن صاحب الیانع الجنی، فرماتے ہیں کہ صرف اس قسم کے احتمال سے جملہ اصحاب الطبقات والرجال کی تردید کیسے کی جاسکتی ہے۔ جب کہ یہ امکان ہے کہ ابن السنی نے امام نسائی رح کی معاونت کی ہو، یا ان ہی کے حکم سے یہ اختصار کیا ہو۔ رہا سنن میں ابن السنی کا ذکر تو یہ بعید نہیں، صحیحین اور سنن ابن ماجہ میں ناسخ سے اس قسم کا تصرف ملتا ہے تو اسے بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

مقام تعجب یہ ہے کہ مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی نے ابن ماجہ و علم حدیث میں اولاً تو المجتبیٰ کو ابن السنی کا اختصار قرار دیا ہے ثانیاً امام نسائی رح سے یہ بھی نقل کیا ہے۔

کتاب السنن صحیح کلہ۔ جب موصوف کے ہاں امام نسائی کا یہ قول مسلم ہے تو پھر اسے ابن السنی کا اختصار قرار دینا کیونکر درست ہوگا۔

خصوصیات:

خصوصیات سنن نسائی میں جو چیزیں ہمیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حسن ترتیب، چنانچہ ابن رشید کا قول پہلے گزر چکا ہے کہ یہ تصنیف و ترتیب کے لحاظ سے بہتر اور عمدہ ہے۔

(۲) متعدد مسائل کو ثابت کرنے کے لیے ایک روایت کو کئی جگہوں میں ذکر کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رح کا طریقہ ہے۔

(۳) احادیث کے طرق کی خوب وضاحت کرتے ہیں اور اختلاف الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ امام مسلم کا انداز ہے۔

(۴) بسا اوقات علل حدیث پر بھی گفتگو فرماتے ہیں اور آپ کو علل حدیث میں غیر معمولی ملکہ حاصل تھا، حافظ ذہبی رح نے آپ کو اس فن میں امام بخاری، امام ابوزرعہ کا ہمسر قرار دیا ہے۔

(۵) کبھی کبھی رواۃ کے اسماء والقاب اور کنیتوں کے ابہام کی وضاحت راویوں کے تفرد و اختلاف، متابعت و عدم متابعت کا بیان سماع و عدم سماع کا ذکر۔ حدیث کے مرسل، متصل، ضعیف و منکر کی نشاندھی اور غریب الفاظ کی توضیح بھی بیان فرماتے ہیں، جن کی امثلہ ہم تطویل سے بچنے کے لیے یہاں ذکر نہیں کریں گے۔

شرائط امام نسائی رح: امام صاحب کی "السنن" کو شرائط کے اعتبار سے بھی اہمیت حاصل ہے، حافظ ابوالفضل بن طاہر مقدسی شروط الائمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے جب امام ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی سے مکہ میں ایک راوی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس کی توثیق کی تو میں نے عرض کیا کہ امام نسائی رح نے تو اس کی تضعیف

کی ہے، اس پر موصوف فرمانے لگے۔

یا بنی ان لابی عبد الرحمٰن فی الرجال شرطا اشد من شرط البخاری ومسلم۔
(شروط الائمہ ص ۱۸ (مقدمہ زھر الربی والنکت لابن حجر ص ۱۲۲ قلمی والتذکرہ وغیرہ)

لیکن یہ شرط اصحاب تراجم واصول نے کہیں ذکر نہیں کی البتہ شروط الائمۃ الخمسہ للحازمی کے حاشیہ پر ابن رجب کی شرح ترمذی سے یہ منقول ہے کہ۔

امام النسائی فشرطه اشد ولا یکاد یخرج لم یغلب علیه الوهم ولامن فحش الخطاء کثیر (حاشیہ مقدمہ زھر الربی)
لیکن یہ کوئی انوکھی شرط نہیں، جس کا شیخین نے لحاظ نہ کیا ہو، یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (الباعث الحثیث) میں اس پر تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انه غیر مسلم فان فیه رجالا مجهولین اما عینا او حالا وفیهم المجروح وفیه احادیث ضعیفه معللة ومنکرة الخ (الباعث ص ۳۲)

(۲) پھر مزید محل تعجب یہ ہے کہ جملہ اہل اصول نے محمد بن الباوردی سے یہ نقل کیا ہے کہ امام نسائیؒ کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہر اس راوی سے روایت لیتے، جس کے ترک پر اجماع نہ ہوتا اور اس اجماع سے ان کی مراد یہ ہے کہ نقاد رجال کے ہر دور میں باعتبار متشدد و متوسط ہونے کے دو طبقے رہے ہیں۔ پہلے طبقہ میں شعبہ اور سفیان ثوری، اور شعبہ ثوری سے متشدد تھے، دوسرا طبقہ یحیٰی القطان اور عبد الرحمٰن بن مہدی کا ہے، جن میں یحیٰی متشدد ہیں، تیسرا یحیٰی بن معین اور احمد بن حنبل کا اس میں ابن معین متشدد ہیں، اور چوتھا ابو حاتم اور امام بخاری کا اور اس میں ابو حاتم متشدد ہیں، امام نسائی رح فرماتے ہیں۔

لا یترك عندی حتی یجتمع الجمیع علی ترکه۔

لیکن حافظ ابن حجر النکت میں اس پر تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علامہ عراقی کا یہ کہنا کہ ان من هب النسائی فی الرجال مذهب متسع لیس کذلك۔ کیوں کہ بہت سے ایسے اشخاص ہیں جن سے ابو داؤد اور ترمذی نے روایتیں لی ہیں مگر امام نسائی رح نے ان سے روایات لینے سے اجتناب کیا ہے۔

"بل تجنب النسائی اخراج حدیث جماعة من رجال الصحیحین" (فتح المغیث) اب ایک طرف تو امام موصوف سے۔ لا یترك عندی حتی یجتمع الجمیع علی ترکه اور دوسری طرف بقول حافظ ابن حجر رح کے امام نسائی رح صحیحین کے متعدد راویوں کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اور ان سے روایت لینے سے اجتناب کیا ہے، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے یہ شرط السنن الکبریٰ میں تو ملحوظ رکھی ہے۔ لیکن المجتبیٰ میں اس کا خلاف کیا ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رح نے کہا ہے۔ بعد میں جب مزید اس پر غور کریں تو ہمیں اپنے اس مدعا کی تائید حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہمارے فاضل مکرم و محترم حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف بھوجیانی دامت برکاتہم وزید مجدہم تعلیقات سنن نسائی کے سلسلے میں مقدمہ زہر الربی میں رقمطراز ہیں۔

ویمکن ان یکون اشد یة الشرط فی المجتبیٰ ومذهبه المتسع فی الکبریٰ واللہ اعلم

(۳) حافظ ابو الفضل بن طاہر نے شروط الائمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امام ابو داؤد اور نسائیؒ کی کتابوں میں تینوں قسموں

کی روایات ہیں۔

(۱) وہ روایات جو صحیحین میں ہیں۔

(۲) وہ جو صحیحین کی شرط پر ہیں۔

(۳) وہ روایات جو متکلم فیہ ہیں۔ اور ان کی نشاندہی بھی انہوں نے کر دی ہے کیونکہ ان کا یہ مذہب تھا کہ جب وہ کوئی اور صحیح روایت نہ پاتے تو ضعیف کو ہی نقل کر دیتے۔ لانہ اقوی عندھما من رأی الرجال"

(ملخصاً از مقدمہ زہر الربی)

شروح و تعلیقات: صحت و ترتیب کے لحاظ سے سنن نسائی کے ساتھ اس قدر اعتناء نہیں کیا گیا جو اس کتاب کے شایان شان تھا اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سنن کا انداز نہایت سہل اور اس کے تراجم بالکل واضح ہیں۔ جن میں کوئی اشکال نہیں۔ چنانچہ علامہ محمد منیر الدمشقی نموذج من الاعمال الخیریہ میں لکھتے ہیں۔

ھذا الکتاب العظیم فی بابہ لم یتعرض العلماء لشرحہ او التعلیق علیہ الا القلیل اما لانہ سھل وضعہ کثیرۃ تراجمہ ظاھرۃ معانیہ مبینہ طرقہ اولان الجھابذۃ المحققین اکتفوا بشرح البخاری ومسلم وسنن ابی داؤد لان کتب ھؤلاء الاعلام اقدم من کتاب النسائی رحمھم اللہ تعالٰی انتھی۔ (مقدمہ زہر الربی مع تعلیقات)

علامہ موصوف کی یہ رائے بالکل درست ہے، جیسا کہ سنن کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے، تاہم جن اصحاب علم و فکر نے اس پر کام کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) الامعان فی شرح سنن النسائی ابی عبدالرحمٰن:۔ یہ شرح علامہ ابوالحسن علی بن عبداللہ الانصاری الاندلسی متوفی ۵۶۷ھ کی ہے۔ نیل الابتہاج بتطریز الدیباج ص۲۰۰ میں ہے:۔

انہ صنف تالیف مفیدۃ جلیلۃ منھا الامعان فی شرح سنن النسائی لابی عبدالرحمٰن لم یتقدم احد لمثلہ بلغ فیھا الغایۃ احتفالا واکثارا انتھی۔

اس سے اس شرح کی افادیت کا اندازہ ہو سکتا ہے لیکن محل تعجب ہے کہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ جیسا کہ نموذج میں علامہ دمشقی نے صراحت کی ہے۔ (مقدمہ تعلیقات سلفیہ ص۲۷)

(۲) حافظ ابن حجرؒ نے الدرر الکامنہ ص۶۲ ج۴ میں ذکر کیا ہے کہ حافظ محمد بن علی الدمشقی م ۷۶۵ھ نے بھی نسائی کی شرح کا آغاز کیا تھا۔ (مقدمہ زہر الربی)

(۳) شرح ابن الملقن:۔ مشہور شارح علامہ ابن الملقن م ۸۰۴ھ نے زوائد نسائی کے نام سے نسائی کی شرح لکھی ہے۔

(۴) زہر الربی:۔ یہ علامہ جلال الدین سیوطی م ۹۱۱ھ کی شرح ہے جو نہایت مشہور و متداول ہے۔

(۵) تعلیقات سندی:۔ علامہ محمد بن عبدالہادی سندی م ۱۱۳۸ھ نے دیگر کتب صحاح کی طرح امام نسائیؒ کی سنن کا بھی حاشیہ لکھا ہے، یہ حاشیہ علامہ سیوطی کی شرح سے جامع اور مفید معلومات پر مبنی ہے۔ یہ حاشیہ

۱۳۲۱ھ میں مطبع میمنہ سے طبع ہو چکا ہے۔

(۶) سنن نسائی کا ایک حاشیہ شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد پنجابی کا ہے۔ جو کہ تفسیر محمدی کے مؤلف ہیں۔ یہ حاشیہ ۱۳۱۲ھ میں مطبع انصاریہ دہلی سے طبع ہوا ہے، کم یاب ہے اور صرف ثلث حصہ پر منحصر ہے۔

(۷) ایک حاشیہ علامہ ابو یحییٰ محمد شاہجہان پوری کا ہے۔ جو دراصل شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد پنجابی رحمہ اللہ کے حاشیہ کا تکملہ ہے (مقدمہ تعلیقات نسائی لعلامہ محمد حنیف بھوجیانی)

(۸) ایک نہایت لطیف تعلیقات پہ مبنی حاشیہ شیخ حسین بن محسن انصاری کا ہے جسے حضرت مولانا محمد حنیف صاحب بھوجیانی زید مجدہٗ نے تعلیقات سلفیہ میں ضم کر دیا ہے۔

(۹) علامہ ابو الطیب محدث ڈیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نسائی کے پیچیدہ مقامات پر علیحدہ مستقل کتاب لکھی ہے۔ (حاشیہ سیرت البخاری ص۴۶۹ طبع نو۔

(۱۰) التعلیقات السلفیہ: نہایت لطیف اور جامع تعلیقات کا حامل یہ حاشیہ ہمارے فاضل علامہ گل سر سبد حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف بھوجیانی زیدہ مجدہ نے نہایت محنت و کاوش سے مرتب فرمایا ہے۔ اور یہ بے شمار خصوصیات کا حامل ہے۔ فاضل مکرم نے اس میں زہر الربی سیوطی، حاشیہ سندھی اور شیخ حسین بن محسن انصاری کے حواشی کا احاطہ فرمایا ہے۔ اور ساتھ احادیث کا شمار بھی کیا ہے۔ مسائل فقہیہ پر مختصر مگر جامع اور تسلی بخش نوٹ دے کر تعلیقات کو مزید حسن و زیبائش سے آراستہ کیا ہے۔ اگر کسی مسئلہ میں اختصار سے کام لیتے ہیں تو اس کے متعلقہ مظان و موارد و بقید حوالہ صفحات ذکر کر دیتے ہیں جو مسئلے کی تنقیح میں ایک معاون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ مفید تعلیقات ۱۳۷۶ھ میں المکتبہ السلفیہ سے طبع ہو کر منصہ شہود پر آئی تھی۔

اس کی افادیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لی گئی اور اب پھر نایاب ہے۔

سنن نسائی اور تصحیف سنن کے موجودہ نسخوں میں تصحیف پائی جاتی ہے۔

اسانید: اور اسناد میں جو غلطیاں پہلے سے چلی آ رہی تھیں، افسوس کہ ان کی طرف کسی محشی نے بھی توجہ مبذول نہیں فرمائی۔

ذیل میں ہم ان مقامات کی نشاندھی کرتے ہیں چنانچہ کتاب تقصیر الصلوٰۃ فی السفر میں باب الصلوٰۃ بمنی کے تحت تیسری روایت میں سند ذکر کی گئی ہے:۔

"حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن کبیر عن محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان عن انس"

موجودہ نسخوں میں اسی طرح محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان ہے۔ لیکن التہذیب التقریب اور التاریخ الکبیر وغیرہ میں محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیم ہے۔ خزرجی نے (الخلاصہ) میں گو محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان ہی نقل کیا ہے لیکن حاشیہ میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے اور تحفۃ الاشراف میں بھی یہ روایت بواسطہ ابی سلیم ہے ان قرائن کی بنا پر ابی سلیمان نام میں تصحیف کا شائبہ یقین کی حد تک معلوم ہوتا ہے۔

(۲) کتاب البیوع میں المزارعہ والوثائق کے عنوان میں تابعہ محمد بن الطائفی کے تحت ہے۔

اخبرنا عمر قال حدثنا شریح قال ثنا محمد بن مسلم الخ

اب قابل غور بات یہ ہے کہ سند میں یہ شریح نامی کون ہیں۔ علامہ مزی نے الاطراف میں انہیں ابن النعمان کہا ہے۔ اگر یہ نسبت درست ہے تو راوی شریح ہے۔

صحاح میں شریح بن نعمان صرف ایک راوی ہے جو طبقہ ثالثہ میں سے ہے ان کے اور اصحاب صحاح کے درمیان دور کا زمانہ ہے، بلکہ چار واسطے درمیان میں آتے ہیں اور سریح بن النعمان طبقہ عاشرہ کے راوی ہیں، جن سے اصحاب سنن نے بواسطہ احمد بن نبیع و محمد بن عامر روایت لی ہے۔ اس سے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سریج ہے شریح بن النعمان نہیں۔

(۳) سنن میں اسی روایت کے بعد دوسری روایت:۔ اخبرنا عبید اللہ بن محمد بن عبد الرحمن قال ثنا المسور قال ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار الخ

ابن المسور سے مراد عبد الرحمن بن مسور ہیں یا محمد بن عبد الرحمن بن المسور بہر حال یہ واسطہ درست نہیں، محمد بن عبد الرحمن تو رواۃ حدیث میں کہیں نظر نہیں آتا، رہے ؟ عبد الرحمن تو وہ طبقہ ثالثہ کے راوی ہیں۔ اور ان سے طبقہ عاشرہ کی روایت ناقابل تصور ہے۔ ہاں عین ممکن ہے کہ امام نسائی رح نے عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمان کی تعیین کے لیے ہو ابن المسور کہا ہو، اور ناسخین نے ہو کے بجائے قال ثنا کر دیا ہو، اور عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن المسور صغار العاشرہ سے ہیں، جن سے اصحاب سنن، اور مسلم نے روایت لی ہے واللہ اعلم۔

ہم ابھی چند اعلام پر اکتفار کرتے ہیں، مقصود احاطہ نہیں، اور نہ ہی یہ مختصر اس کا متحمل ہے، تحفۃ الاشراف کو سامنے رکھ کر اگر سنن کا مطالعہ کیا جائے تو اس قسم کی متعدد امثلہ مل جاتی ہیں۔

کیا امام نسائی رح شافعی تھے؟

طبقات شافعیہ میں علامہ السبکی کے امام نسائی کا ترجمہ قائم کرنے سے بعض نے آپ کو شافعی المسلک کہا ہے۔ اور اسی طرح آپ کے کتاب المناسک جو کہ امام شافعی رح کے مسلک پر ہے، تحریر کرنے سے علامہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں کہ آپ کے شافعی المسلک ہونے کا شائبہ ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں بزرگوں کے اس طرح کے بیان سے آپ کو شافعی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ دوسری طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے آپ کو حنبلی ظاہر کیا ہے، جیسا کہ علامہ کاشمیری اپنی امالی میں فرماتے ہیں۔

والنسائی وابوداؤد حنبلیان صرح به الحافظ ابن تیمیہ رح (فیض الباری) تو کیا اس بیان پر آپ کو حنبلی کہا جائے گا؟ نہیں وہ تو خود مجتہد تھے، صرف بات یہ ہے کہ آپ کا اجتہاد کبھی تو امام شافعی رح کے مذہب کے مطابق ہوتا ہے اور کبھی دوسرے فقہاء کے ساتھ چنانچہ علامہ الجزائری رقمطراز ہیں۔

واما مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابو یعلی والبزار ونحوھم فھم علی مذھب اھل الحدیث لیسوا مقلدین لواحد بعینہ من العلماء ولا ھم من الائمۃ المجتھدین علی الاطلاق بل یمیلون الی قول ائمۃ الحدیث "کالشافعی واحمد واسحٰق وابی عبید وامثالھم الخ (توجیہ النظر ص۱۸۵)

بلکہ حافظ ابن حزم نے تو یہاں تک صراحت کی ہے کہ یہ ائمہ تو تقلید کے منکر اور لوگوں کو اس فعل شنیع سے ہمیشہ روکنے والے ہیں، چنانچہ حضرت النواب حافظ ابن حزم سے نقل فرماتے ہیں۔

ثم اتی بعد ھولاء البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی ما منھم احد اتی بامام فاخذ بقولہ فتقلد بہ بل کل ھؤلاء نھی عن ذلک وانکرہ ھدایۃ السائل ص ۳۲

شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی حجۃ اللہ میں اتفاق اجتہاد کو ہی ان کے شافعیت کی طرف منسوب ہونے کا سبب ٹھہرایا ہے۔

قطع نظر ان اقوال کے اگر بقول ابن اثیر کتاب المناسک لکھنے سے شافعی ہیں تو کیا انہوں نے کتب السنن میں دیگر ائمہ کی تائید نہیں کی، کتاب السنن کے ابتداء ہی میں کتاب الاقراء میں ہمیں یہ بات ملتی ہے آپ فاطمہ بنت ابی جیش کی مشہور روایت کے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

ھٰذا الدلیل علی ان الاقراء حیض

اور یہی مسلک امام ابو حنیفہؒ کا ہے کہ اقراء سے مراد حیض ہے تو کیا امام نسائیؒ کو اس موافقت کی بنا پر حنفی کہیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ حقیقت وہی ہے۔ جو شاہ ولی اللہ صاحب اور علامہ الجزائری نے بیان کی ہے کہ یہ مجتہد تھے، اور جزئیات مسائل میں محدثین کی طرح احادیث کے مطابق عمل کرتے تھے اور جن ائمہ کے مسلک کو کتاب وسنت کے قریب تر پاتے، اس کی تائید فرما دیتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت مولانا محمد عبدہٗ



[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا نواب وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت ووفات مولانا موصوف۔ بتاریخ ۱۲ رجب ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) بمقام کانپور (صوبہ یوپی، ہندوستان) پیدا ہوئے۔ اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ (۱۵ مئی ۱۹۲۰ء) کو ستر اکہتر برس کی مبارک عمر پاکر وقارآباد ضلع حیدرآباد دکن (ہند) میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے تغمدہ اللہ بغفرانہ وادخلہ بحبوحۃ جنانہ۔

مولانا ایک علمی خاندان کے فرد فرید تھے۔ آباؤ اجداد ملتان سے لکھنؤ آئے۔ بعدہ کانپور سکونت اختیار کی۔

نام ونسب۔ وحید الزماں بن مسیح الزماں بن نورمحمد بن شیخ احمد فاروقی ملتانی ثم حیدرآبادی "وقار نواز جنگ بہادر" خطاب۔

تعلیم وتربیت جیسا کہ اس زمانہ میں رواج تھا۔ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ، نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزماں (متوفی مکہ مکرمہ ۱۲۹۵ھ) سے آٹھ سال کی عمر تک حاصل کرلی۔ بعدہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر انتہائی عربی علوم منقول کی اپنے ہاں کے مختلف ماہر فنون اساتذہ اور مدرسہ فیض عام کانپور سے تکمیل کی۔ پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل بھی ہوگئے۔

اساتذۂ فنون مولانا مفتی عنایت احمد صاحب (مصنف علم الصیغہ وغیرہ) مولانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوری تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ۔ مولانا محمد بشیر الدین قنوجیؒ (مصنف شرح مسلم الثبوت وتفہیم المسائل وغیرہ) مولانا محمد عبدالحی لکھنوی، مولانا عبدالحق بنارسی نیوتنویؒ (تلمیذ مولانا محمد اسمٰعیل شہید وامام شوکانیؒ) مولانا محمد لطف اللہ علی گڑھیؒ۔

مشائخ حدیث حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف میاں صاحب، شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجیؒ، شیخ احمد بن عیسٰی الشرقی الحنبلی۔ مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث لکھنوی مولانا الشیخ بدر الدین المدنی۔ مولانا فضل الرحمٰن مرادآبادی۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

تحصیل علوم کے بعد ۱۲۸۳ھ (۱۸۶۶ء) میں آپ کے والد مولانا مسیح الزماںؒ نے ریاست حیدرآباد دکن (ہند) میں ملازم کرادیا۔ ۴۴ برس برابر نہ صرف ملازمت میں رہے۔ بلکہ بعض مناصب پر بھی فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق "وقار نواز جنگ بہادر" سرکاری خطاب سے بھی نوازے گئے۔

علمی ذوق وراثت میں ملا تھا۔ بلا کے ذہین، مطالعہ گویا طبیعت ثانیہ تھی، سرعت فہمی اور زود نویسی دونوں سے بہرہ ور حافظہ کی نعمت سے مالا مال، ان سارے اوصاف پر آپ کا کثیر التالیف ہونا بہترین شہادت ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید سے شغف ملازمت ہی کے دوران ۲۲ سال کی عمر میں تھے کہ حفظِ قرآن کی طرف خیال گیا۔ کم وبیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ پھر ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرنے کا آخر تک التزام رکھا۔

تصوّف اپنے دور کے دستور کے مطابق سلسلہ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی سے بیعت تھے جن سے حدیث مسلسل یا بترجمہ کی سند بھی حاصل کی۔

ذوق شاعری شعر و سخن کا ذوق بھی تھا عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں۔ مثلاً تیسرالباری کے آخر میں تاریخ کا آغاز و اختتام وغیرہ۔

انگریزی کی بھی ۱۲۹۵ھ میں چھ ماہ کے عرصے میں اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ قومی مجالس میں ضروری گفتگو تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفرِ حج تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارتِ مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے ۱۲۸۳ھ ۱۲۹۳ھ اور ۱۳۳۲ھ پہلے دو اپنے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں۔ آخری سفر پر اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں اب اقامت رکھیں گے لیکن بعض ایسے ناگزیر اسباب پیدا ہو گئے کہ وطن واپس آنا پڑا۔ بعد میں پہلی جنگِ عظیم چھڑ گئی۔ اس پر پھر واپس مدینہ منورہ نہ پہنچ سکے۔

مجلسِ مدینہ یونیورسٹی کی رکنیت آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ۱۳۳۲ھ میں عرب و ترک عمائد کی طرف سے مدینہ منورہ میں ایک یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی جس کے ارکان میں نامور انقلابی صاحب علم و فکر مولانا سید جمال الدین افغانی بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے۔ (تذکرۃ الوحید ص۲۶)

قومی خدمات مولانا کو باوجود ہمہ شغف علمی وانہماکِ ترجمہ و تالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی۔ چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی) مدرسہ فیض عام (کانپور) انجمن اخوان الصفا، جلسہ خیر خواہ ہند، انجمن اہلحدیث مدارس وغیرہ اسلامی اور رفاہی ... میں گرمجوشی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریریں بھی کرتے تھے تاہم بحث و مناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک مولانا شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب "نورالہدایہ" ترجمہ و تشریح شرح وقایہ اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف یہ کہ وجوبِ تقلیدِ شخصی پر تفصیلی دلائل دیئے ہیں۔ بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہلحدیث کے مسائل پر تنقید و جرح کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمانؒ (جو واقعۃً بڑے پکے اہل حدیث تھے) تبادلہ افکار و خیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم و تحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے مرحوم اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے۔

"مولوی حاجی بدیع الزماں صاحب مرحوم و مغفور جنہوں نے ۱۳۰۴ھ میں بمقام حیدر آباد دکن بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واعظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدارس، بنگلور، حیدر آباد، بنگالہ، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنؤ ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے ان کی تصنیفات و تالیفات یہ ہیں۔ ... فہرست قرآن سبیکۃ الذہب الابریز، ترجمہ ترمذی، سیف المومنین، ترجمہ انہاء الاستو... بزبان اردو۔"

تذکرۃ الوحید حیدرآباد دکن ۱۹۲۹ء۔

صاحب نزہۃ الخواطر مولانا کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

كان شديدا فى التقليد فى بداية امره ثم رفضه وتجرد واختار مذهب اهل الحديث مع شذوذ عنهم فى بعض المسائل (ص۵۱۰) یعنی ابتداء تقلید میں متشدد تھے پھر تقلید ترک کرکے آزاد فکر ہوگئے تھے اور مذہب اہل حدیث (اصولاً) اختیار کر لیا تھا تاہم بعض مسائل میں اہل حدیث سے تفرد و شذوذ رکھتے تھے۔

اخلاق وعادات | مولانا بااخلاق، منکسر المزاج اور متواضع تھے، لباس وطعام وغیرہ میں شب وروز کا پروگرام باقاعدہ رکھتے تھے۔ محنت و جفاکشی کے عادی، مہمان نواز اور ملنسار مگر حق بات کہنے میں جری، سحر خیزی و تہجد گذاری کی بچپنے سے جو عادت ہوئی تو وہ آخری زندگی تک برابر رہی۔ مزاج میں عجلت ضرور تھی لیکن قلب رقیق اور دل دردمند پایا تھا۔ اخلاص، حسن نیت اور بے لوثی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنی تالیفات سے کوئی مالی منفعت حاصل نہیں کی تبلیغ و اشاعت دین کے عشق کا یہ حال کہ انوار اللغۃ جیسی ۲۴ حصول پر مشتمل کتاب کو بڑھاپے کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کتابت کرا کے طبع کرایا۔

تالیف وتصنیف | ترجمہ اور تالیف وتصنیف میں باعتبار کثرت، تنوع موضوعات اور سواد مولانا نادرہ روزگار تھے۔ جو لغات کی تعداد سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے اہم کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

قرآن مجید | موضح الفرقان (بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید) تفسیر وحیدی (ترجمہ مذکورہ پر تفصیلی حواشی) لغات القرآن اور بشارۃ گذاخوان بفضائل القرآن (یہ دونوں تفسیر وحیدی کے ساتھ مطبوع ہیں) تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع تفسیر وحیدی۔

حدیث | تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری مع حواشی تسہیل القاری ترجمہ و شرح صحیح بخاری اردو میں صحیح بخاری کی مبسوط شرح جو غالباً پانچ چھ پاروں تک پہنچ سکی جتنی ہے لاہور میں مطبوعہ گر ... المعلم ترجمہ صحیح مسلم مع مختصر شرح کشف المغطا ترجمہ و شرح موطا امام مالک، الہدی المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد، روض الربی ترجمہ و شرح سنن نسائی، رفع العجاجہ ترجمہ و شرح سنن ابن ماجہ، اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار (عربی) احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد (عربی) اور انوار اللغۃ و اسرار اللغۃ یا وحید اللغات ۲۰ حصوں میں سنی شیعہ کتابوں میں وارد احادیث کی لغات عربیہ کی اردو تشریحات۔

فقہ | نور الہدایہ ترجمہ و شرح، شرح وقایہ (فقہ حنفی) کنز الحقائق فی فقہ خیر الخلائق (عربی فقہ الحدیث) نزل الابرار من فقہ النبی المختار عربی (موضوع نام سے ظاہر ہے) ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی (عربی) اس کے سات حصے طبع ہوئے۔ پہلا عقائد میں، دوسرا اصول استدلال میں باقی چار حصے فقہی مسائل پر ہیں اور ہر ایک کا نام الگ ہے مثلاً ساتویں حصے کا نام تنقید الہدایہ و تسدید الروایۃ واصلاح البدایہ (موضوع نام سے ظاہر ہے) یہ حصہ شوال ۱۳۳۸ھ میں آپ کے صاحبزادے مولانا احسن الزمان مرحوم کے اہتمام سے مجتبائی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوا۔ یعنی مولانا مرحوم کی وفات کے دو ماہ بعد، تشریح الحج والزیارۃ (اردو)

عقائد | الانتصار فی الاستواء (مسئلہ استواء علی العرش کے مبسوط کتاب) عقیدہ اہل سنت (استواء ہی کی بحث میں مختصر رسالہ) فتاوی

ے صاحب نزہۃ نے مولانا بدیع الزماں کے ترجمہ و شرح ترمذی کا ترجمہ مولانا کے دیباچے میں ماخوذ کیا ہے ... آپ نے ارشاد اہل التوحید الی ... عقیدہ بھی ترجمہ ترمذی کے بعد تالیف فرمائی تھی۔ جو مطبع محمدی لاہور میں طبع ہوگئی تھی ... دو سو صفحات ...

بے نظیر در نعی نسل آنحضرت بشیر و نذیر (اردو) الحاشیۃ الوحیدیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ در شرح مواقف کے امور عامہ کے سلسلہ میں

متفرقات | راہ نجات (اردو) وظیفۂ نبی باوداد و وحیدی (وظائف اردو) تذکرۃ الوحید (خود نوشت سوانح حیات ۱۳۰۹ھ تک (اردو) تقریر دلپذیر ہند و مسلمان مضامین سبعہ مندرجہ رسالہ معلم نسواں، قواعد محمدی (اردو) مجموعہ قوانین مالی سرکار نظام (رپورٹ لوکل فنڈ تاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد (دکن ہند)

تصحیح کنز العمال | علاوہ ازیں حدیث شریف کی ایک ضخیم کتاب کی تصحیح بھی آپ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی سے کی جیسا کہ کتاب مذکور (طبع اول حیدرآباد) کے خاتمۃ الطبع میں ہے۔

تراجم صحاح ستہ نواب صدیق حسن کی تحریک تھی | مؤطا امام مالک کے ترجمہ کے دیباچے میں مولانا بدیع الزماں کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے، جو انہوں نے بھوپال سے مولانا کو بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ

"جناب منبع مآب ... محی السنۃ نواب والا جاہ .... سید محمد صدیق حسن خاں بہادر .... ہمارے تمہارے مقصد ہجرت ۱۲۹۲ھ سے مطلع ہوکر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے، بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔ فقیر نے مؤطا شریف کا۔

(ص ۲ طبع مرتضوی دہلی ۱۲۹۶ھ)

تلامذہ قیام حیدرآباد کے دوران ملازمت کے فرائض اور تالیف و ترجمہ کے مشاغل کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ کچھ نہ جاری رہا چنانچہ اس نوح کے چند تلامذہ کا آپ نے تذکرۃ الوحید میں ذکر کیا ہے جن میں مولانا انوار اللہ خاں فضیلت یار جنگ بہادر مرحوم کا نام بھی ہے۔

عزلت کا زمانہ اور وفات | ۱۳۱۸ھ میں سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پورا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور ترجمہ و تالیف میں صرف ہوتا تھا آخری سفر حجاز سے وطن واپس ہوئے تو چونکہ ارادہ ہجرت سے گئے تھے حیدرآباد کی بجائے مدراس کے اس نواح (بنگلور وغیرہ) میں رہائش رکھ لی۔ چنانچہ انوار اللغۃ اور کتب فقہ الحدیث غالباً اسی دور کی یادگار ہیں لیکن حالات پیش آمدہ کے سبب زندگی کے آخری سال ۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء وقارآباد ضلع حیدرآباد دکن جہاں اصل سکونت تھی میں آگئے اسی جگہ ۹ شعبان ۱۳۳۸ھ ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء کو آپ کا لڑکا محمد محسن کا عین شباب میں، انتقال ہوا اور ۱۶ دن بعد یہ صدمہ دیکھ کر ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ خود وفات پاگئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

نوٹ:۔ حالات کی ترتیب میں مندرجہ ذیل مواد پیش نظر رہا (۱) تذکرۃ الوحید (۲) اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۲۰ء (۳) حیات وحید الزمان، مرتبہ مولانا عبدالحلیم چشتی کراچی (۴) نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ ص ۵۱۳ تا ۵۱۶)

ترتیب:۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدیر "الاعتصام" لاہور
ورکن وفاق مجلس شوریٰ پاکستان

۱ه نام جائزۃ الشعوذی۔ اس کے بعد سنن ابن ماجہ کا ترجمہ شروع کیا تھا۔ باب ماجاء فی التوقیت للمسح للمقیم والمسافر تک پہنچے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

فہرست ابواب سُنن نسائی شریف جلد اوّل

کتاب المساجد

١- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ تَأْوِيْلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

شیخ امام عالم اللہ والے پیشوا حافظ حجۃ اللہ ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے کہا کہ تفسیر اللہ جل جلالہٗ کے اس قول کی کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ ف۔

١- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین بار نہ دھو لے اس لیے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا؟

بَابُ ٢ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو اٹھ کر مسواک کرنا

٢- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔

بَابُ ٣ كَيْفَ يَسْتَاكُ

مسواک کیونکر کرے؟

٣- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ عَأْ عَأْ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور عاعا کی آواز نکل رہی تھی یعنی حلق صاف کر رہے تھے۔

ف: ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو۔ حالانکہ یہ حکم نہیں ہے۔ اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضروری نہیں۔ تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اٹھو تو وضو کرو۔

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ — امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرے

۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ-

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوْ لَنْ نَسْتَعِينَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا-

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ قبیلۂ اشعر کے دو اور شخص تھے۔ ایک دائیں اور دوسرا بائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپؐ سے خدمت (نوکری) مانگی۔ میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے انھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ نوکری چاہتے ہیں بس اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور اوپر کا ہونٹ اٹھ گیا تھا آپ نے فرمایا ہم کبھی اس کو نوکری نہیں دیتے جو اس کی درخواست کرے لیکن اے ابوموسیٰ تم جاؤ (ہم تمہیں نوکری دیتے ہیں) پھر آپ نے ابوموسیٰ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور بعد ان کے ساتھ معاذ بن جبل کو کر دیا۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے۔)

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ — مسواک کی فضیلت کا بیان

۵- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنیوالی ہے اور اللہ تعالٰے کی خوشنودی کا سبب ہے۔ یعنی مسواک کرنے والے کا منہ پاک اور اللہ اس سے خوش رہتا ہے۔)

بَابُ الْإِكْثَارِ فِي السِّوَاكِ — مسواک بکثرت کرنی چاہیے

۶- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ-

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ بیان کیا ہے۔ ف ۱

بَابُ الرُّخْصَۃِ فِی السِّوَاکِ بِالْعَشِیِّ لِلصَّائِمِ

روزہ دار تیسرے پہر مسواک کر سکتا ہے

۷- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں ان کو ہر نماز کیلیے مسواک کرنیکا حکم دیتا یعنی واجب کر دیتا سنت تو اب بھی ہے ہر نماز با ضرور مسواک کرے جب ہر نماز پر مسواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پہر میں مسواک کرنا جائز ہوا اسلیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہیں۔

بَابُ السِّوَاکِ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ

ہر وقت مسواک کرنیکا بیان

۸- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی وَھُوَ ابْنُ یُوْنُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَھُوَ ابْنُ شُرَیْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَاُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ قَالَتْ بِالسِّوَاکِ ۔

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان میں داخل ہوتے تو آپ کون سی چیز کے ساتھ شروع کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ مسواک کرنا شروع کرتے۔ ف ۱

بَابُ ذِکْرِ الْفِطْرَۃِ اَلْاِخْتِتَانُ

پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا

۹- اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں، ختنہ کرانا۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ مونچھ کے بال کترنا۔ ناخن کاٹنا۔ بغل

ف ۱ یعنی تم کو مسواک کرنے کی رغبت دلائی۔ اور اکثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھے مسواک کے متعلق حکم دینے کا بہت حکم ہوا۔ اور اکثرتم علی اور اکثرت علی بھی منقول ہے۔)

ف ۱ یعنی جب حضرت گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ یہ بات مزاج اشرف کے کمال لطافت کی تھی کہ بہت خاموشی یا کم کلامی سے کچھ منہ میں تغیر آیا ہو تو دور ہو جائے۔

الِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ ۔

کے بال دور کرنا (یہ پرانی سنتیں ہیں جو اگلے انبیاءؑ سے برابر چلی آتی ہیں)

بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ — ناخون کاٹنا

۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔ مونچھ کترنا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ ناخن کاٹنا۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ ختنہ کرنا۔

بَابُ نَتْفِ الْإِبِطِ — بغل کے بال اکھیڑنا

۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔ ختنہ کرنا۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ ناخن تراشنا۔ مونچھ کے بال لینا (یعنی منڈانا یا کترانا۔ اکثر سلف کے نزدیک مونچھ کا منڈانا بہتر ہے اور بعض علماء کے نزدیک کترانا بہتر ہے۔)

بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ — زیر ناف کے بال لینا

۱۲- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناخن تراشنا اور مونچھ کترنا اور زیر ناف کے بال لینا پیدائشی سنت ہے (یعنی ان کو استرے سے مونڈنا۔)

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ — مونچھ کترنے کا بیان

۱۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا.

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ ۱۴ التَّوْقِيْتِ فِيْ ذٰلِكَ — ان چیزوں کی مدت کا بیان

۱۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حد اور مدت مقرر کر دی مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن تراشنے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اکھیڑنے میں یہ کہ چالیس دن یا رات سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (اور اس مدت سے کم میں افضل ہے۔)

بَابُ ۱۵ اِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحٰى — مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دینا

۱۵- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو ف۔

بَابُ ۱۶ الْاِبْعَادِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ — حاجت کے لیے دور جانے کا بیان

۱۶- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانے کے لیے (جنگل میں بستی کے باہر) گیا۔ جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کے لیے ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ ستر پر لوگوں کی نظر نہ پڑے)

۱۷- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ.

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کے لیے جاتے تو دور تشریف لے

ف ! کم کرو یعنی بالکل نکال دو جیسے اکثر علماء کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک لب سے جسقدر زیادہ ہو اس کو کتر ڈالے۔

اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ وَهُوَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

جاتے۔ ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو مجھ سے فرمایا وضو کا پانی لے کر آ۔ میں وضو کا پانی لے کر گیا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ف۱

قَالَ الشَّیْخُ اِسْمٰعِیْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرَ بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ الْقَارِئُ۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ ذٰلِكَ

حاجت کے لیے دُور نہ جانے کا بیان

۱۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰی اِلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ فَدَعَانِیْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَیْهِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ آپ قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (تاکہ بیٹھنے کی وجہ سے گندگی نہ لگ جائے) میں آپ سے ہٹ گیا۔ آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔ یہاں تک آپ فارغ ہوئے۔ پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ف۲

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

پاخانے جاتے وقت کیا کہے

۱۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ

ف۱: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر حاجت کے لیے جنگل میں جائے اور وہاں آڑ نہ ہو تو دُور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ اور اگر آڑ یا پردہ ہو تو نزدیک جانے میں بھی کچھ قباحت نہیں ہے۔

ف۲: آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب اس لیے کیا کہ آپ کی پشت میں درد تھا۔ اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق میں کہا کہ اہل ہرات نے اس کی عادت بنالی ہے کہ ہر سال ایک بار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں اس سنت پر عمل کرنے کے لیے۔ اور ایک قول یہ ہے جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپ کے گھٹنوں میں کوئی مرض تھا اس وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو سب توجیہوں سے بے پرواہی ہو گی لیکن اس کو دارقطنی اور بیہقی نے ضعیف کہا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس لاچاری سے آپ کھڑے رہے کیونکہ کوڑی کے سامنے کا کنارہ اونچا ہوگا۔ ماوردی اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹھنے میں نہیں ہوتا۔ اور منذری نے چھٹی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہاں گیلی نجاست ہوگی اور نرم۔ آپ کو خوف ہوا کہ بیٹھ کر پیشاب کرنے میں وہ اپنے اوپر نہ اڑے۔ ابن سید الناس نے شرح ترمذی میں کہا کہ کھڑے ہو کر بھی یہ خوف تھا بلکہ زیادہ تھا اور یہ وجہ تیسری وجہ کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور ابوعوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہ منسوخ ہے۔ واللہ اعلم (زہر الربی علی المجتبیٰ للسیوطی)۔

۔۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھوتوں اور چڑیلوں سے (دونوں شیطان کی قسم ہیں)

باب ۱۹ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ — پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت

۲۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

عَنْ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ مصر میں تھے تو کہتے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان پائخانوں کے ساتھ کیا کروں (ان پائخانوں کے منہ قبلہ کی طرف بنائے گئے تھے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانے کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے (خواہ شہر میں ہو یا جنگل میں۔ امام ابو حنیفہؒ اور ایک طائفہ کا یہی قول ہے)

باب ۲۰ النَّهْيِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ — قضائے حاجت کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنیکی ممانعت

۲۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت میں مگر مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو۔ ف۔

باب ۲۱ الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ — قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کیطرف منہ کرنیکا حکم

۲۲- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

ف: یہ حکم مدینہ مطہرہ کیواسطے ہے کیونکہ وہاں پر قبلہ جنوب کیطرف ہے۔ ہند و پاک کا قبلہ مغرب کیطرف ہے تو یہاں شمال یا جنوب بیٹھنا چاہیے۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ اَوْ لِيُغَرِّبْ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی حاجت کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف بیٹھے۔ (کیونکہ مدینہ کا قبلہ اس طرف نہیں ہے اور جہاں کا قبلہ پچھم کی طرف ہو وہاں اُتر یا دکھن کی طرف بیٹھنا چاہیے۔)

بَابُ ۲۲ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ — گھروں کے اندر قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے

۲۳ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کا منہ بیت المقدس کی طرف تھا تو پیٹھ کعبہ کی طرف ہو گی اس لیے کہ مدینہ سے بیت المقدس جانب شمال ہے۔ اس حدیث سے ائمہ ثلاثہ نے دلیل پکڑی اور کہا کہ گھروں میں حاجت کے وقت کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے۔)

بَابُ ۲۳ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ — حاجت کے وقت شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے

۲۴ - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

۲۵ - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ تھامے۔ (دوسری روایت میں یوں ہے): یعنی آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پاخانے میں جائے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

بَابُ ۲۴ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا — جنگل میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے۔

۲۶ - اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَانَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ

اَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۸- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا بَهْزٌ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

یعنی آپ ایک قوم کے کوڑے پر گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا سلیمان نے اتنا زیادہ کیا کہ اپنے موزوں پر مسح کیا۔

"قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُوْرٌ الْمَسْحَ۔"

بَابُ[۲۵] الْبَوْلِ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا — گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے

۲۹- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو کوئی تم سے بیان کرے کہ آپ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اسے سچا نہ جانو اس لیے کہ آپ بغیر بیٹھے پیشاب نہ کرتے تھے۔ ف ۱

بَابُ[۲۶] الْبَوْلِ اِلَى السُّتْرَةِ يَسْتَتِرُ بِهَا — کسی چیز کو سامنے رکھکر اسکی آڑ میں پیشاب کرنیکا بیان

۳۰- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اُنْظُرُوْا يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ

حضرت عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے یعنی تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی طرح ایک چیز تھی تو آپ نے اس کو (اپنے سامنے) رکھا اور اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی طرف آپ نے پیشاب کیا تو قوم کے بعض مشرکین نے کہا کہ ان کی طرف تو دیکھو یہ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں (یعنی جیسے عورتیں کمال حیا سے پردہ

ف ۱ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ روایت سب سے بہتر ہے اس باب میں اور صحیح ہے اور حاکم نے کہا کہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے مگر شیخ ولی الدین نے کہا کہ شریک اس کی سند میں ضعیف ہے۔"

فَسَمِعَهُ فَقَالَ أَوَ مَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ .

اور آڑ کرتی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پہنچی۔ (یعنی بنی اسرائیل میں ایک شخص کو بھلی بات سے روکنے کے سبب سے عذاب پہنچا) بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جہاں کہیں انھیں پیشاب لگ جاتا تو اتنے بدن کو قینچی سے کتر ڈالتے (یعنی چھیل ڈالتے) تو اُن کے ساتھی نے انھیں منع کیا تو وہ اپنی قبر میں عذاب کیا گیا۔ ف

بَابُ التَّنَزُّهِ عَنِ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنا چاہیے۔

۳۱- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے اور فرمایا ان دونوں قبروں کے مُردے عذاب کیے جاتے ہیں اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور یہ (دوسرا) چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اس کو آدھوں آدھ سے چیرا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں سے عذاب میں تخفیف ہو۔ ف

خَالَفَهُ مَنْصُورٌ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا .

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں پیشاب کرنے کا

۳۲- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ عَنْ أُمِّهَا

عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

ف: بنی اسرائیل کی شریعت میں تھا اگر بدن کو نجاست لگ جاتی تو گوشت چھیل ڈالتے اور کپڑے میں لگ جاتی تو اتنا کپڑا ہی کتر ڈالتے اگرچہ یہ بات اُن کی شریعت میں پسندیدہ تھی مگر ظاہر میں خلاف عقل معلوم ہوتی تھی اس لیے کہ اس میں ضرر مال اور جان دونوں کا ہے پھر جب ایسی بات کے منع کر لینے پر وہ عذاب کیا گیا تو بے حیاء سے منع کرنے میں بطریق اولیٰ عذاب کے لائق ہیں کیونکہ پردہ اور حیاء کرنی شریعت اور عقل دونوں راہ سے بہتر ہے۔

ف: یہ آپ کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا کہ جب تک درخت ہرا رہتا ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ خطابی نے کہا یہ کام اور کسی سے نہیں ہو سکتا کہ قبر پر ہری شاخیں لگا دے بلکہ یہ خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ۔

اللہ علیہ وسلم کے لیے لکڑی کا ایک پیالہ تھا۔ آپؐ اُس میں پیشاب کرتے اور تخت کے نیچے رکھ لیتے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے۔)

بَابُ ۲۹ الْبَوْلِ فِي الطَّسْتِ
طشت کے اندر پیشاب کرنے کا بیان

۳۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی (یعنی مرض موت میں حضرت علی کو اپنا وصی بنایا) حالانکہ آپؐ نے پیشاب کرنے کے لیے طشت منگوایا تو آپ کا بدن دوہرا ہوگیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی (بیماری کی شدت سے) پھر بھلا کس کو وصیت کی؟ یعنی آپ کو وصیت کرنے کے لیے ہوش کہاں تھا؟

بَابُ ۳۰ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ
سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۳۴- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ لوگوں نے قتادہؒ سے کہا کیا وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا۔ انھوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں۔ ف

بَابُ ۳۱ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے

ف: سوراخ میں پیشاب کرنا اس لیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں۔ بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن بھی رہا کرتے ہیں۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ۔

اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی جو پانی بہتا نہ ہو اُس میں پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ پانی اٹھانے میں پیشاب ہاتھ میں آجائے۔

بَابُ ۳۲ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ — غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت

۳۶- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے اس لیے کہ اکثر اس سے وسواس پیدا ہوتے ہیں (دل میں خیال آتا ہے کہ یہیں پیشاب کیا تھا اب نہانے میں چھینٹیں اڑیں گی پھر نہانا چاہیے)

بَابُ ۳۳ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ — پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا

۳۷- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيْصَةُ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کرتے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (جب استنجا کر کے وضو سے فارغ ہوئے تو سلام کا جواب دیا۔

بَابُ ۳۴ رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ — وضو کر کے سلام کا جواب دینا

۳۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ اَبِيْ سَاسَانَ۔

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اُس کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ — ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت

۳۹- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ اَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے.. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کیساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ ہڈی جنوں کی اور لید گوبر اُن کے جانوروں کی خوراک ہے۔)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ — لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۰- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے ہوں (یعنی تعلیم اور نصیحت کے باب میں) تو میں تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کے لیے جائے تو قبلہ کے سامنے اپنا منہ نہ کرے اور نہ اس طرف پیٹھ کرے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ ہمیں تین پتھروں (سے استنجا کرنے) کا حکم فرماتے اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے آپ منع فرماتے تھے (کیونکہ لید خود نجس ہے اور ہڈی کھانے کی چیز ہے)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ — استنجا میں تین ڈھیلوں سے کم لینا منع ہے۔

۴۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تمہارے صاحب نے تم کو سب چیزیں سکھائیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا (سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ ایک کافر نے تحقیر کی نیت سے کہا تھا) سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا.. بے شک ہم کو پاخانہ پھرنا سکھایا ہے اور ہمیں پاخانہ پیشاب کی حالت

أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

ہیں قبلہ کی طرف منہ کرنے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ف،

بَابُ ۳۸ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی اجازت

۴۲ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذِهِ رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے کے لیے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنی استنجا کے لیے) تو مجھے دو پتھر ملے اور تیسرا پتھر ڈھونڈا مگر نہ ملا تو میں ایک گوبر کا ٹکڑا ان کے ساتھ لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے۔ (یعنی ناپاک ہو گیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلے کھانا تھا اب گوبر ہو گیا) امام نسائیؒ نے کہا رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے۔

بَابُ ۳۹ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت

۴۳ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ.

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ.

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرے تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لیوے۔ (یعنی ایک یا تین یا پانچ۔ ظاہر حدیث سے نکلا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے۔

بَابُ ۴۰ الِاجْتِزَاءِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اگر صرف ڈھیلوں سے استنجا کر لے تو کافی ہے۔ پانی لینا ضروری نہیں۔

۴۴ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لے جائے

ف: اس کافر نے مذاق کے طور پر سلمان پر طعن کیا۔ سلمان نے حکیمانہ جواب دیا اور اسکے مذاق کی طرف خیال نہیں کیا۔

فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَإِنَّهَا تَجْزِي عَنْهُ ۔

اس لیے کہ یہی تین پتھر اس کو استنجے کے لیے بس (کافی) ہیں ف۱ ۔

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ — پانی سے استنجا کرنے کا بیان

۴۵ - أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِي نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو میں اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ڈول پانی کا اٹھا کر لے چلتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے ۔ ف۲ ۔

۴۶ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ مِنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے (عورتوں سے) کہا کہ تم اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم کرو کیونکہ مجھے ان سے یہ بات کہتے ہیں شرم آتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ (یعنی آپ قضائے حاجت کے بعد ڈھیلے لیتے پھر پانی استعمال کرتے، یہ افضل ہے اور صرف پانی یا ڈھیلوں پر بھی اکتفا درست ہے)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ — داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۴۷ - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو چاہیے کہ پھونک نہ مارے اپنے برتن میں (تاکہ منہ اور ناک سے نکل کر کچھ پانی میں نہ پڑے) اور جب پاخانے کو جائے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے سونتے ۔ ف۳

ف۱ پھر اگر پانی نہ لے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو ورنہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔

ف۲ یعنی ڈھیلے لینے کے بعد۔ بعضوں نے کہا یہ عطاؒ کا قول ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے (زہر الربی)

ف۳ پیشاب کرتے وقت یا پیشاب کے بعد۔ بعضوں نے کہا یہ نہی خاص ہے پیشاب کرتے وقت۔ نووی نے کہا یہ نہی عام ہے اور مقصود تخصیص سے یہ ہے کہ جب استنجے میں ضرورت کے وقت داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہوا تو بعد میں بطریق اولیٰ منع ہو گا۔)

٤٨ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٩ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

مشرکوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہم تمہارے صاحب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں کہ وہ تم کو پاخانہ پھرنے تک سکھاتے ہیں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں بیشک آپ نے ہم کو منع کیا ہے کہ ہم داہنے ہاتھ سے استنجا کریں اور استنجا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا نہ کرے[1]۔

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجا کے بعد ہاتھوں کو زمین پر رگڑ کر دھونا

٥٠ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَى دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا[2]۔

ف ١: ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دُون اس حدیث میں یا بمعنی اَقَلّ یا بمعنے غیر کے ہے۔ تو تین ڈھیلوں سے کم بھی لینا درست نہیں اور زیادہ بھی لینا درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ ایک معنے پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے پس زیادتی تین ڈھیلوں پر نادرست ہوگی مگر جو زیادتی نص میں وارد ہوئی ہے جیسے ڈھیلوں کے بعد پانی سے دھونا۔ ابن فورک نے کہا یہ خطا ہے لغت میں۔ اس واسطے کہ دُون سے اَقَلّ مراد ہے جیسے لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ اور یہاں دُون کو غَيْر کے معنی میں لینا بالاجماع غلط ہے (زہر الربیٰ)

ف ٢: تاکہ ہاتھ بخوبی صاف ہو جائے اور نجاست کا اثر بالکل جاتا رہے۔ طبرانی نے کہا اس حدیث کو ابو زرعہ سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا ابراہیم بن جریر کے۔ اور ابراہیم بن جریر سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا شریک کے۔ ابن القطان نے کہا اس حدیث میں دو علتیں ہیں۔ ایک تو شریک کی روایت جو نقصان اور حفظ اور تدلیس کے ساتھ مشہور ہے۔ دوسرے ابراہیم بن جریر

۵۱- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ۔

عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَاَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ پاخانے میں گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر فرمایا اے جریر پانی لاؤ، میں پانی لے گیا۔ آپ نے پانی سے استنجا کیا اور ہاتھ زمین پر ملے۔ ف ۱۔

"قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى اَعْلَمُ"

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ ۔ پانی میں کسقدر نجاست پڑنے سے وہ نجس نہیں ہوتا اسکی تحدید کا بیان

۵۲ اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اس پانی کا حکم پوچھا جس پر چوپائے درندے وغیرہ آیا کرتے ہیں (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہیں اور اس میں پیشاب وغیرہ کر جاتے ہیں) تو آپ نے فرمایا جب دو قلے پانی ہو تو ناپاکی کو نہیں اٹھاتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔ ف ۲

جس کا حال معلوم نہیں۔ لیکن یہ قول رد کا گیا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے آگے دوسری روایت کے بعد اس حدیث کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (زہر الربی)

ف ۱: ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ یہ روایت شریک کی روایت سے صواب کے زیادہ قریب ہے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔ یحییٰ بن معین اور ابو حاتم اور ابو داؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل (منقطع) ہے۔ لیکن ابن خزیمہ نے اس کی طرف خیال نہیں کیا اور اپنی صحیح میں اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو اس روایت کو شریک کی روایت پر ترجیح دی ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس لیے کہ شریک اعلیٰ، اوسع اور احفظ ہے ابان بن عبداللہ سے۔ اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں شریک سے روایت کیا ہے۔ نہ ابان سے۔ اور ابان کی اس روایت پر بھی اختلاف کیا گیا ہے (زہر الربی)

ف ۲ جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ اور حاکم کی روایت میں ہے "لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ" اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ یہ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ کی تفسیر ہے اور اگر اس کے یہ معنی ہوتے کہ ناپاکی اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا یعنی نجس ہو جاتا ہے تو قلتین کی تحدید کی کیا ضرورت تھی؟ بلکہ جو پانی اس سے کم ہو وہ بطریق اولیٰ طاقت نہ رکھے گا (زہر الربی علی المجتبیٰ)

بَابُ ۴۵ تَرْكِ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ

پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا

۵۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ.

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد کے اندر پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف جھپٹے (اس کو مارنے یا ہٹانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کا پیشاب مت بند کرو۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس کی جگہ بہا دیا۔ ف۱

۵۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک ڈول پانی کے لیے وہ اس جگہ ڈال دیا گیا۔

۵۵- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُّلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے یا رسول اللہ کیا ہم بئر بضاعہ (مدینہ میں ایک کنوئیں کا نام ہے) سے وضو کر سکتے ہیں؟ وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے اور مرے ہوئے کتے اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ ف۲

ف۱: آپ نے اس کو مارنے یا ہٹانے سے منع کیا۔ اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں۔ ایک تو یہ اگر اس کو مارنے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہو جاتی اور لوگوں پر بھی پیشاب پڑتا۔ دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعتاً روک لیتا تو احتمال تھا کہ اس کو کوئی عارضہ ہو جاتا۔ تیسری یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بدخلق سمجھ کر خوف تھا کہ اسلام سے پھر جاتا۔ چوتھی یہ کہ آپ نے جو نصیحت اس کو پیشاب کرنے کے بعد فرمائی (اور وہ دوسری روایتوں میں ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنی ہیں) وہ نصیحت اس تک نہ پہنچتی اور ڈر کے مارے وہ بھاگ جاتا۔ پانچویں یہ کہ امت کو تعلیم نہ ہوتی کہ اگر وہ کوئی خلاف شرع کام دیکھیں تو پہلے نرمی اور ملائمت سے منع کریں نہ سختی اور درشتی سے۔ واللہ اعلم۔

ف۲: اگرچہ وہ قلیل مقدار میں ہو یا کثیر دو قلے یا اس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدل جائے۔ یہ حدیث مطلق ہے اس میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی گئی۔ بہ نسبت دیگر حدیثوں کے جو اسباب میں وارد ہوئی ہیں یا غسل بہ اولیٰ ہے۔ یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخوں میں اس مقام پر نہیں ہے حالانکہ اس حدیث کا اس باب میں ہونا ضروری ہے ورنہ ترجمۂ باب التوقیت فی الماء کسی طرح بن نہیں سکتا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے زہر الربیٰ میں اس حدیث کو اسی مقام پر ذکر کیا ہے۔)

۵۶ - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اُس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلّائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو چھوڑ دو، لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ایک ڈول پانی کے لیے وہ

۵۷ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب" دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اُس کو اور جہاں اُس نے پیشاب کیا ہے وہاں پانی کا ایک ڈول ڈال دو کیونکہ تم آسانی کے لیے بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ ف۱

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ　　ٹھیرے ہوئے پانی کا بیان

۵۸ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھیرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اُس سے۔

۵۹ - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَعْقُوْبُ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

دوسری روایت میں ہے۔ پھر غسل کرے اُس سے (کیونکہ احتمال ہے کہ پھر پیشاب ہاتھ میں آجائے برخلاف بہتے پانی کے اُس میں نجاست ٹھیر نہیں سکتی۔

بَابٌ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ　　سمندر کے پانی کا بیان

۶۰ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ

ف۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امت پر آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف خطاب [illegible]

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا یارسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ (پینے کے لیے) تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں پھر اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنیوالا ہے اور اس کا مُردہ حلال ہے۔ ف

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ ۴۸ — برف سے وضو کرنا درست ہے جبکہ وہ پگھل کر پانی ہو جائے

۶۱۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ

ف: اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تھا مگر آپ نے سمندر کے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہاں پانی کی کمی ہوتی ہے ایسے ہی کبھی کھانے کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ اس کا مردہ حلال ہے یعنی سمندر میں جتنے جانور رہتے ہیں جن کی زندگی بغیر پانی کے نہیں ہو سکتی وہ سب حلال ہیں اگرچہ مچھلی کی صورت پر نہ ہوں۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں مُردے سے مراد مچھلی ہے سمندر کے دیگر جانور نہیں مگر اس تخصیص پر قرآن وحدیث سے کوئی صریح دلیل موجود نہیں ہے اور یہ حدیث مطلق ہے۔ اور کلام اللہ شریف کی آیت اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ بھی مطلق ہے۔ **یعمری** نے کہا یہ دونوں حکم عام ہیں اور دونوں ایک مرتبے میں نہیں ہیں اس لیے کہ پہلا یعنی اَلطَّهُوْرُ مَاءُهٗ تو سوال کے جواب میں واقع ہے اور دوسرا بطریق استدلال کے وارد ہوا ہے تو اس کے عموم میں خلاف نہیں ہو سکتا۔ اور جو یوں کہا جائے کہ سوال سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا تھا اور جواب عام ہے وضو کو اور ہر طہارت کو تو پہلا حکم بھی عام ہو سکتا ہے۔

زرقانی مؤطا کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اسلام کے اصول میں سے تمام امہ نے اس کو قبول کیا ہے اور ہر زمانے اور ہر ملک میں فقہاء نے اس کے ساتھ تمسک کیا ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے روایت کیا ہے مثل امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اصحاب سنن اربعہؒ اور دار قطنیؒ اور بیہقیؒ اور حاکمؒ وغیرہم نے طرق متعددہ سے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اس کو ابن خزیمہؒ اور ابن حبانؒ اور ابن مندہؒ نے اور امام ترمذیؒ نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ میں نے امام بخاریؒ سے پوچھا تو انھوں نے بھی صحیح کہا۔

امام سیوطیؒ نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا اس لیے کہ جب سائل کو اس کے پانی میں تردد تھا تو کھانے میں بطریق اولی تردد ہوگا جس کا حکم مخفی ہے اور ان لوگوں نے سمندر کے پانی میں اس وجہ سے شک کیا کہ اسکا رنگ بدلا ہوا ہے اور اسکا مزہ کھاری ہے اور وضو اس پانی سے ہونا چاہیے جو تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی حالت پر باقی ہو اور دوسرا سبب یہ تھا کہ وہ سمجھے سمندر میں سینکڑوں جانور مرجاتے ہیں اور مُردہ نجس ہے پس پانی بھی نجس ہوگا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکا پانی پاک ہے اور اسکا مردہ بھی پاک ہے اور حلال ہے اور سمندر کے مُردوں کا حکم خشکی کے مردوں کی طرح نہیں ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَ الْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ غْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر تک چپ رہتے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس سکتے میں کیا کہتے ہیں جو تکبیر اور قراءت کے درمیان ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں یہ دُعا پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَ الْبَرَدِ۔

یا اللہ! دوری کر دے درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسے تُو نے دوری کی ہے درمیان مشرق اور مغرب کے۔ یا اللہ! پاک کر دے مجھ کو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ! دھو ڈال مجھ کو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے۔ ف۱

ف۱: اس دُعا سے مصنفؒ نے استنباط کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برف سے گناہ دھونے کی دعا مانگی اور ظاہر ہے کہ گناہ طہارت ہی دھوتے جاتے ہیں یعنی وضو سے۔ پس برف سے وضو کرنا درست ہوا۔

امام نوویؒ نے فرمایا یہ استعارہ ہے بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں۔ ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے بہ نسبت برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی کے۔ اور اصل یہ ہے کہ گناہ کا میل بالکل میل کچیل کی طرح نہیں ہے جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اُس میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہے جس کا ٹھنڈا پانی اور برف زیادہ مفید ہے اور پھر بھی حقیقتاً ٹھنڈا پانی اور برف مراد نہیں ہیں۔ خطابیؒ نے کہا یہ امثال ہیں ان سے مسمیات کے حقائق مراد نہیں ہیں۔ بلکہ مراد طہارت میں تاکید ہے اور گناہوں کے محو اور دُور کرنے میں مبالغہ ہے اور برف اور اولے دونوں اس قسم کے پانی ہیں جو بالکل پاک ہیں، کبھی ناپاک نہیں ہوتے نہ ان کو گنہگاروں کے ہاتھ لگے نہ وہ مستعمل ہوئے۔ اور ان کی تمثیل زیادہ تر فائدہ دے گی تاکید طہارت کا۔ کرمانی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ مقرر کیا اس وجہ سے کہ گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں پھر تعبیر کیا انکے مٹنے سے ساتھ بجھنے حرارت کے جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے اور مبالغہ کیا اس میں مبردات کے ذکر سے مثل برف اور اولے کے۔ (زہر الربی)

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ — برف کے پانی سی وضو کرنے کا بیان

۶۲- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ یا اللہ دھوڈال میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کردے میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ — اولوں کے پانی سی وضو کرنے کا بیان

۶۳- اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایک جنازے پر نماز پڑھتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور سلامت رکھ اس کو اور درگزر کر اس سے اور اچھی طرح کر مہمانی اس کی اور کشادہ کر جگہ اس کی (یعنی قبر) اور دھوڈال اس کو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کردے اس کو گناہوں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ — کتے کے جھوٹے کا بیان

۶۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لیوے تو اس کو سات بار دھودے۔ ف

ف: صحیح روایتوں میں سات بار دھونا منقول ہے اور تین بار دھونے کی روایت معتبر نہیں ہے اور کتے کی نجاست اس باب میں اور نجاستوں سے ممتاز ہے باقی نجاستوں میں تین بار دھونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس نجاست کا اور نجاستوں پر اور تین بار دھونے کا حکم دیا اس میں اس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث کی ضعیف حدیث سے اور دونوں امر نادرست ہیں۔ شرح السنۃ میں ہے کہ اکثر محدثین کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ

۶۵ - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو اس برتن کو سات بار دھوئے۔

۶۶ - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ یُخْبِرُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِرَاقَةِ مَا فِی الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ

جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اس میں ہو وہ بہا دیا جائے!

۶۷ - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ وَاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیُرِقْهُ ثُمَّ لِیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اس برتن میں ہو وہ بہا دے پھر سات بار اس برتن کو دھو ڈالے۔ ف۱

ڈال دے پانی میں یا کسی رقیق چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اس کا برتن سات بار دھویا جاوے ایک بار مٹی مل کر دھویا جائے انتہی۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا، اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین بار دھویا جائے مثل اور نجاستوں کے۔ کیونکہ دار قطنی نے روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے دھویا جائے تین بار یا پانچ بار یا سات بار لیکن منفرد ہوا ساتھ اس کے عبد الوہاب اور وہ متروک ہے واللہ اعلم۔

ف۱: ابو عبد الرحمن نے کہا فَلْیُرِقْهُ کسی نے نہیں بیان کیا سوا علی بن مسہر کے حمزہ کنانی نے کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا اس زیادت کو حدیث کے حافظوں نے نہیں بیان کیا۔ اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابو معاویہ اور شعبہ نے ابن مندہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانی جاتی مگر علی بن مسہر کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا کہ بہا دینے کا حکم دوسری روایت میں بھی آیا عطاء کے طریقے سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن عدی کی روایت میں لیکن اس کے مرفوع ہونے میں اعتراض ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے۔ اسی طرح ذکر کیا ہے بہانے کا حماد بن زید رضی اللہ عنہ نے ایوب سے انھوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور اسناد اس کا صحیح ہے روایت کیا اس کو دار قطنی وغیرہ نے (زہر الربی علی المجتبی) حواشی صفحہ سابقہ

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ فَلْيُرِقْهُ"

بَابُ ۵۳ تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

جس برتن میں کتا منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پی لیوے اس کو مٹی سے مانجھنے کا بیان

٦٨- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریوں کے باڑے کا نگاہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو سات بار اس برتن کو دھو ڈالو اور آٹھویں بار اس کو مٹی سے مانجھ کر دھو ڈالو۔

بَابُ ۵۴ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جھوٹے کا بیان

٦٩- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے یہ معنی تھے میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اس پانی سے پینے لگی سو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے پینے کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے خوب اچھی طرح پی لیا حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر مجھ کو جو دیکھا تو میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو مجھ سے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا کہ ہاں تو کہا بے شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہیں ہے اس لیے کہ وہ تمہارے گرد گھومنے والوں میں سے ہے (اگر نر ہے) یا گھومنے والیوں میں سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گھر میں پھرتی رہتی ہے اس لیے پاک کر دی گئی)

بَابُ ۵۵ سُؤْرِ الْحِمَارِ

گدھے کے جھوٹے کا بیان

ظاہر روایت سے یہ نکلتا ہے کہ آٹھویں بار دھونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو ترجمہ نے نقل کیا ان سے اور شافعی سے منقول ہے کہ اس حدیث کی صحت سے میں واقف نہیں ہوا لیکن یہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت ہے بعضوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اس پر ترجیح ہے مگر یہ رد کیا گیا اس طرح پر کہ ترجیح جب دی جاتی ہے جب تعارض ہو اور یہاں تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرنے سے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضروری نہیں [illegible]

۷۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے۔ ف۱

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے

۷۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں چوستی تھی ہڈی کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر چوستے تھے جہاں میں نے رکھا تھا حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور میں برتن سے پانی پیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی۔ (پس معلوم ہوا کہ حائضہ کا جھوٹا پاک ہے۔)

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا

مرد اور عورت سب مل کر وضو کریں تو کیسا ہے

۷۲- أَخْبَرَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔ (یعنی ایک برتن سے)

بَابُ فَضْلِ الْجُنُبِ

جنبی کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے

۷۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں (یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونوں لیا کرتے تھے، تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا۔)

ف۱: یعنی حرام ہے پس جب گدھے کا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا۔

بَابُ ۵۹ اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یَکْتَفِیْ بِہِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ لِلْوُضُوْءِ

کسقدر پانی وضو کیلیے کافی ہے

۷۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِمَکُّوْكٍ وَّیَغْتَسِلُ بِخَمْسَۃِ مَکَاکِیَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔ ف ۱

۷۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ ذَکَرَ کَلِمَۃً مَّعْنَاھَا حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ یُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِیْ وَھِیَ اُمُّ عُمَارَۃَ بِنْتُ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَاُتِیَ بِمَآءٍ فِیْ اِنَآءٍ قَدْرَ ثُلُثَیِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَۃُ فَاَحْفَظُ اَنَّہٗ غَسَلَ ذِرَاعَیْہِ وَجَعَلَ یَدْلُکُھُمَا وَیَمْسَحُ اُذُنَیْہِ بَاطِنَھُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّہٗ مَسَحَ ظَاھِرَھُمَا۔

حضرت اُم عمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پانی کا برتن لایا گیا جس میں دو تہائی مُد پانی تھا۔ شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور ان کو ملا اور کانوں کے اندر مسح کیا اور مجھے یاد نہیں ہے کہ آپ نے کانوں کے اوپر کی جانب مسح کیا۔

بَابُ ۶۰ اَلنِّیَّۃُ فِی الْوُضُوْءِ

وضو میں نیّت کا بیان

۷۶- اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَّالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہے (یعنی کوئی عمل بد

ف ۱ مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہے اس حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ساتھ مد کے اور غسل کرتے تھے ساتھ صاع کے اور بعضوں نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن بغوی نے کہا کہ مکوک سے یہاں مراد مُد ہے۔ اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اس کی یہی ہے کہ دوسری روایت میں مد بتصریح موجود ہے۔ اب مد اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسی حساب سے صاع چار مُد کا ہوتا ہے تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی معتبر ہے۔

بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

دن نیت کے لیے ٹھیک اللہ ثواب کے لیے لائق نہیں) سو جس کی ہجرت اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی (یعنی اس کا ثواب پاوے گا) اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی کہ اس کو پائے، یا کسی عورت کے واسطے جو وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کے واسطے ہے جسکے واسطے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت۔ ف ۱

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْاِنَاءِ

برتن سے وضو کرنے کا بیان

۷۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ۔

ف ۱: ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام ام قیس تھا۔ مدینے کی طرف ہجرت کی لوگوں نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی، یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں جو نیت خالص ہو نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ مثلاً نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلی، یا زبان سے خلاف اس کے نکلے تو کچھ مضائقہ نہیں پکار کے زبان سے نماز میں نیت کرنا تو ہرگز درست نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہیں، اہل فقہ اس کو مستحب کہتے ہیں تاکہ دل اور زبان دونوں موافق ہو جاویں اور اہلحدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اس کی بھی کچھ حقیقت نہیں اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کرنا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ! اور نہیں تو اس کو قالب بے روح سمجھنا چاہیے۔ اور جب نیت پر مدار ٹھیرا تو خوش نیتی سے مباحات میں بھی ثواب ہوتا ہے۔ جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو۔ اور اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے۔ بلکہ اگر ایک عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک کی نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہوں سے روکنا، تیسری اعتکاف کرنا، چوتھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا، پانچویں علم سیکھنا غیر کو سکھانا، نیک بات بتانا، برے کام سے روکنا، غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت میں اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے۔ اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابوں میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پڑھنے والوں کی سرے سے نیت درست ہو جائے۔ خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھیں۔ امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہے۔ مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہ پر اس کا دخل ہے۔ عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علمائے حدیث اس کی صحت پر متفق ہیں۔ اور بعضے اس کو متواتر کہتے ہیں۔ واللہ اعلم (تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاۗءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا فَرَاَيْتُ الْمَاۗءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آ گیا لوگوں نے وضو کے لیے پانی ڈھونڈھا کہیں نہ پایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم کیا وضو کرنے کا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپؐ کی انگلیوں سے بہہ رہا تھا یہاں تک کہ جو شخص سب سے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔ ف ۱

۷۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاۗءً فَاُتِيَ بِتَوْرٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاۗءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے ہم حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو پانی نہ ملا آپ کے پاس ایک کڑھائی پانی کی لائی گئی آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور آپؐ فرماتے جاتے تھے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تھے اس دن انھوں نے کہا ایک ہزار پانچ سو۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ ۶۲

وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان

۷۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مَاۗءٌ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْمَاۗءِ وَيَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لے کر تو دیکھا میں نے پانی کو نکل رہا تھا آپ کی انگلیوں میں سے یہاں تک کہ وضو کر لیا سب لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا جتنے تھے

ف ۱: یہ ایک معجزہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا، دوسری روایت میں ہے کہ سب تین سو آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہزار پانچ سو تھے۔ واللہ اعلم۔

فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ.

جنھوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا تمہارے نزدیک سب کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے کہا ستر آدمیوں کے قریب۔

"قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ"

بَابٌ ۶۳ صَبِّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ — خدمت گار وضو کا پانی ڈالتا جائے تو کیسا ہے

۸۰- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُوْنُسَ وَعَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ.

اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّاَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت مغیرہ سے روایت ہے جنگ تبوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپؐ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔ ف ا،

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ"

بَابٌ ۶۴ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً — وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان

۸۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کر دوں پھر وضو کیا انھوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دھویا۔

بَابٌ ۶۵ الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا — وضو میں تین تین بار دھونے کا بیان

۸۲- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین تین بار ہر عضو کو دھویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابٌ ۶۶ صِفَةِ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ — وضو کی ترکیب، دونوں پہنچوں کا دھونا

ف ا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہے۔ اس میں کراہت نہیں ہے۔)

۸۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ حَتّٰى رَدَّهُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا اَحْفَظُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا اَنَّ الْمُغِيْرَةَ - قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِيْ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ وَ مَعِيَ سَطِيْحَةٌ[1] لِيْ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا -

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک سفر میں آپ نے میرے پیٹ میں لکڑی کو چی پھر آپ مڑ گئے راستے سے اور میں بھی آپ کیساتھ مڑا یہاں تک کہ ایک زمین میں آئے جوایسی ایسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے؟ میرے پاس ایک چھاگل تھی میں اس کو لے کر آیا اور آپ پہ پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں پہنچے دھوئے اور منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھونے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جُبّہ پہنے ہوئے تھے شام کا جس کی آستینیں تنگ تھیں اس وجہ سے آستینیں چڑھ نہ سکیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچھ حال (یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا) لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجھے خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں (کہ مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا حال بیان کیا) پھر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اس کے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حاجت نہیں ہے پھر ہم آئے تو لوگوں کے امام عبدالرحمن بن عوف تھے اور ایک رکعت فجر کی پڑھ چکے تھے میں نے قصد کیا کہ عبدالرحمن کو آگاہ کردوں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں) لیکن آپ نے منع کیا پھر جب نماز ملی ہم کو جماعت کے ساتھ ملی اس کو پڑھا اور جو پہلے ہو چکی تھی اس کو پورا۔ (یعنی بعد سلام کے پڑھ لی)

بَابُ كَمْ يُغْسَلَانِ ۶۷ پہنچوں کو کتنی بار دھونا چاہیے

۸۴- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ

[1] سطیحہ بمعنی مشکوہ یعنی مشکیزہ کہ دو چرم بایک دیگر چسپانیدہ دوزند۔ ہندی چھاگل۔

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا۔

حضرت ابن ابی اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا۔ آپ نے اپنے دونوں پہنچوں پر تین بار پانی ٹپکایا۔

بَابُ ۶۸ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

۸۵- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت حمران بن ابان سے روایت ہے دیکھا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انھوں نے تو تین بار اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈال کر ان کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر منہ دھویا اپنا تین بار پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی پھر اپنے سر کا مسح کیا تین بار اپنا داہنا پاؤں دھویا پھر ویسا ہی بایاں پاؤں بھی دھویا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے اس میرے وضو کا سا وضو کیا پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔ ف،

بَابُ ۶۹ بِاَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ کس ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں؟

۸۶- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ۔

عَنْ حُمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا۔ انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا۔ اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ف: یعنی صغائر اور کبائر بھی اگر خدا چاہے وہ غفور و رحیم ہے۔

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا، جیسا میں نے یہ وضو کیا۔ اور آپ نے فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے کہ میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر حضور دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر واہی تباہی خیال وسوسے نہ لاوے تو اس کے اگلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ف۱

بَابُ اتِّخَاذِ الِاسْتِنْثَارِ

ایک ہی بار ناک چھنکنے کا بیان

٨٧- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ يَسْتَنْثِرْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھینک ڈالے (دوسری روایت میں ہے تین بار چھنکے کیونکہ شیطان اس کے بانسے پر رات کو رہتا ہے۔

بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الِاسْتِنْشَاقِ

ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے

٨٨- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ح وَأَنْبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ ۔

ابْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا ۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے وضو کرنا۔ آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو (یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہیں سوکھا نہ رہے اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو (تو آہستہ سے پانی ڈال ایسا نہ ہو کہ پانی اندر چلا جائے اور روزہ ٹوٹ جائے)۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِنْثَارِ

ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم

٨٩- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

ف۱: اس سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی پہنچا دے۔)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلے لے تو طاق لے (یعنی تین یا پانچ یا سات)

۹۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔

حضرت سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلے لے تو طاق لے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِنْثَارِ عِنْدَ الِاسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ — جب سو کر اٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنی وضو میں)

۹۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنی نیند سے جاگے پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے۔ ف۔

بَابٌ بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ — کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

۹۲- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے وضو کیلیے پانی منگوایا تو کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک سنکی اسی طرح سے تین بار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے۔ (یعنی ان کے وضو کی مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرے۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ — منھ دھونے کا بیان

ف: سونے میں بلغم دماغ سے اتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اس کے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جائے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو یہ عین آرزو ہے شیطان کی یا فی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہاں رہتا ہے، اللہ خوب جانتا ہے۔)

۹۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَّطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِّنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے انھوں نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا (اپنے دلوں میں یا آپس میں) یہ وضو کا پانی کیا کریں گے نماز تو پڑھ چکے ہیں ضرور ہم کو سکھانے کے لیے پانی منگوایا ہوگا۔ خیر ان کے پاس ایک برتن آیا جس میں پانی تھا اور ایک طشت آیا، انھوں نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اس کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں تین بار پانی ڈالا۔ اسی ہاتھ سے جس سے پانی لیتے تھے (یعنی داہنے ہاتھ سے) پھر منھ کو تین بار دھویا اور بائیں پیر کو تین بار دھویا۔ بعد اس کے کہا جس کو خواہش ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنے کی تو وہ یہی ہے جیسے میں نے کیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلّو سے اور یہی اولیٰ ہے شافعیہ کے نزدیک، اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلّو لینا بہتر ہے۔

بَابُ عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ؟ منھ کو کتنی بار دھوئے؟

۹۴- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا اور تین بار اپنے ہاتھوں سے پانی ڈالا برتن جھکا کر پھر کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں باہیں دھوئیں تین تین بار پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے بتلایا مسح کو اس طرح پر کہ پیشانی سے شروع کیا گدّی تک پھر کہا مجھے معلوم نہیں کہ گدّی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتھوں کو یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار بعد اس کے کہا جس کو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو دیکھنے کی تو یہی وضو تھا آپ کا۔

"وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَّالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ"

بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ — دونوں ہاتھوں کا دھونا

۹۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ.

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وُضُوءُهُ.

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے ایک کرسی منگوائی اور اس پر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن میں اور دونوں ہاتھوں کو دھویا تین بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی ایک چلّو سے تین بار پھر منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے تین تین بار پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈبو کر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو دھویا تین تین بار بعد اس کے کہا جس کو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی (تو دیکھ لے اس کو) یہی وضو تھا آپ کا۔

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوءِ — وضو کی ترکیب

۹۶- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيٌّ.

أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لِوُضُوئِهِ هَذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا.

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھ سے وضو کا پانی مانگا میں نے وضو کا پانی لا کر دیا انھوں نے وضو شروع کیا تو پہلے دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک سنکی پھر منھ کو تین بار دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا پھر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے پانی دو میں نے وہی برتن اٹھا دیا جس میں وضو کا پانی بچا ہوا تھا۔ انھوں نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پیا میں نے تعجب کیا انھوں نے کہا تعجب مت کرو اس لیے کہ میں نے تیرے باپ (یعنی نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے جیسے میں نے کیا۔ اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

بَابُ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ ہاتھوں کو کتنی بار دھوئے

۹۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ. عَنْ أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابی حیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہنچے دھوئے یہاں تک کہ صاف کیا ان کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور منہ تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا پھر کہا میں نے یہ چاہا کہ تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تھے۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ دھونے کی حد (ف۱)

۹۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ. عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ (یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن) سے اس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہیں عمرو بن یحییٰ کے ف۲، کیا تم مجھ کو دکھا سکتے ہو کس طرح وضو کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، انھوں نے کہا ہاں تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اس کو اپنے ہاتھ پر اور دھویا دونوں ہاتھوں کو دو دو بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے آئے یعنی شروع کیا آگے سے اور سر کے پیچھے تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے سے لے

ف۱ یعنی اس باب میں یہ بیان ہے کہ ہاتھ کہاں تک دھوئے ہیں ف۲ یہ غلطی ہے راوی حدیث سے عبد اللہ بن زید، عمرو بن یحییٰ کے نہ دادا ہیں نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہے عمرو بن یحییٰ کا۔

بَدَءَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

آئے وہیں تک جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ ۸۱

سر پر مسح کیونکر کرے؟

۹۹- أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ أَنَسٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے انھوں نے کہا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے جو دادا تھے عمرو بن یحییٰ کے کیا تم مجھے دکھا سکتے ہو کہ کیونکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں، انھوں نے پانی منگوایا اور اپنے دہنے ہاتھ پر ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پھر آگے سے شروع کیا اور پیچھے تک لے گئے پیچھے سے وہیں لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

بَابُ عَدَدِ مَسْحِ الرَّأْسِ ۸۲

سر پر کتنی بار مسح کرے

۱۰۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنھوں نے خواب میں اذان سنی تھی[ف] کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا اور سر پہ دو بار مسح کیا۔

بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا ۸۳

عورت اپنے سر پر مسح کرے

۱۰۱- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ۔

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ

حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کا نام سالم تھا اور سبلان کر کے مشہور تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی

ف یہ غلطی ہے سفیان عبداللہ بن زید بن عبد ربہ جنہوں نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں جو وضو کی روایت کرتے ہیں۔

وَدَسْتُ أُجْرَةً فَأَرَتْنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ آتِيهَا مُكَاتَبًا مَا تَخْتَفِي مِنِّي فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِي حَتَّى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِي لِي بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَقَنِي اللَّهُ قَالَتْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُونِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

امانت پر تعجب کرتی تھیں اور اس سے کام لیا کرتیں اجرت پر۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دکھلایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے تو انھوں نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا تین بار اور بایاں ہاتھ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھ کر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پھیرا پھر گالوں پر، سالم نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کتابت کی حالت میں جایا کرتا (یعنی میں غلام تھا مجھ کو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تھا، مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولی کچھ روپیہ باقساط ٹھیرا لے اور کہہ دے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کر دیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجھ سے پردہ نہ کرتی تھیں (اس لیے کہ غلاموں سے اور رات کے کپڑوں سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہی مذہب تھا) بلکہ میرے سامنے آکر بیٹھ جاتیں اور مجھ سے باتیں کرتیں، ایک دن جو میں ان کے پاس گیا تو میں نے کہا میرے لیے دعا کرو برکت کی۔ انھوں نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا اللہ نے مجھے آزاد کر دیا (یعنی بدل کتابت ادا کر دیا) انھوں نے کہا اللہ تجھے برکت دے اور اسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا دیا۔ پھر اس روز سے میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

کانوں کے مسح کا بیان

۱۰۲- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانوں پر ایک بار۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور دونوں پاؤں دھوئے۔

بَابٌ ۸۵ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ — کانوں کا مسح سر کے ساتھ کرنا اور کانوں کے سر میں شریک ہونے کی دلیل

۱۰۳- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلّو لیا اور کلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چلّو لیا اور منہ دھویا پھر چلو لیا اور داہنا ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا پھر مسح کیا سر اور دونوں کانوں کے اندر کا کلمے کی انگلیوں سے اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے پھر ایک چلّو لیا اور داہنا پاؤں دھویا۔ پھر چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

۱۰۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ۔

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وضو شروع کرتا ہے بندۂ مومن پھر کلّی کرتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے منہ سے پھر جس وقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کی ناک سے، پھر جس وقت منہ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے منہ سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں پپوٹوں سے۔ پھر جس وقت ہاتھ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں ہاتھوں سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں دونوں ہاتھ کے ناخنوں کے تلے سے پھر جس وقت مسح کرتا ہے سر کا نکل جاتے ہیں گناہ اس کے سر سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں کانوں سے۔ پھر جس وقت پاؤں دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں پاؤں سے یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں سے۔ پھر چلنا اس کا مسجد کی طرف اور نماز پڑھنا الگ ہے یعنی اس کا ثواب علیحدہ ہو گا اس کے لیے۔ ف۱۔

ف۱ گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر۔ تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اس کے بالکل معاف ہو جاتے ہیں اور جس کے صغائر و کبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہو جاتے ہیں اور جس کے سب گناہ کبائر ہیں تو ان میں تخفیف ہو جاتی ہے بقدر صغائر اور جس کے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اس کی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان حاشیہ صغریٰ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

"قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" قَالَ

بَابُ[۸۶] الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ — عمامے پر مسح کرنے کا بیان

۱۰۵- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ .

عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ .

حضرت بلال سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے ہوئے موزوں اور عمامہ پر۔

۱۰۶- وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ"

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

دوسری روایت میں یوں ہے۔ بیان نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر۔

۱۰۷- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ .

عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ .

ایک روایت میں ہے یعنی عمامے اور موزوں پر ف۔

بَابُ[۸۷] الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ — باب پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کا

۱۰۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ .

عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ .

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزوں پر۔

۱۰۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ .

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگوں کے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے پوچھا تیرے پاس پانی ہے؟ میں ایک بدھنا (پانی کا) لے کر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دھویا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے نکالنے لگے

کیا علماء نے اس حدیث کی شرح میں۔ مگر ظاہر حدیث مطلق ہے۔ شامل ہے صغائر اور کبائر دونوں کو۔

ف: اکثر اہل حدیث کے نزدیک مسح عمامہ اور سر بندھن پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمرو بن امیہ اور مغیرہ اور انس کی روایت ... سے اور بعضوں کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ... جب تک ہاتھ سر سے نہ لگے

ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَ عَلَى خُفَّيْهِ.

تو وہ تنگ نکلیں (یعنی جبے کی آستینیں تنگ تھیں ہاتھ اس میں سے نکل نہ سکے۔) آپ نے جبے کو مونڈھے پر ڈال لیا اور ہاتھ اندر سے نکال لیے) پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزوں پر۔

بَابُ ۸۸ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ — عمامے پر کس طرح مسح کرے؟

۱۱۰ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ .

قَالَ خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَقَالَ وَ صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى مَا سُبِقَ بِهِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایات ہے کہ دو باتیں ہیں میں ان کو کسی سے نہ پوچھوں گا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دیکھ چکا ہوں (اُن باتوں کو کرتے ہوئے) ہم آپ کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو نکلے پھر آ کر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونوں کناروں پر اور مسح کیا موزوں پر (اب اس بات میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں) دوسری امام نماز پڑھے اپنی رعیت میں سے کسی کے پیچھے یہ درست ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں۔ آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ تشریف نہ لائے تو صحابہ نے نماز شروع کر دی اور عبدالرحمن بن عوف کو آگے کیا انھوں نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگئے اور نماز پڑھی آپ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے جتنی باقی تھی۔ جب ابن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جس قدر نماز ہو چکی تھی اس کو ادا کیا۔

بَابُ ۸۹ إِيجَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ — پاؤں دھونا واجب ہے۔

۱۱۱ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَأَنْبَأَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑی کی جہنم کے عذاب سے

لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔ (یعنی اگر وضو میں خشک رہ گئی تو قیامت میں عذاب ہوگا۔ف)

۱۱۲- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (خشکی سے ان پر پانی نہیں پہنچا) آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو۔

بَابُ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغَسْلِ — پہلے کس پاؤں کو دھوئے؟

۱۱۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے جہاں تک ہو سکتا تھا طہارت میں اور جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فَذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ — دونوں پاؤں کو دونوں ہاتھوں سے دھونا

۱۱۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ يَعْنِي عُمَارَةَ۔

قَالَ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ کے پاس پانی آیا آپ نے برتن جھکا کر پانی دونوں ہاتھوں پہ ڈالا اور ان کو دھویا ایک بار اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔

ف: اس حدیث سے پاؤں کا دھونا واجب معلوم ہوتا ہے اور اس سے رد ہو گیا ان لوگوں پر جو پاؤں کے مسح کو کافی سمجھتے ہیں۔)

مَرَّةً وَّغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

ایک ایک بار اور دونوں پاؤں دھوئے دونوں ہاتھوں سے مل کر۔

بَابُ ۹۲ الْأَمْرِ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم

۱۱۵- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ يُكْنٰى أَبَا هَاشِمٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر انگلیوں میں (تاکہ گھائیاں سوکھی نہ رہ جائیں)۔

بَابُ ۹۳ عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

پاؤں کتنی بار دھوئے؟

۱۱۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ۔

عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا وَّتَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوحیہ ودائی سے روایت ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انھوں نے وضو کیا تو دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار پھر کہا یہی وضو تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

بَابُ ۹۴ حَدِّ الْغَسْلِ

دھونے کی حد (یعنی ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے)

۱۱۷- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَّابْنُ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ۔

أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولی غلام آزاد تھا حضرت عثمان عفان رضی اللہ عنہ کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا تین بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار پھر بایاں ہاتھ دھویا اسی طرح (یعنی کہنی تک تین بار) پھر سر پر مسح کیا۔ پھر

إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْءِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

دہنا پاؤں دھویا ٹخنوں تک تین بار پھر بایاں پاؤں دھویا اسی طرح یعنی ٹخنوں تک تین بار پھر کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا۔ اس طرح جیسے میں نے وضو کیا پھر کہا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس طرح وضو کرے۔ جیسے میں نے کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور دل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لاوے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابُ ۹۵ الْوُضُوْءِ فِي النَّعْلِ

جوتوں میں وضوء کرنے کا بیان

۱۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَمَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيْهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا۔

حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے۔ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں تمہیں دیکھتا ہوں یہ چمڑے کی جوتیاں پہنے ہوئے اور اسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہوئے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسی جوتیاں پہنتے تھے اور ان میں وضو کرتے تھے۔

بَابُ ۹۶ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان ف۱

۱۱۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

ف۱: اجماع کیا ہے علماء نے موزوں کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر میں اور انکار کیا ہے اس کا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزوں پر مسح کرنے کو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجھ سے ستر آدمیوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہ آپ موزوں پر مسح کرتے تھے لیکن اختلاف کیا ہے علماء نے کہ مسح کرنا موزوں پر افضل ہے یا پاؤں دھونا۔ اکثر علماء کے نزدیک پاؤں دھونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے۔

ف۲: پس یہ جو بعض لوگوں نے گمان کیا کہ موزوں پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اترنے سے پیشتر درست تھا اور جب سورۂ مائدہ میں یہ آیت اتری فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ تو منسوخ کا مسح موقوف ہوا اور پاؤں دھونا ضرور ہوا یہ گمان صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ جریر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند روز پیشتر مسلمان ہوئے اور انھوں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو معلوم ہوگیا کہ آیت مائدہ سے موزوں کا مسح موقوف نہیں ہوا۔ پس آیت مائدہ میں جو حکم پاؤں دھونے کا ہے وہ خاص ہے۔ اس حالت سے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں اگر موزے ہوں تو حدیث کی رُو سے ان پر مسح درست ہے۔

عَلٰی خُفَّیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ اَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَكَانَ اِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيْرٍ۔

وضو کیا اور مسح کیا موزوں پر لوگوں نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزوں پر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں پر مسح کرتے ہوئے۔ عبداللہ کے لوگوں کو جریر کی یہ حدیث نہایت پسند تھی کیونکہ اسلام جریر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تھوڑے دنوں پیشتر تھا۔

۱۲۰- اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح فرمایا موزوں پر۔

۱۲۱- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جس کی حد بندی حضورؐ نے کی ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپؐ حاجت کو گئے پھر وضو کیا اور منہ دھویا ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۱۲۲- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر۔

۱۲۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ

ف: اس حدیث سے مدد لینے کا جواز ثابت ہوا وضو میں۔ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ انھوں نے پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آتے تھے عرفات سے۔ اور کئی ایک حدیثوں میں وضو میں مدد لینے کی مخالفت آئی ہے پر وہ حدیثیں ثابت نہیں ہیں۔

النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔

۱۲۴- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ۔

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّیْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَغْسِلَ ذِرَاعَیْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے، جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لے کر پہنچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا (اور آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں) آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور ان کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ۔ ف ۱

۱۲۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ

عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اَبِیْهِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِیْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِیْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَیْهِ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے آپ کے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک لوٹا پانی لے کر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے حاجت سے پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ف ۲

بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ

پائتابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

ف ۲: مسلم کی روایت میں یوں ہے فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ یعنی پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتّٰی فَرَغَ ہے پس اس کے معنی یوں ہوں گے کہ پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے حاجت سے اپنی، تو مراد حاجت سے وضو ہو گا نہ ابدست اور صحیح یہ ہے کہ حَتّٰی سہو ہے روای سے چونکہ اور سب روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے۔ اور جو حاجت سے وضو مراد ہو جیسے نووی نے تاویل کی ہے تو فتوضأ اس کے بعد بے موقع ہو گا۔

۱۲۶- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَبَا قَيْسٍ عَلَى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابوں اور جوتوں پر۔ ابوعبدالرحمنؒ نے کہا میں نہیں جانتا کسی کو کہ اس نے متابعت کی ہو ابوقیس کی اس روایت میں اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر۔

بَابُ ۹۸ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ — سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۲۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمٰعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگوں سے کہا چلو آگے جاؤ میں پیچھے رہ گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چلے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے، جب لوٹ کر آئے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں کا۔ آپ نے اس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۹۹ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ — مسافر کو موزہ پر مسح کرنے کی کتنی مدت ہے؟

۱۲۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر میں ہوں اپنے موزے نہ اتارنے کی تین دن تین رات تک۔ ف۔

ف: مگر جب جنابت ہو تو اتارنا پڑے گا۔ اکثر ائمہ اور علماء کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات، اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا اور مالکؒ سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے اور یہی قول قدیم تھا شافعیؒ اور دلیل

۱۲۹- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزوں پر مسح کرنے کو، انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوں کہ مسح کریں اپنے موزوں پر اور نہ اُتاریں ان کو تین دن تک پیشاب اور پاٹخانے اور سونے سے مگر جنابت سے (البتہ اُتارنا ضرور ہے)

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ
مقیم کو موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے؟

۱۳۰- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ۔

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنی موزوں پر مسح کرنے کے لیے۔

۱۳۱- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ ائْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ يَّمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثًا۔

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا موزوں پر مسح کرنے کی مدت کو۔ انھوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلو اور ان سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں ان کے پاس گیا اور پوچھا آپؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ
اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے؟

۱۳۲- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

اس کی حدیث ہے ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ کی جس کو ابوداؤدؒ نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق اہل حدیث۔ پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنی جب موزے پہنے وضو کر کے تو اب یہ وضو جب سے ٹوٹے گا اس وقت سے مدت کا حساب ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار)۔

مَیْسَرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ۔

النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ اُتِیَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاَخَذَ مِنْہُ کَفًّا فَمَسَحَ بِہٖ وَجْھَہٗ وَ ذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَرِجْلَیْہِ ثُمَّ اَخَذَ فَضْلَہٗ فَشَرِبَ قَآئِمًا وَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَکْرَھُوْنَ ھٰذَا وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ وَھٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ یُحْدِثْ۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگوں کے کاموں میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک چلو لے کر منہ اور دونوں ہاتھوں اور سر اور دونوں پاؤں پر مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ لوگ برا جانتے ہیں اس کو (یعنی اس طرح پر وضو کرنے کو جس میں تمام اعضاء پر مسح کیا جائے) حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوئے۔ اور جس کو حدث نہ ہوا ہو اس کا یہی وضو ہے۔ ف ۱

بَابُ الْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ ۱۰۲

ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے جبکہ وضو ہو۔

۱۳۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِاِنَآءٍ صَغِیْرٍ فَتَوَضَّاَ قُلْتُ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتُمْ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوٰتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ کُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوٰتِ بِوُضُوْءٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا برتن لایا گیا آپ نے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور تم نے؟ انھوں نے کہا ہم تو کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے جب تک وضو نہ ٹوٹتا، یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۔ اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لائیں آپ نے فرمایا وضو کا حکم مجھے اس وقت ہوا ہے جب نماز کے لیے اٹھوں (اور پائخانے سے نکل کر کچھ وضو ضرور نہیں ہے)

ف ۱: یعنی اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجائے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لے کر سب اعضا کو چپڑ لے۔ پورا وضو کرنا اور پانی بہانا ضرور نہیں ہے۔

۱۳۵ - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ۔

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپؐ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے۔ (یعنی ہمیشہ آپؐ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک سے پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے اے عمرؓ[1]

بَابُ النَّضْحِ
پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶ - أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرٰهِيمَ فَأَعْجَبَهُ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک لپ پانی کا لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے (تاکہ قطرے کا وسواس بالکل مٹ جائے۔ اس حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن حکم۔ اس کے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا یہ صحابی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا اس سے بھی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں اور وہ مضطرب ہے۔

۱۳۷ - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

[1] تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے، اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں۔ یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے۔ مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے نقل کیا کہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگر چہ وضو ہو۔ اور دلیل لائے ہیں اللہ کے اس قول سے إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ نوویؒ نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا ہو ہر نماز کے لیے اور وہ صحیح ہے، بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیہ کریمہ میں إِذَا قُمْتُمْ مِّنَ النَّوْمِ یا إِذَا قُمْتُمْ مُحْدِثِيْنَ مراد ہے یا وہ منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے مگر یہ قول ضعیف ہے

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ ۔

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے وضو کیا اور پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر۔ ف۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ ۱۰۴ وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا

۱۳۸- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ۔

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ ۔

حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ نے وضو کیا تین تین بار پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے۔

۱۳۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ۔

عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْئِهِ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بطحا میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اس کے لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپؐ کے لیے ایک لکڑی گاڑی (سترہ کیلیے) پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدھے اور کتے اور عورتیں آپؐ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔

۱۴۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُوْدَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے دیکھنے کو آئے انھوں نے مجھے بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا۔ ف۲

بَابُ فَرْضِ الْوَضُوْءِ ۱۰۵ وضو کا فرض ہونا

ف۱: اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ ہے۔

ف۲: یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا۔ اور یہ تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے۔ یا جو پانی وضو میں خرچ ہوا تھا اسی کو اکٹھا کرکے ڈالا پس جب وضو کے پانی سے نفع اٹھانا درست ہوا تو جو پانی وضو سے بچ رہے گا اس سے بطریق اولیٰ نفع اٹھانا درست ہوگا۔

۴۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

حضرت ابوالملیح نے (جس کا نام عامر ہے یا زید یا زیاد) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے۔ ف۱۔

بَابُ الْاِعْتِدَاءِ فِي الْوُضُوءِ — وضو میں زیادتی کرنا منع ہے۔

۴۲ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھتا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کر کے اس کو بتلایا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے اب جو کوئی اس پر زیادتی کرے اس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا۔ ف۲۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ — وضو پورا کرنے کا حکم

۱۴۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ.

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ قسم خدا کی ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسی سب کو بتائیں ویسی ہی ہم کو بھی بتائیں۔) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم ہوا ہم کو وضو پورا کرنے کا۔ دوسرے زکوٰۃ نہ کھانے کا۔ تیسرے گدھوں اور گھوڑیوں پر نہ کودنے کا۔ ف۳،

ف۱: یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دے تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا۔

ف۲: وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اسلیے کہ خلاف سنت ہے اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنی عقل سی گھٹاؤ بڑھاؤ کرنا بدعت اور مذموم ہے۔

ف۳: ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات۔ یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ اور زکوٰۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدھوں کا گھوڑیوں پر کودنا عموماً مکروہ ہے کیونکہ اس سے گھوڑے کی نسل کم ہوگی، حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہیے کیونکہ وہ آلۂ جہاد ہے۔

۱۴۴-اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا کرو وضو کو۔

بَابُ الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِکَ

وضو پورا کرنے کی فضیلت

۱۴۵-اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹا دے گناہوں کو اور بلند کرے درجوں کو؟ وہ کیا ہے پورا کرنا وضو کو تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم اٹھانا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ ف ۱۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّأَ کَمَا اُمِرَ

موافق حکم کے وضو کرنے کا ثواب

۱۴۶-اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْیَانَ الثَّقَفِیِّ اَنَّھُمْ غَزَوْا غَزْوَۃَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَھُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی مُعَاوِیَۃَ وَعِنْدَہٗ اَبُوْ اَیُّوْبَ وَعُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ یَا اَبَا اَیُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَۃِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَدُلُّکَ عَلٰی اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ کَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰی کَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَہٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَکَذٰلِکَ یَا عُقْبَۃُ؟ قَالَ نَعَمْ!

حضرت عاصم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کی طرف (جو ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاد نہ ملا۔ پھر وہیں مستعد رہے یہاں تک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے۔ اور ان کے پاس ابوایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم تجھے اس سے سہل بتا دیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے حکم کے موافق اور نماز پڑھے حکم کے موافق (یعنی سب شرائط اور ارکان کو اچھی طرح سے ادا کرے) تو وہ بخش دیا جائے گا چاہے پہلے جو عمل کر چکا ہو۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کیا ایسا ہے؟ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔

ف ۱: جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس آیت میں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

۱۴۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ اَخْبَرَ اَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانچوں نمازیں کفارہ ہو جائیں گی ان گناہوں کی جو ان کے درمیان سرزد ہوں۔

۱۴۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اس کو بخش دیتا ہے دوسری نماز تک جب تک اس کو پڑھے (یعنی دونوں نمازوں کے بیچ میں جتنے گناہ اس کے ہوتے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۴۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمَ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ

حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں پہنچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے ناخنوں اور پوروں میں سے پھر جب تو نے کلی کی اور دونوں نتھنوں کو صاف کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو اکثر گناہوں سے دھل گیا۔ اب اگر تو نے اپنا منہ (زمین پر) رکھا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی نماز پڑھی اور سجدہ کیا) تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس روز تھا جس دن تیری ماں نے تجھے جنا تھا۔ ابوامامہؓ نے (جو اس حدیث کو عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں) کہا اے عمرو بن عبسہؓ دیکھ کے کہو کیا ہر شخص کو اتنی نعمتیں ہر جلسے میں مل جاتی ہیں۔ عمرو بن عبسہ رضی

سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ عنہ نے کہا سن نے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میرے مرنے کے دن نزدیک ہیں اور میں محتاج بھی نہیں ہوں (جو مال کے طمع سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں بیشک اس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے کے بعد کیا کہے؟

۱۵۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے (موافق سنت کے) پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، کھول دیے جائیں گے اس کے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے قیامت کے روز جس دروازہ سے چاہے اندر چلا جائے۔

بَابُ حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ

وضو کا زیور ف۱،

۱۵۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُّوخٍ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور وہ وضو کر رہے تھے نماز کیلیے اور اپنے ہاتھ دھو رہے تھے بغلوں تک میں نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کیسا وضو؟ انھوں نے کہا اے بنی فروخ ف۲ تم اس جگہ موجود ہو اگر میں جانتا کہ تم یہاں موجود ہو تو ایسا وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مؤمن کا زیور وہیں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو پہنچے ف۳

ف۱: قیامت کے روز مؤمنین کے اعضائے وضو میں زیور پہنائے جائیں گے جو شخص وضو پورا ادا کرے گا اس کو زیور بھی پورا ملے گا۔

ف۲: فروخ بفتح فا و تشدید را و خائے معجمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے کا نام ہے جو بعد حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق علیہم السلام کے پیدا ہوا تھا، اس کی نسل بہت بڑھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ عجمی اسی کی اولاد میں ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا

١٥٢- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ فَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع کی طرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تم پر اے گھر والو مسلمان یا سلامتی ہو تم پر گھر ہے مسلمان لوگوں کا اور ہم خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں (یعنی اگر خدا چاہے تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم مومنین سے ملیں گے) مجھے آرزو ہے اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا (تمہارا درجہ تو اس سے زیادہ ہے) تم اصحاب ہو میرے (اور صحابی کا درجہ بڑا دینی بھائی سے زیادہ ہے اس لیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہیں بموجب آیۂ کریمہ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ اور صحابیت کا درجہ اس پر زیادہ ہے) اور میرے بھائی (جو اصحاب نہیں ہیں) وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے میں قیامت کے روز ان کا فرط ہوں گا (فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے آگے بڑھ کر چلا جاتا ہے ان کے کھانے پینے کے سامان کے لیے) حوض کوثر پر (یعنی پہلے ہی سے جا کر ان کی راحت کا سامان کروں گا اور ان کے آنے کا منتظر رہوں گا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو کیونکر پہچانیں گے؟ قیامت میں جو دنیا میں آپ کے بعد آویں گے؟ آپؐ نے فرمایا دیکھو تو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں پہچانے گا!

مراد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بنی فروخ سے موالی ہیں، اور یہ خطاب ہے ابو حازم کی طرف۔

ف٣ تو جس قدر بڑھا کر دھوئیں ہاتھ یا پاؤں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ مگر یہ امر عوام کے سامنے نہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کو لازم نہ سمجھنے لگیں اور فرض میں داخل سمجھیں۔ اسی واسطے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو تو اس طرح وضو نہ کرتا۔ بلکہ مشہور طریقے پر کرتا۔ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔ میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے وہیں تک وضو کرنا بہتر ہے۔ اور مراد اس حدیث "تبلغ حلیۃ المؤمن حیث یبلغ الوضوء" سے یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اس حد تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو میں پانی پہنچتا ہے یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک اور پاؤں کا ٹخنوں تک اور منہ کا کانوں تک وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔

آپ نے فرمایا پس اسی طرح وہ میرے بھائی قیامت کے روز آئیں گے اور ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے وضو سے اور میں ان کا فرط ہونگا حوض کوثر پر۔

بَابُ ۱۱۲ ثَوَابِ مَنْ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اس کا ثواب کیا ہے

۱۵۳- اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے منہ اور دل سے متوجہ ہو کے (یعنی ادھر ادھر منہ سے نہ دیکھے قبلے کی طرف دیکھتا رہے اور دل بھی لگا دے واہی تباہی خیال دل میں نہ لاوے) تو واجب ہو جائے گی جنت اس کے لیے۔

بَابُ ۱۱۳ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْيِ۔

مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان

۱۵۴- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِيْ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (فاطمہ) میرے نکاح میں تھیں تو مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا تو پوچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو۔ اس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے (یعنی مذی نکلنے سے غسل کرنا ضروری نہیں ہے صرف وضو کافی ہے۔ (مذی وہ پانی ہے جو ابتدائے شہوت میں نکلتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت تیز ہو جاتی ہے۔)

۱۵۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِيْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب کوئی شخص اپنی عورت کے پاس بیٹھے اور اس کی مذی نکل آئے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس لیے کہ مجھے شرم آتی ہے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے

فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

اور آپؐ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں۔ مقدادؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اپنا ذکر دھوئیے۔

۱۵۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِيْ فَقَالَ يَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ.

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے مذی بہت آتی تھی تو میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ تم یہ مسئلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ اس وجہ سے کہ میرے پاس آپؐ کی صاحبزادی (حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا) ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلے۔

۱۵۷- اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اُمَيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ خَلِيْفَةَ.

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ.

حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم کیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں تو آپؐ نے فرمایا دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرے۔

۱۵۸ اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهٗ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھنے کو جب کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس بیٹھے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا واجب ہوا؟ (وضو یا غسل؟) اور کہا میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اس وجہ سے میں شرم کرتا ہوں اس مسئلے کے پوچھنے میں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور نماز کے لیے جیسے وضو کرتے ہیں وضو کرلے۔

۱۵۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ.

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے مسئلے پوچھنے میں بسبب فاطمہ زہرا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

رضی اللہ عنہا کے، تو حکم کیا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ کو پوچھنے کا انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے کہا اس میں وضو ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پیشاب یا پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۶۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ۔

يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعٰى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ تَسْاَلُ؟ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ، قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهُ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس گیا جس کو صفوان بن عسّال کہتے تھے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کے واسطے خوشی سے پھر کہا تو کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا موزوں کا مسئلہ پوچھتا ہوں۔ اس نے کہا جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے، تو آپ ہم کو حکم کرتے موزے نہ اتارنے کا تین دن تک مگر جنابت سے (یعنی اگر نہانے کی حاجت ہو تو موزے اتار کر غسل کرے)، لیکن پیشاب یا پاخانے یا سوکر اٹھنے سے موزے اتارنے کا حکم نہ کرتے (بلکہ وضو کا حکم فرماتے اور وضو میں موزوں پہ مسح کرنے کی اجازت تھی۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ

پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۶۱- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ۔

عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهُ ثَلٰثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ہم کو حکم کرتے موزے نہ اتارنے کا مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پاخانے یا سوکر اٹھنے سے نہ اتارتے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۶۲- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ۔

قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو وہم ہوتا ہے۔ (یعنی ریح کے نکلنے کا، مگر یقین نہیں کہ نکلی) آپ نے فرمایا وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک بدبو نہ سونگھے یا (سرنے کی) یا آواز نہ سنے (حاصل یہ کہ جب یقین ہو جائے ریح نکلنے کا اس وقت نماز توڑے اور وضو کرے۔ وہم کا کچھ خیال نہ کرے)۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ　　سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱۶۳- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین بار پانی نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا۔ ف۔

بَابُ النُّعَاسِ　　اونگھنے کا بیان

۱۶۴- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي۔

مائی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اونگھے نماز پڑھنے میں تو نماز چھوڑ دے ایسا نہ ہو کہ وہ بددعا کرنے لگے اپنے لیے اور وہ نہ سمجھے۔

ف: شاید ہاتھ دُبر پر پڑا ہو اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جائے کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ وہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کر کے سو جاتے اور گرمی کی شدت سے پسینہ آتا رہتا یہ نہی تنزیہی ہے اکثر علماء کے نزدیک اور تحریمی ہے اور علماء کے نزدیک۔ امام احمدؒ سے منقول ہے کہ اگر رات کو سو کر اٹھے تو کراہت تحریمی ہے۔
اور جو دن کو سو کر اٹھے تو کراہت تنزیہی ہے۔ یہ جب ہے کہ شک ہو جائے ہاتھ کی نجاست میں۔ اور جو یقین ہو اس کی طہارت کا تو مکروہ نہیں ہے ہاتھ ڈالنا پانی میں دھونے سے پہلے۔ اور بعضوں نے کہا ہر حال میں مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔ جب سونے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔)

باب ۱۱۹ الوضوء من مس الذکر — ذکر چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۶۵- اخبرنا ھارون بن عبد اللہ حدثنا معن انبانا مالک ح و الحرث بن مسکین قراءۃ علیہ وانا اسمع عن ابن القاسم قال انبانا مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انہ سمع عروۃ بن الزبیر۔

یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان من مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے مروان نے کہا ذکر چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے، عروہ نے کہا مجھے نہیں معلوم ہے مروان نے کہا خبر دی مجھ کو بسرہ بنت صفوان نے اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے چھوئے اپنے ذکر کو تو وضو کرے۔

۱۶۶- اخبرنا احمد بن محمد بن المغیرۃ قال حدثنا عثمان بن سعید عن شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم انہ سمع عروۃ بن الزبیر۔

ذکر مروان فی امارتہ علی المدینۃ انہ یتوضا من مس الذکر اذا افضی الیہ الرجل بیدہ فانکرت ذلک وقلت لا وضوء علی من مسہ فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر ما یتوضا منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتوضا من مس الذکر قال عروۃ فلم ازل اماری مروان حتی دعا رجلا من حرسہ فارسلہ الی بسرۃ فسالھا عما حدثت مروان فارسلت الیہ بسرۃ بمثل الذی حدثنی عنھا مروان۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مروان جب امیر تھا مدینہ کا تو اس نے بیان کیا کہ ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے جب آدمی اپنے ہاتھ سے اس کو چھوئے۔ میں نے اس کا انکار کیا اور کہا جو کوئی ذکر چھوئے تو اس پر وضو لازم نہیں آتا، مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان فرمایا ان چیزوں کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کرے ذکر کے چھونے سے۔ عروہ نے کہا میں برابر جھگڑتا رہا مروان سے یہاں تک کہ مروان نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک شخص کو بلایا اور بسرہ کے پاس اس کو بھیجا۔ اس سپاہی نے بسرہ سے پوچھا جو اس نے مروان سے بیان کیا تھا تو بسرہ نے اس سے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے بیان کیا تھا۔

باب ۱۲۰ ترک الوضوء من ذلک — ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۱۶۷- اخبرنا ھناد عن ملازم قال حدثنا عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق بن علی

عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نکلے اپنی قوم کی طرف سے یہاں تک آئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑھی آپ کے ساتھ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک جنگلی شخص آیا اور بولا حضور صلے اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنے ذکر کو نماز میں چھوئے ؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بھی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے۔ ف۔

بَابُ ١٢١ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ۔

اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چھوئے تو وضو نہیں جاتا۔

١٦٨- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوتِرَ مَسَّنِي بِرِجْلِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی تھی جنازے کی طرح۔ ف۲۔

١٦٩ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا تم نے نہیں دیکھا میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی تھی آپ نماز پڑھا کرتے جب سجدہ کرنے لگتے تو آپؐ میرا پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپؐ سجدہ کرتے۔

١٧٠- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

ف۱۔ پس جیسے اور بدن کے چھونے سے وضو نہیں جاتا ویسے ہی ذکر کے چھونے سے بھی وضو نہیں جاتا حنفیہ نے اسی حدیث کے ساتھ تمسک کیا ہے۔ مگر شافعیہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے۔ اس وجہ سے کہ ابوہریرہ اسلام لاتے ہیں طلق کے آنے کے بعد اور وہ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک پہنچائے اور درمیان میں کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) حائل نہ ہو تو وضو کرے۔ حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ابوہریرہ کے بعد میں اسلام لانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا سماع بھی طلق کے سماع کے بعد ہو، بلکہ ہوسکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سُنا ہو۔ مگر یہ احتمال غلط ہے۔ اسوجہ سے کہ نسائی کی روایت میں یہ تصریح موجود ہے کہ طلق نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت سُنی جب وہ آئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت ابوہریرہ اس کے بعد مسلمان ہوئے، تو ان کا سماع طلق کے سماع کے بعد ہوگا۔

ف۲ جنازہ بالکسر بمعنے مردہ و بالفتح بمعنے تختہ کہ برآں مردہ را غسل دہند ۱۲ منتخب۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرتے تو میرے پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی۔ ان دنوں گھر میں چراغ نہ تھا۔

١٧١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا، آپ پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے، سجدہ کر رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے، اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے، اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے (یعنی تیرے عذاب کی پناہ کہیں نہیں ہے سوا تیرے) میں تیری تعریف نہیں کر سکتا، تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ١٢٢ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا

١٧٢- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا وَحَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ لَا شَيْءَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم[١] اپنی بی بیوں میں سے کسی کو پیار کرتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے[٢]۔

بَابُ ١٢٣ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا

ف[١]: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہیں جاتا۔

ف[٢]: امام نسائیؒ نے کہا اس باب میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں، اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا) اور روایت کیا اس حدیث کو اعمش نے حبیب ابن ابی ثابت سے انھوں نے عروہ سے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیکن یحییٰ القطان نے کہا کہ حبیب کی یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نماز پڑھے[٣] وہ عورت جس کو استحاضہ ہو اگرچہ خون ٹپکے بوریے پر کوئی چیز نہیں ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہیں ہیں۔)

۱۷۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے جو آگ سے پکی ہوں۔ (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھانے

۱۷۴۔ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۵۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا مسجد کے اوپر وضو کرتے ہوئے انھوں نے کہا میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھا لیے تھے اس لیے وضو کیا کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حکم کرتے تھے وضو کرنے کا اُن چیزوں کو کھانے سے جو آگ میں پکی ہوں۔

۱۷۶۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ

سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ أَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا وضو کروں اس کھانے کو کھا کر جس کو اللہ کی کتاب میں حلال پاتا ہوں اس وجہ سے کہ وہ آگ سے پکا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کنکریاں جمع کیں اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کنکریوں کے شمار سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں سے جو آگ سے پکی ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جو آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مُحَمَّدٌ الْقَارِيِّ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے بدلا ہو (یعنی اس میں آگ کا عمل اور تصرف ہوا ہو)

١٧٩- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَّ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِيْ حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ۔

عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے بدلا ہو۔

١٨٠- أَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو۔

١٨١- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ۔

أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن میں آگ لگی ہو۔

١٨٢- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ۔

عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِيْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو بی بی تھیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تھیں حضرت ابوسفیان کی۔ انھوں نے ابوسفیان کو ستو پلائے پھر ان سے کہا وضو کرو اے میرے بھانجے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ لگی ہو۔

١٨٣- أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَخْنَسِ

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت

اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهٗ وَشَرِبَ سَوِيْقًا يَا ابْنَ اُخْتِيْ تَوَضَّأْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

ہے۔ انھوں نے ستو پیا تو ام المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا اے میرے بھانجے وضو کر اس لیے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے جن کو آگ لگی ہو۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ — آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو نہ کرنے کا بیان

۱۸۴ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفًا فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کھایا پھر نماز کو گئے، اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

۱۸۵ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنبی اٹھتے تھے احتلام سے نہیں (بلکہ جماع اور صحبت سے) پھر روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک اور حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

۱۸۶ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

۱۸۷ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دونوں باتوں میں (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا اور نہ کرنا)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

اخبرنا ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا (اور یہی مختار ہے اکثر ائمہ اور علماء کا۔

بَابُ ١٢٥ الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيْقِ — ستّو کھا کر کلّی کرنے کا بیان

١٨٨ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ

أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی۔ جب صہبا میں پہنچے (جو ایک موضع ہے پیچھے کی جانب خیبر سے مدینے کی طرف) اُترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور توشے منگوائے تو فقط ستو سامنے آیا آپ نے فرمایا اس کو گھولو، وہ گھولا گیا پھر آپ نے کھایا اور ہم لوگوں نے بھی کھایا۔ اس کے بعد آپ مغرب کی نماز کو کھڑے ہوئے اور کلّی کی ہم لوگوں نے بھی کلّی کی۔ آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ ١٢٦ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ — دُودھ پی کر کلّی کرنا

١٨٩ـ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوا کر کلّی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ ١٢٧ ذِكْرِ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوْجِبُهٗ غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ — کن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن باتوں سے نہیں۔

١٩٠ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَغَرِّ وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔

حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ان کو غسل کرنے کا پانی اور بیری کے پتّے سے۔ ف۱

بَابُ ۱۲۸ تَقْدِيْمِ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّسْلِمَ

جب کافر مسلمان ہونے کا قصد کرے تو غسل کرے

۱۹۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے پاس ایک کھجور کے درخت کے تلے گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق پوجنے کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں، اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ساری روئے زمین پر تمہارے منہ سے زیادہ مجھ کو کوئی منہ ناپسند نہ تھا اب تمہارا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہو گیا تمہارے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا اور میں قصد رکھتا تھا عمرے کا تو اب کیا فرماتے ہو؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوش خبری دی اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا۔

بَابُ ۱۲۹ الْغُسْلِ مِنْ مُّوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہوتا ہے

۱۹۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ

عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ مَّاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ قَالَ اِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ فَلَمَّا وَارَيْتُهٗ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ لِيَ اغْتَسِلْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ابوطالب مر گئے آپ نے فرمایا جاؤ ان کو گاڑ آؤ! میں نے کہا وہ تو مشرک مرے ہیں پس ان کا دفن کرنا کیا ضرور ہے؟ آپ نے فرمایا جاؤ گاڑ آؤ! جب میں ان کو گاڑ کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا غسل کر!

بَابُ ۱۳۰ وُجُوْبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنے سے مل جائے یعنی دخول ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا، اگرچہ انزال نہ ہو۔

ف۱ یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک، اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے۔

١٩٣- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چوشاخے (یعنی دونوں پنڈلیوں اور دونوں رانوں میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنی ذکر کو فرج میں داخل کر دے) تو غسل واجب ہوگیا۔

١٩٤- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ الْجُوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهُ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے ف۔

بَابُ ١٣١ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ — جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے

١٩٥- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَاِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو مذی بہت آتی تھی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھو ڈال اور جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں ویسے وضو کر لے اور جب تو پانی کو کودتا ہوا نکالے (یعنی منی) تو غسل کرلے۔

١٩٦- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَاِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بہت مذی آتی تھی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھو ڈال اور جب کودتا ہوا پانی دیکھے (یعنی منی) تو غسل کر!

ف: یعنی دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ میں، یا دونوں پاؤں اور رانوں کے بیچ میں، یا فرج کے چاروں کونوں، پھر زور کرے تو غسل واجب ہوگیا۔

باب ۱۳۲ غُسْلِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ — عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے۔

۱۹۷- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام سلیم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا پانی نکلے تو غسل کرے (جیسے مرد پانی نکلے تو غسل کرے خالی خواب سے غسل نہ ہوگا۔

۱۹۸- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ۔ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَوَ تَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُم سلیم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں یا رسول اللہ! اللہ نہیں شرماتا ہے حق بات سے۔ جب عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں غسل کرے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا افسوس ہے تجھ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے! حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک لگے تیرے ہاتھ کو، پھر صورت کیسے ملتی ہے (یعنی اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ دوسری حدیث میں ہے جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔)

۱۹۹- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نہیں شرم کرتا ہے سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنے سے نہیں رکتا ہے، یا سچی بات کہنے میں شرم کو جائز نہیں رکھتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اس کو احتلام ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے) یہ سن کر اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انزال نہیں ہوتا تو

صورت کہاں سے ملتی ہے؟ ف۔

۲۰۰ - اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عورت کو سوتے میں احتلام ہو تو کیا کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دیکھے تو غسل کرے۔

بَابُ ۱۳۳ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ — کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکھے

۲۰۱ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہو گا۔ ف۔

بَابُ ۱۳۴ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ — مرد اور عورت کی منی کا بیان

۲۰۲ - اَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (حالت صحت میں) غلیظ اور سفید ہوتی ہے اور منی عورت کی پتلی زرد ہوتی ہے جو کوئی آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۳۵ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ — حیض سے غسل کرنیکا بیان

۲۰۳ - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ قَيْسٍ

حضرت فاطمہ بنت قیس جو قریش بنی اسد میں سے تھی حضور

ف: اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بھی ممکن ہے۔

ف: یعنی نہانا پانی نکلنے سے (منی سے) لازم ہوگا، اگر خالی احتلام ہو اور تری نہ دیکھے تو غسل لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ محمول ہے حالت احتلام پر یا منسوخ ہے۔ اگر مطلق مراد ہو، کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گزرا۔

مِّنْ اَبِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے۔ (استحاضہ کہتے ہیں بے وقت خون آنے کو، اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جس کو عاذل کہتے ہیں، اور حیض کا خون رحم کے اندر سے نکلتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آئے نماز چھوڑ دے، اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈال۔ پھر نماز پڑھ۔ (اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے)

۲۰۴- اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُكِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کر۔ ف۔

۲۰۵- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِیْضَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِیْنَ فَاشْتَکَتْ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰکِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ صَلِّیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ رہا سات برس تک، انھوں نے شکایت کی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ۔

۲۰۶- اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ ابْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی النُّعْمَانُ وَالْاَوْزَاعِیُّ وَاَبُوْ مُعَیْدٍ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَیْلَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِیْضَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِیَ اُخْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو جو عبدالرحمن بن عوف رضؓ کی بی بی تھیں اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں استحاضہ ہوا، انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپؐ نے فرمایا یہ حیض نہیں

ف: حیض سے پاک ہونے کا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے، بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے جمہور علمائے سلف وخلف کا، اور بعض علما کا مذہب یہ ہے کہ ہر نماز کیلئے غسل کرے۔ اور حضرت عائشہ رضؓ سے منقول ہے کہ ہر روز ایک بار غسل کرے اور ابن مسیب اور حسن سے منقول ہے کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے۔)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

ہے بلکہ ایک رگ ہے (جس میں سے یہ خون آتا ہے) تو جب حیض کے دن گزر جائیں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب پھر حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا غسل کرتی تھیں ہر نماز کے لیے پھر نماز پڑھتیں۔ اور کبھی وہ غسل کرتی تھیں ایک کٹھرے میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے اوپر آجاتی پھر وہ نکل کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتیں، اور یہ خون ان کو نماز سے نہ روکتا۔

۲۰۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ خَتَنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہین اور عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تھیں ان کو سات برس تک استحاضہ آیا، انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ!

۲۰۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

۲۰۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خون کا مسئلہ پوچھا (یعنی جب ہمیشہ خون آیا کرے تو کیا کرنا چاہیے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ان کا نہلانے کا کٹھرہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا (یعنی اس قدر کثرت سے خون آتا ہے) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹھہری رہ (یعنی نماز روزہ نہ کر) حساب سے اتنے دنوں جتنے دنوں تجھے

حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے، پھر غسل کرلے اور نماز پڑھے اگرچہ خون آیا کرے)

۲۱۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا.

۲۱۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْتَظِرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّ.

ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو فتویٰ پوچھا اس کے واسطے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا آپ نے شمار کرلے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے۔ تو چھوڑ دے نماز کو اتنے دنوں ہر مہینے میں۔ پھر جب اتنے دن گزر جائیں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے (ایک کپڑا یا روئی کا پھایا فرج پر رکھ کر) پھر نماز پڑھے۔

بَابُ ۱۳۶ ذِكْرِ الْأَقْرَاءِ

قرء کس کو کہتے ہیں؟ حیض کو یا حیض سے پاک ہونے کو؟ اس کا بیان

۲۱۲- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہ جو حضرت عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں انکو استحاضہ ہوگیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر آیا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکھ لے شمار اپنے قرء کا جتنے دنوں اس کو حیض آتا تھا پھر چھوڑ دے نماز ان دنوں میں بعد اس کے غسل کر ہر نماز پر۔ ف۔

۲۱۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہ کو استحاضہ رہا سات برس تک، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپ نے ان کو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہیں، ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور شافعیؒ کے نزدیک قرء سے طہر مراد ہے۔

أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

یعنی حیض کے دنوں تک پھر غسل کر کے نماز پڑھے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے۔

۲۱۴- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ

أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْءُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْءُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ حَيْضٌ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی خون آنے کی آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرو (یعنی حیض) آئے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جائے اور تو پاک ہو جائے (حیض کے خون سے) تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک (پھر جب دوسرا حیض آئے تو چھوڑ دے)

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ"۔

۲۱۵- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا مجھے استحاضہ رہتا ہے تو پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے۔ پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔

بَابُ ۱۳ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کے غسل کا بیان

۲۱۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اس کو ظہر میں دیر کرنے کا اور عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنے کا، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کا، پھر فجر کے لیے ایک غسل کا۔

باب ۱۳۸ الاغتسال من النفاس — نفاس[۵] کے بعد غسل کا بیان

۲۱۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ -

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کے حال میں جب انکو نفاس آیا ذوالحلیفہ میں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے کہا حکم کرو ان کو غسل کرنے کا اور احرام باندھنے کا۔

باب ۱۳۹ الفرق بین الحیض والاستحاضۃ — حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے؟

۲۱۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ -

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ -

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔ پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔

۲۱۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ مِّنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ -

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ -

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی جیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔ پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَّمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ -

۲۲۰- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوا۔ انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم

---

[۵] نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو آتا ہے۔

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ اَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ قِیْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا یَشُكُّ فِیْہِ اَحَدٌ۔

سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہو گیا، پاک ہی نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر پھر جب حیض رخصت ہو تو خون کا دھبہ دھوا ور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے؟ انھوں نے کہا غسل میں کیا شک ہے کسی کو اس میں شک نہیں (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا تو ضروری ہے۔

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَتَوَضَّئِیْ غَیْرَ حَمَّادِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ ھِشَامٍ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْہِ وَتَوَضَّئِیْ"

۲۲۱ - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ فَاِذَا ذَھَبَ قَدْرُھَا فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک نہیں ہوتی ہوں، تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آئے (یعنی وہ دن آئیں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی غسل کے بعد جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے۔

۲۲۲ - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ ھِشَامَ بْنَ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَطْھُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا اِنَّمَا ھُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ فِیْمَا قَرَاْتُ عَلَیْہِ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا یا رسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال، (اور غسل کر) اور نماز پڑھ۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ

تھمے ہوئے پانی کے اندر گھس کر جُنبی (جسکو نہانے کی حاجت ہو) کو نہانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ باہر کھڑے ہو کر پانی لے کر نہائے۔

۲۲۳ - اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ

عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نہائے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جبکہ وہ جنب ہو۔ ف ۱۔

بَابُ ۱۴۱ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اس پانی سے نہانا منع ہے

۲۲۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے بند پانی میں پھر غسل کرے اس سے ف ۲۔

بَابُ ۱۴۲ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

اوّل رات میں غسل کرنے کا بیان

۲۲۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ۔

عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ۔

حضرت غضیف بن الحارث سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اوّل رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کبھی اوّل رات میں کبھی آخر رات میں غسل کرتے میں نے کہا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۳ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاٰخِرَهُ

شروع رات میں بھی غسل کرسکتا ہے اور آخر میں بھی

۲۲۶- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ۔

عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ

حضرت غضیف بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں

ف ۱۔ یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی، پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلّے شافعیہ کے نزدیک اور وہ دردہ حنفیہ کے نزدیک) یعنی تو اندر گھس کر نہانے سے نجس نہ ہوگا نہ مستعمل ورنہ نجس یا مستعمل ہو جائیگا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسی طرح نجس نہ ہوگا جبتک اس کا مزہ یا رنگ یا بُو نہ بدلے۔ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو اور نہانے والا جنب ہو تو اندر گھس کر نہانا منع نہیں۔

ف ۲: کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہے تو پیشاب کرنے سے نجس ہو جائیگا اور جو کثیر ہے تب بھی خراب ہوگا اور اس کے پینے سے لوگوں کو ضرر پہنچے گا۔ اسی واسطے یہ نہی تحریمی ہے اکثر علماء کے نزدیک جب پانی قلیل ہو۔ اور تنزیہی ہے جب پانی کثیر ہو۔)

عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں، انھوں نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات میں کبھی اخیر رات میں۔ میں نے کہا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۴ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ — غسل کے وقت آڑ کر لینا

۲۲۷- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِيْ قَفَاكَ فَأُوَلِّيْهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهٖ.

حضرت ابو السمح ع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ فرماتے تو فرماتے پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو میں پیٹھ کر کے کھڑا ہوتا آپ کو چھپا لیتا۔

۲۲۸- أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں آپ کو دیکھا غسل کرتے ہوئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے کی آڑ کیے ہوئے تھیں آپ پر، میں نے سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا ام ہانی! پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں جس کو لپیٹے ہوئے تھے۔

بَابُ ۱۴۵ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ — کتنے پانی سے غسل ہو سکتا ہے

۲۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا.

حضرت موسیٰ جہنی سے روایت ہے کہ مجاہد ایک پیالہ لے کر آئے میں نے اس کا اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی آتا تھا (ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے۔) پھر حدیث بیان کی مجھ سے انھوں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اس قدر پانی سے۔ ف۔

ف: غسل اور وضو میں پانی کا کوئی اندازہ مقرر نہیں جس سے زیادتی یا کمی نادرست ہو مگر اسراف (بے فائدہ پانی لنڈھانا) منع ہے۔

ع: ابو السمح خادم الرسول قیل اسمہ ایاد صحابی لہ حدیث واحد قطعہ بعضہم ۱۲ التقریب

۲۳۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ سَمِعْتُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرَ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دودھ شریک بھائی دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اس نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر غسل کرتے تھے انھوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی تھا پھر ایک پردہ ڈال کر غسل کیا تو سر پر تین بار پانی ڈالا۔

۲۳۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ هُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک کٹورے سے غسل کرتے جس میں ایک فرق پانی آتا۔ (فرق = ۱۶ رطل ، ۸ سیر) اور میں اور آپ دونوں مل کر ایک برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں اس میں ہاتھ ڈال کر پانی لیتے جاتے)

۲۳۲- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ عـه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک سے اور غسل کرتے تھے پانچ مکوک سے۔ ف

۲۳۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِي مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِي صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِي مَنْ كَانَ خَيْرًا

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے غسل کے باب میں بحث کی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کافی ہے غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی۔ ہم نے کہا ایک صاع دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کافی ہوتا تھا اس شخص کو جو تم سے بہتر تھا

ف: مکوک سے مراد ایک مُد ہے جو ایک رطل اور تہائی رطل ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک اور دو رطل اہل عراق کے نزدیک لیکن ایک صاع سب کے نزدیک چار مُد کا ہوتا ہے تو ایک صاع عراقی آٹھ رطل کا ہے اور ایک صاع حجازی پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا احادیث میں سب جگہ صاع اور مد سے صاع اور مد حجازی مراد ہے لیکن غسل کے باب میں بعضوں نے کہا صاع عراقی مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

عـه ابدال الکاف الاخیر من مکوک بالیاء

مِنْكُمْ وَأَكْثَرَ شَعْرًا.

اور تم سے زیادہ بال رکھتا تھا (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)۔

۱۴۶ بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتَ فِي ذٰلِكَ

غسل کیلیے کوئی مقدار پانی معیّن نہ ہوتا

۲۳۴- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأَنْبَأَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ ؎

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جس میں ایک فرق (تقریباً آٹھ سیر) پانی آتا۔ ف۱۔

۱۴۷ بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے

۲۳۵- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں مل کر ایک برتن سے غسل کرتے تھے (یعنی دونوں اس میں سے چلو لیتے تھے (ہاتھ ڈال کر)

۲۳۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے جنابت کا۔

۲۳۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑتی تھی (یعنی میں بھی اس میں سے پانی لیتی تھی اور آپ بھی اس میں سے پانی لیتے تھے تو میں چاہتی کہ میں لے لوں، آپ چاہتے تھے کہ میں لے لوں) کیونکہ میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

ف۱: یعنی سولہ رطل، اور اوپر کی روایتوں میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے پانچ مکوک یعنی پانچ مُد میں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صاع سے۔ بس ان سب روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جتنے پانی میں طہارت ہو جائے اور سب بدن پر بہہ جائے وہ کافی ہے۔)

؎ الفرق بفتح الفاء والياء مكيال يسع فيه ستة عشر رطلا وهي اثنا عشر مُدًّا وثلثة آصع عند اهل الحجاز وقيل الفرق اقساط والقسط نصف صاع۔

۲۳۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۹- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ میمونہؓ نے بیان کیا کہ وہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۴۰- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ

حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهُمَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تَبَالَهُ۔

ناعم سے روایت ہے جو مولی تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انھوں نے کہا ہاں جب عقل رکھتی ہو، تم دیکھو میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ایک کٹھرے سے غسل کرتے پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے، یہاں تک کہ ان کو صاف کرتے پھر ان پر پانی ڈالتے (پھر ہاتھ پانی میں ڈال کر پانی نکالتے) اعرج نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے شرم گاہ کا ذکر نہیں کیا، نہ اس کی پرواہ کی۔

بَابُ ۱۴۸ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اس سے نہانا منع ہے۔

۲۴۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رہے تھے اس نے کہا منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے۔ (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہاں پر نہاتا ہو وہاں پیشاب کرنے سے اور منع کیا اس بات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی سے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے، بلکہ دونوں ساتھ ہی پانی لیتے جائیں (اگر ایک ہی برتن ہو یہ نہی تنزیہی ہے، اور بطور ادب کے ہے۔ ف۔)

بَابُ ۱۴۹ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ — باب اس امر کی اجازت میں

۲۴۲ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَاُبَادِرُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِيْ لِيْ وَاَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِيْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهُ فَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ چاہتے تھے جلدی سے غسل کر لیں میں چاہتی تھی میں جلدی سے کر لوں، تو آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی چھوڑ دے اور میں کہتی تھی میرے لیے چھوڑ دیجیے۔ سوید کی روایت میں یہ ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے اور میں آپ سے جلدی کرتی تھی تو میں کہنے لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے۔ ف۱

بَابُ ۱۵۰ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ — ایک کونڈے سے غسل کرنا

۲۴۳ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ.

حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور (آپ کی بی بی) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ نے ایک کونڈے میں غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شئے پانی میں مل جانے سے کچھ ضرر نہیں ہے)

بَابُ ۱۵۱ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ — جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنے سر کی چوٹیاں کھولنا ضرور نہیں ہے۔

۲۴۴ - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ.

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا حضور میں اپنے سر کی چوٹیاں مضبوط باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے

ف۱: صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے۔

ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ۔

کے وقت ان کو کھولوں آپ نے فرمایا تجھے کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے) پھر سارے بدن پر پانی ڈالنا۔

بَابُ ۱۵۲ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

جب حائضہ عورت حج کا احرام باندھنا چاہے اور اس کے لیے غسل کرے تو چوٹی کھولنا ضروری ہے۔

۲۴۵- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَر[illegible]ولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں تو میں نے عمرہ کا احرام باندھا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب مکے پہنچے تو میں حیض میں تھی پس نہ طواف کیا میں نے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں (یعنی عمرہ ادا نہیں کر سکی بوجہ حیض کے) تب میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج آپہنچا اور ابھی میرا عمرہ ہی ادا نہیں ہوا حیض کی وجہ سے تو میرا حج بھی جاتا رہے گا) آپ نے فرمایا اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دے! میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا۔ میں نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ نے فرمایا یہ جگہ ہے تیرے عمرے کی (یعنی یہاں سے عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے)

بَابُ ۱۵۳ ذِكْرِ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

جنبی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھولے

۲۴۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي

عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے جنابت کا تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا، آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے، برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے، جب دونوں ہاتھوں کو دھو چکتے تو داہنے ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی

الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ مِلْاَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جَسَدِهٖ۔

شرمگاہ کو دھوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھ سے پانی بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے تین بار، پھر سر پر پانی ڈالتے دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَرْوِهٖ اَحَدٌ اِلَّا اَشْهَبُ۔

بَابُ ۱۵۴ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھوئے برتن میں ڈالنے سے پہلے

۲۴۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے؟ انھوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتے، پھر دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر سر پر تین بار پانی ڈالتے۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۱۵۵ اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا

۲۴۸- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں، اور ان سے پوچھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا آپؐ کے پاس ایک برتن آتا پانی کا، آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کر ان کو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر رانوں کو دھوتے (اور شرمگاہ کو جہاں نجاست معلوم ہوتی) پھر دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے، اور ناک میں پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی ڈالتے، پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ ١٥٦ إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

ناپاکی کو دھو کر پھر دونوں ہاتھ دھوئے

٢٤٩- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَمَا أَصَابَهٗ قَالَ عُمَرُ وَلَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا قَالَ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلٰثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا تو کہا پہلے آپ اپنا ہاتھ تین بار دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرمگاہ دھوتے اور جو اس میں لگا ہوتا۔ عمر بن عبید رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھتا ہوں عطاء رضی اللہ عنہ نے یوں کہا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے تین بار پھر کلی کرتے تین بار اور ناک میں پانی ڈالتے تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔ ف۔

بَابُ ١٥٧ ذِكْرِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

غسل سے پہلے وضو کرنا

٢٥٠- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهٖ كُلِّهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر سر پر تین چلو ڈالتے، پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ ١٥٨ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَأْسَهٗ

جنب اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے

٢٥١- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيٰى قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.

قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ رَأْسَهٗ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى شَعْرِهٖ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اس طرح کہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے اور وضو کرے اور خلال کرے سر میں تاکہ پانی بالوں میں پہنچے، پھر سارے بدن پر پانی بہائے۔

٢٥٢- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.

ف: اس روایت سے اور اوپر کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے ایک تو شروع میں دوسرے نجاست صاف کرنے کے بعد۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشَرِّبُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پر۔

بَاب ۱۵۹ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ جنب کو کتنا پانی بہانا کافی ہے؟

۲۵۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَغْسِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ۔

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اس طرح غسل کرتا ہوں، آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ ڈالتا ہوں۔

بَاب ۱۶۰ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کرے؟

۲۵۴- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَذَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے، آپ نے بتلایا کہ اس طرح غسل کرنا چاہیے، پھر فرمایا کہ (غسل کے بعد) ایک ٹکڑا لے (کپڑے یا روئی یا اون کا) جس میں مشک لگی ہو اور اس سے طہارت کر وہ عورت بولی میں کیونکر اس سے طہارت کروں آپ نے اپنے منھ پر (ہاتھ کی آڑ کر لی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ! طہارت کر اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس عورت کو پکڑ کر کھینچا، اور (چپکے سے) کہا خون کے مقام پر اس کو رکھ۔ ف۱

بَاب ۱۶۱ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو کی حاجت نہیں

۲۵۵- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي

ف۱: یعنی شرمگاہ میں اس کپڑے کو رکھ تاکہ بدبو رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو! یہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کے لیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے ایسا کرے، اور جو مشک نہ ملے تو اور خوشبو استعمال کرے۔

اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد۔

بَابُ ۱۶۲ غُسْلِ الرَّجُلِ فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

جہاں غسل کرے وہاں سے ہٹ کر اور جگہ پاؤں دھووے۔

۲۵۶- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ۔

مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِلْاَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کے واسطے پانی رکھا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا، اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا، پھر شرمگاہ کو دھویا بائیں ہاتھ سے بعد اس کے بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا، پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دونوں چلو بھر بھر کر تین بار پانی سر پر ڈالا، پھر سارے بدن کو دھویا۔ پھر اس جگہ سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اس کو نہیں لیا۔

بَابُ ۱۶۳ تَرْكِ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد کپڑے سے نہ پونچھنا

۲۵۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپ کے پاس کپڑا لائے (بدن پونچھنے کو) آپ نے اس کو نہیں لیا اور پانی جھٹکنے لگے۔ ف۔

ف: نووی نے کہا کہ ہمارے علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وضو اور غسل کے بعد بدن کا پونچھنا کیسا ہے؟ سب میں مشہور یہ قول ہے کہ نہ پونچھنا مستحب ہے، اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ پونچھنا مکروہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پونچھنا مکروہ ہے، تیسرا یہ کہ مباح ہے اس کا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنے سے بدن صاف ہو جاتا ہے میل وغیرہ سے۔ پانچویں یہ کہ مکروہ ہے اگرمی میں نہ جاڑے میں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس میں تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ پونچھنے میں کچھ قباحت نہیں ہے وضو

بَابُ ۱۶۴ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ

جنبی جب کھانا چاہے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لے

۲۵۸- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں جب کھانے یا سونے کا قصد فرماتے تو وضو فرماتے جیسے نماز کے لیے وضو فرماتے۔

بَابُ ۱۶۵ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ

اگر جنب کھانے کا قصد کرے اور فقط ہاتھ ہی دھو لے تو بھی کافی ہے۔

۲۵۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا قصد فرماتے تو وضو کر لیتے اور جو کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ ۱۶۶ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

جنب جب کھانے یا پینے کا قصد کرے تو فقط ہاتھ دھو لینا ہی کافی ہے۔

۲۶۰- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ

اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

کے بعد ہو یا غسل کے بعد یہی مذہب ہے انس بن مالکؓ اور سفیان ثوری کا۔ دوسرے یہ کہ مکروہ ہے دونوں کے بعد، اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلیٰ کا قول ہے۔ تیسرے یہ کہ مکروہ ہے وضو کے بعد، نہ غسل کے بعد، اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور نہ پونچھنے میں ایک یہ حدیث ہے اور ایک دوسری صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن پونچھنا بدن کا تو نقل کیا ہے اس کو ایک جماعت صحابہ نے لیکن سندیں ان کی ضعیف ہیں۔ ترمذیؒ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ صحیح نہیں ہے۔ اب رہا پانی کا پانی جھٹکنا بدن سے تو یہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اور بعضوں نے اس کو مکروہ کہا مگر وہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح اس کی اباحت ہے۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ ۔

علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے پھر کھاتے پیتے۔

بَابُ ۱۶۷ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنب جب سونے کا ارادہ کرے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لے۔

۲۶۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے اور جنب ہوتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے سونے سے پہلے۔

۲۶۲- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں؟ آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لے

بَابُ ۱۶۸ وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے۔

۲۶۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو جنابت ہوتی ہے رات کو (اور اس وقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا وضو کر لے اور ذکر دھو ڈال پھر سو رہ!

بَابُ ۱۶۹ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

جُنبی جب وضو نہ کرے تو کیا ہوگا؟

۲۶۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔

وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو یا کتا یا جنبی ہو (مراد رحمت کے فرشتے ہیں)

بَابٌ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعُوْدَ — اگر جنبی دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے

۲۶۵- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّأَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ جماع کرنے کا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کرلے۔!

بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ الْغُسْلِ — کئی عورتوں سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے

۲۶۶- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهٖ فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے پاس گئے ایک ہی غسل سے (یعنی سب سے صحبت کی اور پھر اخیر میں غسل کرلیا۔

۲۶۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهٖ فِي غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھیرا کرتے تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے۔

بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ — جنب کو قرآن پڑھنا درست نہیں ہے۔

۲۶۸- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انھوں نے کہا حضور پائخانے سے نکل کر قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر گوشت کھاتے اور قرآن پڑھنے سے کوئی چیز آپ کو نہ روکتی سوائے جنابت کے (یعنی جب جنب ہوتے تو قرآن نہ پڑھتے جب تک کہ غسل نہ کرلیتے۔

۲۶۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ

؎ سلمہ بکسر اللام المرادی الکوفی ۱۲ التقریب قال فی المغنی سلمۃ کلہ فیہما یعنی فی الصحیحین ہذا غیر الصحیحین بفتح اللام الا عمر ابن سلمہ امام قومہ وہو سلمۃ قبیلۃ ۱۲)

05434

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوائے جنابت کے

بَابُ ۱۷۳ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ — جُنب کے ساتھ بیٹھنا اور اسکو چھونا کیسا ہے؟

۲۷۰ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهِ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيْتُ اَنْ تَمَسَّنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے لیے دعا کرتے۔ ایک روز صبح کو میں نے آپ کو دیکھا تو میں کترا گیا۔ پھر دن چڑھے میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں جُنب تھا، سو میں ڈرا کہیں آپ مجھے چھو نہ لیں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (جنابت سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے۔ البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہو اس کی وجہ سے ناپاک ہو جائے گا مگر اپنی ذات سے پاک رہے گا۔

۲۷۱ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَهْوٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملے اور میں جنب تھا۔ آپ میری طرف جھکے میں نے عرض کیا کہ میں جُنب ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۲ - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستے میں ان سے ملے اور وہ جنب تھے تو چھپ کر نکل گئے اور غسل کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو نہ پایا، جب لوٹ کر آئے پوچھا تم کہاں تھے اے ابا ہریرہ! وہ بولے حضور جب آپ مجھ سے ملے تھے تو میں جنب تھا، مجھے برا معلوم ہوا آپ کے پاس بیٹھنا جب تک غسل نہ کر لوں۔ آپ نے

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.

فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ　　حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے؟

۲۷۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ.

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھ کو کپڑا اُٹھا دے وہ بولیں میں نماز نہیں پڑھتی (یہ کنایہ ہے حیض آنے سے) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں دھرا، پھر انھوں نے کپڑا اٹھا دیا (یعنی حیض آنے سے سارا بدن نہیں نجس ہو جاتا ہے کہ نہ کسی چیز میں ہاتھ لگا سکے نہ کوئی کام کر سکے۔)

۲۷۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں سے مجھے بوریا اٹھا دے، میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی رکھا ہے۔ ف۱۔

۲۷۵- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ　　حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھائے تو کیسا ہے

۲۷۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوذٍ عَنْ أُمِّهِ

أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن پڑھا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی یعنی باہر سے کھڑی ہو کر ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی۔

ف۱: مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں تھیں۔ آپ نے بوریا مانگا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا کہ حالت حیض میں میں اپنا ہاتھ مسجد میں کیونکر بڑھاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاتھ کر دینے کچھ قباحت نہیں کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں دھرا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے۔

بَابٌ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

کوئی شخص اپنی بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن شریف پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے؟

۲۷۷- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن پڑھتے۔

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ کو ساتھ کھلانا اور اس کا جھوٹا پینا درست ہے

۲۷۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِئُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے ہیں آپ کا سر دھوتی، اور میں حائضہ ہوتی۔

۲۷۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکالتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں اس دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

۲۸۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کرتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

۲۸۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ

حضرت عائشہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

حائضہ کو ساتھ کھلانا اور اس کا جھوٹا پینا درست ہے

۲۸۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي

حضرت ابن شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھائے حیض کی حالت میں؟ انھوں نے کہا ہاں کھائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجھ

فَاٰکُلُ مَعَہٗ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهٗ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهٗ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

کو بلاتے تھے۔ پس آپ کے ساتھ کھاتی، اور میں حیض سے ہوتی، آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے، پہلے میں اس کو چوستی پھر رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ اس کو چوستے، اور وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا ہڈی پر۔ آپ پانی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے۔ پہلے میں لے کر پیتی، پھر رکھ دیتی، پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالے پر وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

۲۸۳۔ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِي وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منہ (برتن) میں اسی جگہ لگاتے جہاں میں نے لگا کر پیا تھا اور میرا جھوٹا پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۱۷۹ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ کا جھوٹا پانی پینا درست ہے۔

۲۸۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهٗ عَلٰى فِيهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی۔ پھر میں وہ برتن آپ کو دیتی۔ آپ ڈھونڈ کر اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۵۔ اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ وَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ وَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اپنا منہ اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر وہ ہڈی آپ کو دے دیتی۔ آپ اپنا منہ اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینہ اور اس کا جھوٹا پاک ہے، اسی طرح اس کے منہ کا لعاب۔

بَابُ ۱۸۰ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

حائضہ کو ساتھ لٹانا درست ہے

۲۸۶ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيٰى

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ حَدَّثَتْھَا قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَۃٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمِیْلَۃِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حَیْضَتِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِیْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی ایک چادر میں۔ اتنے میں مجھ کو حیض آگیا، تو میں نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھائے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو حیض آگیا؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے مجھے بلایا میں آپؐ کے ساتھ لیٹی چادر میں۔

٢٨٧- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا یُحَدِّثُ۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیْتُ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَ اَنَا طَامِثٌ اَوْ حَائِضٌ فَاِنْ اَصَابَہٗ مِنِّیْ شَیْءٌ غَسَلَ مَکَانَہٗ وَلَمْ یَعْدُہٗ وَ صَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ یَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَہٗ مِنِّیْ شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ لَمْ یَعْدُہٗ وَصَلّٰی فِیْہِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے تھے اور میں حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچھ آپؐ کے بدن میں لگ جاتا تو آپؐ اسی مقام کو دھو ڈالتے اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر نماز پڑھنے بعد اس کے پھر لیٹتے۔ پھر اگر کچھ لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے (یعنی صرف اسی مقام کو جہاں خون لگ گیا ہو خواہ اتنے ہی کپڑے کو دھو ڈالتے) اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر نماز پڑھتے اسی کپڑے میں۔

بَابُ ١٨١ مُبَاشَرَۃِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور مساس کرنا درست ہے

٢٨٨- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا کَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَھَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم میں سے کسی کو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہبند لے پھر آپؐ مباشرت کرتے (اس سے مباشرت کے معنی لپٹنا اور پیار کرنا اور ساتھ سونا، سب باتیں کرنا سوا جماع کے)۔

٢٨٩- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ .... اَمَرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُھَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جو حائضہ ہوتی اس کو حکم فرماتے تہبند باندھنے کا پھر اس سے مباشرت کرتے۔

٢٩٠- اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ وَاللَّیْثِ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حَبِیْبٍ مَوْلٰی عُرْوَۃَ عَنْ بُدَیَّۃَ وَکَانَ اللَّیْثُ یَقُوْلُ نَدَبَۃَ مَوْلَاۃِ مَیْمُوْنَۃَ

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتے تھے اپنی عورتوں میں سے کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی، بشرطیکہ ایک ازار پہنے ہوتی جو رانوں کے نصف اور گھٹنوں تک پہنچتی (یعنی ناف سے شروع ہوتی اور نصف رانوں یا گھٹنوں تک ہوتی) لیث کی روایت میں ہے کہ اس ازار کو خوب مضبوط باندھے ہوتی۔ ف۔

بَابُ ۱۸۲ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ۔

آیۂ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر۔

۲۹۱- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاتے نہ پلاتے نہ ایک گھر میں ان کے ساتھ رہتے تو صحابہؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کا حکم، تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو الگ رہو عورتوں سے حالت حیض میں۔ پھر حضورؐ نے حکم کیا صحابہؓ کو کھلاویں اور پلاویں انکو اپنے ساتھ اور ایک گھر میں ان کے ساتھ رہیں، اور سب باتیں کریں سوا جماع کے۔

بَابُ ۱۸۳ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

جو شخص اپنی حائضہ عورت سے جماع کرلے اور اسکو اللہ تعالیٰ کی اس نہی کا علم بھی ہو اس کا کفارہ کیا ہے؟

۲۹۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو جو اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے

ف: علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مباشرت حائضہ کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اس کے بدن پر کوئی کپڑا ہو، اور بعضوں کے نزدیک صرف فرج پر کپڑا ہونا کافی ہے۔

بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

کہ صدقہ دے ایک دینار یا آدھا دینار۔

بَابُ ۱۸۴ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

جو عورت احرام باندھے ہو اور اسکو حیض آ جائے

۲۹۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے ارادہ سے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیا ہوا تجھ کو کیا حیض آ گیا۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھ دی ہے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر اب کر جتنے کام حاجی کرتے ہیں مگر طواف نہ کرنا خانہ کعبہ کا (وہ حیض سے پاک ہو کر کیجیو) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتوں کی طرف سے ایک گائے کی۔

بَابُ ۱۸۵ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت عورتیں کیا کریں

۲۹۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ أَهِلِّيْ۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد محمد باقر نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا انھوں نے کہا آپؐ نکلے (مدینے سے حج کے لیے) جب پانچ روز ذیقعدہ کے باقی رہے ہم بھی آپؐ کے ساتھ نکلے، جب آپؐ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بی بی نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب میں کیا کروں؟۔ فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ لے، پھر لبیک پکار۔

بَابُ ۱۸۶ دَمُ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے

۲۹۵- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ

سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے سے لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اس کو ایک چیٹی لکڑی کی جیپ سے اور دھو ڈال بیری کے پتے اور پانی سے۔

۲۹۶- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ حُجْرِهَا اَنَّ امْرَاَةً اِسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں بھر جائے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈال، پھر مل کر پانی سے دھو ڈال پھر دھو ڈال اور نماز پڑھ اس میں۔ ف

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ
اگر منی کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے

۲۹۷- اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اس کپڑے میں جس کو پہن کر جماع کرتے تھے۔ انھوں نے کہا ہاں جب نجاست معلوم نہ ہوتی اس کپڑے میں۔

ف نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ نجاست پانی سے دھونا چاہیے، اور جو شخص دھوئے نجاست اور کسی رواں چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہ ہوگا اس لیے کہ پانی کا حکم ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دُور کرنے میں کوئی شمار مقرر نہیں، بلکہ صاف کرنا کافی ہے، اگر نجاست حکمی ہے یعنی آنکھ سے محسوس نہیں ہوتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اسکا ایک بار دھونا واجب ہے، اور دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے، اور جو نجاست عینی ہے یعنی آنکھ سے محسوس ہوتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اس کا زائل کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دھونے میں زائل ہو جائے تو دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور کپڑا نچوڑنا ہر بار ضروری ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے ضرور نہیں ہے اور جب نجاست عینی کو دھوڈالے لیکن اسکا رنگ باقی رہے تو کچھ ضرر نہیں کیونکہ طہارت حاصل ہوگی، البتہ اگر مزہ باقی رہے تو کپڑا نجس ہے اس مزے کو دور کرنا چاہیے، اور جو بُو باقی رہے تو اس میں اختلاف ہے۔ شافعی کے دو قول ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ پاک ہو جائے گا۔ انتہے مختصراً۔

بَابُ ۱۸۸ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ — کپڑے سے منی کو دھونا چاہیے۔

۲۹۸- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی پھر آپ نماز کو جاتے اور پانی کے نشان آپ کے کپڑوں میں ہوتے۔ ف۔

بَابُ ۱۸۹ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ — منی کا مل ڈالنا بھی کافی ہے

۲۹۹- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً اُخْرَى الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں مل ڈالتی تھی منی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (جب وہ خشک ہو جاتی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دھونا ضرور نہیں ہے۔

۳۰۰- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ.

اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ البتہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ ڈالتی (یعنی پانی کے ساتھ نہ دھوتی۔ ف۲۔

۳۰۱- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں مل ڈالتی منی کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے۔

۳۰۲- اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں خود مل ڈالتی تھی منی کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (اور چونکہ وہ غلیظ اور خشک تو ملنے سے چھوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا)

ف: اختلاف کیا ہے علمائے آدمی کی منی میں مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ نجس ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا مل ڈالنا کافی ہے اگر سوکھ جائے اور غلیظ ہو۔ اور مالکؒ کے نزدیک ہر حال میں دھونا ضرور ہے اور اکثر علماء کے نزدیک منی پاک ہے۔ اور یہی مروی ہے علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اور یہی قول ہے داؤد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا۔

ف۲: اور یہ حدیث نسخہ مترجم میں نہیں ہے مطبع نظامی کے نسخے سے دیکھ کر لکھی گئی ہے۔

۳۰۳- اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَرَاهُ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحُكُّهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں دیکھتی تھی منی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو کھرچ ڈالتی اس کو۔

۳۰۴- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اسود سے کہا تو نے دیکھا ہوتا میں مل ڈالتی تھی منی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے۔

۳۰۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَجِدُهٗ فِیْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحُتُّهٗ مِنْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا اس وقت تو نے دیکھا ہوتا میں پاتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو چھیل ڈالتی تھی اس کو۔

بَابُ بَوْلِ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یَاْكُلِ الطَّعَامَ — جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اس کا پیشاب کیسا ہے

۳۰۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے لڑکے کو لیکر آئیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ آپ نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس لڑکے نے پیشاب کر دیا آپ کے کپڑے پر۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا، یا بہا دیا، اور دھویا نہیں۔ ف۔

۳۰۶- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ

ف: نووی نے کہا چھڑک دینے سے یہ نہیں نکلتا کہ ایسے کمسن لڑکے کا پیشاب پاک ہے بلکہ تخفیف کے لیے ایسا کیا، اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا لڑکے کے پیشاب میں کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھو ڈالنا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک دونوں میں چھڑکنا کافی ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو دھونا ضرور ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ ۔

وسلم کے پاس ایک لڑکا آیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

بَابُ ۹۱ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کے پیشاب کا بیان

۳۰۷- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

حضرت ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھویا جائے کپڑا لڑکی کے پیشاب سے اور پانی چھڑک دیا جائے لڑکے کے پیشاب سے۔

بَابُ ۹۲ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے انکا پیشاب پاک ہے

۳۰۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تُرِكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتّٰى مَاتُوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند آدمی عکل[ع۵] کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا، پھر کہنے لگے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم جانور والے ہیں (جن کا گزر دودھ پر ہوتا ہے) کھیتی باڑی والے نہیں ہیں۔ اور ان کو مدینے کی ہوا موافق نہ آئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کئی اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا، اور ان سے کہا تم مدینے سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور موت پیو (وہ گئے اور باہر جا کر رہے) جب اچھے ہو گئے اور وہ حرہ[ع۶] کے ایک جانب تھے تو کافر ہو گئے مسلمان ہو کر، اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے۔ جب یہ خبر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ڈھونڈ لگانے والوں کو ان کے پیچھے بھیجا، وہ لوگ ہو کر آئے تو ان کی آنکھیں (سلائی پھیر کر) پھوڑی گئیں، اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے پھر آپ نے ان کو وہیں حرہ میں چھوڑ دیا اپنی حالت پر یہاں تک کہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ ف۱۔

ع۵: عکل ایک قبیلہ ہے۔ ع۶ حرہ ایک پتھریلی زمین ہے مدینہ سے تھوڑے فاصلہ پر بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر دیکھو۔

۳۰۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ ابْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی لِقَاحٍ لَّهٗ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰی صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ یُحَدِّثُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِکُفْرٍ اَمْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ بِکُفْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند لوگ عرینہ کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ ہوئی ان کے رنگ زرد ہو گئے، اور پیٹ بڑھ گئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دودھ والی اونٹنی دیکر حکم کیا کہ اس کا دودھ اور موت پئیں، (انھوں نے ایسا ہی کیا) یہاں تک کہ اچھے ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے اونٹ ہانک لے گئے، آپ نے لوگوں کو ان کی گرفتاری کے لیے بھیجا۔ وہ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور آنکھوں میں سلائیاں پھیریں۔ عبدالملک بن مروان نے جو امیر تھا مسلمانوں کا، انس رض سے اس حدیث کے بیان کرتے وقت پوچھا آپ نے یہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے؟ انس رض نے کہا کفر کی وجہ سے! (یعنی علاوہ اس قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک لے گئے، یہ کتنا بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہو کر پھر اسلام سے پھر گئے جس کی سزا سوائے قتل کے اور کچھ نہیں۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَنَسٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلٌ۔

بَابُ ۱۹۳ فَرْثِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ یُصِیْبُ الثَّوْبَ — حلال جانور کا گوہ کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے

۳۱۰- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

ف: آپ نے ایسی سخت سزا اس واسطے دی کہ انھوں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اسی طرح مارا تھا جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ دوسرے یہ کہ انھوں نے جرم بھی ایسا ہی سنگین و سخت کیا تھا، علاوہ اسلام سے پھر جانے کے۔ بعوض احسان اور حسن سلوک کے یہ حرکت! پس ایسے احسان فراموش لوگوں کی یہی سزا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا موت اور گوبر پاک ہے یہی قول ہے مالک رح اور احمد رح کا اور جو لوگ اس کو نجس کہتے ہیں وہ دوا کے لیے ایسی چیزوں کا استعمال جائز کہتے ہیں جب سوا اس کے اور کوئی دوا نہ ہو اور حکیم حاذق اسی کو بتلائے۔

اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عِنْدَ الْبَیْتِ وَمَلَأٌ مِّنْ قُرَیْشٍ جُلُوْسٌ وَقَدْ نَحَرُوْا جَزُوْرًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَیُّکُمْ یَأْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ بِدَمِهٖ ثُمَّ یُمْهِلُهٗ حَتّٰی یَضَعَ وَجْهَهٗ سَاجِدًا فَیَضَعَهٗ یَعْنِیْ عَلٰی ظَهْرِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهٖ ثُمَّ أَمْهَلَهٗ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ جَارِیَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعٰی فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِأَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِیْ مُعَیْطٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَةً مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَالَّذِیْ أَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ لَقَدْ رَأَیْتُهُمْ صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ فِیْ قَلِیْبٍ وَّاحِدٍ۔

علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگوں کی بیٹھی تھی انھوں نے ایک اونٹ کاٹا تھا، ان میں سے کسی نے کہا (وہ ابوجہل تھا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس پلیدی کو (یعنی اونٹ کی مینگنیوں کو) لے کر کھڑا رہے۔ جب یہ شخص (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سجدہ کریں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ ایک بدبخت ان میں سے اٹھ کھڑا ہوا اور پلیدی لے کر تھما رہا، جب آپ سجدے میں گئے تو اس بدبخت نے وہ پلیدی آپ کی پشتِ مبارک پر رکھ دی۔ یہ خبر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جو اس زمانے میں نابالغ لڑکی تھیں پہنچی وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور پلیدی آپ کی پیٹھ سے اٹھالی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے تین بار یا اللہ تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط، اسی طرح سات آدمیوں کا قریش میں سے نام لیا۔ ان سے سمجھ لے عبداللہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن اتارا۔ میں نے ان سب لوگوں کو بدر کے دن ایک اندھے کنوئیں میں گرا ہوا پایا۔ ف۱۔

۱۹۴ بَابُ الْبُزَاقِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ
کپڑے میں تھوک لگ جائے تو کیسا ہے

۳۱۱۔ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِیْلُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِیْهِ فَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا پھر الٹ پلٹ کر اس کو مل ڈالا۔

۳۱۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰی أَحَدُکُمْ فَلَا یَبْزُقْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَإِلَّا فَبَزَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا فِیْ ثَوْبِهٖ وَدَلَکَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے، نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک لے نہیں تو جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم تھوکتے تھے اس طرح تھوکے، وہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مل ڈالے۔

ف۱: اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور یہ سب بدبخت جنگِ بدر میں بکمال ذلت وخواری مارے گئے بقیہ آئندہ صفحہ پر

باب ۱۹۵ بَدْءِ التَّيَمُّمِ — تیمم کس طرح شروع ہوا؟

٣١٣- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ وَقَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَمَا مَنَعَنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں نکلے۔ جب بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا، لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا دیکھتے ہیں آپ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھیرا دیا ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ ان کے پاس پانی ہے، یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے۔ انھوں نے کہا تو نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسے مقام پر روک دیا جہاں پانی نہیں ہے نہ ان کے ساتھ پانی ہے۔ اور مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کو نچنے لگے لیکن میں نے ہلچل نہیں کی صرف اسی وجہ سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا (آپ سوتے رہے) جب صبح کو اٹھے تو پانی نہ تھا (بعض صحابہؓ نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جیسے دوسری روایت میں ہے) تب اللہ تعالےٰ نے تیمم کی آیت اتاری۔ اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے اے ابوبکر کے گھر والو! (یعنی تمہاری وجہ سے بہت سی برکتیں اور راحتیں مسلمانوں کو ہوئی ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا گلوبند اس کے تلے سے پایا۔

مصنف نے اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالا کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہیں ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانوروں کا پائخانہ جن کا گوشت حلال ہے۔
عـــہ دونوں مدینہ اور خیبر کے درمیان دو مقاموں کے نام ہیں۔

وَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ مَا ھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ۔

بَابُ ۱۹۶ التَّیَمُّمِ فِی الْحَضَرِ　　　بغیر سفر کے تیمّم کرنے کا بیان

۳۱۴- اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ۔

عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی مَیْمُوْنَۃَ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ جُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ وَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہیں اور حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ جو مولیٰ تھا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا دونوں ابوجہیم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انھوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیر جمل (جو ایک مقام کا نام ہے) سے تشریف لائے راہ میں ایک شخص ملا اس نے سلام کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ ف۱۔

ف۱: نوویؒ نے کہا کہ یہ حدیث محمول ہے اس بات پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں جب وہ اس کے استعمال پر قادر ہو، اگرچہ نماز کا وقت تنگ ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عیدیں۔ یہ ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز ہے عید کی یا جنازے کی نماز کے لیے۔ جب وضو کرنے میں ان کے قضا ہو جانے کا خوف ہو۔ (اور بغوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جب فرض نماز کے قضا ہو جانے کا خوف ہو وقت کی تنگی کی وجہ سے، تو تیمم کر کے پڑھ لے، پھر وضو کر کے اس کی قضا کرے۔ اور اس حدیث میں دلیل ہے دیوار پر تیمم درست ہونے کی جب اس پر غبار ہو، اور یہ ہمارے نزدیک درست ہے اور جمہور سلف و خلف کا یہی قول ہے، اور جس شخص نے سوائے مٹی کے اور چیزوں پر تیمم جائز رکھا ہے اس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ اس دیوار پر مٹی ہو گی اور یہ حدیث دلیل ہے" تیمم جائز ہونے کی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدۂ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کے لیے جیسے درست ہے فرائض کے لیے اور یہی مذہب ہے اکثر علماء کا مگر ایک قول شاذ یہ ہے کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا میں مشغول ہو اس کو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اس کو جواب دینا فرض نہیں ہے۔ انتہٰے مختصراً۔

بَابُ التَّیَمُّمِ فِی الْحَضَرِ — بغیر سفر کے تیمم کرنے کا بیان

۳۱۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی۔

عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَ اَنْتَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَ اَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَ كَفَّيْهِ وَ سَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِیْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نماز نہ پڑھ (یعنی قضا کر دے جب پانی ملے اس وقت غسل کر کے پڑھ) عمار رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین تم کو یاد نہیں ہے جب میں اور تم دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا اور تم نے نماز ہی نہ پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا دمٹی میں لوٹنا کیا ضرور تھا، تجھے یہ کافی تھا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان کو پھونکا، اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیرے۔ سلمہؓ نے شک کیا ہے کہ ہاتھوں کا مسح دونوں پہنچوں تک یا دونوں کہنیوں تک (مسلم کی روایت میں دونوں پہنچوں کا مسح ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہیں جو تم نے بیان کیا۔ ف ۱۔

۳۱۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَ اَنَا فِی الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور میں اونٹوں میں تھا تو مجھے پانی نہ ملا۔ میں مٹی میں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو تیمم کرنا۔

ف ۱: یعنی تم ہی اس پر عمل کرو حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا یہی قول تھا کہ جنب کو تیمم درست نہیں ہے مگر سوا ان کے تمام صحابہ اور اکثر علماء اور مجتہدین کا یہ قول ہے کہ تیمم محدث اور جنب دونوں کے لیے ہے اور اس کی تائید میں کئی مشہور حدیثیں آئی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے اس قول سے رجوع کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۱۹۸ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ — سفر میں تیمّم کرنے کا بیان

۳۱۷- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ.

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اُترے اولات الجیش عہ میں اور آپ کے ساتھ تھیں بی بی آپ کی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا گلوبند یمنی نگوں کا جو ظفار عہ کے نگوں کا تھا ٹوٹ کر گر پڑا، لوگ اس گلوبند کے ڈھونڈنے میں اٹک گئے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ہوگئی، اور لوگوں کے پاس پانی نہ تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غصے ہوئے اور کہا تو نے اٹکا دیا لوگوں کو اور ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے مٹی پر تیمم کرنے کی اجازت اتاری اس وقت مسلمان کھڑے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے، پھر ہاتھ اٹھا لیے اور مٹی کو جھٹکا نہیں اور مسح کیا اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور اندر کی طرف بغلوں تک۔

بَابُ ۱۹۹ الِاخْتِلَافِ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ — تیمّم کیونکر کرنا چاہیے؟

۳۱۸- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ.

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا مونہوں اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک۔ ف۱

عہ ایک مقام ہے۔ عہ ظفار ایک موضع ہے سواحل یمن میں وہاں کے دانے یعنی نگ اچھے ہوتے ہیں۔

ف۱ اختلاف کیا ہے علماء نے تیمم کی ترکیب میں تو شافعیہ اور حنفیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ دو بار ہاتھ مارنا چاہیے ایک منہ کے لیے، دوسرے دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک، اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ ایک بار ہاتھ مارنا کافی ہے منہ اور دونوں پہنچوں کے لیے۔ اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن المنذر اور اکثر اہل حدیث کا اور زہری

بَابٌ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ — تیمم کی دوسری ترکیب جس میں ہاتھ مار کر ان پر پھونکنے کا ذکر ہے

۳۱۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَ الشَّهْرَيْنِ وَ لَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا اِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ لَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيَ حَتّٰى اَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا وَ نَحْنُ نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ اَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ الصَّعِيْدُ لَكَافِيْكَ وَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَ بَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ اے امیر المومنین کبھی ایک ایک دو دو مہینے تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کے موافق) نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں، جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین تم کو یاد ہے جب ہم تم فلاں فلاں مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے، تم جانتے ہو کہ ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی، میں مٹی میں لوٹا تھا، پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپؐ سے بیان کیا) آپؐ ہنسے اور فرمایا مٹی تجھے کافی تھی، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر ان کو پھونکا اور مسح کیا منہ پر اور تھوڑی بانہوں پر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا سے ڈر اے عمار کہ تو حدیث بیان کرتا ہے بے کھٹکے، شاید تو بھول گیا ہو، یا تجھے دھوکا ہو گیا ہو۔ حضرت عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم چاہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ تم بیان کرو گے اس کو ہم تمہارے ہی سپرد کریں گے۔ یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا، ہم نہ کریں گے، جب تک دوسرے شخص کی گواہی بھی نہ پہنچے۔ ف۔

سے منقول کہ ہاتھوں کا مسح بغلوں تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار ہاتھ مارنا چاہیے ایک بار منہ کے لیے دوسری بار دونوں پہنچوں کے لیے، تیسری بار دونوں بانہوں کے لیے۔)

ف: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جب دوسرا شخص اس کی تصدیق نہ کرتا۔ مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں نہ بنالیں اور حدیث کے بیان میں احتیاط نہ چھوڑیں، ورنہ حضرت عمر عمار رضیا ابوموسیٰ کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہی رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں، مگر اور صحابہ اس کے مخالف تھے اور حدیثیں بھی اس کے خلاف وارد ہوئیں، پس عمل کیا مجتہدین نے اوپر اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ کے، اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور خیال نہ کیا اس پر۔

بَابُ نَوْعٍ آخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ — ایک اور طرح کا تیمم

۳۲۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هَكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تیمم کا مسئلہ، وہ جواب نہ دے سکے، حضرت عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے نہانے کی حاجت ہوئی تھی، میں مٹی میں لوٹتا تھا، پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا اس طرح، اور مارا شعبہ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر پھر پھونکا ان کو اور مسح کیا منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار۔

۳۲۱- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ أَجْنَبَ رَجُلٌ فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھ کو پانی نہ ملا تو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نماز نہ پڑھ! حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم ایک لشکر میں تھے پھر ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے تو نماز ہی نہ پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھے یہ، اور ماری شعبہؓ نے اپنی ہتھیلی زمین پر پھر اس کو پھونکا، پھر دونوں ہتھیلیوں کو ملا۔ ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے نہیں معلوم عمار نے کہا۔ خیر اگر تمہاری مرضی نہ ہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کرو گے وہ تمہارے ہی اوپر رہے گا۔

بَابُ نَوْعٍ آخَرَ — ایک اور طرح کا تیمم

۳۲۲- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جَاءَ اِلَى عُمَرَ ؓ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُوْلُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهٗ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّهٗ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ اَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ ملا تو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نماز نہ پڑھ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے اے امیر المؤمنین! جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے، پھر ہم کو جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا اس طرح، اور مارا آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پھر پھونکا ان کو پھر مسح کیا منہ اور دونوں پہونچوں پر۔ شک کیا سلمہ نے اس حدیث میں اور کہا مجھے یاد نہیں ہے کہنیوں تک کہا یا صرف پہونچوں تک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو تم نے بیان کیا اس کے ذمے دار تم ہی ہو، شعبہؒ نے کہا پہلے سلمہ اس حدیث میں دونوں پہنچوں اور منہ اور دونوں بانہوں کا مسح بیان کرتے تھے۔ منصورؒ نے ان سے کہا کیا کہتے ہو بانہوں کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہارے۔ جب انھوں نے شک کیا اور کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ بانہوں کا ذکر کیا یا نہیں۔

بَابُ ۲۰۳ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

جنب کو تیمم کرنا درست ہے

۳۲۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَبِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ عَلٰى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھا تھا ابوموسیٰ رضی اللہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تم نے عمارؓ کا قول نہیں سنا جب انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا وہاں مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کافی تھا تجھے اس طرح کرنا اور مارے آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیوں پر پھر پھونکا ان کو پھر مارا بایاں ہاتھ دہنے پر اور دہنا بائیں پر اپنے دونوں پہونچوں پر اور منہ پر مسح کیا عبداللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قناعت

نہیں کی عمار رضی اللہ عنہ کے کہنے پر۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ — مٹی سے تیمم کرنا

۳۲۴- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ جماعت میں شریک نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کیوں رے تو جماعت میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ، اس نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنے اوپر مٹی کو لازم کرلے، وہ تجھے کافی ہے (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لے اس پر)

بَابُ الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ — ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان

۳۲۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کیلئے (یعنی پاک مٹی سے تیمم کرنا وضو کے قائم مقام ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں درست ہیں، پس ایک تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہوں گی) اگرچہ دس برس تک پانی نہ پائے۔

بَابُ فِيمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ — جو شخص پانی اور مٹی دونوں نہ پائے

۳۲۶- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَوٰةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا۔ ان کے گلے کا ہار ڈھونڈنے کو جس کو وہ کسی منزل میں بھول گئی تھیں، تو نماز کا وقت آگیا، اور ان لوگوں کو وضو نہ تھا پانی کا۔ انھوں نے بے وضو نماز پڑھ لی۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت

عَزَّوَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ قَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ جَزَاکِ اللّٰہُ خَیْرًا فَوَاللّٰہِ مَا نَزَلَ بِکِ اَمْرٌ تَکْرَھِیْنَہٗ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ لَکِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ خَیْرًا۔

اتری۔ اسید بن حضیر نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے جب تمہارے اوپر کوئی ایسی بات آئی جس کو تم برا جانتی تھیں تو اللہ نے اس میں بہتری کر دی تمہارے اور مسلمانوں کے لیے۔

۳۲۷ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَھُمْ

عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یُصَلِّ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی فَاَتَاہُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ یَعْنِیْ اَصَبْتَ۔

حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو جنابت ہوئی اس نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ پانی کی تلاش میں رہا، اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز کا باقی تھا) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا پھر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی، اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے اس سے بھی ایسا ہی فرمایا، یعنی تو نے اچھا کیا۔ ف

کِتَابُ الْمِیَاہِ مِنَ الْمُجْتَبٰی

کتاب پانی کے احکام میں جو ایک جزء ہے اصل کتاب یعنی سنن مجتبیٰ کی ف

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا۔ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَھِّرَکُمْ بِہٖ وَقَالَ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا، اور فرمایا اتارتا ہے تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اس پانی سے اور فرمایا نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے۔ (ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہے اور سوا پانی کے اور چیزوں سے وضو اور غسل مشروع نہیں ہے۔)

۳۲۸ - اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَۃِ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے غسل کیا جنابت سے پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ اس بی بی نے آپ

ف جب نماز کا وقت آجائے اور پانی نہ ملے تو نمازی کو اختیار ہے چاہے انتظار کرے پانی ملنے کا اخیر وقت تک اور چاہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

ف یہاں سے لے کر کتاب الصلوٰۃ تک اکثر مکرر حدیثیں مذکور ہیں جن کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔ ہر چند پھر ترجمہ کرنا ان حدیثوں کا ضرور نہ تھا لیکن مولف علیہ الرحمہ کے اتباع سے ہم نے مکرر ترجمہ کیا۔

تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِهَا فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

سے بیان کیا کہ یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے، آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (جب تک اس کا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر۔ یہ مذہب سب مذہبوں سے زیادہ قوی اور معتبر ہے)

بَابُ ۲۰۸ ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ — بیر بضاعہ کا بیان

۳۲۹- أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیا وضو کریں ہم بیر بضاعہ کے پانی سے اور اس کنوئیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لتے اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے، اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۳۳۰- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنْ سَلِيطٍ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر گزرا۔ آپ وضو کر رہے تھے۔ بیر بضاعہ سے میں نے کہا آپ وضو کرتے ہیں اس کنوئیں سے، اور ڈالی جاتی ہیں اس میں بدبودار چیزیں۔ آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ ۲۰۹ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ — پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو

۳۳۱- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال اور جانوروں اور درندوں کا بار بار آنا اس پر (پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے ہو تو وہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا۔

۳۳۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ.

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے مسجد

---

۵ بیر بضاعہ ایک کنوئیں کا نام ہے مدینہ طیبہ میں ۵ دو قلے یعنی دو پکھال جس کے سوا چھ من ہوتے ہیں یا پانچ ہو تو نجاست کو نہ اٹھائے گا۔

فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔

میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف جھپٹے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اس کا جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور وہاں پر بہا دیا۔

۳۳۳- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار کھڑا ہوا اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں پر ایک ڈول پانی کا ڈال دو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے۔ اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے۔

بَابُ ۲۱۰ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

تھمے ہوئے پانی میں جنبی کو غسل کرنے کی ممانعت

۳۳۴- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جنبی ہو۔

بَابُ ۲۱۱ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی سے وضو کرنا

۳۳۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی (پینے کے لیے) اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۲۱۲ — برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا

۳۳۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ! دھوڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کردے میرا دل برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے۔

۳۳۷- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ-

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھ کو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے۔ ف۱

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ ۲۱۳ — کتے کا جھوٹا کیسا ہے؟

۳۳۸- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو لنڈھا دے پھر سات بار دھوئے۔

بَابُ تَعْفِيْرِ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ ۲۱۴ — کتّے کے جھوٹے برتن کو مٹی سے مانجھنا چاہیے

۳۳۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ

ف۱ ہرچند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے۔ پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے سرزد ہوئے ہوں۔ بعضوں نے کہا آپ نبوت سے پہلے بھی تمام گناہوں سے محفوظ تھے اور آپ کا یہ فرمانا براہ اظہار عبودیت اور عجز یا بطریق تعلیم امت تھا۔ بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ ہیں، صغائر سے محفوظ نہیں ہیں۔ بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سب سے محفوظ ہیں لیکن بعض اوقات ان سے قیاس اور اجتہاد میں لغزش اور خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ ان کا درجہ بہت بلند ہے پس اتنی لغزش اور خطا بھی گناہ کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی۔

قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِىْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاۤءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

حضرت عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلے کے کتے کی (یعنی جو بکریوں کی حفاظت کے لیے ہو) اور فرمایا جب منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو اس کو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو۔

۳۴۰- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ يَزِيْدَ ابْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِىْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاۤءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِحْدٰىهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان لوگوں کو کتوں سے، اور رخصت دی شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کتے ہیں۔ اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی سے دھوؤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف روایت کیا انھوں نے کہا ایک بار مٹی سے دھوؤ (یعنی سات بار میں)

۳۴۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ۔
عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاۤءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیے تو اس کو سات بار دھوئے پہلی بار مٹی مل کر دھوئے۔

۳۴۲- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ۔
عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاۤءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ اللہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپڑ چپڑ پیے تو اس کو سات بار دھوئے پہلی بار مٹی مل کر دھوئے

بَابُ ۲۱۵ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کا جھوٹا کیسا ہے؟

۳۴۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ۔

عَنْ كُبَيْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے معنے یہ نکلے ہیں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اس میں سے پینے لگی، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اور جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے اچھی طرح پی لیا، پھر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں ان کی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری بھتیجی تو تعجب کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں! ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے، وہ تو رات دن تمہارے اوپر گھومنے والوں میں سے ہے۔ یا گھومنے والیوں میں سے ہے۔

بَابُ ۲۱۶ سُؤْرِ الْحَائِضِ — حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے؟

۳۴۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی تھی پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی۔ میں میں برتن میں سے پانی پیتی۔ پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی۔

بَابُ ۲۱۷ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ — عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو درست ہے!

۳۴۵- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرد اور عورت سب مل کر وضو کیا کرتے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (تو ایک کے باقی ماندہ پانی سے دوسرا وضو کرتا)۔

بَابُ ۲۱۸ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ — عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے ممانعت

۳۴۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ [illegible] قَالَ

وروی عبد الرزاق بسند صحیح عن ابن مسعود قال کان الرجال والنساء فی بنی اسرائیل یصلون جمیعا فکانت المرأة تتشرف للرجل فالقی اللہ علیهن الحیض ومنعهن المساجد

سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاسْمُهٗ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ۔

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے سے۔

بَابُ ۲۱۹ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ

جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنیکی اجازت

۳۴۷ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ غسل کرتی تھیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے۔ (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا۔)

بَابُ ۲۲۰ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ۔

کس قدر پانی وضو کو اور کس قدر غسل کو کفایت کرتا ہے؟

۳۴۸ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ

سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَّيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے۔ ف،

۳۴۹ - اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَّيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے۔

۳۵۰ - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے

ف: مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے، اس کا بیان اوپر گزر چکا۔

كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبیٰ سے

بَابُ ۲۲۱ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا

۳۵۱- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ شاید نفاس (حیض) آگیا۔ میں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو لکھ دیا ہے اللہ تعالٰے نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جن کو حاجی کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانۂ کعبہ کا۔

بَابُ ۲۲۲ ذِكْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ

استحاضے کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونے کا ذکر [1]

۳۵۲- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ

فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھیں) روایت ہے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آئے تب نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تب غسل کر اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے۔

۳۵۳- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

---

[1] اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے ان کو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ ان کا مکرر کر دیا لیکن فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طوالت کے خوف سے نہیں لکھے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر!

۳۵۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُم حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر پھر نماز پڑھ، سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

باب ۲۲۳ اَلْمَرْاَةُ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

جس عورت کے حیض کے دن ہر مہینے مقرر ہوں اور اُس کو استحاضہ ہو جائے۔

۳۵۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خون کا مسئلہ پوچھا یعنی جب ہمیشہ خون آیا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ان کے نہانے کا کونڈا دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیری رہ جتنے دنوں پہلے رُکتا تھا تجھ کو تیرا حیض (نماز روزہ سے قبل اس بیماری کے) پھر غسل کر ڈال!۔

" اَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيْعَةَ "

۳۵۶- اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن اور رات تجھے پہلے حیض آیا کرتا تھا اُن میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ!۔

۳۵۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے لیے جسکا خون بہا کرتا تھا، تو آپ نے فرمایا شمار رکھے ان دن راتوں کا جن میں ہر مہینے اس کو حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے پھر اتنے دنوں نماز چھوڑ دے۔ جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے۔!

بَابُ ۲۲ ذِكْرِ الْاَقْرَاءِ — قرء کا بیان

۳۵۸- اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کو استحاضہ ہوگیا کسی طرح پاک ہی نہ ہوتی تھیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر آیا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے، بچے دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لے شمار اپنے قرء کا (یعنی حیض کا) جتنے دنوں آیا کرتا تھا ان میں نماز چھوڑ دے، پھر بعد اس کے غسل کرلے ہر نماز کے لیے۔

۳۵۹- اَخْبَرَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ-

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ رہا سات برس تک، انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپ نے ان کو نماز چھوڑ دینے کا اپنے اقراء یعنی حیض کے دنوں تک پھر غسل کرکے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

۳۶۰- اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ

حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ إِذَا أَتَاكِ قَرْءُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَإِذَا مَرَّ قَرْءُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ۔

پاس آئیں اور خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آئے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جائے اور تو پاک ہو جائے (حیض کے خون سے) تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک۔

"قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ"

۳۶۱ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِيْ حُبَيْشٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔!

۲۲۵ بَابُ جَمْعِ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا جَمَعَتْ

مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو دونوں کے لیے ایک غسل کرلے۔

۳۶۲ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت مستحاضہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اس کو ظہر میں دیر کرنے کا اور عصر میں جلدی کرنے کا، اور دونوں کے لیے ایک غسل کرنے کا، اسی طرح مغرب میں دیر کرنے کا اور عشا میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنے کا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنے کا۔

۳۶۳ - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مستحاضہ ہے، آپ نے فرمایا بیٹھی رہے اپنے حیض کے دنوں میں (یعنی روزہ نماز نہ کرے) پھر غسل کرے اور

تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَ تُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّيْ وَ تُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَ تُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

ظہر میں دیر کرے اور عصر میں جلدی، اور دونوں کو ایک ہی غسل سے پڑھ لے پھر مغرب میں دیر کرے اور عشاء میں جلدی اور غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لے اور غسل کرے فجر کے لیے۔

بَابُ ٢٢٦ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَ الْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے؟

٣٦٤- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ هُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَ اِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی سے روایت ہے ان کو استحاضہ تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب حیض کا خون آئے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑھو پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر (اور نماز پڑھ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے۔

"قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهِ"

٣٦٥- وَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَ اِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَ صَلِّيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر اور نماز پڑھ!

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ"

٣٦٦- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوا، انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ ہو گیا ہے، پاک ہی نہیں ہوتی، نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے، پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے)۔

وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ.

کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے حیض کا نہیں ہے۔ کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے؟ فرمایا غسل میں کس کو شک ہے؟ (یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے۔ پھر استحاضے میں ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضرور نہیں ہے، وضو کرنا کافی ہے)

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَتَوَضَّئِي غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ"

۳۶۷- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضے میں پاک نہیں ہوتی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز موقوف کر پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ!

۳۶۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے، جب حیض کے دن گذر جائیں تو خون دھو ڈال (اور پھر غسل کر) اور نماز پڑھ۔

۳۶۹- أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حبیش رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک ہی نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ!

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

زردی یا تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں داخل نہیں ہے

۳۷۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا

حضرت محمد سے روایت ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ

نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا

ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہ سمجھتے تھے۔ ف ۱۔

بَابُ ۲۲۸ مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

کیا حائضہ عورت سے فائدہ اٹھانا درست ہے؟ اور آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر

۳۷۱ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا هُنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی عورتوں کو جب حیض آتا، تو یہودی لوگ ان کو اپنے ساتھ نہ کھلاتے اور نہ پلاتے، نہ ایک کوٹھری میں ان کے ساتھ رہتے، صحابہؓ نے اس باب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ویسئلونک عن المحیض اخیر تک پھر حکم کیا ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے اپنے ساتھ کھلانے اور پلانے کا، اور ایک کوٹھری میں رہنے کا اور سب باتیں ان سے کرنے کا۔ (جیسے بوس وکنار وغیرہ) سوا جماع کے۔

بَابُ ۲۲۹ ذِكْرِ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالَى

جو شخص باوجود جاننے کے اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

۳۷۲ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا آدھا دینار۔

بَابُ ۲۳۰ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

حائضہ کو اسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے۔

ف ۱: یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو سمجھتے کہ حیض سے پاک ہوگئی، اور زردی یا تیرگی خاکی رنگ کا خون حیض میں داخل نہ جانتے تھے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے، اور بعض کا قول یہ ہے کہ حیض کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہاں تک کہ خالص سفیدی دکھلائی دے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی منقول ہے۔

۳۷۳- اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ

اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حَیْضَتِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِیْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِی الْخَمِیْلَةِ وَاللَّفْظُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ یکا یک نکل پڑی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تجھ کو حیض آگیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے مجھے بلا لیا پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹی۔

بَابُ ۲۲۱ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِیْلَتِهٖ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِیَ حَائِضٌ

کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سوئے، اور وہ حائضہ ہو۔

۳۷۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا یُحَدِّثُ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیْتُ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّیْ شَیْءٌ غَسَلَ مَکَانَهُ لَمْ یَعْدُهُ وَصَلّٰی فِیْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے، حالانکہ میں حائضہ ہوتی اگر آپ کے کچھ بھر جاتا تو اتنا ہی دھو ڈالتے، اس سے زیادہ دھوتے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھتے۔

بَابُ ۲۲۲ مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اس کو بوسہ دینا

۳۷۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا کَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ یُبَاشِرُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کو حکم کرتے مضبوط تہبند باندھنے کا پھر اس سے مباشرت کرتے۔

۳۷۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ یُبَاشِرُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حکم کرتے تہبند باندھنے کا پھر اس سے بوس وکنار کرتے۔

بَابُ ۲۲۳ ذِکْرِ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُهُ اِذَا حَاضَتْ اِحْدٰی نِسَائِهٖ۔

جب حضورؐ کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپؐ کیا کرتے؟

٣٧٧- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسا کرتے تھے جب تم میں سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آپ حکم کرتے اچھی بڑی تہبند باندھنے کا۔ پھر چمٹتے اس کے سینے اور چھاتیوں سے۔

٣٧٨- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ يَحْتَجِزُ بِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی سے مباشرت کرتے اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنے ہوتی جو آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچتی، اس کی آڑ کر لیتی۔

بَابُ ٢٣ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا — حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا اور اس کا جھوٹا پانی پینا۔

٣٧٩- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھاوے حیض کی حالت میں؟ انھوں نے کہا ہاں کھائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں آپ کے ساتھ کھاتی اور میں حائضہ ہوتی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اس کو چوستی پھر رکھ دیتی بعد اس کے آپ اس کو چوستے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ہڈی پر، آپ پانی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے پہلے میں لے کر پیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

۳۸۰- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ رکھتے، جہاں سے میں پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۲۳۵ الِانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ کا جھوٹا کام میں لانا درست ہے

۳۸۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حائضہ ہوتی پھر میں وہ برتن آپکو دیتی آپ ڈھونڈ کر اسی جگہ منہ لگاتے جہاں سے منہ لگایا تھا۔

۳۸۲- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی، آپ اپنا منہ اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا، اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

بَابُ ۲۳۶ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

ایک شخص اپنی بی بی کی گود میں اپنا سر رکھ کر قرآن پڑھے، اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے؟

۳۸۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی، آپ قرآن پڑھا کرتے۔

بَابُ ۲۳۷ سُقُوطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الصَّلٰوةِ — حائضہ کے ذمہ سے نماز اُتر جاتی ہے

۳۸۴ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَا نَقْضِيْ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

حضرت معاذہ عدویہؒ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے؟ انھوں نے کہا کیا تو حروریہ ہے؟ ف۔

بَابُ ۲۳۸ اِسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ — حائضہ عورت سے کام لینے کا بیان

۳۸۵ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ

اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِيْ يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھ کو کپڑا اٹھا دے انھوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حائضہ ہوں، یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں دھرا، تب انھوں نے کپڑا اٹھا دیا۔

---

۳۸۶ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ

عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بوریا اٹھا دے مسجد سے میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں رکھا ہے۔

بَابُ ۲۳۹ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ — حائضہ مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے؟

۳۸۷ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ

ف: حروریہ نسبت ہے حروراء کی طرف جو ایک گانوں کا نام ہے کوفے سے دو میل پر پہلے خارجی لوگ وہاں جمع ہوتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب تھا کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر نماز کی قضا واجب جانتے ہیں اور یہ خلاف ہے اجماع کے ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا نہ کرتے تھے نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنے کا۔

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک ہم میں کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے اور وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۲۲ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرے اور وہ مرد مسجد میں اعتکاف سے ہو

۳۸۸ - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے۔ آپ اپنا سر ان کو دے دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں (یعنی حجرہ تو مسجد سے ملا ہوا تھا۔ آپ مسجد سے سر حجرہ کے اندر کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کر دیتیں۔

بَابُ ۲۴ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوئے

۳۸۹ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ معتکف ہونے میں آپ کا سر دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۰ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں آپ کا سر دھوتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۱ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی اور میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۲۴۲ شُهُودِ الْحُيَّضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ
حائضہ عیدگاہ میں آئیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔

۳۹۲- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبَا فَقُلْتُ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ عـه وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو بابا کہتیں (بابا قسم ہے یعنی بابی قسم ہے میرے باپ کی) میں نے کہا تم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں بابا (یعنی قسم ہے میرے باپ کی) آپ نے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیوں اور پردے والیوں اور حیض والی عورتوں کو اعید گاہ کی طرف تاکہ مسلمانوں کا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو۔) تو حاضر ہوں یہ عورتیں نیکی میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں، لیکن حیض والی عورتیں الگ رہیں مسجد سے (یعنی نماز میں شریک نہ ہوں اور مسجد کے اندر نہ آویں مگر باہر سے دعا میں شریک رہیں۔ ف۔

بَابُ ۲۴۳ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ
طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آئے تو کیا کرے

۳۹۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور

عـه ؛ قال ابن الاثير اصلہ "بِاَبِیْ ھُوَ" يقال بابات الصبي اذا قلت له بابا فديك فقلبوا الياء الفا كما في ويلتا ۱۲۔
عـه ؛ بضم المعجمة والدال جمع خدر بكسر الخاء وسكون الدال وهو ستر يكون في ناحية البيت تقعد البكر وراءة
ف ؛ اس حدیث سے نماز عیدین کے لیے جوان عورتوں کے نکلنے کی اجازت ہوئی، بلکہ حکم ہوا۔ بعضوں نے یہ کہا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کی تعداد کم تھی، تو آپ نے عورتوں کے نکلنے کا حکم کیا تھا اس لیے کہ ان کی تعداد زیادہ معلوم ہو۔ اب مسلمان بہت ہو گئے، مردوں کا نکلنا کافی ہے، عورتوں کا نکلنا ضروری نہیں ہے مگر یہ صرف قیاس ہے، نماز عید سے مقصود عبادت الٰہی اور شکر ایزدی اور اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہے اور یہ اسی صورت میں زیادہ ہو گا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے علی العموم سب کا نکلنا مناسب ہے، مگر عورتیں اچھا ساتر پردہ پوش لباس پہن کر نکلیں جیسے دوسری روایت میں ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی وہ کیونکر نکلے۔ آپ نے فرمایا اس کو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دے دے۔

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّھَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَکُنْ طَافَتْ مَعَکُنَّ بِالْبَیْتِ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انھوں نے ہم کو روک رکھا ہے کیا انھوں نے طواف نہیں کیا خانۂ کعبہ کا۔ (یعنی طواف الزیارت جو رکن ہے حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر نکلو۔ ف۲

بَابٌ ۲۲۴ مَا تَفْعَلُ النِّسَآءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ — احرام کے وقت حائضہ عورت کیا کرے؟

۳۹۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ۔

عَنْ جَابِرٍ فِیْ حَدِیْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مُرْھَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَ یُھِلَّ۔

حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو جب ذوالحلیفہ میں نفاس ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان کے خاوند) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کر وان کو غسل کرنے اور احرام باندھنے کا۔ ف۱

بَابٌ ۲۲۵ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النُّفَسَآءِ — نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جائے

۳۹۵۔ اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنٍ یَعْنِی الْمُعَلِّمَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ۔

عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ کَعْبٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِھَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فِیْ وَسْطِھَا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ام کعب پر اور وہ مر گئی تھیں نفاس میں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ان کی کمر کے سامنے۔

بَابٌ ۲۲۶ دَمُ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ — حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے

۳۹۶۔ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَتْ تَکُوْنُ فِیْ حِجْرِھَا اَنَّ امْرَاَۃً اسْتَفْتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو

ف۲: یعنی طواف زیارت فرض ہے، وہ ادا ہو چکا۔ اب طواف الوداع کے لیے حائضہ کو ٹھیرنا ضرور نہیں۔

ف۱: یعنی حیض یا نفاس کا ہو جانا احرام کو مانع نہیں ہے جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جائے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ لبیک کہے لیکن دوگانہ احرام نہ پڑھے نہ طواف کرے اور سب ارکان ادا کرے۔

يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ۔

کیا کرے؟ آپ نے فرمایا مَل ڈال پھر چھیل ڈال اس کو اور نماز پڑھ اس کپڑے میں۔

۳۹۷- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ الْمِقْدَامِ ثَابِتُ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

حضرت امِّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اس کو ایک چھپٹی سے اور دھو ڈال پانی اور بیری سے۔

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبےٰ سے

بَابُ ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ۔

جنب کو تھمے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

۳۹۸- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ۔

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے تم میں سے کوئی تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جُنُب ہو۔

۳۹۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں پھر غسل یا وضو کرے اس میں۔

۴۰۰- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے پھر اس میں غسل جنابت کرنے سے۔

۴۰۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ ثُمَّ یُغْتَسَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے پھر

۴۰۲- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ هِشَامٍ یَعْنِی ابْنَ حَسَّانَ اَیُّوْبَ اِنَّمَا یَنْتَهِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اِنَّ اَیُّوْبَ لَوِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَرْفَعَ حَدِیْثًا لَمْ یَرْفَعْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی تھمے ہوئے پانی میں جو بہتا نہیں ہے، پھر اس میں غسل کرے۔

بَابُ ۲۴۸ الرُّخْصَةِ فِیْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ — حمام (غسل خانے) میں جانیکی اجازت

۴۰۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یقین رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت پر وہ حمام میں نہ جائے بغیر تہبند باندھے۔ یعنی اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہ کھولے ف

بَابُ ۲۴۹ الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ — برف اور اولوں سے غسل کرنیکا بیان

۴۰۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ ابْنِ زَاهِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰے سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے یا اللہ صاف کر دے مجھ کو ان سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے۔

۴۰۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ مَجْزَاَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا یُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ۔

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مجھ کو گناہوں سے برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ یا اللہ مجھ کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے

بَابُ ۲۵۰ الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ — سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان

۴۰۶- اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ

ف۱ پس وہ جو حنفیہ کے بعض فتاوے میں لکھا ہے کہ حمامی کے سامنے ستر کھولنا درست ہے، غلط اور لغو ہو گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے پوچھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے، یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے تھے کبھی وضو کر کے سو جاتے (اور غسل نہ کرتے، لیکن وضو ضرور کر لیتے۔)

بَابُ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ [۲۵۱]

پہلی رات کو غسل کرنا

۴۰۷ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ۔

۲۹۰. عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصے میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں؟ انھوں نے کہا ہر طرح سے کرتے۔ کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی اخیر رات میں غسل کرتے۔ میں نے کہا شکر ہے اس خدا جس نے دین میں گنجائش رکھی۔

بَابُ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ [۲۵۲]

غسل کے وقت آڑ کرنا

۴۰۸ - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ [عه] سِتِّيرٌ [عه] يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (یعنی بغیر آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اس کی حمد بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ علم اور شرم والا ہے۔ پردے میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردے کو سو جب کوئی تم میں سے غسل کرے تو پردہ کر لے۔

۴۰۹ - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

عه بفتح البار الموحدة الفضاء الواسع ۱۲

عه بکسر اول الیائین مخففة ورفع الثانیة مشددة ۱۲

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى.

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ.

حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل بڑا پردہ والا ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرے تو کسی چیز کی آڑ کرلے۔

۴۱۰ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نہانے کو پانی رکھا اور میں نے پردہ کیا آپ پر بعد اس کے غسل کو بیان کیا پھر کہا میں ایک کپڑا لے کر آئی (بدن پونچھنے کو آپ نے اس کا خیال نہ کیا)۔

۴۱۱ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے تھے اتنے میں ان کے اوپر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اس وقت اللہ تعالٰی نے ان کو پکارا اور فرمایا اے ایوب علیہ السلام کیا میں نے تجھ غنی نہیں کیا؟ ایوب علیہ السلام نے کہا کیوں نہیں اے میرے رب (یعنی تو نے مجھے بے بیشک غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکتوں سے غنی نہیں ہو سکتا (یعنی کتنا ہی غنی ہو جاؤں پھر بھی تیری نعمتوں کا محتاج رہوں گا)

بَابُ ۲۵۳ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنْ لَا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ.

پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا

۴۱۲ - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو فرق[۱] تھا اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈال کر اس میں سے پانی لیتے جاتے۔

بَابُ ۲۵۴ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

مرد اور عورت مل کر غسل کریں تو جائز ہے

[۱] فرق ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے۔

۴۱۳ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ ح وَأَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے، دونوں اس میں سے چلّو لیتے جاتے۔

۴۱۴ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا۔

۴۱۵ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسود رضی اللہ عنہ سے کہا تو نے مجھے دیکھا ہوتا میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے چھینا جھپٹی کرتی برتن میں آپ اور میں اسی ایک برتن سے غسل کرتے۔

بَابُ ۲۵۵ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

دونوں کو ایک برتن سے نہانیکی اجازت

۴۱۶ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتّٰى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے نہاتے میں چاہتی کہ جھٹ پٹ آپ سے پہلے نہالوں، اور آپ چاہتے کہ جھٹ پٹ مجھ سے پہلے نہالیں یہاں تک کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے لیے پانی رہنے دیں، اور میں کہتی کہ میرے لیے رہنے دو۔ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ چاہتے تھے کہ جلدی نہالیں اور میں چاہتی تھی کہ میں جلدی غسل کرلوں تو میں کہتی کہ دیکھو میرے لیے پانی رہنے دو۔ پانی رہنے دو!۔

بَابُ ۲۵۶ الْاِغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ

آٹا لگے ہوئے برتن میں پانی بھر کر غسل کرنا!

۴۱۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحَى فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلَّى حِينَ قَضَى غُسْلَهُ ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں جس دن مکہ فتح ہوا آپؐ نہا رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ پر آڑ کیے ہوئے تھیں کسی کپڑے کی اور آپؐ نہا رہے تھے ایک کونڈے سے جس میں آٹے کا لگاؤ تھا پھر آپؐ نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی کہتی ہیں مجھے یاد نہیں ہے آپؐ نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب نہا چکے۔ ف۔

بَابُ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ ۲۵۷

(جب چوٹیاں گندھی ہوں) تو غسل کے وقت سر کھولنا عورت کو ضرور نہیں

۴۱۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا ۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم نے دیکھا میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل کرتے تھے (وہاں ایک ڈول رکھا تھا صاع کے برابر یا اس سے کم) ہم دونوں شروع کرتے تھے ایک ساتھ مل کر، تو میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور بال نہ کھولتی۔

بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ ۲۵۸

اگر کسی نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو، لگائی پھر بعد احرام کے اس خوشبو کا اثر رہا تو کیسا ہے؟

۴۱۹- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ اگر میں گندھک لگا کر صبح کروں تو مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں احرام میں ہوں اور صبح کروں اس حال میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں (یعنی میرے بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو) محمد بن

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز پانی مل جائے بشرطیکہ پانی کی رقت باقی رہے تو اس سے وضو اور غسل درست ہے۔

الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

المنتشر نے کہا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی، آپؐ اپنی عورتوں کے پاس گئے پھر اس کی صبح کو احرام باندھا تو خوشبو کا اثر احرام کی حالت میں رہا پس معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کا قیاس تھا، ورنہ جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اس کا لگانا احرام سے پہلے درست ہے۔)

بَابُ ۲۵۹ إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے نجاست بدن پر لگی ہو اسکو دور کرے

۴۲۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هَذِهِ غُسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے تھے لیکن پاؤں نہ دھوئے اور شرمگاہ دھوئی اور جو اس میں لگا تھا اس کو دھویا پھر پانی اپنے بدن پر بہایا۔ بعد اس کے اپنے پاؤں کو وہاں سے سرکایا اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپؐ کا غسل جنابت یہی تھا۔

بَابُ ۲۶۰ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

شرمگاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا

۴۲۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ۔

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دھوتے پھر اپنا داہنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اس پر رگڑتے پھر اس کو دھوتے اور جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے ہی وضو کرتے پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے بعد اس کے اس جگہ سے سرک جاتے اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔

بَابُ ۲۶۱ الْاِبْتِدَاءِ بِالْوُضُوْءِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ — جنابت کا غسل وضو سے شروع کرنا

۴۲۲ - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے وضو کرتے پھر غسل کرتے، پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے، جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہنچ گیا اس وقت تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر سارا بدن دھوتے۔

بَابُ ۲۶۲ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ — طہارت میں دہنی جانب سے شروع کرنا۔

۴۲۳ - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے جہاں تک ہوسکتا اپنی طہارت میں، اور جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق جو اس حدیث کے راوی ہیں انھوں نے (واسط ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں) میں اس حدیث کے روایت کرتے وقت اتنا زیادہ کیا ہے کہ آپ ہر کام میں دہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے۔

بَابُ ۲۶۳ تَرْكِ مَسْحِ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَنَابَةِ — غسل جنابت کے وضو میں سر کا مسح ضروری نہیں

۴۲۴ - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْاَحَادِيْثُ عَلٰى هٰذَا يَبْدَاُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکر کرنا چاہیے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی آئیں کہ پہلے اپنے دہنے ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالے پھر اپنا داہنا

الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذُكِرَ۔

ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر بہا دے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ دھوئے یہاں تک کہ جو اس میں لگا ہو وہ صاف ہوجائے پھر بائیں ہاتھ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑے اس کے بعد بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ صاف ہوجائے پھر دونوں ہاتھوں کو تین بار دھوئے اور کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور منہ دھوئے اور دونوں باہیں تین تین بار دھوئے جب سر کی باری آئے تو اس پر مسح نہ کرے بلکہ پانی بہا لے اس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

بَابُ ۲۶۴ اِسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

جنابت کے غسل میں بدن کو صاف کرنا

۴۲۵ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر سر کے بالوں کا خلال کرتے۔ انگلیوں سے یہاں تک کہ یقین ہوجاتا سر کے صاف ہونے کا تب دونوں چلو بھر کر سر پر تین بار ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کے موافق اور ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے داہنی طرف سے شروع کرتے تھے پھر بائیں طرف سے پھر دونوں ہاتھوں سے لیتے اور سر پر ملتے۔ ف۱

ف۱: حِلاب بکسر حائے مہملہ وتخفیف لام بروزن کتاب، ایک برتن ہے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے، خطابی نے کہا حلاب وہ برتن ہے جس میں ایک اونٹنی کا دودھ سما جائے یہی مشہور ہے، اور صحیح روایت میں ازہری نے کہا یہ لفظ جُلاب ہے بضم جیم معجمہ اور تشدید لام مراد اس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے لیے آپ گلاب منگواتے سر میں لانے کو اور بخاری نے شاید یہی معنی سمجھے کیونکہ انھوں نے ترجمہ باب یوں کیا ہے۔ باب اس شخص کے بیان میں جس نے جلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ حلاب بکسر حائے مہملہ یعنے ظرف ہے اور مراد خوشبو کا ظرف ہے اور یہی صحیح ہے۔

بَابُ ۲۶۵ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ — جنب کو اپنے سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے

۴۲۷- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ صُرَدٍ يُحَدِّثُ.

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غسل کا ذکر آیا۔ آپؐ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں۔

۴۲۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ.

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے۔

بَابُ ۲۶۶ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ — حیض سے غسل کرتے وقت کیا کرے؟

۴۲۹- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں۔ آپؐ نے فرمایا ایک ٹکڑا لے کپڑے یا روئی کا جس میں مشک لگی ہو اس سے طہارت کر وہ عورت بولی حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں کیونکر اس سے طہارت کروں؟ آپؐ نے فرمایا طہارت کر اس سے وہ بولی میں کیونکر اس سے طہارت کروں۔ یہ سن کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اس کی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انھوں نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقصد تھا اسے بتلا دیا آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اس ٹکڑے کو شرمگاہ میں رکھ تاکہ بدبو رفع ہو۔)

بَابُ ۲۶۷ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً — غسل میں سب اعضا کو ایک ایک بار دھونا

۴۳۰ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَدَلَكَ یَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَسَائِرِ جَسَدِهٖ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا تو اپنی شرمگاہ کو دھویا، اور زمین پر ہاتھ رگڑا یا دیوار پر، پھر نماز کا سا وضو کیا۔ اس کے بعد سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا۔

بَابُ ۲۶۸ اِغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ — جو عورت بچہ جنی ہو وہ احرام کیونکر باندھے

۴۳۱ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا.

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِی بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِیْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ.

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے والد ماجد امام محمد باقر سے، انھوں نے کہا کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا حجۃ الوداع کا حال، انھوں نے کہا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (زوجۂ ابوبکر صدیق رضہ) بچہ جنیں جن کا نام حضرت محمد بن ابی بکر تھا، انھوں نے کسی کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ لے، اس کے بعد لبیک پکار (یعنی احرام باندھ لے۔)

بَابُ ۲۶۹ تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ — غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۴۳۲ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ کرتے تھے (اس لیے کہ غسل کافی ہے وضو کی طرف سے بھی)

بَابُ ۲۷۰ الطَّوَافِ عَلَی النِّسَاءِ فِیْ غُسْلٍ وَاحِدٍ — کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر ایک بار غسل کر لینا

۴۳۳ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ۔

عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی، آپ اپنی عورتوں کے پاس ہوتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی۔ ف ۱

بَابُ ۲۷۱ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

مٹی پر تیمم کرنا درست ہے۔

۴۳۴- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں، ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ سے (یعنی میں کافروں سے ایک مہینے کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری دہشت ان کے دلوں میں پڑ جاتی ہے) دوسرے زمین میرے لیے مسجد بنائی گئی (یعنی ہر جگہ نماز درست ہے) تیسرے زمین میرے لیے طہارت بنائی گئی ہے (یعنی تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آ جائے نماز پڑھ لے۔ چوتھے مجھ کو شفاعت عطا جو مخصوص ہے ہمارے پیغمبر سے وہ لوگوں کو راحت و آرام دینے کے لیے اور طول روز حشر سے خلاص دینے کے لیے ہو گی) پانچویں میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۷۲ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَآءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو

۴۳۵- اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَ صَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَآءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّاَ اَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلٰوتِهٖ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ فَسَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز لوٹائی اور دوسرے نے نہیں لوٹائی، پھر دونوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے نماز

ف ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی عورتوں کے پاس رہ کر ایک دفعہ غسل کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ نکلا کہ احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا

فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَ أَجْزَءَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْاٰخِرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ۔

نہیں لوٹائی تھی تو سُنت پر چلا (یعنی شریعت کا حکم یوں ہی ہے کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہوگئی، اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دوہرا حصّہ ہے یا تیرے لیے ایک لشکر کا حصّہ ہے (یعنی جیسے لشکر کو مالِ غنیمت میں سے حصّہ ملتا ہے اتنا ثواب تجھ کو ہے۔)

۴۳۶- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری

۴۳۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ـ

أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔

طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جنبی ہوا تو نماز نہ پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا۔ ایک اور آدمی جنبی ہوا تو تیمم کرکے نماز پڑھی تو آپ نے اس کو بھی وہی فرمایا جو پہلے کو فرمایا یعنی تو نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی سے وضو کرنے کا باب

۴۳۸- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا نَسِيْتُهُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ أَوْ كَوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ نے آپس میں گفتگو کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے مذی بہت آتی ہے اور میں شرم کرتا ہوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھنے میں کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں لیکن تم دونوں میں سے کوئی پوچھ لے تو میں نے سُنا کہ ان دونوں میں سے (یعنی مقدادؓ اور عمارؓ میں سے) کسی نے آپؐ سے پوچھا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون تھا۔ (یعنی مقدادؓ تھے یا عمارؓ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو (یعنی مذی نکلے) تو اس کو دھو ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرے۔

۴۳۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے بہت مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو۔ اس

فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

نے ذکر کیا آپ نے فرمایا مذی میں وضو کافی ہے۔

۲۴۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے شرم کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں۔ بسبب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تو میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے پوچھا، آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۱- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ قَالَ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مقداد رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ مذی کا مسئلہ پوچھنے کو، آپ نے فرمایا وضو کر ڈال اور شرمگاہ دھو ڈال!

۲۴۲- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈال پھر وضو کر لے۔

۲۴۳- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُرِئَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد بن الاسودؓ سے کہا تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جائے اور اس کی مذی نکل آوے تو کیا کرے۔ میرے پاس آپ کی صاحبزادی ہیں اس لیے میں شرم کرتا ہوں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے ایسا اتفاق ہو تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے پھر وضو کرے جیسے نماز کے لیے کرتا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ ۲۷۴ — جب سو کر اُٹھے تب وضو کر لے

۴۴۴- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تب اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈال دے جب تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی نہ بہا لے کیونکہ معلوم نہیں کہاں رہا تھا اس کا۔

۴۴۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا، آپ نے مجھے داہنی طرف کر لیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور لیٹ کر سو گئے پھر مؤذن آیا آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔ ف۱

۴۴۶- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں اونگھنے لگے تو چلا جاوے اور سو رہے (اونگھ کی حالت میں نماز پڑھنا بہتر نہیں اس لیے کہ معلوم نہیں منہ ان سے کیا نکلے اور اس کو خبر نہ ہو، دعا کے بدلے بددعا کر لے گے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ ۲۷۵ — ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۴۴۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ عَلٰى اَثَرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ اُتْقِنْهُ عَنْ عُرْوَةَ۔ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے

ف۱: یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ سونے میں بھی ہوشیار رہتے اور سو لینے سے آپ کا وضو نہ جاتا، یا صرف آپ لیٹے ہوں گے اور سوئے نہ ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ سو گئے۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ چھوئے وضو کرے۔

۴۴۸-اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ۔

عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰی اَحَدُکُمْ بِیَدِہٖ اِلٰی فَرْجِہٖ فَلْیَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنا ہاتھ شرم گاہ تک پہنچائے تو وضو کرے۔

۴۴۹-اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اَنَّہٗ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِیْہِ بُسْرَۃُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاَرْسَلَ عُرْوَۃُ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یُتَوَضَّأُ مِنْہُ فَقَالَ مِنْ مَّسِّ الذَّکَرِ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے کہا ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے اس کو بیان کیا عروہ نے بسرہؓ کے پاس کسی کو بھیجا، بسرہؓ نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ان باتوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا کہ ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔

۴۵۰-اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ۔

عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔ ف

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ ہٰذَا الْحَدِیْثَ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔



ف: یہ روایت منقطع ہے اس لیے کہ روایت کیا اس کو ہشام نے عروہ سے، ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے اس حدیث کو اپنے باپ سے نہیں سنا۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

بَابُ ٢٦ فَرْضِ الصَّلٰوةِ — نماز کیونکر فرض ہوئی؟ اس کا بیان

٤٥١- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنَ[1] حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ يَعْنِي مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ! قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خانۂ کعبہ کے پاس تھا، سونے اور جاگنے کے بیچ میں۔ اتنے میں ایک شخص دو شخصوں کے بیچ میں آیا۔ (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونے کا لایا گیا جو بھرا ہوا تھا حکمت اور ایمان سے[1] تو چاک کیا گیا میرا سینہ جگنو (حلقوم) سے پیٹ تک اور دھویا گیا دل زمزم کے پانی سے، پھر بھر دیا گیا حکمت اور ایمان سے۔ بعد اس کے میرے سامنے ایک جانور آیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، اور میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلا اور پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکھلائی دیتا ہے، پہنچا، وہاں کے دربانوں نے کہا کون ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں ہوں جبرئیل! انھوں نے سوال کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انھوں نے کہا کیا بلائے گئے ہیں مرحبا! (یہ عرب کا مقولہ ہے۔ جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلاً سہلاً یعنی تم کشادہ وسیع اچھی جگہ آئے) اچھی آمد سے آئے۔ پھر

ف ۱: حکمت کہتے ہیں اس علم کو جس کی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹھیک ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حکمت عملیہ، دوسری حکمت نظریہ۔ حکمت عملیہ کے شعبے ہیں تدبیر منزل، تہذیب اخلاق، سیاست مدن وغیرہ۔ حکمت نظریہ کے شعبے ہیں الٰہیات، ریاضیات، طبعیات وغیرہ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دونوں قسم کی حکمتوں کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے تھے اس کے ساتھ ایمان اور یقین بھی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تھا پس جس نے صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چھوڑ دیا وہ بھی گمراہ ہے بڑی حکمت یہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے، اس کے احکام بجا لائے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے (واللہ اعلم)

ابْنٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ عليه السلام فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكٰى قِيلَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ رُفِعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ

میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا، انھوں نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی، پھر ہم دوسرے آسمان پر گئے، وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے کہا جبرئیل! پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ایسا ہی کہا (یعنی پوچھا کہ وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں بلائے گئے ہیں پھر انھوں نے مرحبا کہا اور کہا اچھا آنا آئے) پھر میں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا، انھوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی! پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہاں بھی پوچھا کون ہے؟ کہا جبرئیل! کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پھر ایسا ہی کہا، پھر میں یوسف علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی! پھر ہم چوتھے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا، پھر میں ادریس علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا انھوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی! پھر ہم پانچویں آسمان پر گئے، وہاں بھی ایسا ہی ہوا اور میں ہارون علیہ السلام کے پاس گیا ان کو سلام کیا انھوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی! پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا انھوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی! جب میں آگے چلا تو وہ رونے لگے۔ ان سے پوچھا گیا کیوں روتے ہیں؟ کہا پروردگار یہ لڑکا جس کو تُو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا اس کی امت میں سے میری امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں جائیں گے[ف] یہاں تک کہ ہم ساتویں آسمان پر پہنچے۔ وہاں بھی ایسا ہی سوال و جواب ہوا۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے کہا مرحبا اے میرے بیٹے اور نبی! پھر دکھایا گیا مجھ کو بیت معمور (آباد گھر) میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل نے کہا یہ بیت معمور ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر جب نماز پڑھ کر باہر جاتے

ف: یہ رونا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا بطور حسد نہ تھا، کیونکہ انبیا علیہم السلام ایسے امور سے پاک ہیں، بلکہ تاسف اور رنج سے تھا کہ میری امت نے اسقدر میری پیروی نہیں کی، اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام کی۔

أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً؟ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ! فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلٰثِينَ فَأَتَيْتُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً

ہیں تو کبھی اس میں نہیں آتے (یعنی ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے آیا کرتے ہیں اس سے فرشتوں کی کثرت خیال کرنا چاہیے) پھر مجھ کو سدرۃ المنتہٰی دکھلایا گیا (یعنی بیری کا درخت جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور منتہٰی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں پر ٹھہر جاتے ہیں بڑے بڑے فرشتے، اور کوئی اس سے آگے نہیں بڑھنے پاتا بلا اجازت الٰہی کے) تو بیر اس کے ہجر (ایک شہر ہے) کے مٹکوں کے برابر تھے، اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے اور اور اس کی جڑ سے چار نہریں نکلی تھیں دو چھپی ہوئی اور دو کھلی ہوئی، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا انھوں نے کہا چھپی ہوئی نہریں تو جنت میں گئی ہیں اور کھلی ہوئی نہریں فرات اور نیل ہیں ف۱ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ جب میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا تم نے کیا کیا۔ میں نے بیان کیا کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کی درستی میں بہت کوشش کی اور تمہاری امت اسقدر نمازیں ادا نہ کر سکے گی تو تم پھر جاؤ اپنے پروردگار کے پاس اور اس سے اس میں تخفیف چاہو۔ میں پھر اپنے پروردگار کے پاس گیا اور تخفیف چاہی۔ پروردگار نے چالیس نمازیں کر دیں جب میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انھوں نے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازیں کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر ویسا ہی کہا (یعنی تمہاری امت اتنی نمازیں ادا نہ کر سکے گی تم اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ) میں پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اس نے تیس کر دیں۔ جب میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا انھوں نے پھر ویسا ہی کہا پھر میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اس نے بیس کر دیں پھر اسی طرح دس ہوئیں پھر پانچ

ف۱: یعنی جنت میں بھی دو نہریں کھلی ہوئی ہیں جن کو فرات اور نیل کہتے ہیں یا مراد دنیا کی فرات اور نیل ہیں۔ اس صورت میں یہ کلام بطریق تشبیہ کے ہے۔ یعنی ان دونوں نہروں کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی میں (واللہ اعلم)

وَ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَقُلْتُ اِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِ تَنَادِيْ اَنْ قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَاَجْزِيْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا۔

ہو گئیں تب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انھوں نے پھر ولیسا ہی کہا (یعنی جاؤ اور تخفیف کراؤ) میں نے کہا مجھے شرم آتی ہے اب پھر پروردگار کے پاس جانے میں اس وقت پکار آگیا پروردگار کی طرف سے کہ جاری کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے اور بدلہ دوں گا ایک نیکی کا دس گنا اس کا (تو پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا)

۴۵۲-اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اِنِّي اسْتَحْيَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں لوٹ کر آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے کہا کیا فرض کیا تمہارے رب نے تمہاری امت پر؟ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار عزوجل کے پاس کیونکہ تمہاری امت نمازوں کی طاقت نہ رکھے گی۔ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا اور اس سے عرض کیا، پروردگار نے آدھی معاف کر دیں پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار کے پاس کیونکہ تمہاری امت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھے گی میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں بات نہیں بدلتی۔ میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار کے پاس۔ میں نے کہا اب مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار سے۔

۴۵۳-اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا۔

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے

الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَاِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِيَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا هَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِيْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِيْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيْلَ لِيْ اِنِّيْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ فَلَمْ يَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ

سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اس کا قدم جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی پڑتا تھا میں اس پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں چلا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اترو اور نماز پڑھو میں اترا اور نماز پڑھی جبرئیل علیہ السلام نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑھی؟ تم نے نماز پڑھی طیبہ (لقب ہے مدینہ منورہ کا) میں۔ اسی طرف ہجرت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اترو اور نماز پڑھو! میں نے نماز پڑھی جبرئیل نے پوچھا تم جانتے ہو تم نے کہاں نماز پڑھی یہ بیت اللحم ہے جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں پہنچا وہاں تمام پیغمبر اکٹھا کیے گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو چڑھا کر پہلے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت آدم علیہ السلام ملے پھر دوسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ملے۔ پھر تیسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت یوسف علیہ السلام ملے پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ السلام ملے پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ادریس علیہ السلام ملے پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے پھر ساتویں آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے وہاں پر مجھ کو ایک ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا (اس میں خاص تجلی الٰہی تھی) میں سجدے میں گرا پھر مجھ سے فرمایا کہ جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اسی دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں، اب تو ادا کر ان کو اور تیری امت بھی ادا کرے۔ میں لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انھوں نے کہا کتنی نمازیں فرض ہوئیں تم پر اور تمہاری امت پر میں نے کہا پچاس ۵۰ نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اتنی طاقت نہ تم میں ہے نہ تمہاری امت میں ہے تو پھر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار کے

بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِرًّى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّى يَقُولُ حَتْمٌ فَلَمْ أَرْجِعْ.

پاس اور تخفیف کراؤ۔ میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آیا۔ اس نے دس نمازیں کم کر دیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انھوں نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ میں لوٹ گیا پھر پروردگار نے دس کم کر دیں یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئی تھیں وہ اس کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر گیا اپنے پروردگار کے پاس اور اس سے تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا میں نے جس دن آسمان و زمین پیدا کیا اسی دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تھیں اب یہ پانچ پچاس کے برابر ہیں تو ان کو ادا کر اور تیری امت بھی ان کو ادا کرے (یعنی پانچ سے کم نہیں ہو سکتیں) اس وقت میں نے جان لیا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے (اس میں کمی بیشی نہ ہوگی)، پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انھوں نے کہا جاؤ پھر جاؤ (اللہ کے پاس) میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے اس لیے پھر نہیں گیا۔

۴۵۲- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا هُبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى تُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور کو معراج ہوئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ جو چیزیں (یعنی نیکیاں یا روحیں) زمین سے اوپر چڑھتی ہیں وہ وہاں پر تھم جاتی ہیں، اسی طرح جو چیزیں (یعنی اوامر الٰہی) اوپر سے اترتی ہیں وہ بھی وہاں آکر تھم جاتی ہیں یہاں تک کہ لی جاتی ہیں اس سے (یعنی ملائکہ وہاں سے لے کر جہاں حکم ہوتا ہے وہاں پہنچاتے ہیں) پڑھا عبد اللہ نے اس آیت کو اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی۔ جب ڈھانپ لیا سدرۃ المنتہیٰ کو اس چیز نے جس نے ڈھانپا عبد اللہ نے کہا مراد اس سے پروانے ہیں سونے کے (انوار الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے پتر پنکھیوں سے۔ ایک روایت میں ہے جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ (یعنی ٹڈیاں سونے کی)، تو دی گئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں تین چیزیں ایک تو پانچ نمازیں دوسری اخیر آیتیں سورہ بقرہ کی

(یعنی آمن الرسول سے اخیر تک) تیسرے جو شخص آپ کی امت میں سے مر جاوے لیکن اللہ کے ساتھ اس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اس کے گناہ کبیرہ بخش دیے جائیں گے)

بَابٌ ۲۷ اَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ — نماز کہاں پر فرض ہوئی

۴۵۵- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ عَبْدَ رَبِّهٖ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهٗ ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهٗ حِكْمَةً وَّعِلْمًا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نمازیں فرض ہوئیں مکہ میں اور دو فرشتے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو لے گئے زمزم پر وہاں ان کا پیٹ چاک کیا، اور آنتیں باہر نکال کر سونے کے طشت میں رکھیں پھر ان کو زمزم کے پانی سے ان کو دھویا پھر ان کے اندر علم و حکمت کو بھر دیا۔

بَابٌ ۲۷ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ؟ — نماز کیونکر فرض ہوئی؟

۴۵۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پہلی نماز دو ہی رکعتیں تھیں پھر سفر کی نماز اپنے حال ہی پر رہی (یعنی سفر میں دو ہی رکعتیں رہیں، ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اس میں چار ہو گئیں ظہر اور عصر اور عشا میں لیکن مغرب تو وہ برابر ہے سفر اور حضر میں، (اسی طرح فجر)

۴۵۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ اَخْبَرَنِيْ ۔

اَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى ۔

ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہے انھوں نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سے پہلے مکے میں کیونکر تھی، انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عروہ نے، انھوں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اللہ جل جلالہٗ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتیں فرض کیں پھر حضر میں چار پوری کر دیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں۔

۴۵۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نماز کی دو رکعتیں

رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

فرض ہوئیں پھر سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔

۴۵۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ نے حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔ ف۔

۴۶۰- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ۔

عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت امیہ بن عبداللہ سے روایت ہے انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیونکر قصر کرتے ہو نماز کا؟ حالانکہ اللہ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں ہے نماز کا قصر کرنا اگر خوف ہو کافروں کے فساد کا (تو قصر موقوف ٹھہرا خوف پر اور اب خوف نہیں ہے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے میرے بھتیجے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب ہم گمراہ تھے (دین کی کوئی بات نہ جانتے تھے) آپ نے ہم کو سکھلایا تو آپ ہی نے یہ بھی سکھلایا کہ اللہ کا حکم یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھو سفر میں (خواہ خوف ہو یا نہ ہو) تو کلام اللہ سے قصر حالت خوف میں ثابت ہوتا ہے اور حدیث سے ہر سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے۔ پس جیسے عمل کلام اللہ پر ضرور ہے ویسے ہی حدیث شریف پر بھی ضروری ہے۔

"قَالَ الشُّعَيْثِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ"

بَابُ ۲۷۹ كَمْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

رات دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

۴۶۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

ف: ایک طائفہ علما نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہے اور خوف میں ایک ہی رکعت پڑھنا تجویز کیا ہے یہی قول ہے حسن بصری کا اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالکی اور جمہور علما کے نزدیک صلوٰۃ الخوف برابر ہے صلوٰۃ الامن کے رکعتوں کی تعداد میں اور اس حدیث کی تاویل یوں کی ہے کہ امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑھی جاتی ہے۔

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

شخص نجد کا رہنے والا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے بال پریشان تھے، اس کی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اس کی بات نہ سمجھتے تھے، یہاں تک کہ وہ نزدیک آیا معلوم ہوا کہ اسلام کے معنی پوچھتا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے پانچ نمازیں پڑھنا، دن اور رات میں اس نے کہا اس کے سوا اور تو کوئی نماز مجھ پر ضرور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تو چاہے تو پڑھ۔ اور روزے رکھنا رمضان کے، اس نے کہا اس کے سوا تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے، آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تیرا جی چاہے تو رکھ! پھر آپ نے زکوٰۃ کو بیان کیا۔ اس نے کہا اس کے سوا تو اور کچھ مجھ کو دینا ضرور نہیں، آپ نے فرمایا نہیں مگر نفلی طور سے تیرا جی چاہے دے۔ پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں اس سے زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے (جہنم سے) اگر سچ بولا۔

۴۶۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ وَبَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، وہ شخص بولا حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان نمازوں کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے، آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں جاوے گا۔

باب ۲۸۰ اَلْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچوں نمازوں کے ادا کرنے پر بیعت کرنا

۴۶۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے تین بار یہی ارشاد

اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ بِھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاہُ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَایَعْنَاکَ فَعَلٰی مَا قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ وَ اَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا۔

فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے اللہ کے رسول سے، ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپؐ سے بیعت کی۔ پھر ہم نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیعت تو ہم آپؐ سے کر چکے، لیکن یہ بیعت کن کاموں پر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو، پھر آہستہ سے ایک کلمہ کہا کہ کسی سے سوال مت کرو۔ ف۱

باب۲۸۱ اَلْمُحَافَظَۃُ عَلَی الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ — پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا

۴۶۴- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِیُّ فَرُحْتُ اِلٰی عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَہٗ وَھُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَۃُ کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوٰاتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ لَمْ یُضَیِّعْ مِنْھُنَّ شَیْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّھِنَّ کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ بِھِنَّ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ۔

حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جس کو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام میں جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے وتر واجب ہے، مخدجی نے کہا میں یہ سن کر عبادہ بن صامت کے پاس گیا میں ان کے سامنے آگیا وہ مسجد کو جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول بیان کیا، عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص ان کو ادا کرے گا اور ان پانچوں میں سے کسی نماز کو ہلکا سمجھ کر نہ چھوڑے گا تو اللہ نے اس کے لیے عہد کر رکھا ہے اس کو جنت میں لے جاوے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو اللہ کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے جنت میں لے جائے۔ ف۲

باب۲۸۲ فَضْلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ — پانچوں نمازوں کی فضیلت

۴۶۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ مجھ کو اگر تم میں سے کسی کے دروازے

ف۱: کیونکہ سوال نہایت ذلت اور ندامت کی بات ہے، اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کھاؤ۔

ف۲: تو حدیث سے معلوم ہو گیا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہو گیا قول ابو محمد کا۔

نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اس پر کچھ میل رہے گا۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں کچھ میل نہیں رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا بس یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی اللہ ان کی وجہ سے گناہوں کو بخشتا ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْحُكْمِ فِيْ تَارِكِ الصَّلٰوةِ — تارک نماز کا کیا حکم ہے؟

۴۶۶- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے ہیں اسلام کے احکام ان پر جاری کرتے ہیں) وہ نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا (اب اس کا کافروں میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہو جاوے گا)

۴۶۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر میں ملاپ کی کوئی چیز نہیں ہے مگر نماز چھوڑ دینا (یعنی نماز ہی آڑے ہے کفر تک نہیں پہنچنے دیتی جب نماز چھوڑ دی آڑ جاتی رہی کفر سے ملاپ ہو گیا۔ وح۔

بَابُ ۲۸۴ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ — نماز پر محاسبہ ہونیکا بیان

۴۶۸- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا، اور میں نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھے ایک نیک مصاحب و ساتھی تو میں بیٹھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک نیک بخت ساتھی دے بس مجھ سے کوئی حدیث بیان کر جو تو نے

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازیوں کی تکفیر بوجہ اختلافات کے خوب نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلٰوتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ (قَالَ هَمَّامٌ مَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ) فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ بَيَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْهُ ۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اس کی وجہ سے مجھ کو نفع دے، انھوں نے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (قیامت کے روز) سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنی موافق شرائط اور ارکان کے اپنے وقت پر) تو اس نے چھٹکارا پایا اور مطلب پر پہنچا، اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے میں پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو کہا جائے گا دیکھو میرے بندہ کے کچھ نفل نمازیں ہیں، ان میں سے فرض کو پورا کریں گے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔

۴۶۹۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تَجْرِيْ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے روز بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ پوری نکلی تو پوری لکھی جائے گی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جائے گا دیکھو آیا اس کے پاس نفل نماز ہے، اس میں سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا، پھر باقی عملوں کا بدلہ بھی اسی طرح ہوگا۔

۴۷۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهَا الْفَرِيْضَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار فرماتے گا دیکھو میرے بندہ کے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض نماز کی کمی پوری کی جائے گی۔

بَابُ ۲۸۵ ثَوَابِ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

نماز پڑھنے والے کا ثواب

۴۷۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ۔

عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْھَا کَاَنَّہٗ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جو جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کو پوج اور کسی کو اس کا شریک مت بنا اور ادا کر نماز اور زکوٰۃ اور ملا ناتے کو چھوڑ دے اونٹنی کی باگ کو، آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ ف۔

بَابُ ۲۸۶ عَدَدِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فِی الْحَضَرِ

حضر میں ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھے؟

۴۷۲۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ وَاِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ سَمِعَا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّبِذِی الْحُلَیْفَۃِ الْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے ۳ کوس پر) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا بوجہ سفر کے)

بَابُ ۲۸۷ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فِی السَّفَرِ

سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں پڑھے

۴۷۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ۔

اَبَا جُحَیْفَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْھَاجِرَۃِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی اِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّی الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَۃٌ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کی طرف گئے۔ وہاں آپؐ نے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپؐ کے سامنے ایک لکڑی کھڑی تھی (سترے کی)

بَابُ ۲۸۸ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت

۴۷۴۔ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِیُّ ابْنُ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ کُلُّھُمْ سَمِعُوْہُ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ الثَّقَفِیِّ۔

عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ الثَّقَفِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کبھی جہنم میں نہ

ف: سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی سامنے اڑ گیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپؐ سے پوچھا جب آپؐ جواب دے چکے تو فرمایا باگ چھوڑ دے۔!

لَنْ يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۔

جاوے گا وہ شخص جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی)

بَابُ ۲۸۹ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کی نگہداشت

۴۷۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ

عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابو یونس سے روایت ہے جو مولی تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا، اور کہا جب اس آیت پر پہنچنا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تو خبر کر دینا جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا کہ انہوں نے یوں لکھوایا۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی مخاطب کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر۔ پھر کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو یوں سنا ہے۔ ف۱۔

۴۷۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبِيْدَةَ ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ۔

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق میں) فرمایا باز رکھا ہم کو کافروں نے بیچ والی نماز سے تا آنکہ آفتاب ڈوب گیا (اس حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا کہ مشہور ہے)

بَابُ ۲۹۰ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے

۴۷۷- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ

حضرت ابو الملیح سے روایت ہے کہ ہم بریدہ کے ساتھ تھے ایک دن، اس دن ابر تھا تو انھوں نے کہا جلدی کرو نماز میں کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھوڑ دی عصر کی نماز اس کے اعمال لغو ہو گئے (یعنی اور مال صالحہ کا ثواب

ف۱: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہیں، بلکہ اور کوئی نماز ہے، اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی، البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واؤ کے ہو جیسے بعض روایات میں منقول ہے تو عصر کی نماز مراد ہو سکتی ہے)۔

عَمَلُهُ.   بھی نہ ملے گا۔ معاذ اللہ!)

بَابُ ۲۹۱ عَدَدِ صَلوٰةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ — حضر میں عصر کی کتنی رکعتیں پڑھے؟

۴۷۸ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر میں ایک بار ہم نے آپ کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا ظہر کی نماز میں تو پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کے موافق جیسے سورۂ سجدہ ہے اور دوسری دو رکعتوں میں اسکا آدھا، اور اندازہ کیا ہم نے آپ کے قیام عصر میں تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھا، اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا۔ ف

---

۴۷۹ - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ظہر میں کھڑے ہوتے تو تیس آیتوں کے موافق ہر رکعت میں پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے موافق پڑھتے۔

بَابُ ۲۹۲ صَلوٰةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ — سفر میں عصر کی کتنی رکعتیں پڑھے؟

۴۸۰ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں ظہر کی، پھر ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ سے تین میل ہے) جاکر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کی)

۴۸۱ - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَنْبَأَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہی تو گویا اس

ف: اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ظہر اور عصر کی حضر میں چار رکعتیں ہیں۔

فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ عِرَاكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ.

کا گھر بار لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہیں یعنی بیان کیا مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے سُنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جائے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے

خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ

٤٨٢- اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ. خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ.

ترجمہ وہی ہے جو گزر گیا۔

٤٨٣- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

ترجمہ وہی ہے جو گزر گیا۔

بَابُ ٢٩٣ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ — مغرب کی نماز کا بیان

٤٨٤- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ.

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا انھوں نے تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اس جگہ میں اور کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا اس جگہ میں (یعنی مزدلفہ میں)

بَابُ ٢٩٤ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ — عشاء کی نماز کی فضیلت

٤٨٥- اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دیر کی عشا کی نماز میں یہاں تک کہ پکارا آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے کہا سو گئے بچے اور عورتیں تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اس نماز کو کوئی نہیں پڑھتا (کیونکہ اس وقت تک اسلام پھیلا نہ تھا صرف مدینے میں تھا) ان دنوں میں کہیں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا سوا مدینے والوں کے

باب ۲۹۵ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ فِی السَّفَرِ — سفر میں عشاء کی نماز

۴۸۶۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَكَمُ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

حضرت حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں تکبیر کے ساتھ پھر سلام پھیرا پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں، پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور انھوں نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

۴۸۷ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ ابْنُ كُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے نماز پڑھی مزدلفہ میں تو تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں، بعد اس کے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس جگہ ایسا ہی کرتے تھے۔

باب ۲۹۶ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَةِ — جماعت کی فضیلت

۴۸۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں، پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، جب پروردگار ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی)، اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

۴۸۹۔ اَخْبَرَنَا كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس حصے

صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

زیادہ ہوتی ہے۔ ف اور رات دن کے فرشتے اکٹھا ہوجاتے ہیں فجر کی نماز میں اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ ف٢

٤٩٠- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ۔

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ۔

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھے گا آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم میں نہ جائیگا۔

بَابٌ ٢٩ فَرْضِ الْقِبْلَةِ — قبلے کی طرف منہ کرنا فرض ہے۔

٤٩١- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھا کیے پھر آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا

٤٩٢- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینے آئے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک

ف١: یعنی جماعت میں پچیس گنا زیادہ ثواب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ٢٧ درجہ زیادہ ہوتی ہے۔
ف٢: پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن کا پڑھنا فجر کا ہونا ہے روبرو (یعنی اس وقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہیں)

بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

نماز پڑھا کیے۔ پھر آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنے کا۔ ایک انصاری حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک جماعت کے پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہی تھی) اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو گیا کعبے کی طرف منہ کرنے کا، وہ لوگ اسی وقت کعبے کی طرف پھر گئے۔

باب ۲۹ الْحَالُ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

کس حال میں کعبہ کے سوا اور کسی طرف منہ کرسکتا ہے؟

۴۹۳- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يُوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑھا کرتے تھے قبل اس کے کہ کعبے کی طرف حکم ہوا منہ کرنیکا، اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے مگر فرض نہیں پڑھتے تھے۔

۴۹۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ آرہے تھے تو اپنے جانور پر نماز پڑھ لیتے، اور اسی باب میں یہ آیت اتری فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ جدھر تم منہ پھیرو اسی طرف اللہ کا منہ ہے۔

۴۹۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.

506 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے سفر میں جدھر وہ رخ کرتی، مالک نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہا ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے

باب ۲۹ اسْتِبَانَةُ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

اگر کسی نے قصداً ایک طرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ ادھر قبلہ نہ تھا (تو نماز ہو جائے گی)

۴۹۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار

صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَ قَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَ كَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اترا اور آپ کو حکم ہوا کعبے کی طرف منہ کرنے کا۔ پس ان لوگوں نے اسی وقت (نماز ہی کی حالت میں) کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے سو گھوم گئے کعبے کی طرف۔ ف ۱۔

۳۰۰۔ كِتَابُ الْمَوَاقِيْتِ — نماز کے اوقات

۴۹۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اِمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ تم نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور انھوں نے نماز پڑھائی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ف۲ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا سمجھو اے عروہ کیا کہتے ہو، عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام اُترے انھوں نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی دوسری، پھر تیسری، پھر چوتھی، پھر پانچویں، آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچوں نماز کا شمار کیا فقط۔

بَابُ ۳۰۱ اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ — ظہر کا اوّل وقت کیا ہے؟

۴۹۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا۔

ف ۱: مدینہ سے بیت المقدس اُتر کی طرف ہے اور کعبہ دکھن کی طرف، تو وہ لوگ اُتر سے دکھن کو گھوم گئے۔

ف ۲: دو دن تک ایک دن سب نمازیں اول وقت پڑھیں، اور دوسرے دن اخیر وقت پھر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے جیسے ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے اگرچہ اس روایت میں وقت کا ذکر نہیں ہے، مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تھی عمر بن عبدالعزیز کو بھی معلوم ہوگی اس لیے عروہ نے صرف اس حدیث کی طرف اشارہ کر دیا، اب شبہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال اس حدیث سے کیونکر پورا ہوگا، کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں دوسرے وقت سے بھی زیادہ دیر کی ہوگی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا۔

عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لاَ يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلاَ يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلاَ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لاَ أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان کیا سیار بن سلامہ نے انھوں نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے، وہ پوچھ رہے تھے ابا برزہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال، شعبہ نے کہا میں نے سیار سے کہا تم نے اس کو سُنا، انھوں نے کہا ہاں سُنا، جیسے میں تم کو سُناتا ہوں، پھر کہا میں نے اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہیں پرواہ کرتے تھے عشاء میں کچھ دیر کرنے کی یعنی آدھی رات تک لیکن نہیں پسند کرتے تھے سو جانے کو عشاء سے پہلے اور ان سے پوچھا انھوں نے کہا آپ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اس وقت پڑھتے کہ آدمی عصر پڑھ کر مدینے کے کنارے پہنچ جاتا، اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت میں نہیں جانتا کیا بیان کیا، پھر میں ان سے ملا اور پوچھا انھوں نے کہا فجر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص جاتا اپنے دوست کے پاس اور اس کا منہ دیکھتا تو پہچان لیتا اور اسمیں ساٹھ آیتوں سے لے کر ۱۰۰ آیتوں تک پڑھتے۔

۴۹۹- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الظُّهْرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جس وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ ظہر کی۔

۵۰۰- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لأَبِي إِسْحَاقَ فِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے شکایت کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے زمین جلنے کی۔ آپ نے اس پر لحاظ نہ کیا (یعنی ظہر میں دیر کرنے کی اجازت نہ دی)

بَابُ ۳۰۲ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ — سفر میں ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۱- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اُترتے تو وہاں سے کوچ نہ

يَرْتَحِلَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

کرتے جب تک ظہر نہ پڑھ لیتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی، انہوں نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی (یعنی دوپہر ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لیتے پھر کوچ کرتے)۔

بَابُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ — جاڑے میں ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۲- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ دِيْنَارٍ أَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ۔

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھتے، اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے۔

بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ — جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنا

۵۰۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈا کرو نماز کو اس لیے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنے سے ہے ف،

۵۰۴- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ ح وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو، یہ جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے۔

بَابُ اٰخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ — ظہر کا اخیر وقت کیا ہے؟

ف: اختلاف کیا ہے علمائ نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر میں تاخیر بہتر ہے یا جلدی پڑھنا، اکثر علمائ اس طرف گئے ہیں کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضوں نے کہا کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے وقت پڑھنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری)۔

۵۰۵- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ أَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلًا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تم کو دین سکھلانے آئے ہیں، پھر نماز پڑھی انھوں نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی (یعنی عریض روشنی جو مشرق کی طرف آسمان کے کنارے دکھلائی دیتی ہے) اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا، پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ جب شفق غائب ہوگئی، پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی۔ جب ذرا اُجالا ہوگیا تھا پھر ظہر کی نماز پڑھی۔ جب سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کا دُونا ہوگیا۔ پھر مغرب کی نماز اسی وقت پڑھی جب آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشاء کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اس کے کہا کہ نمازوں کا وقت یہی ہے کل اور آج کی نمازوں کے بیچ میں۔ ف۱۔

۵۰۶- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَذْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑوں میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا۔ ف۲۔

ف۱: تو ہر نماز کا اوّل اور آخر وقت تبلا دیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا اخیر وقت ایک مثل سایہ تک ہے سوا سایہ اصلی کے، اور یہی قول ہے تمام علماء کا اور صحابہ اکرام کا اور نہیں مخالفت کی اس میں کسی نے۔ مگر ایک روایت ہے ابوحنیفہؒ سے کہ ظہر کا اخیر وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور رَد کرتی ہیں اس کا احادیث صحیحہ پس وہ قابل اعتماد کے نہیں ہے۔

ف۲: قدم ساتواں حصہ ہے آدمی کے قد کا اور گرمی میں سایہ کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سایہ اصلی گرمی میں کم پڑتا ہے کیونکہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے گرمیوں میں ان ملکوں میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ میں اور جاڑوں میں سمت الراس سے ہٹا ہوتا ہے پس سایہ اصلی جاڑوں میں زیادہ ہوگا، اس وجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت میں قریب

بَابُ اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ — عصر کا اوّل وقت کیا ہے؟

۵۰۷- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتوں کو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھ! پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا، اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اسکے برابر ہوگیا۔ (سوا سایۂ اصلی کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور عشاء کی نماز پڑھی جب شفق ڈوب گئی۔ راوی نے کہا پھر دوسرے روز آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہوگیا (تو سایۂ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑھی) اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اس کا دُونا ہوگیا۔ (سایہ اصلی سمیت تو ایک مثل سایہ کے بعد پڑھی) اور مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے۔ عبداللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا عشاء کی نماز پڑھی اور دوسرے روز جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑھی۔ ف۱۔

قریب ہوگی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی میں ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے سے پہلے پڑھتے تھے اور یہ امر باعتبار بُعد اور قُرب کے سے خطِ استوا سے پس اور اقالیم میں اس کا لحاظ نہیں ہوسکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم میں جاڑے کے دنوں میں جب آفتاب قوس یا جدی میں ہو سایۂ اصلی آٹھ یا نو قدم کے برابر ہوتا ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایۂ اصلی دریافت کرکے جب دو قدم یا تین قدم اس سے زیادہ سایہ ہو تو نماز ظہر کی پڑھیں اس صورت میں حدیث کی پیروی ہو جاوے گی کیونکہ مکے میں سایۂ اصلی کی مقدار کم از کم گرمیوں میں نصف قدم تک ہو جاتی ہے بلکہ انیسویں سرطان کو معدوم ہو جاتا ہے اور آپ تین قدم سایۂ تک نماز پڑھتے تو دو یا تین یا تین قدم زیادہ سایہ پر پڑھتے اس طرح جاڑوں میں کم سے کم مقدار سایۂ اصلی کی مکے میں تین قدم ہوتی ہے اور آپ پانچ قدم پر نماز پڑھتے۔ پس اگر اول وقت پڑھتے تو سایۂ اصلی سے دو قدم پر پڑھتے اور جو دیر کرتے تو چار پانچ قدم تک دیر کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر کرے اگر اتنی دیر کرے گا تو عصر کا وقت آجائیگا۔

ف۱: تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایۂ اصلی کے جب ایک مثل سایہ ہوگیا تو پڑھی۔ فرض کریں کہ اگر گرمیوں میں ایک قدم سایۂ اصلی تھا، تو جب آٹھ قدم سایہ ہوگیا اس وقت عصر کی نماز پڑھی اور دوسرے روز جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑھی۔

باب ۳۰: تعجیل العصر — عصر جلد پڑھنا

۵۰۸- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا لَمْ یَظْهَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور دھوپ حجرے کے اندر تھی ابھی سایہ حجرہ سے اوپر (دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔ ف۱

۵۰۹- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰی قُبَاءٍ فَیَاْتِیْهِمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ اَوْ یَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قبا کو جاتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا (حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔)

۵۱۰- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَیَّةٌ وَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑھ کر) عوالی کو پہنچ جاتا، اور آفتاب بلند رہتا۔ ف۲

۵۱۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِی الْاَبْیَضِ۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا۔

ف۱: نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑھے عصر کی یعنی اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہو (سوا سایہ زوال کے) کیونکہ حجرے کے اندر زمین تنگ تھی اور اس کی دیواریں بھی چھوٹی تھیں، اس قدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تھا۔ پس جب دیوار کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو عصر کا وقت آگیا۔ اس وقت دھوپ زمین کے کنارے پر ہو گی اور سایہ مشرقی دیوار پر چڑھا نہ ہو گا۔

ف۲: جیسے بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی مراد اُن سے وہ گاؤں اور دیہات ہیں جو مدینے سے بلندی پر واقع ہیں۔ نووی نے کہا ان گاؤں اور دیہات میں دور سے دور آٹھ میل پر ہیں مدینے سے اور نزدیک سے نزدیک دو میل پر اور بعضے تین میل پر ہیں۔

۵۱۲- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

عَنْ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہیں نے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ پھر گیا میں انس بن مالکؓ کے پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہیں میں نے کہا اے چچا میرے تم نے کون سی نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہے اس نماز کا جس وقت ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۵۱۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں نماز پڑھی پھر ہم آگئے انس بن مالکؓ کے پاس انکو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انھوں نے پوچھا تم نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا ہاں ظہر پڑھ چکے، انھوں نے کہا میں تو عصر پڑھ چکا لوگوں نے کہا آپ نے جلدی پڑھی، انھوں نے کہا میں تو اسی وقت پڑھتا ہوں جس وقت اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا (یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو)

بَابُ ۳۰۸ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ — عصر میں دیر کرنا کیسا ہے؟

۵۱۴- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا۔

عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بصرے میں ان کے گھر گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور ان کا گھر مسجد سے ملا تھا تو جب انسؓ کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا تم نے عصر کی نماز پڑھی؟ ہم نے کہا نہیں ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہیں، انسؓ نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو! ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے تو انسؓ نے کہا میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کر رہا ہے عصر کا (یا انتظار کر رہا ہے سورج کا) جب سورج شیطان کی دونوں چوٹیوں میں ہو گیا۔ ف۔ تو اٹھا اور چار

اللہ عزوجل فیھا الا قلیلا۔ | ٹھونگیں لگا دیں [۲] اللہ کی یاد نہیں کی ان میں مگر تھوڑی۔

۵۱۵- اخبرنا اسحق بن ابراھیم قال حدثنا سفیان عن الزھری عن سالم عن ابیہ۔

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

باب ۳۹ اخر وقت العصر

عصر کا آخری وقت کیا ہے؟

۵۱۶- اخبرنا یوسف بن واضح قال حدثنا قدامۃ یعنی ابن شھاب عن برد عن عطاء ابن ابی رباح۔

عن جابر بن عبد اللہ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فتقدم جبریل علیہ السلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظھر حین زالت الشمس واتاہ حین کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فتقدم جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فتقدم جبریل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی المغرب ثم اتاہ حین غاب الشفق

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نمازوں کا وقت بتلانے کو آئے تو جبرئیل علیہ السلام آگے ہوئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھائی انھوں نے ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا پھر جبرئیل علیہ السلام آئے جب سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا (سوا سایۂ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام آگے بڑھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھائی انھوں نے عصر کی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آئے، جب آفتاب ڈوب گیا۔ اور جبرئیل علیہ السلام آگے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھائی مغرب کی پھر جبرئیل علیہ السلام آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ

---

[۱] یعنی غروب کے وقت شیطان آفتاب کے پاس جاتا ہے اور اپنا سر اس پر رکھتا ہے تو آفتاب اس کے سر کے دونوں کناروں یا دونوں زلفوں کے بیچ میں آجاتا ہے، اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں وہ گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیطان سے خود ہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اس لیے کہ آفتاب پوجنے والا غروب کے وقت اس کی پرستش کرتا ہے۔ اور اس وقت آفتاب اس کی زلفوں یا سر کے دونوں کنارے درمیان میں ہوتا ہے۔

[۲] یعنی جلدی سے چار رکعتیں پڑھ لیں اور دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح سے بیٹھا بھی نہیں، تو ہر ایک رکعت میں گویا ایک ہی سجدہ ہوا اور پھر ہر ایک سجدے میں ٹھہرا بھی نہیں، تو سجدہ کیا ہوا جانور کی ٹھونگ ہوئی۔

فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَأَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ ۔

آپ کے پیچھے، تو نماز پڑھائی عشاء کی، پھر جبرئیل علیہ السلام آئے، صبح صادق ہوتے ہی اور وہ آگے کھڑے ہوئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے، اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھائی فجر کی، پھر دوسرے روز جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا (سایۂ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا، ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اس وقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اس کا دُونا ہو گیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑھائی پھر اس وقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑھائی، پھر ہم گئے اور سو رہے پھر رات گئے) اٹھے تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عشاء کی نماز پڑھائی پھر اس وقت آئے جب فجر کی روشنی پھیل گئی اور صبح ہو گئی لیکن تارے صاف کھلے ہوئے تھے، اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا صبح کی نماز پڑھائی بعد اس کے فرمایا ان دونوں نمازوں کے بیچ میں وقت ہے نمازوں کا (یعنی ایک دن اوّل وقت پڑھیں، اور دوسرے دن آخر وقت، بس یہی وقت ہے نمازوں کا)

بَابُ ۳۱ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

جس نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں اس نے عصر کی نماز پالی

۵۱۷ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عصر کی دو رکعتیں پا لیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پڑھ لی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اس نے پا لیا عصر کو اور فجر کو۔

۵۱۸ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پا لی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت پا لی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ ۔ تو اس نے نماز کو پالیا۔

۵۱۹۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالے تم میں سے کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرا پنی نماز کو اور جب پالے پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سے پہلے تو پورا کرلے اپنی نماز کو۔

۵۲۰۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پائی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو اس نے عصر کی نماز پائی۔ ف۔

۵۲۱۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ ۔

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے طواف کیا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو انھوں نے دوگانہ طواف کا نہیں پڑھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے دوگانہ کیوں نہیں پڑھا ہ معاذ بن عفراء نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک سورج ڈوب نہ جائے۔

بَابُ ۳۱ اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ — مغرب کا اوّل وقت کیا ہے؟

۵۲۲۔ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ۔

ف: یعنی وہ نماز اس کی ادا ہوگی نہ قضا، ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ جس نے نماز فجر کی شروع کی یا عصر کی اور ایک رکعت پڑھی تھی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو اس کی نماز صحیح ہوگئی وہ پوری کرلے اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عصر میں یہی حکم ہے اور فجر کی نماز میں کہتے ہیں کہ وہ باطل ہو جائیگی مگر حدیث سے اس پر کوئی دلیل نہیں رکھتے اور وجہ قیاسی بیان کرتے ہیں وہ صریح حدیث کے مقابلے میں مقبول نہیں ہوسکتی۔

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَّا بَيْنَ رَاَيْتُمْ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے ہر ایک کا نماز کا وقت پوچھا، آپؐ نے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑھ (تجھے اول اور آخر ہر نماز کے وقت اچھی طرح معلوم ہو جائیں گے) اور آپؐ نے حکم دیا بلال رضی اللہ عنہ کو انھوں نے تکبیر کہی فجر ہوتے ہی پھر نماز پڑھی آپؐ نے فجر کی، بعد اس کے حکم دیا ان کو جب آفتاب ڈھل گیا، اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر حکم دیا ان کو اس وقت جب تک کہ آفتاب سفید تھا (اس میں زردی نہ تھی) اور عصر کی نماز پڑھی پھر حکم دیا ان کو جب آفتاب ڈوب گیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر حکم دیا ان کو جب شفق ڈوب گئی اور عشاء کی نماز پڑھی پھر دوسرے دن حکم کیا ان کو تو فجر روشنی میں پڑھی اور ظہر کو بھی ٹھنڈے وقت پڑھا اور بہت ہی ٹھنڈے وقت پڑھا۔ پھر عصر کی نماز پڑھی اور آفتاب تھا لیکن پہلے دن سے دیر کی پھر مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے، پھر حکم کیا تو انھوں نے تکبیر کہی عشاء کی جب تہائی رات گزر گئی اس وقت عشاء کی نماز پڑھی بعد اس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقت پوچھتا تھا، دیکھو تمہارے نماز کے اوقات اس کے بیچ میں ہیں۔

بَابُ ۳۱۲ تَعْجِيْلِ الْمَغْرِبِ

مغرب میں جلدی کرنا

۵۲۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ اسلم سے تھا اور صحابہ میں سے تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے شہر کے کنارے تیر مارتے تھے اور جہاں تیر گرتا تھا اس کو دیکھ لیتے تھے۔ ف۱۔

بَابُ ۳۱۳ تَاْخِيْرِ الْمَغْرِبِ

مغرب میں دیر کرنا

۵۲۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ

ف۱: یعنی اس قدر روشنی میں آپؐ مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ نوویؒ نے کہا یہ امر اجماعی ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑھنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہے اور وہ جو بعض حدیثوں میں شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہے تو بیان جواز کے واسطے ہے۔

تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ

عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَیَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ مخمص میں (ایک مقام کا نام ہے) پھر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر گئے انھوں نے اس کو ضائع کیا (یعنی ادا نہ کر سکے) جو شخص حفاظت کریگا اس نماز کی اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے جب تک تارا نہ نکلے۔ ف۲

بَابُ ۳۱ اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ — مغرب کا اخیر وقت کیا ہے؟

۵۲۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَزْدِیَّ یُحَدِّثُ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ یَرْفَعُهٗ اَحْیَانًا وَاَحْیَانًا لَا یَرْفَعُهٗ) قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَالَمْ یَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَالَمْ یَنْتَصِفِ اللَّیْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دشعبہ نے کہا کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع کہا (یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہیں کہا) ظہر کی نماز کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے، اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق کی تیزی جاتی نہ رہے، اور عشاء کا وقت جب تک ہے کہ آدھی رات نہ گزر جائے، اور فجر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔

۵۲۶- اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اِمْلَاءً عَلَیَّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ یَسْاَلُهٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِیْنَ انْشَقَّ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نماز کے اوقات پوچھتا ہوا آیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اور حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو انھوں نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح صادق ہوئی پھر حکم کیا ان کو انھوں نے

ف۲: مراد وہ تارا ہے جو غروب سے کچھ دیر بعد دکھائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا۔ یہ مقصود نہیں ہے کہ سب تارے نکل آویں، اس لیے کہ روایت کیا ابوداؤد نے ابوایوب سے، اور دارمی نے ابن عباس سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ خیریت سے رہے گی، یا فطرت (یعنی طریقۂ اسلام) پر رہے گی۔ جب تک دیر نہ کرے گی مغرب کی نماز میں یہاں تک گھن جائیں ستارے۔

بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ لِلْفَجْرِ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ اَحْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ.

تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا ابھی دوپہر ہے لیکن آپؐ خوب جانتے تھے (کہ آفتاب ڈھل گیا ہے) پھر حکم کیا ان کو انھوں نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا پھر حکم کیا ان کو انھوں نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو انھوں نے تکبیر کہی عشاء کی جب شفق غائب ہو گئی پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا آفتاب نکل آیا، (یعنی بہت دیر کر کے نماز پڑھی) پھر دیر کی ظہر میں یہاں تک کہ کل جس وقت عصر پڑھی تھی اسکے قریب ہو گیا پھر دیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب عصر پڑھ چکے تو کہنے والا کہتا تھا آفتاب سرخ ہو گیا۔ پھر دیر کی مغرب میں یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کا وقت قریب آ گیا، پھر دیر کی عشاء میں تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے۔

۵۲۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَلَامٍ۔

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ

حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گئے اور ان سے کہا ہم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ اور وہ زمانہ تھا حجاج بن یوسف (ظالم) کا، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ نے ظہر کی نماز ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور سایہ اصلی جوتے کے تسمے کے برابر تھا پھر نماز پڑھی عصر کی جب سایہ آدمی کا اس کے برابر ہو گیا سوائے اس سائے کے جو تسمے کے برابر تھا پھر نماز پڑھی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی عشاء کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑھی فجر کی جب صبح صادق نکلی پھر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اس کے برابر ہو گیا، (سایہ اصلی سمیت) پھر نماز پڑھی عصر کی جب سایہ آدمی کا اس کے دو کے برابر ہو گیا اتنا دن تھا کہ اگر آدمی مدینے سے اونٹ پر سوار ہو کر متوسط چال سے چلے تو شام تک ذوالحلیفہ پہنچ جائے (ذوالحلیفہ مدینے سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑھی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی عشاء کی تہائی رات کو یا آدھی رات کو شک ہے

فَاسْفَرَ — راوی کو پھر نماز پڑھی فجر کی روشنی میں۔

بَابُ ۳۱۵ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ — مغرب پڑھ کر عشاء سے پہلے سو جانا مکروہ ہے۔

۵۲۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ حِيْنَ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو برزہؓ کے پاس گیا تو میرے باپ نے ان سے پوچھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کیونکر پڑھتے تھے انھوں نے کہا ظہر کی نماز جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو اس وقت پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا، اور عصر اس وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی اپنے مکان کو پہنچ جاتا اور وہ کنارے میں ہوتا مدینے کے عصر پڑھ کر اور آفتاب صاف اور بلند ہوتا، اور بھول گیا میں جو ابو برزہ نے مغرب کے باب میں کہا، اور آپ پسند کرتے تھے عشا میں دیر کرنا جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا سے پہلے سو جانے کو، اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکتے جب ہر شخص اپنے دوست کو پہچاننے لگتا اور پڑھتے اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک۔

بَابُ ۳۱۶ اَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَاءِ — عشاء کا اول وقت کیا ہے؟

۵۲۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهٗ جَاءَهٗ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهٗ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب آفتاب ڈھل گیا، اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ظہر کی نماز پڑھو جب آفتاب جھک گیا، پھر ٹھہرے رہے جب سایہ ہر ایک آدمی کا اس کے برابر ہو گیا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عصر کی نماز پڑھو، پھر آپ ٹھہرے رہے جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مغرب کی نماز پڑھو آپ اٹھے اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا تھا پورا پھر آپ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جب شفق ڈوب گئی تو

الشَّفَقُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَآءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَآءَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَآءَهُ جِبْرَئِيْلُ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْعِشَآءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَهُ حِيْنَ اسْفَرَّ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

جبرئیل آئے اور کہا اٹھو اے محمد عشاء کی نماز پڑھو آپ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھی پھر جبرئیل صبح نکلتے ہی (اندھیرے منہ) آئے اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فجر کی نماز پڑھو آپ کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھی، پھر دوسرے دن جبرئیل آئے جب سایہ آدمی کا اس کے برابر ہو گیا اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اس کے دو کے برابر ہو گیا اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کے لیے جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا، اسی وقت جس وقت پہلے روز آئے تھے اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھو، آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر عشاء کے لیے اس وقت آئے جب تیسرا حصہ رات کا گزر گیا اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھو۔ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب خوب روشنی ہو گئی۔ اور کہا اٹھو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھو آپ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا ان دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے۔

بَابُ تَعْجِيْلِ الْعِشَآءِ ۳۱۷

عشاء میں جلدی کرنا

۵۳۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَاٰهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَإِذَا رَاٰهُمْ قَدْ أَبْطَؤُا أَخَّرَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے (یعنی آفتاب ڈھلتے ہی) اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور صاف ہوتا، اور مغرب کی نماز جب آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو جلدی پڑھ لیتے، اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے۔

باب ۳۱۸ الشَّفَق — شفق ڈوبنے کا وقت

۵۳۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں عشاء کا وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم عشاء اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے ف۱۔

۵۳۲- اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت یعنی عشاء کے وقت کو جانتا ہوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے۔

باب ۳۱۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَاْخِيرِ الْعِشَاءِ — عشاء کی تاخیر مستحب ہے۔

۵۳۳ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ۔

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي اَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُؤَخَّرَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے باپ دونوں ابوبرزہ سلمی کے پاس گئے۔ میرے باپ نے ان سے کہا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو وہ تو سورج ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے کنارے پہنچ جاتا، اور آفتاب صاف اور بلند رہتا، سیار نے کہا میں بھول گیا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا۔ پھر سیار نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشاء کی نماز میں دیر کرنے کو جسے تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور

ف۱: تیسری رات کا چاند دو گھنٹے رات تک رہتا ہے پس اگر چھ بجے شام ہو تو گویا آٹھ بجے عشاء کی نماز پڑھے۔

بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ۔

عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چلتے کہ آدمی اپنے جان پہچان والے کو پہچاننے لگتا، اور ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اس میں پڑھتے۔

٥٣٤- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِيْنِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا إِلَّا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوهَا إِلَّا هٰكَذَا۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عطاءؒ سے کہا تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے عشاء پڑھنے کیلئے خواہ میں امام ہو کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں۔ عطاءؒ نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوٰۃ الصلوٰۃ۔ عطاءؒ نے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سن کر) نکلے گویا میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کو۔ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا اپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے۔ ابن جریجؒ نے کہا میں نے مضبوطی سے دریافت کیا عطاءؒ سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا تھا؟ انھوں نے بتایا جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا، تو عطاءؒ نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر پر رکھا، یہاں تک کہ کنارے انگلیوں کے سر کے آگے آ گئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو پھرایا سر پر یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کان کے اس کنارے پر آ گئے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی یا داڑھی جیسے کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ کے ایک کونے پر لے گئے (یعنی ہاتھوں کی انگلیوں کو) لیکن بالوں کو انگلیوں سے پکڑا نہیں (یعنی صرف بالوں کو دبا کر پانی نکال دیا) بس ایسے ہی کیا (یعنی دبایا) پھر آپ نے فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گذرتا تو میں ان کو حکم دیتا اسی وقت نماز پڑھنے (یعنی عشاء کی نماز اتنی رات گئے پڑھا کریں)

٥٣٥- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ

ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ فَنَادَى الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَ الْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ الْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَ يَقُوْلُ اِنَّهُ الْوَقْتُ۔

رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ تب عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکارا الصلوٰۃ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سو گئے بچے اور عورتیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم برس کر نکلے۔ اور پانی آپ کے سر سے ٹپک رہا تھا۔ آپ فرماتے تھے یہی وقت ہے نماز کا۔

۵۳۶ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تھے عشاء کی نماز میں۔

۵۳۷ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری امت پر تو میں ان کو حکم کرتا عشاء کی نماز میں دیر کرنے کا اور ہر نماز کیلیے مسواک کرنے کا۔

بَابُ ۲۲ اٰخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ — عشاء کے آخری وقت کا بیان

۵۳۸ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکارا اور عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) بچے اور عورتیں سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا (روئے زمین پر ان دنوں میں) اس نماز کا انتظار سوا تمہارے کوئی نہیں کرتا۔ (ان دنوں میں سوا مدینے کے اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی کیونکہ اسلام پھیلا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا پڑھا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے سے تہائی رات تک۔

۵۳۹ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا (تو میں عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا)

۵۴۰ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم ٹھہرے رہے (مسجد میں) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے عشاء کی نماز کیلیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپ نے فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو اس کا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوائے تمہارے اور اگر میری امت پر بار نہ گزرتا تو میں ان کے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا۔ بعد اس کے آپ نے حکم دیا مؤذن کو اس نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی۔

۵۴۱ - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہمارے ساتھ مغرب کی پھر نہ نکلے آپ یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہے (یعنی گویا نماز پڑھ رہے ہو) جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھ کو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کو پڑھنے کا۔

۵۴۲ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

حضرت حمید سے مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں آپ نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی قریب آدھی رات کے پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی میں ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو انس رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو۔ علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ نے عشاء کی نماز میں دیر کی آدھی رات تک۔

بَابٌ ۳۲ الرُّخْصَةُ فِي اَنْ يُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ — نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے کی اجازت ف۱

۵۴۳ اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے' اذان دینے میں اور اول صف میں کھڑے ہونے میں تو نہ پاتے ان دونوں کو (یعنی اذان دینا نہ ہوسکتا یا صف اول میں نہ مل سکتے) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت کے) تو ضرور قرعے ڈالتے (یعنے اس قدر جھگڑا کرتے کہ اس کا فیصلہ بغیر قرعے کے نہیں ہوسکتا، اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا وہ اذان دیتا اور اول صف میں شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعے) کے لیے سویرے جانے میں جو کچھ ثواب ہے (یا ہر نماز کے اول وقت پڑھنے میں) تو جلدی کرتے اس طرف' اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنی عشاء کی نماز) اور فجر کی نماز میں آنے کا البتہ سرین گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر اپاہج بھی ہوتے، چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو سرینوں کے بل آتے)

بَابٌ ۳۳ الْكَرَاهِيَةُ فِيْ ذٰلِكَ — عشاء کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے۔

۵۴۴ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ

ف۱: عرب کے گنوار مغرب کی نماز کو عشاء اور عشاء کو عتمہ کہا کرتے تھے۔ عتمہ کہتے ہیں تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو اندھیری اور تاریکی میں پڑھتے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے کے اپنے جانوروں کا دودھ دوہتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے منع کیا عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنواروں کی اصطلاح ہے اور جاہلوں کی پس کیا ضرور ہے کہ اہل علم بھی ان کی اصطلاح پر عمل کریں بلکہ عشاء کی نماز کہیں جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ کلام اللہ میں وارد ہے۔ اب جو بعض حدیثوں میں اس نماز کو عتمہ کہا ہے اس کی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ اطلاق نہی سے پہلے ہوگا، دوسرے یہ کہ یہ نہی تنزیہی ہے۔ پس جائز ہے اطلاق عتمہ کا عشاء پر تیسرے یہ کہ اطلاق ان گنواروں کے سمجھانے کے لیے ہوگا جو عشاء کو عتمہ کہتے تھے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَآءُ ۔

وسلم نے فرمایا غالب آویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں (یعنی البتہ ہو کر وہ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم بھی ان کی پیروی کر کے عتمہ عتمہ کہنے لگو، یہ نہ کرو بلکہ تم عشاء کی نماز کہا کرو!) وہ تو اندھیرا کر دیتے ہیں، اپنے اونٹوں پر (یعنی اونٹوں کے دوہنے میں مصروف رہتے ہیں) اس نماز کا نام عشاء ہے۔

۵۴۵- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَآءُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجائیں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں اس کا نام عشاء ہے۔

بَابُ ۳۲۳ اَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ — صبح کی نماز کا اوّل وقت کیا ہے

۵۴۶- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ صبح ہو گئی (یعنی روشنی صبح صادق کی دکھائی دی۔)

۵۴۷- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے فجر نکلتے ہی نماز کا حکم کیا اور نماز پڑھائی پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی اس کے بعد فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا، ان دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۲۴ التَّغْلِيْسُ فِي الْحَضَرِ — سفر نہ ہو تو فجر اندھیرے میں پڑھنا

۵۴۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے پھر عورتیں اپنی چادریں لپیٹی جاتی تھیں (نماز پڑھ کر) پہچانی نہ جاتی تھیں اندھیرے سے۔

۵۴۹۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورتیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں صبح کی اپنی چادر لپیٹے ہوئے پھر لوٹ کر جاتیں تو ان کو کوئی پہچانتا نہ تھا اندھیرے کے سبب سے۔

بَابُ ۳۲۵ التَّغْلِيسِ فِي السَّفَرِ

سفر میں فجر اندھیرے میں پڑھنا

۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنے جس دن خیبر پر حملہ کیا تھا) صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑھی اور آپؐ قریب تھے خیبر والوں سے پھر حملہ کیا ان پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو گیا خیبر دوبارہ ہم جب اُتریں گے کسی قوم کے میدان میں تو بری ہو گی صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہوں گے اور ہم فتح پائیں گے الیسا ہی ہوا اللہ تعالےٰ نے خیبر فتح کرا دیا اور تمام مال واسباب کافروں کا مسلمانوں کے ہاتھ لگا اور کچھ کافر قتل کیے گئے کچھ جلاوطن ہو گئے کچھ وہیں مسلمانوں کی رعایا بن کر رہنے لگے۔)

بَابُ ۳۲۶ الْإِسْفَارِ

فجر روشنی میں پڑھنا۔

۵۵۱۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کر و فجر کی نماز کو۔ ف

ف: امام طحاوی حنفی نے اس کے یہ معنی بیان کیے کہ شروع کرو فجر کی نماز اندھیرے میں لیکن اس میں قرأت اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی ہو جائے اور یہ وجہ اچھی ہے واسطے مطابقت کے ان حدیثوں کیساتھ جن میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا منقول ہے۔

۵۵۲- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ.

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ بِالْأَجْرِ.

حضرت محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا روشن کر دو گے تم فجر کو اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا۔

بَابُ ۳۲۷ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

جس نے نماز فجر کا ایک سجدہ قبل طلوع آفتاب پالیا اس کا کیا حکم ہے؟

۵۵۳- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے اس نے عصر کو پالیا۔

۵۵۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی سورج ڈوبنے سے پہلے تو اس نے عصر کی نماز پالی۔

بَابُ ۳۲۸ آخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ

صبح کا اخیر وقت کیا ہے؟

۵۵۵- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچ میں پڑھتے تھے (یعنی عصر تم سے پہلے پڑھتے تھے) اور مغرب آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشاء جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور فجر کی نماز اس وقت پڑھتے

عَلٰی اِثْرِہٖ وَیُصَلِّی الصُّبْحَ اِلٰی اَنْ یَّنْفَسِحَ الْبَصَرُ۔ کہ نگاہ پھیل جاتی (یعنی روشنی ہو جاتی اور سب چیزیں دکھائی دینے لگتیں)۔

بَابُ ۳۲۹ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی۔

۵۵۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةٍ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔ ف۔

۵۵۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔

۵۵۸- اَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔

۵۵۹- اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

۵۶۰- اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِيُّ۔

ف: اس حدیث سے کئی مسائل نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہو گئی یا لڑکا بالغ ہو گیا یا دیوانہ ہوشیار ہو گیا تو وہ نماز اس کو ادا کرنا لازم ہو گئی، دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گزر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب نکل آیا عصر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کر لے اور نماز اس کی ادا ہوئی نہ قضا۔ تیسرے یہ کہ جو شخص امام کے ساتھ ایک رکعت پالے تو اس نے جماعت کا ثواب پالیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعے کی یا اور کسی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز پوری ہو گئی (یعنی وہ نماز اس کو مل گئی، اب اگر ایک جمعے کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ مل گیا، ایک رکعت اور پڑھ لے۔

۵۶۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پالی کسی نماز کی تو اس نے وہ نماز پالی مگر جس قدر جاتی رہی اس کو ادا کر لے۔

بَابُ السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا ۳۳ — جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے انکا بیان۔

۵۶۲ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہیں (یعنی شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تو چوٹیاں اس کی آفتاب کے دونوں طرف ہوتی ہیں غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجیں ان کا پوجنا اور سجدہ میرے لیے ہو) پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے پھر جب سیدھا ہوتا ہے دوپہر کو تو پھر شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب ڈھل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے منع کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتوں میں نماز پڑھنے سے ؂

۵۶۳۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ۔

ف ۱: یعنی طلوع اور غروب اور دوپہر کو اب یہ ممانعت عام ہے ہر نماز کے لیے فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض نہ ہو جسکا وقت جاتا ہو وہ تو بالاتفاق درست ہے، یہ امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے اور شافعی رح اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ ان سب وقتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے بلا کراہت کے اور امام احمد رح کے نزدیک طواف کا دوگانہ ادا کرنا جائز ہے۔ بدلیل حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہے۔

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے یا جنازہ دفن کرنے سے ایک تو جس وقت آفتاب نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاوے تیسرے جس وقت آفتاب جھک جاوے ڈوبنے کو ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے ف ۱۔

بَابُ ۳۲ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ — صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

۵۶۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے عصر کے بعد یہاں تک آفتاب ڈوب جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے۔

۵۶۵- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے سنا ان میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ سب سے زیادہ چہیتے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ آپ نے منع کیا نماز پڑھنے سے بعد فجر کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے اور بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے۔

بَابُ ۳۳ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ — آفتاب نکلتے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے

ف ۱: بعضوں نے کہا ہے کہ مراد دفن کرنے سے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن کرنا ہر وقت جائز ہے۔ اور نووی نے کہا یہ تاویل بھی ضعیف ہے اس لیے کہ نماز جنازہ ان تینوں اوقات میں جائز ہے بلا کراہت بالاجماع پس ٹھیک یہ ہے کہ مقصود ممانعت ہے دفن سے ان اوقات میں جب قصداً ان اوقات کا انتظار کیا جاوے لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقاً یہ اوقات آجائیں تو دفن میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ احناف کے نزدیک نماز جنازہ بھی ان اوقات .... میں مکروہ ہے جب قصداً ہو۔ پس دعویٰ اجماع کا مسلم نہیں ہو سکتا۔

صلى الله عليه قَالَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قصداً نماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو۔

۵۶۷۔ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَانَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے۔

باب ۳۲ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ

ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۸۔ اَخْبَرَنَا الْحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ۔

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تین وقتوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے نماز پڑھنے سے یا مردوں کو دفنانے سے، ایک تو جب آفتاب نکلے یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسری جب ٹھیک دوپہر کو کھڑے ہو یہاں تک کہ جھک جاوے آفتاب، تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

باب ۳۳ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۹۔ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ۔

اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى الطُّلُوْعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى الْغُرُوْبِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ۔

اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے تھے میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک آفتاب ڈوبے۔

۵۷۱۔ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۵۷۲۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوٗسٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے۔

۵۷۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ منع کرنے لگے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے سے حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ قصداً تم اپنی نماز کو آفتاب نکلتے یا ڈوبتے نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کی دو زلفوں میں۔

۵۷۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي

ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تُشْرِقَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکل آئے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے میں یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جائے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز میں یہانتک کہ بالکل ڈوب جائے۔

۵۷۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْأُخْرَى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغَى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ قِيدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی ایسا وقت ہے جس میں اللہ سے نزدیکی زیادہ ہو؟ یا اس وقت میں اللہ کی یاد کی جاوے؟ آپ نے فرمایا ہاں سب اوقات سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو (کیونکہ اس وقت پروردگار عالم جل شانہٗ اترتا ہے پہلے آسمان پر) پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنے والوں میں سے ہو اس وقت میں تو ہو جا کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں (تو امید ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلنے تک اس لیے آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت ہے کافروں کی نماز کا تو اس وقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ۔ یہاں تک کہ ایک نیزے سے برابر بلند ہو جائے اور اس

الشَّمْسُ اعْتَدَلَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ۔

کی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک رہتے ہیں نماز میں یہاں تک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کو (یعنی کسی طرف اس کا سایہ نہیں پڑتا) جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے۔ اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور وہ پھونکا جاتا ہے تو اس وقت نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگے۔ (آفتاب کے ڈھل جانے سے) پھر نماز میں فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہیں آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے۔

بَابُ ۳۳ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ — عصر کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت

۵۷۶ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ الْأَجْدَعِ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید اور اونچا ہو۔

۵۷۷ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ۔

عَائِشَةُ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد جو دو رکعتیں میرے پاس آ کر پڑھا کرتے تھے کبھی نا نہ نہیں کیں۔

۵۷۸ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ۔

عَائِشَةُ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس آئے تو دو رکعتیں پڑھیں۔

۵۷۹ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا وَالْأَسْوَدَ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى۔

عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عصر کے بعد میرے یہاں ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۵۸۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَعَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت عائشہ نے کہا دو نمازوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں کیا میرے گھر میں چھپے اور کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۸۱- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ -

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے ان دو رکعتوں کو جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے ایک بار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا آپ بھول گئے تو ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھ لیا۔ اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو مضبوطی سے پڑھتے (یعنی ہمیشہ اس کو پڑھا کرتے۔)

۵۸۲- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ..

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، انہوں نے آپ سے ذکر کیا کہ یہ رکعتیں خلاف معمول آپ نے کیسی پڑھیں؟ آپ نے فرمایا یہ دو رکعتیں ہیں جن کو ظہر کے بعد میں پڑھتا تھا، آج میں ان کو نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ عصر پڑھ لی (تو میں نے عصر کے بعد ان رکعتوں کو پڑھ لیا۔

۵۸۳- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کام ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ نہ سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پڑھ لیں۔

باب ۳۳۶ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت

۵۸۴- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ

حضرت عمران بن حدیر سے روایت ہے میں نے لاحق سے پوچھا ان دو رکعتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر ان کو پڑھا کرتے تھے تو معاویہ نے ان سے کہلا بھیجا یہ دو رکعتیں کیسی ہیں آفتاب ڈوبنے کے وقت (یعنی تم

إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام سلمہ پر رکھا ام سلمہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز آپ کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے ان کو پڑھا پھر میں نے آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے۔

بَابُ ۳۳۷ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ — مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۵۸۵- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ.

أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هٰذَا أَيُّ صَلٰوةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هٰذِهِ صَلٰوةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالخیر سے روایت ہے ابوتمیم جیشانی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کون سی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو کہا یہ وہ نماز ہے جس کو ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۳۸ الصَّلٰوةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ — بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا

۵۸۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فجر ہو جاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی (یعنی فجر کی سنتیں) پڑھتے تھے اور کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے۔

بَابُ ۳۳۹ إِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ إِلَى أَنْ يُصَلَّى الصُّبْحُ — بعد فجر ہو جانے کے (نفل) نماز پڑھنا فرض پڑھنے تک

۵۸۷ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَيُّوبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپ نے فرمایا ایک آزاد شخص (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام

اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اُخْرٰى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَمَا دَامَتْ كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهِ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

(بلال رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جس میں دوسرے وقتوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہو آپ نے فرمایا ہاں رات کا اخیر حصہ، اس وقت جتنی مناسب سمجھے نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک، پھر ٹھیر جا یہاں تک کہ آفتاب نکلے اور ڈھال کی طرح رہے (یعنی اس کی روشنی نہ پھیلے) یہاں تک کہ پھیل جائے پھر جتنی تجھ سے ہو سکیں نفل پڑھ یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر کھڑا ہو (یعنی اس کا سایہ نہ پڑے ادھر ادھر ٹھیک دوپہر کو بعض ملکوں میں بلکہ مکے میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھیر جا یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا ہے دوپہر کو پھر (نفل) نماز پڑھ عصر کی نماز تک پھر ٹھیر جا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں۔

بَابُ ۴۳ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ — مکے میں ہر وقت نماز کا درست ہونا

۵۸۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کی مت منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات یا دن کو۔ ف۱

بَابُ ۴۴ اَلْوَقْتِ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ — مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے؟ ف۲

ف۱ اسی حدیث سے استدلال کیا ہے امام شافعی نے نماز کے جائز ہونے پر ہر وقت میں خواہ طلوع کا وقت ہو یا غروب کا یا دوپہر کا۔

ف۲۔ امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء میں جمع کرنا جائز ہے دور دراز سفر میں اور مختصر سفر میں ان کے دو قول ہیں اور دراز سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہے یعنی چوبیس کوس جس کی معتدل دو منزلیں ہوتی ہیں اور افضل یہ ہے کہ اگر منزل میں اترا ہو تو ظہر کے وقت عصر بھی پڑھ لے اور جو چل رہا ہو تو ظہر میں دیر کرے اور عصر کے وقت دونوں کو پڑھ لے، اور جائز ہے جمع کرنا بارش کی حالت میں ظہر عصر اور مغرب عشاء میں لیکن امام مالک کے نزدیک فقط مغرب اور عشاء میں جمع درست ہے کیونکہ بارش میں تکلیف ہوتی ہے عشاء اور مغرب علیحدہ علیحدہ پڑھنے میں نہ ظہر اور عصر کے علیحدہ علیحدہ پڑھنے میں، اور مریض (بیمار) کو جمع کرنا شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں، اور امام احمد اور ایک جماعت شافعیہ کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمع بالکل درست نہیں ہے سفر میں نہ بارش میں نہ بیماری میں مگر مزدلفہ میں اور عرفات میں حج کے دنوں میں، اور احادیث صحیحہ حجت ہیں ان کے اوپر جن سے جائز

۵۸۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو دیر کرتے ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک پھر اُترتے اور دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے اگر آفتاب کوچ کرنے سے پہلے ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے۔

۵۹۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی تو آپ جمع کرتے تھے ظہر عصر اور مغرب عشاء کو ایک روز آپ نے ظہر کی نماز میں دیر کی پھر نکلے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر گئے پھر نکلے تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔

بَابُ ۳۴ بَيَانِ ذٰلِكَ — جمع کرنے کا بیان

۵۹۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ إِنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ

حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کے باپ کی نماز کا حال، اور یہ پوچھا کہ وہ کبھی جمع کرتے تھے نمازوں کو سفر میں؟ انہوں نے کہا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں تھیں انہوں نے لکھا میرے باپ کو اور وہ اپنی کھیتی میں تھی کہ میں دنیا کے آخیر روز میں ہوں اور آخرت کے پہلے روز میں ہوں (یعنی قریب موت کے ہو رہی ہوں) یہ دیکھ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور جلدی چلے جب ظہر کا وقت آیا تو مؤذن نے ان سے کہا الصلوٰۃ (یعنی نماز کا وقت آگیا) انہوں نے کچھ خیال نہیں کیا جب وہ وقت آگیا جو ظہر اور عصر کے درمیان میں ہوتا ہے (یعنی ظہر کا آخری وقت جس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے) تو اُترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (ظہر کی) پھر جب میں سلام پھیروں

ہونا جمع کا ہر سفر میں معلوم ہوتا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے جمع کرنا حضر میں کسی حاجت دینی یا دنیوی کے لیے بشرطیکہ عادت نہ کرے۔

فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ۔

تو تکبیر کہہ (عصر کی) پھر دونوں نمازیں پڑھیں، جب آفتاب ڈوب گیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ انہوں نے کہا ایسا ہی کرو جیسے ظہر اور عصر میں کیا تھا اور چلے گئے۔ جب تارے گھن گئے تو اترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (مغرب کی) پھر جب میں سلام پھیروں تو تکبیر کہہ (عشاء کی) پھر دونوں نمازیں پڑھیں اور فراغت پا کر ہماری طرف منہ کیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کو ایسا کام درپیش ہو جس کے بگڑ جانے کا خوف ہو تو اسی طرح نماز پڑھے۔

بَابُ ٤٣ الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ — جس وقت میں مقیم بھی جمع کر سکتا ہے اس کا بیان

۵۹۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی مدینہ میں آٹھ رکعتیں (ظہر اور عصر کی) ملا کر دیر کی آپ نے ظہر میں اور جلدی کی عصر میں، اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء کی) ملا کر دیر کی آپ نے مغرب میں اور جلدی کی عشاء میں ف۱

ف۱ صحیح مسلم میں ہے ابن عباس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کر پڑھا ظہر اور عصر کو مدینے میں بغیر خوف اور سفر کے اور ایک روایت میں ہے کہ بغیر خوف اور بارش کے۔ سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آپ کی غرض یہ تھی کہ میری امت پر حرج نہ ہو۔ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ ابن عباس نے ایک دن عصر کے بعد ہم کو خطبہ سنایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے، لوگ نماز نماز پکارنے لگے۔ ایک شخص بنی تمیم میں سے آیا جو نہ تھکتا تھا نہ جھکتا تھا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہے جاتا تھا، ابن عباس نے کہا کیا تو مجھ کو سنت کا طریقہ سکھلاتا ہے۔ تیری ماں نہیں (یہ ایک افسوس کا کلمہ ہے۔ عرب کہا کرتے ہیں لَا أَبَ لَكَ لَا أُمَّ لَكَ جب کوئی جہالت اور حماقت کی بات کرتا ہے یعنی تیرا باپ نہیں ہے جو تجھ کو تربیت کرتا) میں نے حضور کو دیکھا آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر میں اور جمع کیا مغرب اور عشاء میں عبداللہ بن شقیق نے کہا مجھ کو شبہ ہوا اس امر میں تو میں ابو ہریرہ کے پاس گیا، انہوں نے کہا سچ ہے۔
دوسری روایت میں ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم جمع کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو۔ نووی نے کہا علماء نے اس مقام پر کئی تاویلیں کی ہیں اور ترمذی نے اپنی اخیر کتاب میں کہا ہے کہ میری کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کے ترک پر امت نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مدینے میں بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اور حدیث شراب پینے والے کی کہ چوتھی مرتبہ اس کو قتل کرو اور خیر شراب پینے والے کے قتل کی حدیث تو منسوخ ہے امت کے اتفاق سے، اور لیکن حدیث ابن عباس کی تو نہیں اتفاق کیا ہے امت نے اس کے ترک پر، بلکہ ان کے اقوال مختلف ہیں اس حدیث میں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ جمع بارش کے عذر کی وجہ سے تھا۔ اور باطل کرتی ہے اس کو دوسری روایت جس میں

۵۹۳- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے بصرے میں پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) اور عصر کی نماز پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنی نفل نہیں پڑھا) اور مغرب اور عشاء کی اسی طرح پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی کسی کام کی وجہ سے ایسا کیا، ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں پڑھیں بیچ میں ان کے کوئی نماز نہ تھی۔

بَابُ ۴۴ الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مسافر مغرب اور عشاء کس وقت جمع کرے

فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ابر کی حالت کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر ابر کھل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی بھی نماز پڑھ لی اور یہ باطل ہے اس وجہ سے کہ اسی حدیث میں ہے جمع کیا آپ نے درمیان مغرب اور عشاء کے، پس کہا اسی روز وہ حو کا ہوا مغرب اور عشاء میں بھی حالانکہ دھوکا مغرب اور عشاء میں ممکن نہیں ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جمع صوری ہے یعنی ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول وقت اور ایسا ہی مغرب اور عشاء میں کیا جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز میں دیر کی اور عصر کی نماز میں جلدی کی پس ظاہرًا جمع ہوا اور فی التحقیقت جمع نہ تھا۔ لیکن یہ تاویل بھی ضعیف ہے یا باطل ہے۔ اس لیے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے۔ اور ابن عباس کا قول جب انہوں نے خطبہ پڑھا، اور دلیل لانا ان کا حدیث سے، اور تصدیق کرنا ابوہریرہ کا ان کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو۔ علاوہ اس کے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس جمع سے یہ تھا کہ آپ کی امت پر حرج نہ ہو، اسی وقت بن سکتا ہے جب جمع تحقیقی مراد ہو، اور اگر جمع صوری مراد ہو تو بجوض رفع حرج کے زیادتی حرج لازم آتی ہے اس لیے کہ پہچاننا آخر اور اول وقت کا اس طرح سے کہ جب ایک نماز سلام پھیرے، تو دوسری نماز کا وقت آ جائے عوام پر کیا خواص پر بھی نہایت دشوار ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کی حالت پر، یا اور کسی عذر پر، اور یہی قول ہے امام احمد اور قاضی حسین کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے، اور یہی قول مختار ہے تاویل میں لیکن رد کرتا ہے اس کو فعل ابن عباس کا اور اگر مرض یا عذر مسلم کیا جائے واسطے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ثبوت اس کا اور صحابۂ کرام کے لیے جو جمع میں شریک تھے دشوار ہے۔

نووی نے کہا ایک جماعت اماموں کی اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازوں میں جائز ہے حضر میں بشرطیکہ اس کی عادت نہ کر لے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب میں سے امام مالک کے، اور نقل کیا ہے اس کو خطابی نے قفال شاشی سے، انہوں نے ابو اسحاق مروزی سے، انہوں نے ایک جماعت سے اہل حدیث کی، اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور مؤید ہے اس کو ظاہر قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہ حرج نہ ہو آپ کی امت پر تو نہیں بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادۃ)۔

۵۹۴- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَی الْحِمٰی لَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰی ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ عَلٰی اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑا حمیٰ تک (جو ایک مقام کا نام ہے قریب مکہ کے) جب آفتاب ڈوب گیا تو میں ڈرا ان سے یہ کہتے ہیں کہ نماز کا وقت آگیا، وہ چلے گئے یہاں تک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی چھاگئی عشاء کی اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر (عشاء کی) دو رکعتیں اس کے بعد پڑھیں، اس کے بعد کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔

۵۹۵- اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِی السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی سفر میں تو آپ دیر کرتے مغرب کی نماز میں یہاں تک کہ جمع کرتے مغرب اور عشاء کو۔

۵۹۶- اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِسَرِفَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آفتاب ڈوب گیا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر جمع کیا دونوں نمازوں کو سرف میں جاکر (سرف ایک موضع ہے مکے سے دس میل کے فاصلے پر۔

۵۹۷- اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتّٰی يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت تک پھر جمع کر لیتے ان دونوں کو اور دیر کرتے مغرب میں پھر جمع کر لیتے مغرب اور عشاء کو جب شفق ڈوب جاتی۔

۵۹۸- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ

نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ يُرِيْدُ اَرْضًا لَّهُ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ

حضرت نافع سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر میں، وہ اپنی زمین میں جاتے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید اس قدر بیمار ہیں (کہ قریب موت کے ہو رہی ہیں) تو تم چل کر زندگی میں ان سے مل لو (وہ بی بی تھیں عبداللہ بن عمر کی) یہ سن کر وہ

عہ لشدۃ المرض ارسلت الیک ۱۲۔

الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا۔

جلدی جلدی چلے اور ان کے ساتھ ایک شخص تھا قریش میں سے جو برابر برابر چلتا تھا تو آفتاب ڈوب گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں سمجھتا تھا کہ وہ نماز کا بہت خیال رکھتے ہیں جب انہوں نے دیر کی تو میں نے کہا الصلوٰۃ یرحمک اللہ! انہوں نے میری طرف دیکھا اور چلے گئے (یعنی چلنا موقوف نہ کیا) یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کو ہوگئی اس وقت اُترے اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر عشاء کی نماز پڑھی اس وقت شفق ڈوب گئی تھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی کرتے۔

۵۹۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتّٰى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت نافع سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے سے آئے جب شام ہوئی تو وہ چلتے رہے یہاں تک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے کہ وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوٰۃ وہ چپ ہو رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی، پھر اُترے اور نماز پڑھی اتنے میں شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھی، بعد اس کے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا۔

۶۰۰- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى

حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر کی نماز کو پوچھا تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جمع کرتے تھے نمازوں کو سفر میں تو انہوں نے کہا نہیں، اگر مزدلفے میں (حج کے دنوں میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے) پھر آگاہ ہوا تو کہا کہ عبداللہ بن عمر کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں نے کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دُنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے۔ (یعنی مر رہی ہوں) یہ سن کر عبداللہ بن عمر سوار ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا بہت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو مؤذن نے کہا الصّلوٰۃ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (ابوعبدالرحمٰن کنیت تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی) وہ چلتے رہے، جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی وہ وقت جس کے بعد دوسری نماز کا وقت تھا) تو اُترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب میں سلام پھیروں ظہر کا تو اسی جگہ تکبیر

لْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْاَوَّلِ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَقَامَ مَكَانَهٗ فَصَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمْ اَمْرٌ يَّخْشٰى فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

کہا اس نے تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے ظہر پڑھی دو رکعتیں، پھر سلام پھیرا، مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد سوار ہوئے اور جلدی چلے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا، پھر مؤذن نے کہا نماز اے ابا عبدالرحمٰن! انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی کرو (یعنی پہلی نماز میں دیر کرو) جب اخیر وقت آجائے تو دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو) پھر چلا یہاں تک کہ جب تارے کھل کر نکل آئے تو اترے اور کہا تکبیر کہہ! پھر جب سلام پھیروں تو تکبیر کہہ! اس کے بعد انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں، پھر اسی جگہ کھڑے ہو کر عشاء کی نماز پڑھی اور فقط ایک سلام پھیرا، اپنے منہ کے سامنے (یعنی ایک ہی بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دیا، اور منھ داہنے بائیں نہ پھیرا) بعد اس کے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو ایسا کام پیش آئے جس کے بگڑ جانے کا ڈر ہو تو اسی طرح نماز پڑھے۔

بَابُ ۳۴۵ الْحَالِ الَّتِيْ يَجْمَعُ فِيْهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ — نمازوں کو کس حالت میں جمع کرے

۶۰۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشاء کو۔

۶۰۲- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهٗ اَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشاء کو۔

۶۰۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ۔

قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشاء کو۔

بَابُ ۳۴۶ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ — حضر میں نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا بیان

۶۰۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر تھا۔

۶۰۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ وَاسْمُهُ غَزْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوٰتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو نہ کچھ ڈر ہوتا نہ مینہ برستا تھا، لوگوں نے کہا پھر کیا باعث تھا؟ ابن عباس نے کہا اس وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (ظہر و عصر کی) آٹھ رکعتیں اور (مغرب و عشاء کی) سات رکعتیں ملا کر پڑھیں۔

بَابُ ۳ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ — عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان

۶۰۷ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ) سے چلے یہاں تک کہ عرفات کو پہنچے (یعنی قریب عرفات کے) دیکھا تو آپ کے لیے خیمہ نمرہ میں لگا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات میں داخل نہیں ہے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے) آپ وہاں اترے۔ جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کسنے کا وہ کسی گئی جب آپ داخل ہوئے وادی میں (یعنی وادی عرفہ میں) تو خطبہ سنایا لوگوں کو پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی آپ نے ظہر ادا کی، پھر بلال نے تکبیر کہی آپ نے عصر ادا کی، اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنتیں نہیں پڑھیں)

بَابُ ۳۴ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ — مزدلفہ میں مغرب اور عشاء جمع کرنے کا بیان

۶۰۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ۔

أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا ۔

حضرت ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا مزدلفہ میں ۔

۶۰۹- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا جب وہ لوٹے عرفات سے مزدلفہ میں آئے اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا جب پڑھ چکے تو کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

۶۱۰- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا ۔

۶۱۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا دو نمازوں کو ملا کر پڑھتے مگر مزدلفہ میں (کہ وہاں مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا) اور اس دن فجر کی نماز کو بھی معمول وقت سے پہلے پڑھا (یعنے صبح صادق نکلتے ہی اندھیرے منہ نماز پڑھ لی تاکہ جلد فراغت ہو جائے اور کاموں کے لیے) ف

بَابُ ۳۴۹ كَيْفَ الْجَمْعُ — جمع کیوں کر کرے

۶۱۲- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا اسامہ بن زید سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ بٹھا لیا عرفات سے جب آپ گھاٹی میں آئے تو اترے اور پیشاب کیا (اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہیں کیا) اسامہ نے کہا پھر میں نے چھاگل سے آپ کے اوپر پانی ڈالا، آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر۔ جب آپ مزدلفہ میں پہنچے تو مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں پر سے اُتارے اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی ۔

ف احناف اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر میں حالانکہ یہ استدلال تمام نہیں، اس لیے کہ نہ دیکھنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مستلزم نہیں ہے نفی جمع کو خصوصاً جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیحہ جمع منقول ہو۔

بَابُ ۳۵۰ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيتِهَا — اپنے وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۱۳- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَ اَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

حضرت ابوعمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل زیادہ پسند ہے اللہ کو آپ نے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنی اول وقت پر) دوسرے والدین کے ساتھ سلوک کرنا (یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلاف شرع کے حکم نہ کریں) تیسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (یعنی کافروں سے لڑنا دین کے واسطے نہ دنیا کی طمع سے۔

۶۱۴- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۶۱۵- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَعَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى وَ اللَّفْظُ لِيَحْيٰى۔

حضرت محمد بن منتشر سے روایت ہے وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا، راوی نے کہا عبداللہ سے پوچھا گیا جب اذان ہو جائے تو وتر پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا ہاں اذان کیا تکبیر کے بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ نے نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۵۱ فِيْمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً — جو شخص نماز بھول جائے

۶۱۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص بھول جائے نماز کو تو پڑھے اس کو جب یاد آئے۔

بَابُ ۲۵۲ فِيْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

جو شخص سو جائے نماز یا غافل ہو جائے اس سے آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد پڑھ لے۔

۶۱۷- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْاَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو نماز سے سو جاتا ہے یا اس سے غافل ہو جاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

۶۱۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپ نے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں قصور تو جاگتے میں ہے (کہ نماز نہ پڑھے یہاں تک وقت گزر جائے) جب تم میں سے کوئی نماز بھول جائے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جائے تو جب یاد آئے اسی وقت پڑھ لے۔

عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح

۶۱۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِيْمَنْ لَّمْ يُصَلِّ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں ہے (اگر نماز میں دیر ہو جائے یا قضا ہو جائے قصور تو یہ ہے کہ نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے اور ہوشیار ہو یعنی جاگتا ہو)

بَابُ ۲۵۳ اِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

جو نماز سوتے میں قضا ہو جائے تو اس کو دوسرے روز وقت پر پڑھ لے

۶۲۰- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑھ لینا اس نماز کو کل اپنے وقت پر۔

۶۲۱- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَسِيْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

جب تو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد آئے کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے پڑھ نماز کو جب میری یاد آئے۔

٦٢٢- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے سکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ فرماتا ہے پڑھ نماز کو میری یاد کے وقت۔

٦٢٣- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هٰكَذَا قَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جائے کسی نماز کو تو پڑھے اس کو جب یاد آئے اس لیے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوے۔ معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا جو اس حدیث کے راوی ہیں کیا حضور نے اس آیۃ کو کو یونہی پڑھا ہے یعنی لذکری۔ انہوں نے کہا ہاں (اور قرأت مشہور لذکری ہے)

بَابٌ ٣٥ كَيْفَ يَقْضِى الْفَائِتَ مِنَ الصَّلٰوةِ — قضا نماز کیوں کر پڑھے

٦٢٤- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا مَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

حضرت بریدہ بن ابی مریم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو رات بھر ہم چلے، جب صبح ہونے لگی تو آپ اترے اور سو رہے لوگ بھی سو گئے پھر جاگے نہیں مگر جب آفتاب نکلا تو اس کی تیزی سے جاگ اٹھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں اس کے بعد مؤذن کو حکم کیا اس نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اس کے بعد بیان کیا، ہم سے جو ہونیوالا تھا قیامت تک۔

٦٢٥- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جس کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں) جو سن

وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی بِنَا الْعِشَآءَ ثُمَّ طَافَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ عِصَابَةٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرُکُمْ۔

۵ہ یا ۶ھ میں واقع ہوا) تو روکے گئے ہم (یعنی کافروں نے مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سے (تو ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت تو گزر گیا اور عشاء کا معمولی وقت گزر گیا) میرے دل پر یہ امر بہت سخت گزرا، یعنی نمازوں کا قضا ہونا لیکن میں نے اپنے جی میں کہا ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں (پس یقین ہے اللہ اس پر مواخذہ نہ کرے گا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی، اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ (اس وقت) زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہو سوا تمہارے۔

۶۲۶۔ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَاْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْهِ الشَّیْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْغَدَاةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات کو اترے سفر میں تو نہیں جاگے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جائے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس رہا (اور اس نے نماز قضا کرائی) حضرت ابوہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور دو رکعتیں (یعنی فجر کی سنتیں) پڑھیں، پھر تکبیر ہوئی آپ نے فجر کی نماز پڑھی ف۱

۶۲۷۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ

حضرت نافع بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ

ف۱۔ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہو گئے، حالانکہ آپ نے فرمایا دوسری حدیث میں، سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا ہے دل میرا، تو جواب اس کا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا، اور ان محسوسات کا جن کا اثر دل پر پڑے جیسے خوشی اور رنج وغیرہ نہ ان محسوسات کا جن کا ادراک صرف آنکھ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا، دن ہونا، شام ہونا، یہ امور تو آنکھ ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں، اور آنکھ آپ کی نیند کی حالت میں غافل ہوتی ہے۔ اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ سونا آپ کا دو طرح کا تھا، ایک یہ کہ دل غافل نہ ہو، دوسرے یہ کہ دل بھی غافل ہو جائے۔ پس اس وقت میں دوسری طرح کا سونا ہو گا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح وہی پہلا جواب ہے۔ (نووی)

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّئُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ.

سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کرے گا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں، بلال نے کہا میں خیال رکھوں گا، پھر انہوں نے منہ کیا پورب کی طرف (جدھر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان سے کان ٹھیک دیئے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب گرم ہوا تو جاگے اور کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپ نے دو رکعتیں پڑھی سب لوگوں نے دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی دو سنتیں) پھر فجر کی نماز پڑھی۔

۶۲۸- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صَلَاةُ الْوُسْطَى.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پھر اتر پڑے (تو لوگ سو گئے) پھر جاگے نہیں یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پورا یا کچھ حصہ اس کا، آپ نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر نماز پڑھی اور یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے۔ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

كِتَابُ الْأَذَانِ
کتاب اذان کے بیان میں

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ ۳۵۵
اذان کے شروع ہونے کا بیان

۶۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ وَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینے میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کے لیے پکارتا نہ تھا ایک روز انہوں نے گفتگو کی اس باب میں تو بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنالو جیسے نصاریٰ کا ناقوس ہوتا ہے (ناقوس ایک بڑی لکڑی ہوتی ہے جو چھوٹی لکڑی پر ماری جاتی ہے اور اس میں سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور بعضوں نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سینگھ بنالو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی ضرورت کیا ہے کیا تم نہیں بھیج سکتے ایک شخص کو جو پکار دے نماز کے لیے! یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھو اور پکار دے نماز کے لیے۔

بَابُ تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ ۳۵۶
اذان کے کلمات دو دو بار کہنے کا بیان

۶۳۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اذان کے کلموں کو دو دو بار کہنے کا اور تکبیر کے کلموں کو ایک ایک بار کہنے کا (سوا قد قامت الصلوٰۃ کے کہ وہ دو بار کہنا چاہئے جیسے دوسری روایت میں ہے)

۶۳۱- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اذان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو دو بار تھی، اور تکبیر ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہنا چاہیے۔ ف۱

بَابُ ۳۵ خَفْضِ الصَّوْتِ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ

اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ سے کہنا ف۲

۶۳۲- اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَجَدِّیْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهٗ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِیْمُ هُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَیَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ یُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹھایا اور حرفاً حرفاً اذان سکھائی، ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسی ہمارے وقت میں ہوتی ہے۔ بشر بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے ابراہیم سے کہا ذرا مجھ کو پھر سنا دو انہوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار، اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار پھر ذرا ہلکی آواز سے جس کو پاس والے سن لیں اشہدان لا الہ الا اللہ دو بار، اشہدان محمدا رسول اللہ دو بار حی علی الصلوٰہ دو بار، حی علی الفلاح دو بار، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ ف۳

ف۱۔ امام شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ۔۔۔ اور امام مالک کے نزدیک قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک اللہ اکبر کو بھی ایک ایک بار کہے تو آٹھ کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک سب کلموں کو ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر میں سترہ کلمے ہیں۔ نووی نے کہا صحیح اور مختار قول اول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں۔

ف۲ یعنی پہلے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کو آہستہ کہنا پھر ان چاروں کلموں کو پکار کر کہنا اس کو ترجیع کہتے

باب ۳۵۸ كَمِ الْأَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

اذان کے کتنے کلمے ہیں

۶۳۳- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا أَبُو مَحْذُورَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابو محذورہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سکھائی انیس کلمے، اور تکبیر کے سترہ کلمے پھر گنا ان کو حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے یعنی انیس، اور سترہ کلموں کو۔ ف۱

باب ۳۵۹ كَيْفَ الْأَذَانُ؟

اذان کیوں کر دینا چاہیے

۶۳۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان سکھائی اس طرح پر اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ پھر کہے پکار کر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

ہیں اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کے سوائے امام ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک اذان میں ترجیع نہیں ہے بدلیل حدیث عبداللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی ہے جس میں ترجیع موجود ہے، اور وہ متاخر ہے حدیث عبداللہ بن زید کے کیونکہ وہ ۸ھ کی حکایت ہے، اور عبداللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصاً اس صورت میں کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اس پر ہو۔ (نووی)

ف۳۔ اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع میں اللہ اکبر چار بار کہے تو انیس کلمے ہوں گے، اور یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا لیکن امام مالک کے نزدیک دو بار کہے۔

ف۱ اذان میں انیس کلمے جب ہی ہوں گے کہ شہادتین میں ترجیع ہو پس یہ حدیث حجت ہے احناف پر۔

اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

٦٣٥- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حَتَّى جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلِلْنَا نَحْكِيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي قَالَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ قُلِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى

حضرت عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے وہ یتیم تھے اور پرورش پائی تھی ابو محذورہ کی گود میں یہاں تک کہ ابو محذورہ نے ان کو شام کی طرف بھیجا، انہوں نے کہا میں شام کو جاتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ لوگ مجھ سے پوچھیں تمہاری اذان کو (اور میں نہ بتا سکوں) تو ابو محذورہ نے کہا میں چند ساتھیوں کے ساتھ نکلا، تو حنین کے راستے میں پہنچے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے، (حنین ایک مقام کا نام ہے نواح طائف میں) راہ میں ہم کو ملے تو حضور کے مؤذن نے اذان دی آپ کے سامنے، ہم نے جو مؤذن کی آواز سنی اور ہم وہاں سے دور تھے تو اس کی نقل کرنے لگے، ٹھٹھے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سن کر ہم کو بلا بھیجا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم میں جس کی آواز میں نے سنی تھی، لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اور انہوں نے سچ کہا (کیونکہ میں ہی چلایا تھا اور میں نے ہی نقل کی تھی) آپ نے سب لوگوں کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا، پھر فرمایا اُٹھ اور اذان دے نماز کی۔ میں اُٹھا آپ نے مجھے اذان سکھائی اپنی ذات سے فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدارسول اللہ اشہدان محمدارسول اللہ پھر فرمایا بلند آواز کر اور فرمایا اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہدان محمدارسول اللہ دو مرتبہ حی علے الصلوٰۃ حی علے الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علے الفلاح حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، پھر جب میں اذان دے چکا تو مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جس میں چاندی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مکے میں اذان کہنے پر مقرر کیجئے آپ نے فرمایا میں نے مقرر کیا تو میں عتاب بن اسید کے پاس گیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے میں

الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّاْذِيْنَ فَاَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِالتَّاْذِيْنِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ اَمَرْتُكَ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَاَذَّنْتُ مَعَهٗ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اوران کے ساتھ اذان دی نماز کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے۔ ف۱

بَابُ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ ۳۶

سفر میں اذان دینے کا بیان

۶۳۶-اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ تَاْذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَ رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِيْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے نکلے تو ہم دس آدمی مکے سے نکلے آپ کی تلاش میں ہم نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دے رہے تھے نماز کی۔ ہم بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے۔ان سے ٹھٹھا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اس کی آواز اچھی ہے آپ نے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری سے اذان کہی۔ میں سب کے آخیر میں تھا، جب میں اذان دے چکا تو آپ نے بلایا ادھر آ پھر مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعاء دی تین بار اس کے بعد فرمایا جا اور اذان دے کعبہ کے پاس میں نے کہا کیونکر اذان دوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھ کو اذان سکھائی جیسے اب تم اذان دیا کرتے ہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فجر کی اذان میں اتنا زیادہ کیا اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ

ف۱ یہ آپ کا کمال اخلاق تھا اور نہایت ہی عمدہ تعلیم تھی کہ ناواقف شخص کو جس نے دین کی بات پر ناسمجھی سے ٹھٹھا کیا احسان کے بوجھ سے شرمندہ کر دیا اور اس کو دین کی بات بتلا دی، اور کوئی ہوتا تو جھڑکتا گھڑکتا اس میں مطلب نہ نکلتا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اور تکبیر مجھے دو دو بار بتلائی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

"قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ ھٰذَا الْخَبَرَ کُلَّہٗ عَنْ اَبِیْہِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّھُمَا سَمِعَا ذٰلِکَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ"

بَابُ ۳۱ اَذَانِ الْمُنْفَرِدِیْنَ فِی السَّفَرِ

جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں

۶۳۷- اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ۔ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ وَقَالَ مَرَّۃً اُخْرٰی اَنَا وَصَاحِبٌ لِیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا۔

حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ہمراہ میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں) اور چاہئے کہ امامت کرے وہ جو تم دونوں میں بڑا ہو۔

بَابُ ۳۲ اِجْتِزَاءِ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَیْرِہٖ

دوسرے کی اذان پر قناعت کرنا

۶۳۸ اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ۔ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰی اَھْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَا مِنْ اَھْلِنَا فَاَخْبَرْنَاہُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَھْلِیْکُمْ فَاَقِیْمُوْا عِنْدَھُمْ وَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ۔

حضرت مالک بن الحویرث سے روایت ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سب کے سب جوان ہم عمر تھے تو بیس راتوں تک وہیں رہے آپ بڑے رحم کرنے والے اور نہایت نرم دل تھے آپ یہ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپ نے پوچھا تم اپنے گھر میں اپنے کون کون لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھاؤ اور ان سے کہو جب نماز کا وقت آئے تو ایک شخص اذان کہہ دے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۶۳۹- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ أَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا۔

حضرت ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ زندہ ہیں تم ان سے نہیں ملتے، ابوایوب نے کہا میں ان سے جا کر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی۔ میرے باپ ہماری قوم کی طرف سے گئے تھے اسلام کی خبر لے کر جب وہ لوٹ کر آئے تو ہم نے سب ان کے استقبال کو گئے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں آپ نے فرمایا فلانی نماز فلاں وقت پڑھو اور یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جس کو قرآن زیادہ

بَابُ ۳۶۳ الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

ایک مسجد کے لیے دو مؤذنوں کا ہونا

۶۴۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دے۔

۶۴۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو۔

بَابُ ۳۶۴ هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى

اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ مل کر اذان دیں، یا یکے بعد دیگرے

۶۴۲- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَصْعَدَ هَذَا

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیں تو کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دے حضرت عائشہ نے کہا ان دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا مگر اتنا ہی کہ ایک دے کر اترتا تو دوسرا اذان کے لیے چڑھتا۔

۶۴۳- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا

حضرت انیسہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دے تو کھاؤ اور پیو اور جب بلال اذان

وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا۔

دے تو نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

بَابٌ ۳۶۵ اَلْاَذَانُ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

قبل از وقت اذان دینا کیسا ہے؟

۶۴۴- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ سوتے کو جگا دیں اور تہجد پڑھنے والے کو لوٹا دیں (کھانا کھانے کے لئے) اور فجر ہوئے پر اذان نہیں دیتے (پس تم ان کی اذان پر کھانا نہ چھوڑو)۔

بَابٌ ۳۶۶ وَقْتُ اَذَانِ الصُّبْحِ

صبح کی اذان کا وقت

۶۴۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا وقت، آپ نے حکم دیا بلال رضی اللہ کو انہوں نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکھائی دی، پھر دوسرے دن دیر کی نماز میں یہاں تک کہ اجالا ہو گیا، بعد اس کے حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا یہ وقت ہے نماز کا۔

بَابٌ ۳۶۷ كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ

اذان دیتے وقت مؤذن کیا کرے

۶۴۶- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو بلال نکلے، اور اذان دی، وہ اذان دیتے وقت دہنے اور بائیں پھرتے تھے۔

بَابٌ ۳۶۸ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بلال کی اذان آخر میں تھی اور پہلی روایات سے معلوم ہوا کہ بلال کی اذان اول میں ہوتی پھر ابن مکتوم کی، اور وہی صحیح ہے)

۶۲۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِیُّ الْمَازِنِیُّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهُ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَاِنَّهُ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ابو سعید خدری نے ان سے کہا میں دیکھتا ہوں تم بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریوں کو تو جب تم جنگل میں اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز اس کے گواہ ہوں گے قیامت کے روز۔ ابو سعید نے کہا میں نے یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۶۲۸- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَهٗ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدٰی صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ فرماتے تھے مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچے (یعنی جتنی آواز بلند کرے گا اتنی مغفرت زیادہ ہو گی۔ اگر اپنی طاقت بھر آواز بلند کر دے تو مغفرت پوری ہو گی) اور گواہی دینگے اس کے لیے ہر تر اور خشک (یعنی زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ)

۶۲۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْكُوْفِیِّ
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَیُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّیَابِسٍ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهٗ۔

حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کرتے ہیں پہلی صف کے لیے اور مؤذن کی بخشائش ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اس کو جو سنتا ہے اس کی اذان کو تر اور خشک اور اس کو ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی کے برابر جو اس کے ساتھ نماز پڑھے

بَابُ ۳۶۹ التَّثْوِیْبِ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ — صبح کی اذان میں تثویب کا بیان

۶۵۰- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَانَ۔

ف یعنی جن اور آدمی اور جہاں تک مؤذن کی آواز پہنچے گی وہاں تک کی سب چیزیں مؤذن کے ایمان کی گواہی دینگی قیامت میں اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے۔

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ اَقُوْلُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت ابو محذورہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تھا تو فجر کی پہلی اذان میں (پہلی اذان سے اذان مراد ہے، اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہیں) بعد حی علی الفلاح کے میں کہتا الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم، اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ۔ ف۱

۶۵۱ ” اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَیْسَ بِاَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ“

بَابُ ۳ اٰخِرِ الْاَذَانِ — اذان کے آخری الفاظ

۶۵۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت بلال کہتے ہیں اذان کا آخر یہ ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالٰہ الا اللہ۔

اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ۔

۶۵۳- عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اسود سے مروی ہے بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا، اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ۔

۶۵۴ ” اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِکَ“

۶۵۵- اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ۔

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ابو محذورہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ اذان کا آخری کلمہ لاالٰہ الا اللہ۔

بَابُ ۳۷ الْاَذَانِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْ شُھُوْدِ الْجَمَاعَۃِ فِی اللَّیْلَۃِ الْمَطِیْرَۃِ — اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت میں آنا ضروری نہیں ہے

۶۵۶- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِیْفٍ اَنَّہٗ سَمِعَ مُنَادِیَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عمرو بن اوس سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ جو ثقیف کے قبیلے کا تھا، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ یہاں تثویب سے مراد الصلوٰۃ خیر من النوم کا کہنا ہے دو بار حی علی الفلاح کے بعد فجر کی اذان میں۔

وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

کی منادی کو سُنا ایک رات سفر میں، اور پانی برس رہا تھا، وہ کہتا تھا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پڑھ لو نماز اپنے اپنے ٹھکانوں میں

۶۵۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز کی ایک رات کو جس میں سردی بہت تھی اور ہوا چل رہی تھی انہوں نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو جب ٹھنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دے سب لوگ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں

بَابُ ۳۷۲ الْأَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي وَقْتِ الْأُولٰى مِنْهُمَا

جو شخص دو نمازوں کو ملا کر پڑھے پہلی نماز کے وقت تو وہ اذان دے

۶۵۸- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ.

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلٰى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب عرفات میں پہنچے تو دیکھا آپ کے لیے خیمہ لگایا گیا ہے نمرہ میں آپ اُترے اس میں جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے تیار کرنے کا جب وادی کے اندر پہنچے تو خطبہ پڑھا لوگوں کے سامنے پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر تکبیر کہی تو عصر کی نماز پڑھی اور بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنی نفل یا سنت نہیں پڑھی۔

بَابُ ۳۷۳ الْأَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ ذِهَابِ وَقْتِ الْأُولٰى مِنْهُمَا

جو شخص دو نمازوں کو ملا کر پڑھے پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد تو وہ اذان دے

۶۵۹- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے جب مزدلفے میں آئے تو وہاں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ایک اذان اور دو تکبیروں سے اور بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔

٦٦٠- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ۔

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھے مزدلفے میں انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھائی پھر کہا الصلوۃ اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں میں نے کہا یہ کیسی نماز ہے انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح نماز پڑھی۔

بَابُ ۳۷۴ الْإِقَامَةِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

جو شخص دو نمازیں ملا کر پڑھے تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار

٦٦١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی مزدلفہ میں ایک تکبیر سے پھر نقل کیا عبداللہ بن عمر سے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

٦٦٢- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ میں ایک تکبیر سے دو نمازیں ادا کیں۔

٦٦٣- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدُ۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضور نے دو نمازیں ملا کر پڑھیں مزدلفہ میں ہر نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور نفل نہیں پڑھا کسی نماز سے پہلے اور نہ کسی نماز کے بعد۔

بَابُ ۳۷۵ الْأَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

جو نماز قضا ہو جائے اس کے لیے اذان کہنے کا بیان

٦٦٤- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى غَرَبَتِ

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ روک رکھا ہم کو مشرکوں نے خندق کی لڑائی میں ظہر کی نماز سے حتیٰ کہ آفتاب ڈوب

الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا۔

گیا اور یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جب تک لڑائی کی نماز میں آیتیں نہ اتری تھیں (یعنی صلوٰۃ الخوف کا حکم) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وکفے اللہ المومنین القتال یعنی اب اٹھا لی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی ۔ ف

بَابُ الْاِجْتِزَاءِ لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّالْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا ۔

اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ایک اذان سب کے لیے کافی ہے مگر تکبیر ہر ایک نماز کے لیے جدا جدا کہے

۶۶۵۔ اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

ابو عبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا مشرکوں نے باز رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے روز پھر آپ نے حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی ۔

بَابُ الْاِكْتِفَاءِ بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے

۶۶۶۔ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایک لڑائی میں تھے تو مشرکوں نے روک دیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز سے جب وہ بھاگ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عصر کی نماز کی ہم نے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عشاء کی نماز کی ہم نے عشاء

ف اللہ جل جلالہ نے ایک پُروائی ہوا بھیجی جس سے کافروں کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں میخیں اکھڑ گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کہرام مچا دیا، ہانڈیاں الٹ گئیں، سردی کی شدت جدا تھی، کافر گھبرا کر بھاگ نکلے تو حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو انہوں نے تکبیر کہی ظہر کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اس کو جس طرح وقت پر پڑھتے تھے ۔)

شَاءِ فَسَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَ عَلٰى غَيْرُكُمْ۔

کی نماز پڑھی اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہو (اس وقت میں) سوا تمہارے۔

باب ۳۷۸ اَلْاِقَامَةِ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جو شخص ایک رکعت بھول گیا (اور سلام پھیر کر چل دیا) پھر اس ایک رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہے

۶۶۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ تَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ فَقَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

حضرت معاویہ بن خدیج سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پھیر دیا (اور مسجد سے باہر چلے گئے) ایک شخص لپکا اور کہا یا رسول اللہ! آپ ایک رکعت بھول گئے۔ آپ مسجد کے اندر آئے اور بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے لوگوں سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا تم پہچانتے ہو اس کو (جس نے لپک کر آپ سے کہا تھا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے) میں نے کہا میں جانتا نہیں مگر دیکھوں تو البتہ پہچان لوں وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا وہ یہی ہے۔ لوگوں نے کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

بَابُ ۳۷۹ اَذَانِ الرَّاعِيْ

چرواہا جنگل میں اذان دے

۶۶۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا مِنَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا لَرَاعِيْ غَنَمٍ اَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ اَهْلِهٖ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَاِذَا هُوَ بِرَاعِيْ غَنَمٍ وَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَيِّنَةً عَلٰى اَهْلِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو اذان دے رہا تھا جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گھر بار سے جدا ہے آپ وادی میں اُترے دیکھا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو مری ہوئی پڑی تھی آپ نے فرمایا دیکھو یہ اس کے مالک کے نزدیک کس قدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی بہت زیادہ ذلیل ہے۔

بَابٌ ۳۸۰ الْاَذَانِ لِمَنْ يُّصَلِّي وَحْدَهٗ — جو اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دے

۶۶۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمُعَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو بکریاں چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے میں اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑھتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکھو میرے اس بندے کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے ڈر سے میں نے اس کو بخش دیا اور جنتی کر دیا۔

بَابٌ ۳۸۱ الْاِقَامَةِ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ — جو اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے

۶۷۰- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ جَدِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِيْثَ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نماز کی صف میں۔

بَابٌ ۳۸۲ كَيْفَ الْاِقَامَةُ — تکبیر کیوں کر کہنا چاہیئے

۶۷۱- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ۔

عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قُلْتَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوالمثنیٰ سے روایت ہے جو جامع مسجد کے مؤذن تھے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمے دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہہ جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے باہر نکلتے۔

بَابٌ ۳۸۳ اِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهٖ — ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے؟

۶۷۲- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ.

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِّيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا.

حضرت مالک بن الحویرث سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوے تو تم دونوں اذان دینا پھر تکبیر کہنا پھر نماز وہ پڑھائے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں)

بَابُ ۳۸۴ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ — اذان کی فضیلت

۶۷۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے نماز کے لیے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پا دتا ہوا بھاگتا ہے کس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے، پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ خطرے ڈالتا ہے آدمی کے اور اس کے دل کے بیچ میں (یس الگ کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے دھیان نہیں ہوتا، دل اور خیالات میں پھنس جاتا ہے) تو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جن کا نماز سے پہلے خیال نہ تھا، یہاں تک کہ بھول جاتا ہے آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۳۸۵ الْاِسْتِهَامِ عَلَى التَّاْذِيْنِ — اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا

۶۷۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف میں ہے پھر [illegible] افیصل ہونے کا کوئی راستہ نہ پاویں سوا قرعہ ڈالنے کے البتہ قرعہ ڈالیں، اور اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اول وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں اس کی، اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشاء اور فجر کی جماعت کا تو آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آئیں۔

بَابُ ۳۸۶ اِتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا

مؤذن اسے کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لے

۶۷۵۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ ۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي اِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا ۔

حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اپنی قوم کا امام بنا دیجئے، آپ نے فرمایا تو امام ہے اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اس شخص کی جو سب سے زیادہ ضعیف اور ناتوان ہے (یعنی رعایت کر ضعیف اور بیمار کی اتنا نماز کو طول مت دے کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا جائیں) اور مقرر کر ایسے مؤذن کو جو اذان پر اجرت نہ لے۔

بَابُ ۳۸۷ الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

مؤذن کی طرح کہنے کا بیان

۶۷۶۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے

بَابُ ۳۸۸ ثَوَابِ ذٰلِكَ

اذان کا ثواب

۶۷۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوئے اذان دیتے کو جب اذان دے چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کر کے وہ جنت میں جاوے گا۔

بَابُ ۳۸۹ الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ

جو مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے

۶۷۸۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ۔

عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے میں بیٹھا تھا ابوامامہ بن سہل کے پاس اتنے میں مؤذن نے اذان دی، تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، انہوں نے بھی دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشہدان لا الٰہ الا اللہ، اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشہدان محمدا رسول اللہ، اشہدان محمدا رسول اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہدان محمدا رسول اللہ کہا، پھر کہا مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان

۶۷۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل سے مروی ہے وہ کہتے تھے میں نے معاویہ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ جب مؤذن کو اذان دیتے سنتے تو جیسا مؤذن کہتا جاتا تھا ویسا ہی آپ بھی کہتے جاتے تھے۔

باب ۳۹ اَلْقَوْلِ الَّذِیْ یُقَالُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے

۶۸۰- اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی اَنَّ عِیْسَی بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِیَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ کَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھا، اتنے میں ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے مؤذن نے کہا جب مؤذن نے حے علے الصلوٰۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جب اس نے حے علے الفلاح کہا تو انہوں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو مؤذن نے کہا بعد اس کے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سُنا، آپ بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے۔

باب ۳۹ اَلصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان کے بعد حضور صلعم پر درود بھیجنا

۶۸۱- اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ اَنَّ کَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ جُبَیْرٍ مَوْلٰی نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِیِّ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود بھیجو اس لیے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ پھر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ کو اس واسطے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو کسی کو لائق نہیں ہے سوا ایک بندہ کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو شخص میرے لیے وسیلے کو مانگے گا ضرور ہو جائیگی اس کے لیے میری شفاعت۔ ف

ف وسیلہ مانگنے کی دعا آگے آتی ہے۔

بَابُ ۳۹۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ — اذان کی دعاء

۶۸۲- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ.

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ.

حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنتے وقت یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ (سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۶۸۳- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ______ تو ضرور ہو جائے گی شفاعت اس کی مجھ پر۔ ف

بَابُ ۳۹ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ — اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ میں نماز پڑھنا

۶۸۴- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف۔ اس دعاء کے معنی یہ ہیں۔ یا اللہ جو رب ہے اس پوری پکار کا (یعنی اذان کا) اور رب ہے نماز کا جو قائم رہنے والی ہے۔ قیامت تک دے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور پہنچا ان کو مقام محمود میں (یعنی اس مقام میں جس کی سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے جہاں پر کسی کی پہنچ نہ ہوگی) جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا) بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد۔ تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا، اور یہ لفظ بعد فضیلہ کے بڑھاتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ اور اخیر میں وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ، حدیث میں نہیں ہیں۔)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلوٰةٌ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلوٰةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ لوٰةٌ لِّمَنْ شَاءَ۔

فرمایا ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے، ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے، ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے جس کا جی چاہے (وہ نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں)

۶۸۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى جَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے جب مؤذن اذان دے چکتا تو بعض صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے (یعنے سنتیں) یہاں تک کہ حضور باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے (یعنے نفل) اور مغرب کی اذان اور اقامت میں کچھ فاصلہ نہ ہوتا۔

باب ۳۹۴ التَّشْدِيْدُ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے؟

۶۸۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ جُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى قَطَعَهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو الشعثاء سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد میں سے جانے لگا اذان کے بعد حتیٰ کہ باہر چلا گیا انہوں نے کہا اس شخص نے تو نافرمانی کی حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ جب مسجد میں اذان ہو جائے تو بغیر نماز پڑھے باہر نہ جائے۔

۶۸۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا بْنُ صَخْرَةَ۔ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِيَ بِالصَّلوٰةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو الشعثاء سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہو چکی تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

باب ۳۹۵ اِيْذَانُ الْمُؤَذِّنِيْنَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلوٰةِ

مؤذن امام کو آگاہ کرے جب نماز ہونے لگے

۶۸۸- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهٗ.

عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں کے بیچ میں سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور ایک سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے پھر سر اٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا، اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فجر ہو گئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آتا تکبیر کی خبر کرنے کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکلتے (تو اذان کے بعد مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام یعنے حاکم کو دوبارہ مطلع کر دے نماز کو آنے کے لیے، اس وجہ سے کہ وہ مشغول رہتے ہیں اور کاموں میں)

۶۸۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ اَنَّهُ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى اسْتَثْقَلَ فَرَاَيْتُهُ يَنْفُخُ وَاَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت کریب سے روایت ہے، جو مولی تھے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے میں نے ابن عباس سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آپ گیارہ رکعتیں پڑھتے وتر سمیت پھر سو رہتے یہاں تک کہ سست ہو گئے اور میں نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے اتنے میں بلال آئے اور کہا نماز یا رسول اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز پڑھائی لوگوں کے ساتھ اور وضو نہیں کیا۔ ف ۱

بَابُ ۳۹۶ اِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

جب امام باہر نکلے تو مؤذن تکبیر کہے

۶۹۰- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ.

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ.

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو مت کھڑے ہو یہاں تک کہ دیکھو مجھے باہر نکلتے ہوئے۔

ف ۱۔ اس وجہ سے کہ آپ ظاہر میں سوتے تھے لیکن دل ہوشیار رہتا، اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ — کتاب مسجدوں کے بیان میں

بَابُ ۳۹۷ الْفَضْلِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ — مسجد بنانے کی فضیلت

۶۹۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اللہ کی یاد اس میں کرے (یا مسجد بنادے اور اس میں اللہ کی یاد کی جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر بنائے گا جنت میں۔ ف۱

بَابُ ۳۹۸ الْمُبَاهَاتِ فِي الْمَسَاجِدِ — مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے

۶۹۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں۔ ف۲

بَابُ ۳۹۹ ذِكْرُ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا — کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے؟

۶۹۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ

عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ

حضرت اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا میں اپنے باپ کے سامنے قرآن پڑھ رہا تھا سکہ میں (ایک مقام کا

ف۱ مگر یہ فضیلت اس حالت میں ہے جب نمازیوں کو تکلیف ہو اور وہاں کوئی اور مسجد نہ ہو اگر اور مسجدیں موجود ہوں تو انھیں کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اُن مسجدوں میں مرمت کی حاجت نہ ہو تو نئی مسجد نہ بنائے، بلکہ اس قدر روپیہ اور ضروری کاموں میں دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا، کنواں بنانا، سرائے بنانا دین کی کتابیں چھپوانا۔

ف۲ یعنی اپنی ناموری اور بڑائی کی نیت سے مسجدیں بنادیں گے، اور ایک دوسرے کی حرص سے اس کی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں خدا کی مرضی کا خیال کم ہو گا۔

لَتَسْجُدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ ۔

نام ہے) جب میں سجدے کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا بابا تم راہ میں سجدہ کرتے ہو، انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے انہوں نے کہا مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں نے کہا پھر کون سی، آپ نے فرمایا مسجد اقصٰے (بیت المقدس) میں نے کہا ان دونوں مسجدوں میں کتنا فاصلہ تھا، آپ نے فرمایا چالیس برس، اور ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے پڑھ

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
کعبے میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلٰوةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت میمونہ نے کہا میں نے حضور سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھنا (مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ
خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

۶۹۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے، دروازہ بند کر لیا، جب آپ نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور بلال سے پوچھا کہ حضور نے نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں نماز پڑھی درمیان دو ستونوں یمانی کے ۔

بَابُ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيهِ
بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان

۶۹۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ فَاُوْتِيَهٗ وَ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِيَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا يَاْتِيَهٗ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کو جب بنایا (یعنی اس کی مرمت کی اور وہاں عمارت بنائی اس لیے کہ بناء بیت المقدس اور کعبۃ اللہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو اللہ جل جلالہ سے تین باتوں کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ ان کو اپنی سی حکومت عنایت فرمائے (کہ ہوا اور پانی اور جانور ان کے مسخر اور تابعدار ہوں) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ ان کو ایسی سلطنت دے جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے، اللہ نے ایسی ہی سلطنت ان کو دی، تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ جو کوئی اس مسجد میں نماز ہی کے لیے آئے تو اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا وہ پیدائش کے وقت پاک تھا۔

بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

مسجد نبوی کی برتری اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت!

۶۹۷- اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَ مَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، اور ابوعبداللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں ابوہریرہ کے رفیقوں میں سے تھے۔ ان دونوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ کی مسجد سب مسجدوں کے بعد ہے (پس جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں ایسی ہی آپ کی مسجد بھی اگلے تمام پیغمبروں کی مسجدوں سے افضل ہے۔

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ

حضرت ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا ہم کو اس میں کچھ شک نہ تھا کہ ابوہریرہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے اس وجہ سے ہم نے ان سے صاف نہ کیا اس حدیث کو (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب ابوہریرہ وفات

هريرة ذكرنا ذلك وتلاومنا ان لا نكون كلمنا اباهريرة في ذلك حتى يسنده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان سمعه منه فبينا نحن على ذلك جالسنا عبد الله بن ابراهيم بن قارظ فذكرنا ذلك الحديث والذي فرطنا فيه من نص ابي هريرة فقال لنا عبد الله بن ابراهيم اشهد اني سمعت اباهريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اخر الانبياء وانه اخر المساجد۔

پا گئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو ملامت کی اس بات پر کہ ابوہریرہ سے کیوں نہ پوچھا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اس حدیث کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہوں نے سنا ہوتا آپ سے تو ہم اسی تردد میں تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے اور ان سے بیان کیا اس حدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا جو ابوہریرہ سے نہ پوچھنے میں ہوا۔ عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسی حدیث کو) اس لیے کہ میں سب پیغمبروں کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی سب مسجدوں کے اخیر میں ہے۔

۶۹۸- اخبرنا قتيبة عن مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن عباد بن تميم۔

عن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة۔

حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ ف۱

۶۹۹- اخبرنا قتيبة قال حدثنا سفيان عن عمار الدهني۔

عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان قوائم منبري هذا هذا رواتب في الجنة۔

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پاؤں جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

باب ذكر المسجد الذي اسس على التقوى

وہ کونسی مسجد ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر

۷۰۰- اخبرنا قتيبة قال حدثنا الليث عن عمران بن ابي انس۔

عن ابي سعيد الخدري قال تمارى رجلان في المسجد الذي اسس على

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخصوں نے بحث کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس مسجد میں جس کی شان میں

ف۱ بعض روایتوں میں گھر ہے اور بعض میں حجرہ، اور بعض میں قبر، سب روایتوں کا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپ کا گھر حضرت عائشہ کا حجرہ تھا۔ آپ اکثر وہیں رہتے، اور وہیں دفن ہوئے۔ حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ اتنی جگہ اٹھ کر بہشت میں ایک کیاری ہو جائے گی یا جو کوئی وہاں عبادت کرے گا وہ بہشت میں جائے گا اور ایک کیاری پائے گا، یا اتنی زمین بہشت میں سے آئی ہے، یا خود بہشت ہے علی اختلاف الاقوال۔

التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَا وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ۔ یعنی جو مسجد کہ اس کی بنیاد دھری گئی ، پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اس میں ایک شخص بولا وہ مسجد قبا ہے (جو مدینہ کے باہر بنی ہوئی ہے ، اور جب آپ پہلے ہجرت کر کے گئے تھے ، تو وہیں اُترے تھے) دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے ۔ آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے ۔ (یعنی مسجد نبوی)

بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَا وَالصَّلٰوةِ فِیْهِ — مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۷۰۱ - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءَ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے تھے ۔ ف ۱

۷۰۲ - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ یَعْقُوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْکَرْمَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ۔

قَالَ قَالَ اَبِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰی فِیْهِ کَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَةٍ۔

حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے پھر مسجد قبا میں آوے اور وہاں نماز پڑھے تو اس کو ایک عمرے کا ثواب ملے گا ۔

بَابُ مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ — کن کن مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے

۷۰۳ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا عَلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھے جاویں پالان (یعنی نہ سفر کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد الحرام (یعنے خانۂ کعبہ کے لیے) دوسری میری مسجد (یعنے مسجد نبوی جو مدینہ میں ہے) تیسری مسجد الاقصےٰ (یعنے بیت المقدس) کی طرف ۔ ف ۲

ف ۱ : صحیحین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہر ہفتے مسجد قبا میں آتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

بَابُ اِتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ — نصاریٰ کے گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے

۷۰۲- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ ـ

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِّنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِّنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ.

حضرت طلق بن علی سے روایت ہے ہم اپنی قوم کی طرف سے پیام لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے، پھر ہم نے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ نے پانی منگوایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا، اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہنچو تو گرجا کو توڑ ڈالو، اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کی مسجد بنالو ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی ہے اور پانی سوکھ جاتا ہے، آپ نے فرمایا اس کو مدد دیتے رہو اور پانی سے (یعنی ڈول کو روز پانی میں تر کر لیا کرو، یا تھوڑا پانی اس میں ڈال دیا کرو، جتنا سوکھے اس کا بدل ہو جائے) کیونکہ جتنا پانی اس کو پہنچے گا اس کی خوشبو اور خوبی زیادہ ہو گی، پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے شہر پہنچے اور گرجا کو توڑا، پھر اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی، پھر ہم نے اذان دی تو وہاں ایک پادری تھا بنی طے میں سے اس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی پکار ہے۔ پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اس روز سے دکھائی نہیں دیا۔

ف۱۔ مراد وہ سفر ہے جو بطور تقرب الی اللہ اور عبادت کے ہو، نہ مطلق سفر اس لیے کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اس کی احتیاج ہو اسی طرح مباح ہے سفر واسطے تجارت کے اور عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کے پس ان تین مسجدوں کے سوا اور مسجدوں کی طرف سفر کرنا بالاتفاق ممنوع ہے۔ کیونکہ سوا ان تین مسجدوں کے باقی سب مسجدیں فضیلت اور ثواب میں برابر ہیں، اب رہا سفر کرنا انبیا اور اولیاء کی قبروں کی زیارت کے لیے اس میں اختلاف ہے ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ ناجائز ہے اس لیے کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر میں سوا ان تین مسجدوں کے، اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ مراد حدیث میں خاص ہے یعنی سفر مساجد، جیسا احمد کی روایت میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى مَسْجِدٍ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ۔ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے حجۃ اللہ البالغہ میں اول قول کو اختیار کیا ہے، اور روایت احمد کی ضعیف ہے بسبب شہر بن حوشب کے۔

باب ٤٠٨ نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا — قبروں کو کھود کر وہاں مسجد بنا دینا

٧٠٥ - أخبرنا عمران بن موسى قال حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس بن مالك قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل في عرض المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فأقام فيهم أربع عشرة ليلة ثم أرسل إلى الملإ من بني النجار فجاءوا متقلدي سيوفهم كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وأبو بكر رديفه وملأ من بني النجار حوله حتى ألقى بفناء أبي أيوب وكان يصلي حيث أدركته الصلاة فيصلي في مرابض الغنم ثم أمر بالمسجد فأرسل إلى ملإ من بني النجار فجاءوا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا والله ما نطلب ثمنه إلا إلى الله عز وجل قال أنس وكانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالنخل فقطعت وبالخرب فسويت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتيه الحجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم لا خير إلا خير الآخرة فانصر الأنصار والمهاجرة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے تشریف لائے تو ایک کنارے اترے ایک محلے میں جس کا نام بنو عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے۔ پھر آپ نے بنو النجار کے لوگوں کو بُلا بھیجا، وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی خواصی میں تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گرداگرد تھے یہاں تک کہ آپ اُترے ابوایوب کی زمین میں (یعنی ان کے مکان میں جو صحن تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا تھا نماز کا یہاں تک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کے رہنے کی جگہ میں پھر آپ نے حکم کیا یا آپ کو حکم ہوا مسجد بنانے کا، آپ نے بنو نجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا، وہ آئے آپ نے اُن سے فرمایا تم مجھ سے اس زمین کی قیمت لے لو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم کبھی اس کی قیمت نہ لیں گے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اس کا ثواب لیں گے) انس نے کہا اس میں مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھی اور کھجور کا ایک درخت تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں، اور درخت کاٹا گیا، اور کھنڈر سب برابر کی گئی، پھر درخت قبلے کی جانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب پتھر ڈھوتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے اللّٰھم لا خیر الا خیر الآخرۃ فانصر الانصار والمھاجرۃ۔ یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

باب ٤٠٩ النهي عن اتخاذ القبور مساجد — قبور کو مساجد بنانے کی ممانعت

٧٠٦ - أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله بن المبارك عن معمر ويونس قالا قال الزهري أخبرني عبيد الله بن عبد الله أن

عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر ڈال لیتے اپنے منہ پر، جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھولتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ ف

۷۰۷ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي -

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا تِيكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش میں جس میں تصویریں تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا (یعنی یہود و نصاریٰ کا) قاعدہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی نیک بخت مرد مر جاتا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا دیتے اور اس کی مورتیں بنا کر رکھتے، یہ لوگ برے ہوں گے سب مخلوقات میں اللہ کے نزدیک قیامت کے روز۔

بَابُ الْفَضْلِ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ — مسجد میں آنے کا ثواب

۷۰۸ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے پھر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے، پھر دوسرے قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ — عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہ کرنا چاہیے

۷۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ

ف: یعنے وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں یا اس طرف سجدہ شروع کیا وہاں روشنی اور آرائش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کی عورت مسجد میں (نماز کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے۔ (دوسری روایت ہے کہ ان کو اجازت دو۔ بخاری)

بَابُ ۲۱ مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ — مسجد میں آنا کب منع ہے

۷۱۰- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ف ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے پہلے لہسن کو پھر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہمارے پاس مسجدوں میں نہ آئے، اس لیے کہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہیں۔

بَابُ ۲۲ مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ — کونسا شخص مسجد سے نکالا جائے

۷۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ۔

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ۔

حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے لوگو تم ان دو ناپاک درختوں میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور میں نے دیکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو، جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے کہ وہ نکالا جائے بقیع کی طرف، خیر جو کوئی کھاوے ان کو تو اچھی طرح پکا کر کھائے۔

بَابُ ۲۳ ضَرْبِ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ — مسجد میں خیمہ لگانے کا بیان

۷۱۲- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف

ف ۔ پیاز، لہسن کا کچا کھانا اس لیے علماء نے مکروہ رکھا ہے اور اس کو کھا کر مسجد میں جانا برا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے اس کی ڈکار میں بدبو آتی ہے۔ اگر ان چیزوں کو پکا کر یا سرکہ میں ڈال کر ان کی بو دفع کرے تو کھانا درست ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اس مقام میں جاتے، جہاں اعتکاف کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانے کا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا گیا، اور حضرت حفصہؓ نے بھی حکم کیا، ان کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا، جب حضرت زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم کیا ان کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا کہ مسجد میں ڈیرے ہی ڈیرے ہیں، تو آپ نے فرمایا کیا ان سے نیت ثواب کی ہے؟ (ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسرے کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف کیا۔

۷۱۳۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذؓ کو خندق کی جنگ میں زخم پہنچا ایک تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگا دیا تاکہ ان کی عیادت قریب سے کر لیا کریں۔

بَابُ إِدْخَالِ الصِّبْيَانِ فِي الْمَسَاجِدِ

لڑکوں کو مسجد میں لانے کا حکم

۷۱۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ۔

أَبَا قَتَادَةَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور ان کی ماں زینب تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور وہ (امامہ) بچی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اٹھائے ہوئے تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر تھیں، جب آپ رکوع (اور سجدہ) کرتے تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے، پھر جب کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) ایسا ہی کرتے رہے نماز کے ختم ہونے تک۔

بَابُ ۴۱۶ رَبْطِ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ — قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا

۷۱۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ (مختصر)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ سردار تھا یمامہ کا تو وہ باندھا گیا مسجد کے ایک ستون سے (یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث طویل ہے)

بَابُ ۴۱۷ اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ — اونٹ کو مسجد کے اندر لے جانا

۷۱۶- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر آپ چھوتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے۔

بَابُ ۴۱۸ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ — مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعے سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت

۷۱۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کی نماز سے پہلے اور منع کیا خریدنے اور بیچنے سے مسجد کے اندر۔

بَابُ ۴۱۹ النَّهْيِ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ — مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت ف۱

۷۱۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ

ف۱ مراد وہی اشعار ہیں جن میں مبالغہ اور کذب یا فحش ہو ورنہ سچی اور عمدہ مضمون کی شعر مسجد میں پڑھنا درست ہے اور دلیل اس کی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ۔

سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشعار پڑھنے سے مسجد میں۔

بَابُ ۲۴ الرُّخْصَةِ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں اچھے شعر پڑھنے کی اجازت

۷۱۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ!

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے حسان بن ثابت پر اور وہ اشعار پڑھ رہے تھے مسجد میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ان کی طرف (بری نگاہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھے ہیں جب اس میں تم سے بہتر شخص موجود تھے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حسان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا (جب میں اشعار پڑھتا تھا آپ کی تعریف میں) آپ فرماتے تھے یا اللہ قبول کر میری طرف سے یا اللہ مدد کر ان کی جبرئیل علیہ السلام سے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں!

بَابُ ۲۵ النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ گمی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنے کی ممانعت

۷۲۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھتا ہوا، آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے۔[1]

بَابُ ۲۶ إِظْهَارِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں ہتھیار نکالنا کیسا ہے

۷۲۱۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ بَصْرِيٌّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت سفیان سے مروی ہے میں نے عمرو سے کہا کیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی پیکانیں پکڑ لے۔ انہوں نے کہا ہاں۔[2]

ف ۱ مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کا اونٹ گم ہو گیا تھا، وہ پوچھتا پوچھتا مسجد میں آیا اور کہنے لگا کوئی ہے جو میرے سرخ اونٹ کا پتا لگا دے آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے مسجدیں تو بنائی گئی ہیں جس لیے بنائی گئی ہیں یعنی اللہ کی یاد کے لیے نہ دنیا کے کاروبار کے لیے۔

ف ۲ مقصود یہ تھا کہ کسی کے لگ نہ جائے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع رہتے ہیں پس وہاں ہتھیار نکالنا خلاف احتیاط ہے۔

بَابٌ ۴۲۲ تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں

۷۲۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هَؤُلَاءِ؟ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور علقمہ دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے، انہوں نے کہا کیا نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا نہیں! انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم چلے ان کے پیچھے کھڑے ہونے کو، انہوں نے ایک آدمی کو اپنے داہنی طرف کیا، اور ایک کو بائیں طرف، پھر نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال لیتے، دونوں گھٹنوں کے بیچ میں، اور کہتے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

۷۲۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

بَابٌ ۴۲۴ الْاِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں چت لیٹنا

۷۲۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

حضرت عباد بن تمیم سے مروی ہے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم سے سنا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ پیر پر پیر رکھے تھے۔

بَابٌ ۴۲۵ النَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کا بیان

۷۲۵ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جوان تھے اور مجرد تو سویا کرتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں۔

بَابٌ ۴۲۶ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا بیان

۷۲۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو زمین میں دبا دے (اوپر سے مٹی ڈال کر دبا دے)

بَابُ ۴۲۷ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يَّتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں قبلے کی طرف تھوکنے کی ممانعت

۷۲۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک (بلغم) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مل دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اس لیے کہ اللہ جل جلالہٗ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی ہے)

بَابُ ۴۲۸ ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز میں اپنے سامنے یا داہنی طرف تھوکنے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت کی ہے!

۷۲۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهٰى اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی طرف بلغم دیکھا تو آپ نے اس کو کنکریوں سے مل دیا اور منع کیا تھوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے تلے۔

بَابُ ۴۲۹ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ خَلْفَهٗ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهٖ

نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی

۷۲۹۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ رِّبْعِيٍّ۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا وَاِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهٖ وَدَلَكَهٗ۔

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تھوک سامنے اپنے اور نہ داہنی طرف لیکن تھوک پیچھے اپنے یا بائیں طرف، اگر جگہ ہو (یعنے ادھر اور نمازی نہ ہوں) نہیں تو اس طرح کر، آپ نے اپنے پاؤں تلے تھوکا پھر اس کو مل دیا۔

بَابُ ۴۳ بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ — کس پاؤں سے تھوک کو ملے

۷۳۰- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ - عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

حضرت علاء بن شخیر سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکا، پھر اس کو مل دیا اپنے بائیں پیر سے۔

بَابُ ۴۳ تَخْلِيقِ الْمَسَاجِدِ — مسجدوں میں خوشبو لگانا

۷۳۱- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی جانب بلغم دیکھا تو آپ غصہ ہوئے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا، ایک عورت انصار میں سے کھڑی ہوئی اور اس کو رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا کام ہے! ف

بَابُ ۴۴ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ — مسجد میں جاتے اور آتے وقت کیا کہے؟

۷۳۲- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

حضرت ابو حمید اور ابو اسید سے روایت ہے دونوں کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو کہے یا اللہ کھول دے مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے، اور جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں فضل تیرا۔

بَابُ ۴۵ الْأَمْرِ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ — جب مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے!

۷۳۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا اور عود دلوبان جلانا عمدہ کام ہے، علاوہ مسنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت رفع ہو جاتی ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لیوے۔

بَابُ ۳۳ الرُّخْصَةِ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَ الْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ.

مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے، اور مسجد سے نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے

۷۳۲- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ.

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا واقعہ بیان کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں نہیں گئے تھے، انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے، وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے، اب وہ لوگ آنے لگے جو آپ کے ساتھ (جہاد میں) نہیں گئے تھے، بلکہ پیچھے رہ گئے تھے (مدینے میں) اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے، وہ سب لوگ شمار میں اسّی پر کئی آدمی تھے، آپ نے انکا ظاہری بیان قبول کیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا مانگی اور ان کے دلوں کی باتیں اللہ پر رکھ دیں یہاں تک کہ میں آیا (اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جو جہاد کے لئے نہیں گئے تھے) آپ نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا جیسا کوئی غصے میں تبسم کرتا ہے پھر فرمایا آؤ، میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سواری کے لیے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی اور دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (اس کا غصہ دور کر دیتا) اور مجھے باتیں بنانا خوب آتی ہیں لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دوں گا تو آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ کو ناراض کر دے گا مجھ سے (اس لیے کہ اللہ جل جلالہ چھپے اور کھلے سب باتوں کو جانتا ہے کہ وہ میرے دل کا بھید آپ پر کھول دے گا اور آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ میں نے جھوٹی باتیں کی تھیں) اور جو میں آج ہی آپ سے سچ سچ کہہ دوں تو آپ مجھ پر غصہ کریں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ میرا قصور معاف کر دے (اور آپ کو مجھ پر مہربان کر دے)،

مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ۔ (مختصر)

خدا کی قسم جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی زور آور مالدار نہ تھا (یعنی مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ بے مقدور تھا مگر شامت نفس سے رہ گیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا اب تو جا یہاں تک اللہ فیصلہ کرے تیرے بارے میں۔ میں کھڑا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور واقعہ اسکا طویل ہے۔ ف۱

بَابُ ۴۳۵ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

جو شخص کسی مسجد پر سے گزرے تو دو رکعت نماز وہاں پڑھے (اگر ہو سکے)

۷۳۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُوْ إِلَى السُّوْقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيْهِ۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صبح کو بازار جایا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر سے گزرتے پس وہاں نماز پڑھتے۔

بَابُ ۴۳۶ التَّرْغِيْبِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے

۷۳۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے اس شخص کے لیے جو بیٹھا رہتا ہے اس جگہ جہاں اس نے نماز پڑھی جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں یا اللہ بخش دے اس کو یا اللہ رحم کر اس پر۔

۷۳۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ۔

سَهْلًا السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے۔ ف۲

ف۱ تو کعب مسجد میں آئے، اور پھر مسجد سے بغیر نماز پڑھے چلے گئے، اور یہی مقصود ہے اس باب کا۔

ف۲ یعنے اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا۔

باب ۴۳۷ ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

جہاں پر اونٹ پانی پئیں یا رہیں وہاں پر نماز پڑھنے کی ممانعت

۷۳۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ میں ف۱

بَابُ ۴۳۸ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے

۷۳۹- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةُ صَلّٰى.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور پاک کرنے والی (تیمم میں) بنائی گئی تو جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالے (یعنے نماز کا وقت آجائے) تو نماز پڑھے۔ (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو، کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے)

بَابُ ۴۳۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ

بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

۷۴۰- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَمَدَتْ إِلٰى حَصِيرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَصَلَّوْا مَعَهُ.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میرے گھر پر آویں اور نماز پڑھیں تو میں اس جگہ نماز پڑھا کروں (برکت کے لیے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف لائے، انہوں نے ایک بوریا اٹھایا پھر اس کو پانی سے دھویا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی پڑھی۔

بَابُ ۴۴۰ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

ف۱ یہ ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لیے ہے کہ جہاں اونٹ پانی پیتے ہیں وہاں ہجوم ہوتا ہے پس خوف ہے نمازی کو صدمہ پہنچنے کا۔

۷۴۱- اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال حدثنا خالد عن شعبة عن سلیمان یعنی الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد۔

عن میمونة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یصلی علی الخمرة۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے سجدہ گاہ پر۔ ف۱

باب۴۲ الصلوة علی المنبر

منبر پر نماز پڑھنے کا بیان

۷۴۲- اخبرنا قتیبة قال حدثنا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنی ابو حازم بن دینار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدی وقد امتروا فی المنبر مم عوده فسالوه عن ذلك فقال واللہ انی لاعرف مم هو ولقد رایته اول یوم وضع واول یوم جلس علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی فلانة امراة قد سماها سهل ان مری غلامك النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیهن اذا کلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فامر بها فوضعت ههنا ثم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رقی فصلی علیها وکبر وهو علیها ثم رکع وهو علیها ثم نزل القهقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یایها الناس انما صنعت هذا لتاتموا بی

حضرت ابوحازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے اور وہ بحث کر رہے تھے منبر میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) کہ یہ کس لکڑی کا ہے آخر انہوں نے سہل سے پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں خوب جانتا ہوں جس لکڑی کا یہ ہے اور میں نے دیکھا ہے جب پہلے دن پر یہ منبر رکھا گیا اور جب پہلی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے ہیں آپ نے ایک عورت کے پاس جس کا نام سہل نے لیا کہلا بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہہ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے جن پر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرتے وقت (یعنی نصیحت کرتے وقت) اس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اس نے بنایا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جھاؤ سے اور اس عورت کے پاس لے آیا، اس عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا، آپ نے حکم دیا وہ یہاں رکھا گیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس پر چڑھے پس نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اسی پر پھر اترے الٹے پاؤں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ کے پاس پھر جب سجدے سے فارغ ہوئے تو منبر پر چلے گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم

ف۱ خمرہ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر آدمی سجدہ کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے بوریئے کا یا کھجور کی چھال کا یا اور کسی گھانس کا، مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جس پر اس زمانے میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں، دوسری حدیث میں ہے کہ چوہے نے بتی گھسیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈال دی اس میں سے ایک روپیہ برابر جل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خمرہ بڑا تھا نہ چھوٹا جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي۔

میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو!

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نماز پڑھنے کا بیان

۷۴۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا، (نو رکوع و سجود اشارے سے کرتے، خیبر مدینہ سے شمال کی جانب میں ہے، اور قبلہ مدینہ میں جنوب کی طرف ہے۔

۷۴۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُصَلِّي إِلَى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے، آپ گدھے پر سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، منہ آپ کا خیبر کی طرف تھا اور قبلہ ان کے پیچھے تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلے کے بیان میں

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلے کی طرف منہ کرنے کا بیان

۷۴۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ۔

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ تک نماز پڑھی، پھر کعبہ کی طرف منہ کیا، ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک قوم کے پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہے تھے بیت المقدس کی طرف) اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا، وہ لوگ (یہ سنتے ہی نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

کس وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں ہے

۷۴۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فِی السَّفَرِ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ مَالِکٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ۔

علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے سفر میں چاہے جدھر اس کا منہ ہوتا، حضرت عبداللہ بن دینار نے کہا کہ عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے۔ ف۱

۷۴۷۔ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الرَّاحِلَۃِ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّہَ بِہٖ وَیُوْتِرُ عَلَیْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جدھر منہ ہوتا اس کا اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے، مگر فرض نہ پڑھتے اس پر۔

بَابُ اِسْتِبَانَۃِ الْخَطَاِ بَعْدَ الْاِجْتِہَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ کر قبلہ رو نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا

۷۴۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَیْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ جَاءَھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ فَاسْتَقْبَلُوْھَا وَکَانَتْ وُجُوْھُھُمْ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَۃِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ مسجد قباء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا، یہ سن کر لوگ (نماز ہی میں) کعبہ کی طرف پھر گئے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر گھوم گئے کعبہ کی طرف۔ ف۲

بَابُ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّیْ

نمازی کے سترے کا بیان

۷۴۹۔ اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَۃُ ابْنُ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَۃَ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور سے پوچھا گیا غزوۂ تبوک

ف۱ سواری پر نفل پڑھنا سفر میں باجماع علماء درست ہے اگرچہ منہ قبلہ کی طرف نہ ہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا، اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے اکثر علماء کے نزدیک مگر عذر سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا الٹ جانے کا یا قافلے کے چلے جانے کا۔

ف۲ اور جس قدر نماز پڑھ چکے تھے اس کا اعادہ نہ کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سوچ بچار کر قبلہ کی طرف نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ قبلہ اس طرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضروری نہیں۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ عَنْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ

میں کہ نمازی کا سُترہ کس قدر ہونا چاہئے آپ نے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے (یعنے ایک ہاتھ کے برابر، اگر اس قدر سُترہ نمازی کے سامنے ہو تو اس پار سے آدمی کا گزرنا منع نہیں ہے)

۷۵۰- اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَنْبَأَنَا نَافِعٌ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ یُرْکَزُ الْحَرْبَۃُ ثُمَّ یُصَلِّیْ اِلَیْہَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ لیتے پھر نماز پڑھتے اس طرف۔

بَابُ۴۴ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَۃِ

سُترے سے نزدیک ہونا چاہیئے (تاکہ کوئی گزرنے والا نمازی اور سترے کے بیچ میں سے نہ گزر سکے)

۷۵۱- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ۔

عَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْہَا لَا یَقْطَعِ الشَّیْطَانُ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے سترہ لگا کر تو سترہ سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان (یعنی وہ آدمی یا گدھا یا کتا جو نمازی کے سامنے سے گزرے) اس کی نماز توڑ دے۔

بَابُ۴۵ مِقْدَارِ ذٰلِکَ

سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو

۷۵۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ الْحَجَبِیُّ فَاَغْلَقَہَا عَلَیْہِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَّسَارِہٖ وَعَمُوْدَیْنِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَثَلَاثَۃَ اَعْمِدَۃٍ وَّرَاءَہٗ وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَجَعَلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثَۃِ اَذْرُعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپ نے دروازہ بند کر لیا عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا، بلال نے کہا آپ نے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو ستون دہنی طرف اور تین ستون پیچھے اس زمانہ میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا، پھر آپ نے نماز پڑھی دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلہ پر (بس اسی قدر سترے سے فاصلہ چاہئے)۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

جب نمازی کے سامنے سُترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں۔

۷۵۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑے ہوئے نماز پڑھتا ہو تو آڑ ہو جائیگی اس کے لیے کوئی چیز اس کے سامنے جو پالان کی لکڑی برابر ہو اگر اس کے سامنے اتنی بڑی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دیں گے اس کی نماز کو عورت اور گدھا اور کالا کتا (جب سامنے سے نکل جائیں) عبداللہ بن صامت نے کہا میں نے ابوذر سے پوچھا کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر زرد یا لال کتا ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے بھی حضور سے پوچھا جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

۷۵۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

حضرت قتادہ نے کہا میں نے جابر بن زید سے پوچھا کس چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، انہوں نے کہا کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ حائضہ عورت اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یحییٰ نے کہا شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع کہا (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا)

۷۵۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ لَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور فضل بن عباس دونوں ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو ہم گزر گئے تھوڑی صف کے سامنے پھر اترے اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا۔

۷۵۶- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةٍ

حضرت فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی ملاقات کو آئے ایک جنگل میں جو ہم لوگوں

لَنَا وَ لَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

کا تھا، ہمارے پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی گدھی چر رہی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں، ان کو ہنکایا، یا ہٹایا نہیں۔

۷۵۷- اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ الْحَكَمَ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم میں سے گدھے پر سوار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، پھر اترے اور نماز میں شریک ہو گئے سب لوگ نماز پڑھ چکے، اور آپ بھی پڑھا کیے، اتنے میں دو لڑکیاں آئیں عبدالمطلب کی اولاد میں سے دوڑتی ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں، آپ نے ان دونوں کو چھڑا دیا اور نماز نہ توڑی (پس معلوم ہوا کہ گدھی اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۷۵۸- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُومَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُومَ فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو جب میں اُٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا کہ اُٹھ کر آپ کے سامنے سے نکلوں میں آہستہ سے نکل جاتی۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

سُترے کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی

۷۵۹- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ان کو ابوجہیم کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے اس شخص کے بارے میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جائے ابوجہیم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرے اگر وہ جانے جو اس پر عذاب ہو گا تو چالیس (دن یا برس) تک کھڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکل جانے سے۔

۷۶۰- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ چلنے دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے۔ ف

بَابُ ۴۵۱ الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

اس امر کی اجازت کا بیان

۷۶۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بِحِذَائِہٖ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمَقَامِ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ۔

حضرت کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے کہا میں نے حضور کو دیکھا آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپ کے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تھا یعنے لوگ طواف کرتے تھے اور سامنے سے گزر جاتے تھے۔ ف

بَابُ ۴۵۲ الرُّخْصَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ خَلْفَ النَّآئِمِ

سونے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے

۷۶۲- اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا رَاقِدَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْتِرَ اَیْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں ان کے سامنے قبلے کی طرف لیٹی رہتی آپ کے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے میں وتر پڑھ لیتی۔

بَابُ ۴۵۳ النَّھْیِ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْقَبْرِ

قبر کی طرف نماز پڑھنے کی ممانعت

۷۶۳- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ

عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْھَا۔

حضرت ابومرثد غنوی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبروں کی طرف اور مت بیٹھو قبروں پر۔

بَابُ ۴۵۴ الصَّلٰوۃِ اِلٰی ثَوْبٍ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ

جس کپڑے میں تصویریں ہوں ادھر نماز نہ پڑھے

ف اس لیے کہ وہ شیطان ہے کیونکہ دیدہ و دانستہ باوجود ممانعت کے خلاف شرع کرتا ہے۔

۷۶۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں مورتیں تھیں میں نے اس کو اٹھا کر طاق میں رکھدیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اس کپڑے کو ہٹا دے میں نے اس کو اتار کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

بَابُ ۲۵۵ الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ

نمازی اور امام کے درمیان میں آڑ ہو تو کیسا ہے؟

۷۶۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرَةٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَا عَادَ لَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوریا تھا آپ دن کو اس کو بچھاتے اور رات کو اس کی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے، لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور ان کے اور آپ کے درمیان بوریا تھا، آپ نے فرمایا اتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے ہو بے شک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو، پھر آپ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی اور کبھی نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا۔ اور آپ جب کوئی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یہ نہیں کہ چار دن کیا پھر چھوڑ دیا۔)

بَابُ ۲۵۶ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

۷۶۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایک کپڑے (یعنی فقط تہ بند) میں نماز درست ہے؟ (اگر چادر نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنا چاہئے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی۔

۷۶۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ

حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ

ف اسی حدیث سے بعضوں کا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع نہیں ہے۔ بوجہ عذر کے۔)

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ۔

علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے کندھے پر تھے۔

بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی قَمِیْصٍ وَّاحِدٍ

فقط کرتے میں نماز پڑھنے کا بیان (جب اس قدر نیچا ہو کہ ستر چھپا رہے)

۷۶۸ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اِبْرَاھِیْمَ۔

عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی لَاَکُوْنُ فِی الصَّیْدِ وَلَیْسَ عَلَیَّ اِلَّا الْقَمِیْصُ اَفَاُصَلِّی فِیْہِ قَالَ وَازْرُرْہُ عَلَیْکَ بِشَوْکَۃٍ۔

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار میں فقط کرتا پہنے ہوتا ہوں کیا اسی طرح نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا (پڑھ لے) اور اس میں تکمہ لگالے اگرچہ ایک کانٹے کا ہو (تاکہ ستر نہ کھلے)

بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی الْاِزَارِ

تہہ بند میں نماز پڑھنا

۷۶۹ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْنَ اُزُرَھُمْ کَھَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ فَقِیْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

حضرت سہل بن سعید سے روایت ہے کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے تہبند باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح (یعنی جب سجدے میں جاتے تو پیچھے سے ان کا ستر نظر آتا) تو حکم ہوتا عورتوں کو کہ سر نہ اٹھاویں (سجدہ سے) جب تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جائیں۔

۷۷۰ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِیْ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّہٗ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قِرَاءَۃً لِلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِیْ فَعَلَّمُوْنِی الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ بِھِمْ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ مَفْتُوْقَۃٌ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ اَلَا تُغَطِّیْ عَنَّا اِسْتَ ابْنِکَ۔

حضرت عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جب میری قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئی اس نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو، لوگوں نے مجھے بلایا (کیونکہ مجھ کو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا) اور رکوع سجدہ سکھلایا میں نماز پڑھایا کرتا تھا، اس وقت میرے بدن پر ایک پھٹی چادر تھی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے

بَابُ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ فِی ثَوْبٍ بَعْضُہٗ عَلَی امْرَاَتِہٖ

ایک کپڑا کچھ نمازی کے بدن پر ہو اور کچھ اس کی عورت پر

۷۷۱ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز

يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پڑھتے اور میں آپ کے پاس ہوتی حیض کی حالت میں، اور ایک ہی چادر ہوتی جس میں سے کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی ہوتی۔

بَابُ ۶۰ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کاندھوں پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے

۷۷۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں جب اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

بَابُ ۶۱ اَلصَّلٰوةِ فِي الْحَرِيْرِ

ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا

۷۷۳۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حریر (تری ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفے میں بھیجی گئی آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اس کو اتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پھر فرمایا اس کا پہننا پرہیز گاروں کو نہیں چاہیے (کیونکہ یہ لباس عورتوں کا ہے یا ان مردوں کا جو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں مصروف رہتے ہیں اور خدا سے غافل رہتے ہیں)۔

بَابُ ۶۲ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ

منقش چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے!

۷۷۴۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اِذْهَبُوْا بِهٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں بیل بوٹے تھے، پھر (نماز پڑھ کر) فرمایا باز رکھا مجھ کو ان بوٹوں نے (نماز میں دل لگنے سے) لے جاؤ یہ ابوجہم کے پاس اور لے آؤ (اس کے بدلے میں) کمبل اون کا۔

بَابُ ۶۳ اَلصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

لال کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

۷۷۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ

أَبِي جُحَيْفَةَ ۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ۔

حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہن کر نکلے اور ایک برچھی سامنے گاڑ دی، پھر نماز پڑھی اور اس برچھی کے اس پار سے کتا اور گدھا نکلتا تھا اور عورت بھی نکلتی تھی

بَابُ ۴۶ الصَّلٰوةِ فِي الشِّعَارِ

اس کپڑے میں نماز پڑھنا جو بدن سے لگا رہتا ہے

۷۷۶ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ ۔

عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِي فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی، اگر آپ کے کپڑے میں کچھ لگ جاتا میری طرف سے تو اتنا ہی مقام دھو ڈالتے اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر نماز پڑھتے اس میں، پھر اگر میرے پاس لیٹ رہتے، اگر کچھ لگ جاتا تو اتنا ہی مقام دھو ڈالتے، اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

بَابُ ۴۵ الصَّلٰوةِ فِي الْخُفَّيْنِ

موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

۷۷۷ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ۔

حضرت ہمام سے روایت ہے میں نے حضرت جریر کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی منگوایا، اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی کسی نے اُن سے پوچھا کہ تم نے موزوں سے نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا

بَابُ ۴۶ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۷۸ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَغَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَاسْمُهُ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ ۔

حضرت سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں!

بَابُ ۴۷ أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

جب امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے کہاں رکھے

۷۷۹ - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پس جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں ۔

كِتَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کے بیان میں

بَابُ ۲۶۸ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

صاحبان علم وفضل کو امامت کرنا چاہیے

۷۸۰- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم لوگوں میں سے ہونا چاہئے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کس کا جی خوش ہو گا ابو بکر کے آگے بڑھنے پر ؟ انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابو بکر سے آگے بڑھنے پر ۔ ف ۱

بَابُ ۲۶۹ الصَّلٰوةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا

۷۸۱- اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ۔

عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ زِيَادٌ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ فَخِذِيْ قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَ

حضرت ابو العالیہ سے جن کا نام براء ہے روایت ہے کہ زیاد نے (جو عامل تھے) ایک روز نماز میں دیر کی تو ابن صامت میرے پاس آئے میں نے ان کو کرسی دی وہ اس پر بیٹھے پھر میں نے ان سے زیاد کا حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہوں نے انگلی دانتوں کے پیچھے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات پوچھی

ف ۱ بعد اس کے انصار بھی راضی ہو گئے ابو بکر کی امامت پر اور خلافت ان کی باجماع مہاجرین وانصار منعقد ہوئی اگرچہ حدیث میں ذکر ہے امامت کبری یعنی خلافت کا مگر امامت صغری یعنی نماز کی امامت وہ بھی فرع ہے امامت کبری کی نمازیوں کو چاہئے کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور فضیلت رکھتا ہو اس کو امام بنائیں ۔

قَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

جیسے تم نے مجھ سے پوچھی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کرو (یعنی اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے۔ وہ نفل ہو جائے گی اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا نہیں پڑھوں گا (اس لیے کہ وہ ظالم حاکم تجھے ایذا نہ پہنچائیں۔)

۷۸۲۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بے شک ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے پھر اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑھو اور ان کے ساتھ بھی پڑھ لو اس کو نفل کر لو۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

۷۸۳۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ فِی الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ۔

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو۔ اگر کلام اللہ پڑھنے میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو وہ امامت کرے، اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو شخص سنت کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو) زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کسی شخص کو نہیں چاہئے کہ وہ دوسرے کی امامت کی جگہ میں جا کر امامت کرے یا اس کی عزت کی جگہ پر جا کر بیٹھ جاوے مگر اس کی اجازت سے۔

بَابُ تَقْدِيْمِ ذَوِی السِّنِّ

جس کی عمر زیادہ ہو اس کو امامت کرنا چاہیئے

۷۸۴۔ اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِیُّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ

مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا

لِي وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو، تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونوں میں وہ کرے جو عمر میں بڑا ہو۔

بَابُ اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

جب چند لوگ برابر کے جمع ہوں تو کون امامت کرے

۷۸۵ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ.

ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جائے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہو یا اچھا پڑھتا ہو۔

بَابُ اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي

جب چند آدمی جمع ہوں اور انہیں وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہو

۷۸۶ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ.

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرو دوسرے کی حکومت میں اور نہ بیٹھو اس کی عزت کی جگہ پر مگر اس کی اجازت سے۔

بَابُ إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ

جب رعیت میں سے کوئی شخص نماز پڑھاتا ہو پھر حاکم آ جاوے تو پیچھے چلا آوے (امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جاوے یا امامت کرتا رہے)

۷۸۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَوٰةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ

سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف آپس میں لڑتے ہیں تو آپ تشریف لے گئے ان میں صلح کرانے کو اور کئی آدمی آپ کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں روک لئے گئے۔ (یعنی آپ کو دیر ہو گئی) اور ظہر کا وقت آ گیا تو بلال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی اور نماز کا وقت آ گیا۔ تم نماز پڑھا سکتے ہو؟ ابوبکر نے کہا ہاں اگر تم چاہو۔ بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑھے۔ لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ

النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ اِلَيْهِ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ صفوں کے اندر آپ چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے قصد کیا کہ نماز میں شریک ہو جائیں (ابوبکر صدیق کے پیچھے) لوگوں نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف خیال نہیں کرتے تھے۔ جب بہت دستکیں دیں تو انہوں نے دیکھا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپ نے ان کو اشارہ کیا کہ نماز پڑھاؤ۔ اس وقت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ جل جلالہ کا شکر کیا اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کے لائق سمجھا۔ پھر الٹے پاؤں پیچھے چلے آئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے۔ آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے نماز میں تو دستک دینے لگتے ہو۔ دستک تو عورتوں کے لئے ہے۔ اب جب کوئی حادثہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو۔ کیونکہ جب کوئی سبحان اللہ سنے گا ادھر خیال کرے گا۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی جب میں نے تم کو اشارہ کیا تھا! انہوں نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھاوے۔ ف

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِّنْ رَّعِيَّتِهٖ

امام اپنی رعیت میں کسی کے پیچھے نماز پڑھے تو درست ہے

۷۸۸- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

۷۸۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيْسٰى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى لِلنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

ف ابو قحافہ ابوبکر صدیق کے باپ کا نام تھا۔ ابوبکر نے تواضع سے اپنا نام ہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا۔ اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ اور ان کا سچا خلوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

بَابُ ۴۶ إِمَامَةِ الزَّائِرِ — جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو (بدون انکی اجازت کے) ان کی امامت نہ کرے۔

۷۹۰- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى لَنَا.

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ.

مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑھاوے۔

بَابُ ۴۷ إِمَامَةِ الْأَعْمَى — اندھے کو امامت کرنا درست ہے

۷۹۱- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمود بن الربیع سے روایت ہے عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اور وہ اندھے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کبھی اندھیرا ہوتا ہے اور مینہ برستا ہے اور نالے چلتے ہیں میں اندھا ہوں تو آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے میں وہیں نماز پڑھا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہاں تم چاہتے ہو میں نماز پڑھوں۔ انہوں نے گھر میں ایک جگہ بتلائی آپ نے اس جگہ نماز پڑھی۔

بَابُ ۴۸ إِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ — لڑکا نابالغ امامت کر سکتا ہے

۷۹۲- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي.

عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرْمِيُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ فَأَتَى أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَجَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ.

عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہے ہم پر سوار گزرا کرتے تھے ہم ان سے قرآن سیکھا کرتے تھے تو میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن یاد نکلا۔ میں ان کی امامت کرتا تھا اس وقت میری عمر آٹھ

برس کی تھی۔ ف

بَابُ (۴۷۹) قِيَامِ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ — جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اُسوقت لوگ کھڑے ہوں

۷۹۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

بَابُ (۴۸۰) الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ — اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے

۷۹۴- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے۔ پھر نہیں کھڑے ہوئے آپ نماز میں یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے۔ (یعنی اونگھ گئے۔ اتنی آپ نے دیر کی)۔

بَابُ (۴۸۱) الْإِمَامِ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ — جب امام اپنی جگہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اُس کو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے

۷۹۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی۔ لوگوں نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہ میں آکر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ نے لوگوں سے کہا یہیں ٹھہرے رہو۔ پھر آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا۔ تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جب صاحب علم اور قرآن اچھا پڑھتا ہو اور یہی قول ہے اہلحدیث کا مگر فقہائے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز رکھا ہے اور نفل میں بعضوں نے جائز کہا ہے۔

باب ۴۸۲ استخلاف الامام اذا غاب

جب امام کہیں جانے لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے

۷۹۶ أخبرنا أحمد بن عبدة عن حماد بن زيد ثم ذكر كلمة معناها قال حدثنا أبو حازم قال عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر ثم أتاهم ليصلح بينهم ثم قال لبلال يا بلال إذا حضر العصر ولم آت فمر أبا بكر فليصل بالناس فلما أذن بلال ثم أقام فقال لأبي بكر رضي الله عنه تقدم فتقدم أبو بكر فدخل في الصلوة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يشق الناس حتى قام خلف أبي بكر وصفح القوم وكان أبو بكر إذا دخل في الصلوة لم يلتفت فلما رأى أبو بكر التصفيح لا يمسك عنه التفت فأومى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فحمد الله عز وجل على قول رسول الله صلى الله عليه وسلم له امضه ثم مشى أبو بكر القهقرى على عقبيه فتأخر فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم تقدم فصلى بالناس فلما قضى صلوته قال يا أبا بكر ما منعك إذ أومأت إليك أن لا تكون مضيت فقال لم يكن لابن أبي قحافة أن يؤم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال للناس إذا نابكم شيء فليسبح الرجال وليصفح النساء۔

سہل بن سعد سے روایت ہے بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ ظہر پڑھ کر ان کے پاس گئے صلح کرانے کو اور بلال سے فرمایا اے بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ آؤں تو ابوبکر سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں۔ جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر سے کہا آگے بڑھو (نماز پڑھانے کے لیے) ابوبکر آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی۔ جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہوئے، لوگوں نے دستک دینا شروع کی۔ ابوبکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ نماز میں ہوتے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں کسی طرح نہیں تھمتیں تو انہوں نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ (اپنی جگہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ) ابوبکر نے اللہ جل جلالہ کا شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے پر (کہ نماز پڑھاؤ) پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی بعد اس کے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے ابابکر جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے۔ ابوبکر نے کہا۔ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے! پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ جب تم کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

باب ۴۸۳ الائتمام بالامام

امام کی پیروی کرنا چاہیے

۷۹۷ أخبرنا هناد بن السري عن ابن عيينة عن الزهري۔

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سقط من فرس على شقه الأيمن فدخلوا

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے داہنی کروٹ پر۔ تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے۔ نماز کا وقت

عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

آگیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے ہے، کہ اس کی پیروی کی جاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو۔

بَابُ الْاِئْتِمَامِ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اسکی اور لوگ پیروی کریں۔

۷۹۸۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (یعنی صف اول میں شریک نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور جو لوگ تمہارے بعد ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ بھی ان کو پیچھے ڈال دیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جاویں گے تو وہ سب کے پیچھے پڑ جائیں گے۔

۷۹۹۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ "

۸۰۰۔ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا نماز پڑھانے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے۔ اور بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے۔

۸۰۱۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّسْمِعُنَا۔

جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو سنانے کے لیے۔ (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)

بَابُ ۴۸۵ مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافِ فِي ذٰلِكَ

جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچ میں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جائے اور دونوں مقتدی مل کر اس کے پیچھے کھڑے ہوں۔

۸۰۲ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ ـ

عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يَشْتَغِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس دوپہر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ زمانہ جب امیر لوگ نماز کے وقت اور کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا۔ پھر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۰۳ - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِجَدِّهِ يُقَالُ لَهُ

مَسْعُودٌ فَقَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ يَا مَسْعُودُ ائْتِ أَبَا تَمِيمٍ يَعْنِي مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيرٍ وَيَبْعَثُ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ إِلٰى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِي بِبَعِيرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ آخُذُ بِهِمْ فِي إِخْفَاءِ الطَّرِيقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ ـ

مسعود سے روایت ہے میرے سامنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر گزرے۔ ابوبکر نے مجھ سے کہا تم اپنے مالک ابوتمیم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں ایک اونٹ دے سواری کو اور توشہ دے اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیوے جو ہم کو مدینے کی راہ بتلادے۔ میں اپنے مالک کے پاس آیا اور ان سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور ایک کپہ دودھ کا کر دیا۔ پھر میں ان کو لے چلا پوشیدہ راستوں میں (تاکہ کافروں کو پتہ نہ ملے) اور نماز کا وقت آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے۔ اس زمانے میں میں دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپ کے ساتھ تھا اس وجہ سے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ مارا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بُرَيْدَةُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ"

بَابُ ۴۸۶ إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَامْرَأَةً

جب امام سمیت تین مرد اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہوں

۸۰۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

انس بن مالک سے روایت ہے ان کی دادی مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کھانا کھانے کے لیے جس کو انہوں نے تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا۔ پھر فرمایا کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ انس نے کہا میں اٹھا اور ایک بوریا جو بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا اس کو پانی سے دھویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے تھے۔ اور بڑھیا (یعنی ملیکہ ہمارے پیچھے تھی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا

بَابٌ^۸۷ إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو کس طرح صف باندھیں

۸۰۵- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اس وقت کوئی نہ تھا مگر میں اور میری ماں اور یتیم لڑکا اور اُمّ حرام میری خالہ۔ آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی (یعنی نفل نماز برکت کے لیے)

۸۰۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُخْتَارِ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا.

انس سے روایت ہے وہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی ماں اور خالہ تو آپ نے انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور ماں اور خالہ کو ان کے اپنے پیچھے کھڑا کیا۔ ف

بَابٌ^۸۸ مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہاں کھڑا ہو!

۸۰۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ

قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

ف: ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑھنا درست ہے اگرچہ دن کو ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ.

ابن عباس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپ کے پہلو میں تھا آپ کے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا۔

۸۰۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی اور ہمارے گھر کی ایک عورت اور تھی۔ آپ نے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔

بَابُ ۴۸ مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو تو امام کہاں کھڑا ہو

۸۰۹- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اٹھے میں بھی اٹھا اور بائیں طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھے داہنی طرف کھڑا کیا۔

بَابُ ۴۹ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

امام سے کون لوگ نزدیک ہوں

۸۱۰- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

ابومسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جائے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف میں) وہ لوگ رہیں گے جو عقل والے ہیں (یعنی ہوشیار لوگ علم والے بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو اُن سے قریب ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ ابومسعود نے کہا کہ آج کے روز تم میں پھوٹ پڑی ہے۔

۸۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي

التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ.

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللَّهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ.

قیس بن عباد سے روایت ہے۔ میں مسجد میں تھا پہلی صف میں اتنے میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ سو قسم خدا کی مجھے نماز کا خیال ہی نہ رہا (یعنی اس قدر مجھے غصہ آیا کہ میں نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب ہیں۔ انہوں نے کہا اے جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں کو تم آپ کے نزدیک رہیں۔ پھر انہوں نے قبلے کی طرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز کا اہتمام کرتے تھے اور صفوں کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ) یہ تین بار کہا قسم خدا کی میں ان پر رنج نہیں کرتا لیکن رنج کرتا ہوں اُن پر جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد سے مراد کون لوگ ہیں انہوں نے کہا سردار اور امیر۔

بَابُ ۹۱ إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

امام کے باہر آنے سے پہلے صفوں کا قائم ہو جانا

۸۱۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلَّى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی۔ ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں جم گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کھڑے ہوئے تو تکبیر نہ کہی اور لوٹے لوگوں سے کہا تم اپنی جگہ پر جمے رہو۔ ہم لوگ کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے۔ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۹۲ كَيْفَ يُقَوِّمُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

کیونکر امام صفیں جماوے

۸۱۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ.

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ کَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ۔

گو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کئے جاتے ہیں (کہ ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو آپ ایسا برابر کرتے تھے کہ تیر دل کو ان سے برابر کر سکیں (اور یہ مبالغہ ہے صف کی درستی میں) آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا۔ میں نے دیکھا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈالے گا تمہارے بیچ میں۔

۸۱۴۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَۃَ

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا وَصُدُوْرَنَا یَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَۃِ۔

براء ابن عازب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفوں کے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور ہمارے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے اختلاف مت کرو۔ ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جاوے گی اور آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے والی صفوں کے لیے۔

بَابُ ۴۹۳ مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِیْ تَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ

جب امام آگے بڑھے تو صفوں کے برابر کرنے کے لیے کیا کہے

۸۱۵۔ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُمَارَۃَ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَلِیَلِیَنِّیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔

ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ۔ آگے پیچھے مت ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک رہیں مجھ سے وہ لوگ جو عقل و شعور والے ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔

بَابُ ۴۹۴ کَمْ مَرَّۃً یَقُوْلُ اسْتَوُوْا

امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ

۸۱۶۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَھْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَاسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ۔ قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری

نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

جان ہے میں تم کو اس طرح دیکھتا ہوں پیچھے سے جیسا آگے سے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ۴۹۵ حَثِّ الْإِمَامِ عَلٰى رَصِّ الصُّفُوْفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

امام لوگوں کو رغبت دیوے صفیں برابر کرنے کی اور مل کر کھڑے ہونے کی

۸۱۷- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ تکبیر تحریمہ سے پہلے پھر فرمایا برابر کرو صفیں اپنی اور مل کر کھڑے ہو۔ کیونکہ میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا.

أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ملی ہوئی رکھو صفوں کو اور نزدیک صفیں کھڑی کرو۔ (بیچ میں اتنا فاصلہ نہ ہو کہ دوسری صف کھڑی ہو جائے) اور برابر رکھو گردنیں۔ قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ صفوں کے بیچ میں گھس آتا ہے گویا سیاہ بچہ ہے بکری کا۔

۸۱۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ.

جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتوں کی طرح صف نہیں باندھتے اپنے پروردگار کے سامنے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فرشتے کیونکر صف باندھتے ہیں اپنے رب کے سامنے آپ نے فرمایا پورا کرتے ہیں پہلی صف کو (یعنی آگے کی صف کو۔ جب وہ بھر جاتی ہے تو پھر پیچھے دوسری صف باندھتے ہیں) اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۶ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ

صف اول دوسری صف پر کیا فضیلت رکھتی ہے؟

۸۲۰- أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً۔

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

بَابُ ۴۹۷ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

پچھلی صف کا بیان

۸۲۱- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيْهِ فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پھر جو اس سے نزدیک ہے اس کو پورا کرو۔ اگر کچھ کمی رہے تو پچھلی صف میں رہے (نہ پہلی صف میں)

بَابُ ۴۹۸ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا

جو شخص صفوں کو بھر دیوے (یعنی خالی جگہ میں کھڑا ہو جاوے)

۸۲۲- أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صفوں کو ملا دے گا اللہ بھی اس کو ملا دے گا (اپنی نعمتوں سے) اور جو شخص صف کاٹ دے گا اللہ بھی اس کو کاٹ دے گا۔

بَابُ ۴۹۹ ذِكْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

مردوں کی صف کونسی بری ہے، اور عورتوں کی صف کونسی بہتر ہے

۸۲۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو (عورتوں کے قریب) اور عورتوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہ ہے جو سب سے آگے ہو (مردوں کے قریب)

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي ۵۰۰ — ستونوں کے بیچ میں صف بندی کرنا

۸۲۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ۔ لوگوں نے ہم کو ڈھکیلا یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونوں کے بیچ میں تو انس پیچھے ہٹتے تھے اور کہتے تھے ہم اس بات سے بچتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی ستونوں کے درمیان نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ پچھلی صف علیحدہ کرتے تھے)

بَابُ الْمَكَانِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ ۵۰۱ — صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا بہتر ہے

۸۲۵- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ۔

براء سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ آپ کے داہنی طرف رہوں۔

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ ۵۰۲ — امام کو نماز میں کس قدر تخفیف کرنا چاہیے

۸۲۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اس واسطے کہ جماعت میں بیمار بھی ہے اور ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو چاہے جتنا طول کرے یعنی جتنی چاہے لمبی رکعتیں پڑھے۔

۸۲۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔

۸۲۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ بِالصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُوجِزُ صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں ایسی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں کیونکہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ماں پر تکلیف ہو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ — امام کو لمبی سورتیں پڑھنے کی اجازت

۸۲۹- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَ يَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورہ والصافات کو۔ (جس میں ایک سو اسی آیتیں ہیں)۔

بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ — امام کو نماز میں کون سا کام کرنا درست ہے

۸۳۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهَا أَعَادَهَا۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کر رہے تھے۔ اور اپنے کاندھے پر (اپنی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے اٹھتے اس کو اٹھا لیتے اور کاندھے پر بٹھا لیتے۔

بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ — امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا، امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اٹھا لینا کیسا ہے؟

۸۳۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔

۸۳۲- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا

الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا۔

براء سے روایت ہے۔ صحابہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھتے تھے اور آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے۔ جب دیکھتے آپ سجدے میں جا چکے اس وقت سجدہ کرتے۔

۸۳۳- أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أُقِرَّتِ الصَّلَوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔

حطان بن عبداللہ سے روایت ہے ابوموسیٰ اشعری نے نماز پڑھائی جب وہ بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی گئی نماز نیکی اور پاکی سے جب ابوموسیٰ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی تھی۔ سب لوگ چپ ہو رہے انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی انہوں نے کہا نہیں مجھے ڈر ہے کہیں تم غصے نہ ہو مجھ پر۔ ابوموسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز اور اس کے طریقے سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی اطاعت اور پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو۔ اللہ سنے گا تمہارے کہنے کو اور وہ جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے۔ اور تمہارا ہر ایک رکن اس کے بعد ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل جاوے گی۔

بَابٌ ۵۰۶ خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَوةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلَوتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے

۸۳۴- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ وَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضَى مُعَاذٌ الصَّلَوةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ أَصْبَحْتُ لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جابر سے روایت ہے ایک شخص انصار میں سے آیا اور نماز کھڑی تھی۔ وہ مسجد میں گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا۔ معاذ نے لمبا کیا رکعت کو۔ (یعنی بڑی سورت پڑھنا شروع کی) اس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے میں جا کر الگ نماز پڑھی پھر چلا گیا۔ جب معاذ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ان سے بیان کیا کہ فلاں شخص نے ایسا کیا۔ معاذ نے کہا صبح ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کروں گا۔ معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سب حال بیان کیا آپ نے اس شخص

وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلَى نَاضِحٍ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ۔

کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا۔ اور کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سارے دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی۔ میں مسجد میں گیا اور جماعت میں ان کے ساتھ شریک ہوا انہوں نے فلاں فلاں سورت پڑھنا شروع کی اور بہت طول کیا۔ میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو تکلیف دینے والا ہے، اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے، اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے۔ ف۱

بَابُ الْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ يُصَلِّي قَاعِدًا

امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں

۸۳۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ گر پڑے تو داہنا حصہ بدن کا چھل گیا اس وجہ سے آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ف۲۔

۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول

ف۱ یعنی لوگوں کو پریشان کرتا ہے۔ کہ وہ مجبور ہو کر نماز اور روزہ چھوڑ دیں۔ جہاں تک ہو سکے وہیں تک تکلیف اٹھانے کا حکم ہے جو امر ہماری طاقت سے باہر ہے اللہ نے اس کی تکلیف نہیں دی۔۱۲

ف۲ بعض علماء کا عمل اسی پر ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔

صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلوة فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت قلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقوم في مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقلت لحفصة قولي له فقالت له فقال انكن لانتن صواحبات يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت فمروا ابا بكر فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة قالت فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض فلما دخل المسجد سمع ابو بكر حسه فذهب ليتاخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قم كما انت قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قام عن يسار ابي بكر جالسا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وابو بكر قائما يقتدي ابو بكر برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة ابي بكر رضي الله عنه.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو بلال آئے آپ کو نماز کی خبر دینے کے لیے آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑھانے کا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے اور آپ کو یاد کریں گے تو لوگوں کو ان کی آواز نہ سنائی دے گی (یعنی قرآن پڑھنے کی بوجہ گریہ وزاری کے۔ کاش آپ عمر کو حکم کرتے۔ آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھاویں۔ میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو۔ آپ نے فرمایا تم یوسف کی ساتھیاں ہو (کہ اپنا ہی کہے جاتی ہو دوسرے کی نہیں سنتی) حکم کرو ابوبکر کو کہ وہ نماز پڑھائیں آخر لوگوں نے ابوبکر سے کہا نماز پڑھانے کو۔ جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا۔ یعنی مرض شدت کم دیکھی آپ کھڑے ہوئے اور دو شخصوں پر تکیہ لگا کر چلے اور آپ کے پاؤں گھسٹتے تھے زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب آپ مسجد میں آئے ابوبکر نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنے کا قصد کیا۔ آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور ابوبکر کھڑے کھڑے آپ کی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے۔

۸۳۷- اخبرنا العباس بن عبد العظيم العنبري قال حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا زائدة عن موسى بن ابي عائشة.

عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقلت الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعل فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان نہیں کرتیں۔ انہوں نے کہا جب آپ پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پھر پانی رکھا گیا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے کہا نہیں۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .

آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر ارادہ کیا اٹھنے کا تو بے ہوش ہو گئے۔ پھر تیسری بار ایسا ہی فرمایا۔ اور لوگ جمع تھے مسجد میں آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ عشاء کی نماز کے لیے۔ آخر آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا تم نماز پڑھاؤ جب ان کے پاس پیام لانیوالا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانے کا۔ وہ نرم دل آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑھاؤ۔ عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پھر ان دنوں ابوبکر نماز پڑھایا کئے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لائے دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے ہوئے۔ ایک ان میں سے عباس تھے۔ (چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام نہیں لیا) جب ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے نہ ہٹو اور ان دونوں آدمیوں کو جن پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے حکم دیا انہوں نے آپ کو بٹھا دیا۔ ابوبکر کے پہلو میں ابوبکر کھڑے کھڑے نماز پڑھتے رہے اور لوگ ان ہی پیروی کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم سے بیان کروں جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے سب بیان کیا۔ انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا۔ مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا ہے حضرت عائشہ نے دوسرے شخص کا جو عباس کے ساتھ تھے! میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ ۵۰۸ اِخْتِلَافِ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ

اگر امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے

۸۳۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اپنی قوم میں جاتے

يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَيَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالصَّلوٰةِ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِيْنَا فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلوٰةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ فَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

اور نماز پڑھلتے۔ ایک روز نماز میں دیر ہوگئی تو معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں گئے اور امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کی۔ ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جب یہ دیکھا تو صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے کہا تو منافق ہوگیا اس نے کہا قسم خدا کی میں منافق نہیں ہوں۔ البتہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر یہاں سے نماز پڑھ کر ہم لوگوں کے پاس آتے اور امامت کرتے ہیں۔ آپ نے کل رات کو تو نماز میں دیر کی تھی۔ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے یہاں آئے اور امامت کی تو سورۂ بقر شروع کی۔ جب میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھلی (یعنی الگ پڑھ لی) ہم لوگ تو پانی بھرنے والے ہیں (سارے دن) اپنے ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرے گا (یعنی فساد پھیلائے گا) ایسی ایسی سورتیں پڑھا کر جیسے بروج اور والشقت وغیرہ۔ ف

۸۳۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلوٰةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَاءُوْا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو جو لوگ آپ کے پیچھے تھے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور ان لوگوں کی دو رکعتیں ہوئیں۔

بَابُ ۵۰۹ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت کا بیان

۸۴۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی اس لیے کہ معاذ نماز پڑھ کر امامت کرتے تو وہ نفل کی نیت کرتے تھے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے تھے۔ اور بعض علماء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل والے کے پیچھے درست نہیں۔)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۔

۸۴۱۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۔

۸۴۲۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً — جب تین آدمی ہوں تو جماعت کریں

۸۴۳۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ۔

ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور زیادہ حق دار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَّصَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ — جب تین آدمی ہوں ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کریں

۸۴۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِّعَبْدِ الْقَيْسِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھیں۔ (اس زمانے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ لڑکے تھے)

بَابُ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا اثْنَيْنِ — جب دو آدمی ہوں تو جماعت کریں

۸۴۵- اخبرنا سوید بن نصر قال حدثنا عبد اللہ عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء

عن ابن عباس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت عن یسارہ فاخذنی بیدہ الیسری فاقامنی عن یمینہ۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کر داہنی طرف کھڑا کر لیا۔

۸۴۶- اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال حدثنا خالد بن الحرث عن شعبۃ عن ابی اسحق وقد سمعتہ منہ ومن ابیہ قال سمعت

ابی بن کعب یقول صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ الصبح فقال اشہد فلان الصلوۃ قالوا لا قال ففلان قالوا لا قال ان ہاتین الصلوتین من اثقل الصلوۃ علی المنافقین ولو یعلمون ما فیہما لاتوہما ولو حبوا والصف الاول علی مثل صف الملائکۃ ولو تعلمون فضیلتہ لابتدرتموہ وصلوۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوۃ الرجل مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع الرجل وما کانوا اکثر فہو احب الی اللہ عز وجل۔

ابی ابن کعب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا۔ فلاں شخص کیا جماعت میں حاضر تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا اور فلاں شخص لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دو نمازیں (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہیں منافقوں پر۔ اور اگر جانیں جو ان (نمازوں) میں فضیلت ہے تو گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے آویں اور پہلی صف گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تم اس کی بزرگی جانو تو جلدی کرو (پہلی صف میں شریک ہونے کے لیے) اور نماز پڑھنا ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر جماعت سے بہتر ہے اکیلے نماز پڑھنے سے۔ اور دو شخصوں کے ساتھ مل کر پڑھنا بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ مل کر پڑھنے سے۔ اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

باب ۱۳۵ الجماعۃ للنافلۃ

نفل نماز کے لیے جماعت کرنے کا بیان

۸۴۷- اخبرنا نصر بن علی قال انبانا عبد الاعلی قال حدثنا معمر عن الزہری عن محمود

عن عتبان بن مالک انہ قال یا رسول اللہ ان السیول لتحول بینی وبین مسجد قومی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنفعل فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال این تریدفاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ فصلی بنا رکعتین۔

عتبان بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے گھر سے مسجد تک ندیاں ہیں (جو برسات میں زور سے بہتی رہتی ہیں) میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے تو میں اس جگہ مسجد بنا لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم چلیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہاں تم کو منظور ہے۔ میں نے کہا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں (نفل جماعت سے)

بَابُ ۵۱۴ الْجَمَاعَةِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ — جو نماز قضا ہو جاوے اس کے لیے جماعت کرنے کا بیان

۸۴۸ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے جب نماز کو کھڑے ہونے لگے آپ نے فرمایا درست کرو اپنی صفوں کو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔)

۸۴۹ - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ وَاسْمُهُ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أَحْفَظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا فَنَامُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَمَا قُلْتَ قَالَ مَا ثَقُلَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَآذِنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَتَوَضَّئُوا يَعْنِي حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔

ابوقتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ سو رہتے اس لیے کہ چلتے چلتے سب لوگ تھک گئے تھے) آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں سو جاؤ اور نماز جاتی رہے۔ بلال نے کہا میں اس کا بندوبست کروں گا لوگ لیٹے اور سو رہے۔ بلال نے اپنی پیٹھ اونٹ سے لگائی اور (سو گئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سے فرمایا تم نے کیا کہا تھا (کہ میں بندوبست رکھوں گا) بلال نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اتنی نیند مجھے کبھی نہیں آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے تمہاری روحیں قبض کر لیں پھر جب اس کو منظور ہوا تو پھیر دیں۔ اٹھو اے بلال اور اذان دو نماز کی۔ بلال کھڑے ہوئے اور اذان دی پھر سب لوگوں نے وضو کیا اس وقت آفتاب بلند ہو گیا تھا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

بَابُ ۵۱۵ التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ — جماعت میں نہ آنا کیسا ہے

۸۵۰ - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمْصَ فَقَالَ۔

أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلثة فی قریة ولا بدو لا تقام فیہم الصلوة الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیکم بالجماعة فانما یاکل الذئب القاصیة قال السائب یعنی بالجماعة الجماعة فی الصلوة۔

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور وہ جماعت نہ کریں نماز کی تو سمجھو کہ شیطان ان پر غالب انتظار کر رہے ہیں آگیا اور لازم کر لو اپنے اوپر جماعت کو اس لیے کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلے سے الگ ہو۔ سائب نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے۔

باب ۵۱۶ التشدید فی التخلف عن الجماعة

جماعت میں شریک نہ ہونا کیسا ہے

۸۵۱- اخبرنا قتیبة عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوة فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عظما سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس شخص کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے قصد کیا کہ حکم کروں لکڑیاں جلانے کا پھر حکم کروں نماز کے لیے اذان دینے کا اور ایک شخص کو حکم کروں وہ نماز پڑھا دے اور میں جاؤں ان لوگوں کے گھر پر (جو جماعت میں نہیں آتے) پھر جلا دوں ان کے گھروں کو قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد میں ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا دو اچھے کھر ملیں گے تو عشا کی جماعت میں آوے۔

باب ۵۱۷ المحافظة علی الصلوات حیث ینادی بہن

جہاں پر اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے

۸۵۲- اخبرنا سوید بن نصر قال انبانا عبد اللہ بن المبارک عن المسعودی عن علی بن الاقمر عن ابی الاحوص۔

عن عبد اللہ بن مسعود انہ کان یقول من سرہ ان یلقی اللہ عز وجل غدا مسلما فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ عز وجل شرع لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سنن الہدی وانہن من سنن الہدی وانی لا احسب منکم احدا الا لہ مسجد یصلی فیہ فی بیتہ فلو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے پورا مسلمان ہو کر ملنا ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرے جہاں پر اذان ہوتی ہو (دو) تو اذان سن کر جماعت میں آوے۔ اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے بنائے اُن ہی راستوں میں سے ایک راستہ نماز بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں تم میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جس کی ایک مسجد اس کے گھر میں نہ ہو جہاں وہ نماز پڑھتا ہے۔ پس اگر

لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔

تم نماز پڑھا کرو گے اپنے گھروں میں اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چھوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہو گئے اور جو بندہ مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے (گھر سے) چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا۔ یا ایک درجہ اس کا بلند کرے گا۔ یا ایک گناہ اس کا معاف کر دے گا۔ اور تم دیکھتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہیں) چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تاکہ نیکیاں زیادہ ہوں) اور تم دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہی شریک نہیں ہوتا جو کھلا نفاق رکھتا ہو۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) ایک شخص کو دو آدمی سنبھال کر لاتے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

۸۵۳- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ ابْنِ الْأَصَمِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَهُ أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک اندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کوئی لانے والا نہیں ہے جو مسجد تک پہنچا دے تو اجازت دیجئے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے اجازت دی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا تجھے اذان کی آواز آتی ہے؟ اندھے نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر قبول کر (مؤذن کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ۔ آؤ نماز کے لیے)

۸۵۴- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ۔

ابن ام مکتوم سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کیڑے اور درندے بہت ہیں تو مجھے اجازت دیجئے گھر میں نماز پڑھنے کی۔ آپ نے فرمایا تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتا ہے انہوں نے کہا ہاں سنتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر حاضر ہو۔ اور نہیں اجازت دی ان کو جماعت چھوڑنے کی۔

بَابُ الْعُذْرِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ ۵۱۸

جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے

۸۵۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبداللہ بن ارقم اپنے لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئے پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے پھر ہو لے (اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو)

۸۵۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آوے اور ادھر نماز کھڑی ہو (یعنی عشا کی) تو پہلے کھانا کھالو۔

۸۵۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

ابوالملیح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حنین میں۔ وہاں پانی برسنے لگا تو آپ کے موذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں۔

بَابُ حَدِّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ — جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ہے

۸۵۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفِهْرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے جب مسجد میں گیا دیکھا تو لوگ نماز پڑھ چکے۔ تو اس کو اتنا ہی ثواب ہو گا جتنا اس شخص کو ہوا ہے جو جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہو گا۔

۸۵۹- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ الْحَكِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ

عثمان بن عفان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فَصَلَّاھَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَۃِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔

سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (موافق سنت کے) پھر فرض نماز کو (مسجد میں جاوے) اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے جماعت سے پڑھے یا مسجد میں پڑھے (یعنی پہلی بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا اکیلے پڑھے بہرحال اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

بَابُ ۵۲ اِعَادَۃُ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ لِنَفْسِہٖ

اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لے

۸۶۰۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی الدِّیْلِ یُقَالُ لَہٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ۔

عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ۔

محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پھر نماز پڑھ کر آئے دیکھا تو محجن وہیں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں میں مسلمان ہوں لیکن میں نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر میں آپ نے فرمایا جب آؤ تم لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ اگرچہ پڑھ چکے ہو۔

بَابُ ۵۳ اِعَادَۃُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ لِمَنْ صَلّٰی وَحْدَہٗ

جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو، پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے

۸۶۱۔ اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِیُّ عَنْ

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِیِّ قَالَ شَھِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَہٗ قَالَ عَلَیَّ بِھِمَا فَاُتِیَ بِھِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُھُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا

یزید ابن اسود عامری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز میں مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) جب آپ نماز پڑھ چکے تو دیکھا دو شخص پیچھے بیٹھے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ ان کو لے کر آئے اور ان کی گردن کی رگیں پھڑک رہی تھیں (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت

فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

کرو، جب تم اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو پھر اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو دوبارہ پڑھ لو۔ وہ نفل ہوگی۔

بَابُ ۵۲۲ إِعَادَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

اگر فضیلت کا وقت گزر جانے کے بعد جماعت ہو تب بھی شریک ہو جاوے

۸۶۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں دیر کریں گے اس کے وقت سے (یعنی مکروہ وقت میں پڑھیں گے) میں نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں (ایسے وقت میں) آپ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کاموں کو جا۔ اگر تو مسجد میں ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑی ہو تو شریک ہو جا۔

بَابُ ۵۲۳ سُقُوطِ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

جو شخص امام کیساتھ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اسکو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضروری نہیں

۸۶۳- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

سلیمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کیوں نہیں نماز پڑھتے انہوں نے کہا میں پڑھ چکا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن میں دوبارہ نہیں پڑھنا چاہیے یعنی جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اس کو پڑھنا ضروری

بَابُ ۵۲۴ السَّعْيِ إِلَى الصَّلٰوةِ

نماز کو کس طرح جانا چاہیے

۸۶۴- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ معمولی حال سے آؤ اور اطمینان رکھو جتنی نماز تم کو جماعت سے ملے اتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر نہ ملے اس کو (سلام کے بعد) پڑھ لو۔

باب ۵۲۵ الْاِسْرَاعِ اِلَی الصَّلٰوةِ مِنْ غَیْرِ سَعْیٍ

نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے

۸۶۵ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ ذَهَبَ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَیَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتّٰی یَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْرِعُ اِلَی الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَكَ اُفٍّ لَكَ قَالَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ یُرِیْدُنِیْ فَقَالَ مَا لَكَ امْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتَ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاكَ قُلْتُ اَفَّفْتَ بِیْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهٗ سَاعِیًا اِلٰی بَنِیْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْاٰنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ۔

ابورافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبدالاشہل کے لوگوں میں جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابورافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کی نماز کے لیے جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپ نے فرمایا اُف اُف یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے۔ زبان عرب میں جب کسی کو گھڑکتے یا جھڑکتے ہیں تو اُف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپ کے اس کہنے سے ایک خوف پیدا ہوا۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور سمجھا کہ آپ نے مجھ ہی پر اُف کیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھے چلتا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور سرزد ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کیسے معلوم ہوا۔ میں نے کہا آپ نے مجھ کو اف کہا آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا۔ میں نے اس شخص کو کہا جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا اس نے ایک کھال چرالی اب ویسی ہی کھال اس کیلئے جہنم میں آگ کی بنائی گئی۔

۸۶۶ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْبُوْذٌ مِّنْ اٰلِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَهٗ۔

باب ۵۲۶ التَّهْجِیْرِ اِلَی الصَّلٰوةِ

نماز کے لیے اوّل وقت نکلنا کیسا ہے؟

۸۶۷ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اس کی مثال ایسی

إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى أَثَرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے لیے مکے میں بھیجا پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک بیل یا گائے کو قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اس کے بعد آوے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسا کسی نے ایک انڈا بھیجا۔

بَابُ ۵۲۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

جب جماعت کیلئے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے

۸۶۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں ہے سوائے فرض کے۔ (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہئے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہئے۔ البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع کر چکا ہو تو اس کو تمام کر لیوے۔

۸۶۹- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے سوا فرض کے۔

۸۷۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے۔ تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے۔ اور موذن تکبیر کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔

بَابُ ۵۲۸ فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

جو شخص فجر کی سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو

۸۷۱- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے دو رکعتیں سنت

فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ.

کی) پڑھیں پھر فرض میں شریک ہوا۔ آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلاں تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلے پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہے ہے تجھے تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض ہی پڑھی ہوگی۔ پھر جو اکیلے پڑھی وہ فرض ہے یا جو جماعت سے پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ فجر کی سنت ہو۔

بَابُ ۵۲۹ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

جو کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے

۸۷۲۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ.

أَنَسًا قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھ کر نماز پڑھی اور ام سلیم نے ہمارے پیچھے پڑھی۔

۸۷۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحٌ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ يَعْنِي نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ.

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے ایک بہت خوب صورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ تو بعض لوگ اول صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھلائی نہ دیوے اور بعضے اخیر صف میں رہتے۔ اور جب رکوع کرتی تو بغلوں میں سے اس کو جھانکتے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔ ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں۔

بَابُ ۵۳۰ الرُّكُوعِ دُونَ الصَّفِّ

صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا

۸۷۴۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ.

أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے، انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے مارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے اس سے زیادہ نماز کی حرص دیوے مگر پھر ایسا نہ کرنا۔

۸۷۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَإِنِّي أُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں پہچان سکتا کیونکر نماز پڑھنا چاہیئے (ادب سے ٹھہر ٹھہر کر) اور میں پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ۵۳۱ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الظُّهْرِ

بعد ظہر کے کتنی سنتیں پڑھے

۸۷۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں آن کر پڑھتے تھے اور بعد عشاء کے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور بعد جمعے کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ ف۱

بَابُ ۵۳۲ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر کی پہلی سنتوں کا بیان

۸۷۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ مَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حِينَ تَرْتَفِعُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي آخِرِهِ۔

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے تھے انہوں نے کہا کس کی طاقت ہے کہ اتنی رکعتیں پڑھے۔ پھر کہا آپ جب آفتاب بلند ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے۔ اور دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اخیر میں سلام پھیرتے (یعنی دو رکعت کے بعد نہ پھیرتے)

ف۱ سنتوں کے باب میں مختلف حدیثیں وارد ہیں۔ مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھے اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو فجر سے پہلے (ز)

۸۷۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَيُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ وَيُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمٍ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی۔ انہوں نے کہا تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں۔ انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں پر آتا یعنی عصر کے وقت تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے بڑے نزدیک والے فرشتوں اور پیغمبروں پر اور جو ان کے پیرو ہیں مومنین اور مسلمین سے (یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ

نماز شروع کرنے کا بیان

بَابُ ۵۳۳ الْعَمَلِ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

نماز کے شروع میں کیا کرنا چاہیے

۸۷۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ ح وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰی يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے نماز شروع کرنے کی تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تکبیر کہتے وقت یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک) اور ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔ اسی طرح جب سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ

جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھوں کو اٹھائے

۸۸۰- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

بن عمر سے روایت ہے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ قَالَ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

کہ آپ جب کھڑے ہوتے نماز کی طرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے۔ پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے) اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۱ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر سجدے میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے)

بَابُ ۵۳۶ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

کانوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۲ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِيْنَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے کانوں تک پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی۔

۸۸۳ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

۸۸۴ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے کانوں کی لو تک۔

بَابُ ۵۳۷ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

جب ہاتھ اٹھاوے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لاوے

۸۸۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچ گئے۔

بَابُ ۵۳۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھانا

۸۸۶۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْئَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ۔

سعید بن سمعان سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق میں آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کرتے تھے اور لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز میں اٹھاتے تھے، پھر تھوڑی دیر چپ رہتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے

بَابُ ۵۳۹ فَرْضِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى

نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے

(جس کو تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ سمجھتے ہیں)

۸۸۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا

فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ تَفْعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی ویسے ہی پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار ہوا تو اس شخص نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھے سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جس قدر قرآن ہو سکے پڑھ۔ پھر رکوع کر خاطر جمع سے پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو خاطر جمعی سے۔ پھر سجدہ کر پھر سر اٹھا اور خاطر جمعی سے بیٹھ پھر اسی طرح ساری نماز کو ادا کر۔

بَابُ الْقَوْلِ الَّذِي يَفْتَتِحُ بِهِ الصَّلَاةَ — نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیئے

۸۸۸۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ رسول اللہ نے پوچھا یہ کون بولا۔ اس شخص نے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے (ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کو اٹھا کر اللہ جل جلالہ کے پاس لے جاوے۔)

۸۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص بولا (اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا) آپ نے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبداللہ بن عمر نے کہا اس روز سے میں نے اس کلمے کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

باب ۵۴۱ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں ہاتھ باندھنا

۸۹۰- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ۔

وائل ابن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے۔

بَابُ ۵۴۲ فِي الْاِمَامِ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ — اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ کے اوپر باندھے دیکھے

۸۹۱- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَضَعْتُ شِمَالِيْ عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِيْ۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا تھا۔ آپ نے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کے بائیں کے اوپر کر دیا۔

بَابُ ۵۴۳ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ — داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے؟

۸۹۲- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى

وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ یعنی ایک پہنچا دوسرے پہنچے پر یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر جب رکوع کرنے کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اسی طرح (یعنی کانوں کے برابر اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ پھر جب سر اٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اسی طرح (یعنی کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے

فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا۔

کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھا کر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ باندھ لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور کلمے کی انگلی کو اوپر اٹھایا تو میں نے دیکھا آپ کلمے کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اس سے دعا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

کوکھ پر ہاتھ رکھے نماز پڑھنا منع ہے

٨٩٣- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے۔

٨٩٤- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّي قَالَ إِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ۔

زیاد بن صبیح سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی عبداللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کو مارا (اشارا کیا) جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبداللہ ابن عمر ہیں۔ میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کو کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے انہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والے کی شکل (یعنی کمر پر ہاتھ رکھنا) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہم کو اس سے۔

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا ہے

٨٩٥- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ۔

ابوعبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا تھا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا (یعنی دونوں قدم کے بیچ میں کچھ فاصلہ رکھتا۔ اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسرے پاؤں کو آرام دیتا پھر اس پاؤں پر زور دیتا اور اس کو آرام دیتا تو بہتر ہوتا۔

٨٩٦- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ

قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ أَخْطَأَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيَّ۔

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتے ہوئے تو کہا یہ بھول گیا سنت کو اگر فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

بَابُ سُكُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَوٰةَ

تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چُپ رہنا

۸۹۷- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكْتَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَوٰةَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ نماز شروع کرنے کے بعد اس میں دعا پڑھتے تھے۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر تحریمہ اور قرأۃ کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیئے

۸۹۸- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَوٰةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھوڑی دیر تک چپ رہتے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں جو درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللھم باعد بینی وبین خطایای الخ یعنی یا اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جیسے پورب پچھم سے یا اللہ صاف کر دے مجھ کو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو دے برف اور پانی سے اور اولے سے۔

بَابُ نَوْعٍ آخَرَ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

دوسری دُعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرات کے

۸۹۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ۔

عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة كبر ثم قال إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم اهدني لأحسن الأعمال وأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت وقني سيئ الأعمال وسيئ الأخلاق لا يقي سيئها إلا أنت.

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے ان صلوتی ونسکی ومحیای آخر یعنی میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا اس کا کوئی ساجھی نہیں مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں (اللہ کے حکم کا) یا اللہ مجھے لگا دے اچھے کام اور اچھے اخلاق میں۔ کوئی نہیں لگانے والا ان میں سوا تیرے اور بچا دے مجھ کو برے کاموں اور برے اخلاق سے کوئی نہیں بچانیوالا ان سے سوا تیرے۔

باب نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبير والقراءة

تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرأت کے

۹۰- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة قال حدثني عمي الماجشون بن أبي سلمة عن عبد الرحمن الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع

عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا استفتح الصلاة كبر ثم قال وجهت وجهي للذي فطر السموت والأرض حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم أنت الملك لا إله إلا أنت أنا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب إلا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها إلا أنت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس إليك أنا بك وإليك تباركت وتعاليت وأستغفرك وأتوب

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر فرماتے انی وجہت وجہی للذی آخر یعنی منہ کیا میں نے اس شخص کے سامنے جس نے بنایا آسمانوں اور زمینوں کو اس حال میں کہ میں سچے دین کا تابعدار ہوں اور جھوٹے دین سے بیزار ہوں اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو ساجھی بناتے ہیں پس میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں ہے۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں اس کے تابعداروں میں ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہ بخش دے۔ کوئی نہیں بخشتا ہے گناہوں کو سوا تیرے اور مجھے لگا دے اچھی عادتوں اور خصلتوں میں سوا تیرے کوئی ان میں لگانے والا نہیں ہے۔ اور دور کر دے مجھ سے میری عادتوں اور خصلتوں کو سوا تیرے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری تابعداری میں بھلائی میں سب تیرا اختیار ہے اور برائی

إِلَيْكَ ۔ | تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری طرف جاؤں گا تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں گناہوں کی اور توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے انی وجہت وجہی الخ۔ پھر قرأت کرتے۔

بَابُ ۵۵- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

چوتھی ثنا درمیان میں تکبیر اور قرأت کے

۹۰۲- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحانک اللھم الخ۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ۔ شکر ہے تیرا برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔

۹۰۳- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ ترجمہ وہی ہے جو ذکر ہو چکا۔

بَابُ ۵۵۱- نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

ایک اور ذکر درمیان میں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے

۹۰۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَدْ حَضَرَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ

انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اس کی سانس پھول گئی تھی تو اس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمے پڑھے۔ لوگ چپ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ قَالَ اَیُّکُمُ الَّذِیْ تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا قَالَ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِی النَّفَسُ فَقُلْتُھَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا۔

ہو رہے آپ نے فرمایا اس نے کچھ بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہے جب میں آیا میری سانس پھول گئی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کلمے کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلموں کو اٹھا کر لے جاوے۔

بَابُ ۵۵۲ الْبَدَاءَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَۃِ

پہلے فاتحہ (یعنی الحمد) پڑھے پھر سورت پڑھے!

۹۰۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ قرأت کو شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے (یعنی پہلے الحمد پھر سورت)

۹۰۶- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّھْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ قَتَادَۃَ،

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَافْتَتَحُوْا بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ،

انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے قرأت شروع کی الحمد للہ رب العلمین سے۔

بَابُ ۵۵۳ قِرَاءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان

۹۰۷- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ،

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَمَا ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَ اَظْھُرِنَا یُرِیْدُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَغْفٰی اِغْفَاءَۃً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَہٗ مَا اَضْحَکَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ

انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک ہی ایکا آپ ذرا اونگھ گئے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر (ہم نے تجھ کو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بے شک تیرا دشمن پیچھا کٹا ہے) تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جس کا وعدہ کیا ہے میرے

إِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

رب نے جنت میں اس کے برتن (یعنی آبخورے) تاروں سے زیادہ ہیں۔ امت میری اس پر آئے گی پھر ایک شخص اس میں سے باہر کھینچا جاوے گا۔ میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میری امت میں سے ہے پروردگار فرماوے گا تم نہیں جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنی شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور مرتد ہوگیا (مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام سے پھر گئے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو قتل کیا)

۹۰۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ۔

عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نعیم مجمر سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب سلام پھیرا تو کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا

۹۰۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی ان سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی یہ سب لوگ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

۹۱۰- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ

انس سے روایت ہے۔ میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے پھر کسی کو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکار کر پڑھتے ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۱۱- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَعَامَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا.

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدًا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل جب کسی کو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے نہیں سنا۔

بَابُ تَرْكِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ میں نہ پڑھنا

۹۱۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے۔ ہرگز پوری نہیں۔ ابوالسائب نے کہا میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورۂ فاتحہ پڑھوں)، انہوں نے فرمایا اور میرا ہاتھ دبایا اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی ہے میرے اور بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی ہے پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا۔ اللہ فرماتا ہے سراہا مجھ کو میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک بدلے کے دن کا۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میرے بندے نے میری پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھی کو پوجتے

إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ آیت میرے اور بندے کے بیچ میں ہے[ف۱]۔ اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے۔ پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم یعنی دکھلا ہم کو سیدھا راستہ۔ صراط الذین انعمت علیہم اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اُن لوگوں کی راہ جن پر تو غصہ ہوا یا وہ گمراہ ہو گئے یہ تینوں آیتیں بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے[ف۲]۔

بَابُ ۵۵۶ إِيجَابِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے

(خواہ اکیلے پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے)

۹۱۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۹۱۴- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے پھر اس سے زیادہ (یعنی سورت وغیرہ)

بَابُ ۵۵۷ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

۹۱۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ إِذْ سَمِعَ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں جبرئیل

ف۱ کیونکہ آدھی آیت یعنی ایاک نعبد میں اقرار ہے اس کی عبادت کا اور آدھی آیت میں ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنے پروردگار سے اور یہ بندے کا کام ہے۔

ف۲ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دوسری آیت اس طرح اس سورت میں سات آیتیں ہوں گی اور جو لوگ بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کا جزو کہتے ہیں اُن کے نزدیک ایک آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے۔

نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ۔

نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر اٹھاکر دیکھا پھر کہا یہ وہ دروازہ ہے آسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا مبارک ہوں تم کو دو نور جو تم کو دیئے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک تو سورہ فاتحہ دوسری اخیر آیتیں سورہ بقرکی (یعنی آمَنَ الرَّسُولُ سے ختم تک) اگر ان میں سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو ثواب ملیگا۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

تفسیر اس آیت کی وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

۹۱۶ - أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔

ابوسعید بن معلے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ان کو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا اے ایمان والو جواب دو اللہ اور اس کے رسول کو جب بلا دے تم کو ان کاموں کے لیے جن سے تمہاری زندگی (یعنی آخرت میں زندگی کا لطف اٹھے) وا میں تم کو ایک ایسی سورت بتاؤں گا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہے (شان اور مرتبے میں۔ اگرچہ چھوٹی ہے الفاظ میں) پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ (جس کا ذکر دوسری آیت میں ہے۔ وا)

۹۱۷ - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

وا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکاریں اس کو جواب دینا چاہیے۔ اگرچہ نماز میں ہو۔ (م)

وا سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور وہ دو دوبار پڑھی جاتی ہے ہر نماز میں یا دوبار اتری ہے ایک بار مکے میں اور دوسری بار مدینے میں۔ (م)

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَھِیَ مَقْسُوْمَۃٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے توریت میں اور نہ انجیل میں کوئی سورت مثل سورۂ فاتحہ کے اتاری۔ وہ ام القرآن ہے یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ میں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے۔

۹۱۸۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِی السَّبْعَ الطُّوَلَ

ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی ملیں یعنی سات سورتیں جو بڑی ہیں (تو مراد سبع مثانی سے یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی ان کو اس لیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور اعراف اور ہود اور یونس ہیں)

۹۱۹۔ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ

عبداللہ ابن عباس نے کہا سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتیں ہیں جو بہت لمبی ہیں۔

بَابُ ۵۵۹ تَرْکِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْمَا لَمْ یَجْھَرْ فِیْہِ

امام کے پیچھے مقتدی (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورۃ نہ پڑھے

۹۲۰۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَہٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ قَدْ خَالَجَنِیْھَا۔

عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے۔

۹۲۱۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الظُّھْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ یَقْرَاُ خَلْفَہٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِھَا اِلَّا الْخَیْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ قَدْ خَالَجَنِیْھَا۔

عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلیٰ ایک شخص بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی۔ آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے۔

بَابُ ۵۶۰ تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

۹۲۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ -

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں پکار کر آپ نے قرات کی تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی کہتا تھا مجھے کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے۔ جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قرأت کرتے کوئی آپ کے پیچھے قرأت نہ کرتا (یعنی سورت نہ پڑھتا مگر سورۂ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی -)

بَابُ ۵۶۱ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

جب امام جہری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ پڑھیں

۹۲۳- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعَةَ -

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوةِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ -

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قرات کروں تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورۂ فاتحہ -

بَابُ ۵۶۲ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

تفسیر اس آیت وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الخ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اس کو اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ

۹۲۴- أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

نے فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تم چپ رہو اور جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو۔

۹۲۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو (اور سنو معلوم ہوا کہ یہ آیت نماز کے بارے میں اتری ہے)۔

بَابُ ۵۶۳ اِکْتِفَاءِ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَۃِ الْاِمَامِ

امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے

۹۲۶- اَخْبَرَنِیْ ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزَّاھِرِیَّۃِ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَثِیْرُ بْنُ مُرَّۃَ الْحَضْرَمِیُّ۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ قِرَاءَۃٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ ھٰذِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَکُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْہُ فَقَالَ مَا اَرٰی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ کَفَاھُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا ھُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یَقْرَاْ ھٰذَا مَعَ الْکِتَابِ۔

ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کیا ہر نماز میں قراءت ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہو گئی آپ نے میری طرف دیکھا اور میں سب لوگوں سے زیادہ آپ سے نزدیک تھا۔ آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ ابوعبدالرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا کہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے یہ ابوالدرداء کا قول ہے۔

بَابُ ۵۶۴ مَا یُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَۃِ لِمَنْ لَّا یُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ

جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اس کا بدل کیا ہے۔

۹۲۷- اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ السَّکْسَکِیِّ۔

عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ یُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قرآن یاد نہیں ہو سکتا تھوڑا سا بھی تو آپ مجھے سکھلا دیجئے ایسی چیز جو قرآن کا بدل

فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ہو جاوے آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ؎

بَابُ ۵۶۵ جَهْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِيْنَ

امام آمین پکار کر کہے

۹۲۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پڑھنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں (اس کے معنے ہیں قبول کر) پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۹۲۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گی۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۹۳۰- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو ذکر ہو چکا۔

۹۳۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جاوے گی (یعنی اسی وقت ہو گی) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۶۶ الْاَمْرِ بِالتَّاْمِيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے آمین کہنا چاہیے

۹۳۲- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو تم آمین کہو اس

؎ اگر کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت بھی یاد نہ ہو یا صرف سورۂ فاتحہ یاد ہو تو بجائے قرأت کے نماز میں یہ کلمات کہے۔

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُولُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاوینگے ۔

بَابُ ۵۶۷ فَضْلِ التَّامِيْنِ

آمین کہنے کی فضیلت

۹۳۳ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اور اُن کی برابر ہو گئی تو تمہارے اگلے گناہ بخش دیئے جاوینگے ۔

بَابُ ۵۶۸ قَوْلِ الْمَامُوْمِ اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ

اگر مقتدی کو چھینک آوے نماز میں تو کیا کہے

۹۳۴ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ ابْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا ۔

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آئی ۔ میں نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضے ۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے بات کہی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پوچھا تو میں نے کہدیا کہ یا رسول اللہ میں نے بات کہی تھی ۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس شخص کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دوڑ کر اٹھایا اس کو کئی اوپر تیس فرشتوں نے اور سب حرص کرتے تھے اس بات کی کہ کون اوپر لے کر جاوے ان کلموں کو ف

۹۳۵ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز چھینک کا شکر کرنا درست ہے اور بعضوں نے کہا یہ عمل ابتدائے اسلام میں جائز تھا پھر ممانعت ہو گئی ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ وَاَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا بَاْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اٹھائے ذرا اپنے کانوں سے نیچے تک پھر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہی تو میں نے آمین کو سنا اور میں آپ کے پیچھے تھا اتنے میں ایک شخص کو آپ نے یہ کہتے سنا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا یہ کس نے کہا تھا ایک شخص بولا میں نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ فرشتے اس پر دوڑے پھر کہیں نہ رکے یہ کلمے عرش تک (یعنی خداوند کریم جل شانہ تک) چلے گئے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار ایزدی حق سبحانہ وتعالیٰ کا۔

بَابٌ ۵۶۹ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ

قرآن کا بیان

۹۳۶ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهُ اِلَيَّ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ پر وحی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار پھر موقوف ہو جاتی ہے جب اس کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ طرح نہایت سخت گزرتی ہے مجھ پر اور کبھی وحی کا فرشتہ ایک آدمی کی صورت بن کر آتا ہے وہ مجھ سے کہہ جاتا ہے۔

۹۳۷ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو وحی اس طرح آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار اور مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے وہ مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے دیکھا جب کڑکڑاتے جاڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی تو آپ کی

وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلتا وحی کی شدت اور زور سے۔

۹۳۸ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاُهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ قَرَاَهُ كَمَا اَقْرَاَهُ.

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کلام اللہ اترنے سے تکلیف اٹھاتے اور اپنے ہونٹوں کو ہلایا کرتے اس کو اترتے وقت پڑھا کرتے اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جاوے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تحرک بہ لسانک الآیۃ نہ چلا تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان جلدی سیکھنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو اکٹھا کرنا اور پڑھنا (یعنی یہ ہمارا کام ہے کہ تیرے دل میں اس کو اکٹھا کردیں گے۔ پھر تو اس کو پڑھنے لگے گا) تو جب ہم پڑھنے لگیں تو اس کی پیروی کر (یعنی چپ رہ اور سنا کر) جب سے یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے اور وہ پڑھا کرتے پھر جبرئیل چلے جاتے آپ ویسا ہی پڑھ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑھایا تھا

۹۳۹- اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَاَ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا قُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ مَا كَذَا اَقْرَاَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ تَكُنْ اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ كَمَا كَانَ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ انہوں نے کچھ الفاظ اس طرح پڑھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ میں نے کہا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کبھی نہ پڑھائی ہوگی۔ پھر میں ان کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے ان کو پڑھتے سنا اس میں وہ الفاظ ہیں جو آپ نے نہیں پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑھو۔ انہوں نے پڑھا جس طرح پہلے پڑھا تھا آپ نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے یہ سورت۔ پھر فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے پڑھا آپ نے فرمایا اسی طرح اتری ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیوں میں اترا ہے [1]

حاشیہ آئندہ صفحہ پر

۹۴۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَعْجَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح سے پڑھتے سنا۔ سوا اس طرح کے جس طرح میں پڑھتا تھا۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں جلدی کروں اُن پر (یعنی ان سے گفتگو کروں اس باب میں) مگر میں نے مہلت دی ان کو جب وہ پڑھ چکے تو انہی کی چادر ان کے گلے میں ڈال کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا اور طرح سے سوا اس طرح کے جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اتری ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا تم پڑھو۔ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا اسی طرح اتری ہے اور قرآن سات بولیوں میں اتارا گیا ہے تو جس طرح آسان ہو پڑھو۔

۹۴۱- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم سے سنا سورۂ فرقان کو پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میں نے ان کو پڑھتے سنا ان لفظوں میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائے تھے۔ تو قریب تھا کہ میں ان پر حملہ کروں اُن کی نماز ہی میں۔ لیکن میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا۔ جب سلام پھیر چکے تو ان کی چادر میں نے ان کے گلے میں ڈالی اور پوچھا کہ تم کو کس نے یہ سورت پڑھائی ہے۔ جو میں نے ابھی تم سے سنی۔ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے

ف عرب کے قریش اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طے اور ثقیف اور بنی تمیم کی زبانوں میں پھر اس قدر اختلاف جو کسی اعراب یا اشتقاق میں ہو ضرر نہیں کرتا۔ اس حدیث کے معنے میں کئی اقوال ہیں جو اپنے مقام میں مذکور ہیں۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ کَذَبْتَ فَوَاللّٰہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ اَقْرَاَنِیْ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُ تَقْرَاُھَا فَانْطَلَقْتُ بِہٖ اَقُوْدُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِیْھَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْہُ یَا عُمَرُ اقْرَاْ یَا ھِشَامُ فَقَرَاَ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُہٗ یَقْرَاُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ اَقْرَاَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ۔

ہو۔ قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی ہے (پھر تم اس کے خلاف کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑھائی ہے) آخر میں ان کو پکڑ کر کھینچ لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۂ فرقان اور طرح پر کچھ اور ہی لفظوں کے ساتھ پڑھتے سنا جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی اور مجھے تو آپ ہی یہ سورت پڑھا چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اسے عمر اس کو پھر فرمایا اے ہشام پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان کو پڑھتے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے اس طرح پڑھا جس طرح مجھے پڑھایا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قرآن سات طرح پر اترا ہے جو طرح آسان ہو پڑھو ف

۹۴۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاۃِ بَنِیْ غِفَارٍ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے تھے اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپ کو حکم کرتا ہے کہ امت آپ کی ایک طرح پر قرآن

ف بشرطیکہ معنی اور مطلب میں تغیر نہ ہو۔ جیسے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مشہور قرأت ہے اور غیر مشہور یوں ہے غیر المغضوب علیہم والضالین۔ یا صراط الذین انعمت علیہم میں صراط کو کوئی صاد سے پڑھتا ہے کوئی سین سے۔ یا مالک یوم الدین کو کوئی ملک یوم الدین پڑھتا ہے۔ کوئی مالک یوم الدین پڑھتا ہے اور اسی طرح بہت سے مقاموں میں اختلاف ہے۔ قرأت کا اور اعراب کا اور اشتقاق و کمی و بیشی کلمات کا مگر علماء نے تصریح کر دی ہے اس بات کی کہ قرأت مشہورہ سبعہ میں سے جو قرأت چاہے پڑھے مگر غیر مشہورہ کا پڑھنا بہتر نہیں ہے۔

يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

پڑھا کرے۔ (یعنی باوجودیکہ عرب میں سات قومیں ہیں اور ہر ایک کے لہجے اور محاورے جدا ہیں مگر قرآن کو سب ایک لہجے اور زبان میں پڑھیں) آپ نے فرمایا میں اللہ جل جلالہ سے معافی چاہتا ہوں اور اس کی بخشش چاہتا ہوں کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو دو طرح پر پڑھا کرے آپ نے فرمایا میں اللہ کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت کو اتنی طاقت نہیں ہے پھر تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو تین طرح پر پڑھا کرے آپ نے فرمایا میں اللہ کی بخشش اور معافی چاہتا ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر چوتھی بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔ (یعنی عرب کی ساتوں زبانوں والے اپنی اپنی زبان میں پڑھیں) اور جس

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ خُولِفَ فِيهِ الْحَكَمُ خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا.

۹۴۳- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا خَالَفَ قِرَاءَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا أُبَيُّ فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ.

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سورت پڑھائی ایک روز میں مسجد میں بیٹھا تھا ایک شخص نے وہی سورت پڑھی لیکن اس نے اور طرح پڑھی۔ میں نے کہا تجھ کو یہ سورت کس نے سکھائی؟ وہ بولا رسول اللہ نے سکھائی۔ میں نے کہا اچھا جاتا نہیں جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملیں پھر میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص میرے خلاف پڑھتا ہے اس سورت کو جو آپ نے مجھے سکھلائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی پڑھو۔ میں نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھا پڑھا۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا تو پڑھ اس نے میرے خلاف پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا پڑھا پھر آپ نے فرمایا اے ابی قرآن سات طرح پر اترا ہے۔ اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ "۔

۹۴۴- اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ۔

عَنْ اُبَيٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِيْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّيْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَقَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِيْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَقْرَاْتَنِيْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِيْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَائِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

ابی بن کعب سے روایت ہے میرے دل میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں چھبی جب سے مسلمان ہوا جیسے یہ بات چبھی کہ میں نے ایک آیت ایک طرح پڑھی اور دوسرے نے اور طرح پڑھی۔ میں نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے اور وہ بولا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے فرمایا ہاں۔ دوسرا بولا آپ نے مجھ کو یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھے۔ جبرئیل نے کہا قرآن ایک طرح پڑھا کرو میکائیل نے کہا زیادہ کراؤ زیادہ کراؤ ان سے یہاں تک کہ سات طرح تک پہنچے اور کہا کہ ہر ایک طرح شافی و کافی ہے۔

۹۴۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو جس کے اونٹ رسی سے بندھے ہوں اگر ان کی حفاظت کرے گا تو وہ رہیں گے اور اگر چھوڑ دے گا تو چلے جاویں گے۔

۹۴۶- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ يَقُوْلُ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے یہ کوئی کہے میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا (کیونکہ اس میں حسرت اور قصور ظاہر ہوتا ہے اور بھول گیا میں بے پرواہی نکلتی ہے۔) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے سینوں سے۔ ان جانوروں سے بھی زیادہ جو رسی سے بندھے ہوں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے

۹۴۷ - اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْفَزَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا الْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَفِی الْاُخْرٰی اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ و ما انزل الینا اخیر آیت تک جو سورۂ بقرہ میں ہے پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھتے۔

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۵۷۱

فجر کی سنتوں میں "کافرون" اور "اخلاص" پڑھنے کا بیان

۹۴۸ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ دُحَیْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۔

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا۔

بَابُ تَخْفِیْفِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ۵۷۲

فجر کی سنتیں ہلکی پڑھنا یعنی قراۃ کو اُن میں طول نہ دینا

۹۴۹ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَاَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُھُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْکِتَابِ ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے میں کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ ۵۷۳

فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھنا

۹۵۰ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ شَبِیْبٍ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی صَلٰوۃَ

ایک صحابی سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی آپ نے سورۂ روم پڑھی اس میں

الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ۔

بھول گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز پڑھتے ہیں ہمارے ساتھ اور طہارت اچھی طرح نہیں کرتے وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھنا

۹۵۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَامَةَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ بِقٓ

فجر کی نماز میں سورۂ قاف پڑھنا

۹۵۲ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

ام ہشام سے روایت ہے میں نے سورۂ قاف نہیں سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کے۔ آپ پڑھا کرتے تھے اس کو فجر کی نماز میں۔

۹۵۳- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهٗ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضيد پڑھا۔ شعبہ نے کہا میں زیاد سے بازار میں ہجوم میں ملا انہوں نے کہا سورۂ قاف پڑھی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ بِاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا

۹۵۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مَسْعُوْدٍ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ

عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔

علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ

فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

۹۵۵- اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِیُّ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کی نماز میں ان ہی دونوں سورتوں کو پڑھا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِیْ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان

۹۵۶- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی قَدَمِہٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سُوْرَةَ هُوْدٍ وَسُوْرَةَ یُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا آپ سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے پاؤں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورۂ ہود اور سورہ یوسف سکھلایئے آپ نے فرمایا تو نہیں پڑھ سکے گا۔ کوئی سورت بہتر نہیں ہے اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

۹۵۷- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ قَیْسٍ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَاتٌ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ

عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند آیتیں ہیں جو مجھ پر رات کو اتریں جن کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسری قل اعوذ برب الناس۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا

۹۵۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ح وَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ۔
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے۔

۹۵۹ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ اُمُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے

بَابٌ ۵۸۰ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ — اَلسُّجُوْدُ فِیْ صٓ

قرآن شریف کے سجدوں کا بیان = سورہ ص میں سجدے کا بیان

۹۶۰- اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ ص میں اور فرمایا داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے لیے ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی۔

بَابٌ ۵۸۱ اَلسُّجُوْدِ فِی النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدے کا بیان

۹۶۱- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ وَدَاعَةَ۔
عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ وَدَاعَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ النَّجْمَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهٗ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ وَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۂ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے سب نے سجدہ کیا میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں کیا ان دنوں میں مسلمان نہ تھا۔

۹۶۲- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا۔

عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اس میں۔

بَابُ ۵۸۲ تَرْكِ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۳- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ۔

عطاء بن یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا چاہئے انہوں نے کہا امام کے پیچھے کبھی قرأت نہیں کرنا چاہئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنے کا بیان

۹۶۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ بِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے ابوہریرہ رض نے اذا السماء انشقت پڑھا تو سجدہ کیا اس میں پھر جب پڑھ چکے تو لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس میں۔

۹۶۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں۔

۹۶۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں۔

۹۶۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

۹۶۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُمَا

ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں اور اُن شخص نے جو اُن دونوں سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَابُ ۵۸۴ السُّجُوْدِ فِیْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اقرأ باسم ربك میں سجدہ کرنے کا بیان

۹۶۹ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُمَا فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں۔

۹۷۰ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِیْنَآءَ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں۔

بَابُ ۵۸۵ السُّجُوْدِ فِی الْفَرِیْضَةِ

فرض نماز میں سجدۂ تلاوت کرنے کا بیان

۹۷۱ اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَیْمٍ وَهُوَ ابْنُ اَخْضَرَ عَنِ التَّیْمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ یَعْنِی الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذِهٖ یَعْنِیْ سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰی اَلْقٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ابورافع سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی۔ اس میں سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے ابا ہریرہ یہ سجدہ نیا ہے ہم نے کبھی سجدہ نہیں کیا اس سورت میں انہوں نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس سورت میں۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ تو میں سجدہ کرتا رہوں گا ہمیشہ اس میں یہاں تک کہ ملوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۵۸۶ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

دن کو قرأت نماز میں آہستہ کرنا چاہیئے

۹۷۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ رَقَبَةَ۔

عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ یُقْرَاُ فِیْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَیْنَا مِنْكُمْ۔

عطا سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے۔ لیکن جس نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قراءت سنائی اس میں ہم تم کو سناتے ہیں۔ (یعنی پکار کر پڑھتے ہیں) اور جس نماز میں آپ نے آہستہ کی اس میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

۹۷۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَیْنَا مِنْكُمْ

ترجمہ وہی ہے جو ذکر ہو چکا۔

بَابُ ۵۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ — ظہر کی قرأت کا بیان

۹۷۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْبَرِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

براء سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کئی آیتوں کے بعد سنائی دیتی۔ سورۂ لقمان اور والذاریات کی۔ ف۱

۹۷۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ.

قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

ابو بکر بن النضر سے روایت ہے ہم طف میں انس بن مالک کے پاس تھے۔ انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے یہ دو سورتیں پڑھیں دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔ ف۲

بَابُ ۵۸۸ تَطْوِيلِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ — ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑھنا

۹۷۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى يُطَوِّلُهَا.

ابو سعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز شروع ہو جاتی تھی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتا پھر آتا اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اتنی لمبی رکعت کرتے۔

ف۱ یعنی آپ آہستہ سے قرأت کرتے ظہر کی نماز میں)

ف۲ انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے اس وجہ سے ان کو سنائی دیا۔ آہستہ پڑھنے کے یہ معنی نہیں کہ فقط زبان کو حرکت دلوے حروف پر۔ اور نہ آپ سنے نہ دوسرا سنے۔ جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ آہستہ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ خود سنے اور پاس والا سنے۔ اگر اتنا آہستہ پڑھے پاس والا بھی نہ سنے تو نماز نہ ہوگی۔

٩٧٧ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذٰلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولٰى يَعْنِي فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھاتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرائت کرتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔ (جس کو آپ ذرا پکار کر پڑھتے تھے) اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑھتے تھے۔ بہ نسبت دوسری رکعت کے۔

بَابُ ۵۸۹ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑھ سنا دیوے

٩٧٨- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ يُعْرَفُ بِابْنِ أَبِي جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں اور عصر کی اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ لمبی کرتے۔

بَابُ ۵۹۰ تَقْصِيرِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

ظہر کی دوسری رکعت میں قرأۃ کم کرنا پہلی رکعت سے

٩٧٩- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرات کرتے کبھی ایک آدھ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے پہلی رکعت کو دوسری سے لمبی کرتے اور عصر کی نماز میں بھی آپ پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری سے لمبی پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی۔

بَابُ ۵۹ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

۹۸۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ -

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت اس طرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی پڑھتے -

بَابُ ۵۹ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

۹۸۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ -

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور ایک آدھ آیت اس طرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کرتے۔

۹۸۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا -

جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

۹۸۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشی پڑھتے تھے اور عصر میں اسی سورت کے برابر اور

إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

صبح میں اس سے سورت لمبی پڑھتے تھے (جیسے سورہ دہر، والمرسلات یا قاف یا رحمان)

بَابُ ۵۹۳ تَخْفِيفِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا

۹۸۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هٰذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے ہم انس بن مالک کے پاس گئے انہوں نے کہا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہاں۔ انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا پانی لا۔ پھر کہا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی نہیں جو زیادہ مشابہت رکھتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے۔ تمہارے امام سے زیادہ۔ زید نے کہا عمر بن عبدالعزیز (جو اس وقت کے امام اور خلیفہ تھے) رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کرتے اور قیام و قعود کو ہلکا کرتے۔

۹۸۵۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نماز پڑھتا ہو مگر فلاں شخص (وہ البتہ مشابہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں) سلیمان نے کہا وہ لمبا کرتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو اور ہلکا پڑھتے تھے پچھلی دو رکعتوں کو اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتوں کو پڑھتے تھے۔ (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے اخیر تک کو) اور عشاء میں مفصل کی متوسط سورتوں کو پڑھتے تھے اور صبح میں مفصل کی لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ ۵۹۴ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

مغرب کی نماز میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھنا

۹۸۶ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ۔

ل یعنی وہی شخص جن کو ابوہریرہ نے کہا مراد حضرت علی ہیں یا اور کوئی شخص ۱۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَآءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّیْنَا وَرَآءَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ وَكَانَ یُطِیْلُ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَیُخَفِّفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَیُخَفِّفُ فِی الْعَصْرِ وَیَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَیَقْرَاُ فِی الْعِشَآءِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا وَیَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ بِسُوْرَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے۔ سلیمان بن یسار نے کہا ہم نے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا پڑھتا اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا اور عصر کی نماز کو ہلکا پڑھتا اور مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتا اور عشاء میں والشمس وضحٰہا پڑھتا اور اس کے برابر جو سورتیں ہیں اور صبح میں دو سورتیں لمبی پڑھتا۔

بَابُ ۵۹۵ الْقِرَآءَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی

مغرب میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

۹۸۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَیْنِ عَلٰى مُعَاذٍ وَهُوَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفَتَّانٌ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ یَا مُعَاذُ اَلَّا قَرَاْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهِمَا۔

جابر سے روایت ہے ایک شخص انصاری ناضحین میں یعنی پانی کھینچنے والوں میں معاذ بن جبل پر سے گزرا اور وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے سورۂ بقر شروع کی تو وہ شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرتا ہے کیا تو فتنہ ڈالنا چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے گھبرا کر جماعت میں آنا چھوڑ دیں)۔ کیوں نہیں پڑھتا ہے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحٰہا اور ان کے برابر سورتیں۔

بَابُ ۵۹۶ الْقِرَآءَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا

۹۸۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ۔

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مرض موت میں) گھر میں مغرب کی نماز پڑھی تو سورۂ والمرسلات پڑھی۔ پھر اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

۹۸۹- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی والمرسلات مغرب میں۔

بَابُ ۵۹۷ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ — مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھنا

۹۹۰- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورۂ طور پڑھتے تھے مغرب میں۔

بَابُ ۵۹۸ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ — مغرب میں سورہ حٰم دخان پڑھنا

۹۹۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۂ حٰم دخان پڑھی۔

بَابُ ۵۹۹ اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالٓمٓصٓ — مغرب میں المص پڑھنا

۹۹۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اَتَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الٓمٓصٓ

زید بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے مروان سے کہا۔ اے ابو عبدالملک تم مغرب میں قل ہو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ زید نے کہا یہ نئی بات ہے یا یوں کہا میں قسم کھاتا ہوں بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں لمبی سورت پڑھتے دیکھا۔ یعنی المص سورہ اعراف۔

۹۹۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي اَرَاكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ۔

مروان سے روایت ہے زید بن ثابت نے مجھ سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھا کرتے ہو۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورت دو لمبی سورتوں میں سے پڑھتے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابا عبداللہ لمبی سورت کون سی انہوں نے کہا اعراف۔

۹۹۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَاَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ — مغرب کی سنتوں میں کون سی سورت پڑھنا

۹۹۵ - أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کی سنتوں اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے۔

بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ — قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

۹۹۶ - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا ایک چھوٹے لشکر کا سردار کر کے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھا کرتا۔ پھر اخیر میں قل ہو اللہ احد پڑھتا۔ لوگوں نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا اس نے کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس وجہ سے مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے پڑھنا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہدو اس سے کہ اللہ دوست رکھتا ہے اس کو۔

۹۹۷ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپ نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا ضرور ہو گئی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور

كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْنَا لَهُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ۔

ہو گئی آپ نے فرمایا جنت ۔

۹۹۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قل ھو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۹۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةٍ۔

عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ ۔

ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے ثواب میں ۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَعْرِفُ اِسْنَادًا اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا۔

بَابُ ۶۰۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

عشاء کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

۱۰۰۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالضُّحٰى وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔

جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کھڑے ہوئے انھوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور لمبی پڑھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فتنہ کرے گا اے معاذ۔ کدھر گیا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والضحیٰ اور اذا السماء انفطرت (یعنی ان سورتوں کو کیوں نہ پڑھا)

بَابُ ۶۰۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا پڑھنا

۱۰۰۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ

جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس کو طول دیا۔ ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا۔ معاذ نے کہا یہ منافق ہے اس شخص کو جب یہ خبر ہوئی کہ دا سے منافق کہا گیا) تو وہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ کا کہنا بیان کیا۔ آپ نے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو۔ جب امامت کرو تو والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلٰی اور واللیل اذا یغشٰی اور اقرأ باسم ربک پڑھو۔

۱۰۰۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحٰہا پڑھتے تھے۔ اور مانند اس کے اور سورتیں پڑھتے تھے۔

باب ۶۰۴ الْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

والتین والزیتون پڑھنا عشاء کی نماز میں

۱۰۰۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

براء بن عازب سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس میں والتین والزیتون پڑھی۔

بَابُ ۶۰۵ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

عشاء کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھنا

۱۰۰۴- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو عشا کی نماز کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھی۔

بَابُ ۶۰۶ الرُّكُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں کو لمبا پڑھنا

۱۰۰۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد سے

قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَتَّئِدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

کہا۔ ہر بات میں لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ سعد نے کہا میں پہلی دو رکعتوں میں قرات کو طول دیتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرات نہیں کرتا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کسی طرح کی کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے ساتھ یہی گمان ہے۔

١٠٠٦- أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفے کے چند لوگوں نے حضرت عمر کے پاس شکایت کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے۔ سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں بھی یقین ہے تم سے (کہ تمہاری شکایت بے جا ہے۔ اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو)

بَابُ ٦٠٧ قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

١٠٠٧- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ بیس سورتیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اس کے علقمہ باہر نکلے۔ شقیق نے کہا ہم نے ان سے پوچھا اُن سورتوں کو انہوں نے بیان کیا۔

١٠٠٨ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ۔

أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

ابو وائل سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود کے سامنے کہا میں نے مفصل کو (یعنی اس کی سب سورتوں کو حجرات سے اخیر تک) ایک رکعت میں پڑھا۔ انہوں نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ میں پہچانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے کی مشابہ ہیں۔ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر بیان کیں انہوں نے بیس سورتیں مفصل کی ہر ایک رکعت میں دو دو سورتیں آپ پڑھتے تھے۔

۱۰۰۹ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ قَرَاْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ النَّظَائِرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ حٰمٓ۔

عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل کو پڑھا۔ انہوں نے کہا کیا شعر کی طرح تو اڑاتا گیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جوڑ کے سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں تھیں مفصل کی حٰم سے اخیر تک مفصل کی ابتدا میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں حجرات سے۔ بعض قاف سے بعض سورہ صف سے بعض تبارک سے بعض اعلیٰ سے واللہ اعلم

بَابُ ۶۰۸ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ — سورت کا ایک حصہ پڑھنا

۱۰۱۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدِيْثًا رَفَعَهُ اِلَى ابْنِ سُفْيَانَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَعِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

عبداللہ بن سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے نماز پڑھی کعبے کی طرف اور جوتیاں اتار کر بائیں طرف رکھیں اور سورۂ مومنون شروع کی جب موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر پر پہنچے (اس آیت پر ثم ارسلنا موسے واخاہ ہارون بآیاتنا وسلطان مبین) آپ کو کھانسی آئی آپ نے رکوع کر دیا۔

بَابُ ۶۰۹ تَعَوُّذِ الْقَارِيْ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ — جب نماز میں آیت عذاب آوے تو اللہ سے پناہ مانگنا

۱۰۱۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَرَاَ فَكَانَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَاِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ قرآن پڑھتے جب عذاب کی آیت آتی ٹھہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔

بَابُ ۶۱۰ مَسْأَلَةِ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

قاری جب رحمت کی آیت پڑھے تو اللہ سے رحمت مانگے

۱۰۱۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ.

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ.

حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ اور آل عمران اور نساء ایک رکعت میں پڑھی۔ جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اس کی پناہ مانگتے۔

بَابُ ۶۱۱ تَرْدِيدِ الْآيَةِ

ایک آیت کو کئی بار پڑھنا

۱۰۱۳- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ

أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کر دی وہ آیت یہ تھی جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت میں اللہ جل جلالہ سے عرض کریں گے إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. اگر تو عذاب کرے ان کو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

بَابُ ۶۱۲ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

اس آیت کی تفسیر "ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا"

۱۰۱۴- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ

عبداللہ ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا میں روایت ہے۔ جب یہ آیت اتری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چھپے رہتے تھے۔ جب اپنے یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے تو کلام اللہ بلند آواز سے پکار کر پڑھتے مشرک جب آپ

يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۔

کی آواز سنتے تو کلام اللہ کو (معاذ اللہ) برا کہتے اور جس نے اتارا اور جو لے کر آیا اس کو بھی برا کہتے تب اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغام پہنچانے والے سے فرمایا مت پکار اپنی آواز میں۔ یعنے کلام اللہ بہت پکار کے مت پڑھ۔ ایسا نہ ہو کہ مشرک سنیں اور قرآن کو برا کہیں۔ اور نہ بہت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کر وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کافر نہ سنیں ۔

١٠١٥- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لے کر آیا اس کو بھی برا کہتے اس لیے آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے۔ اتنا کہ آپ کے ساتھیوں کو بھی سنائی نہ دیتا۔ تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت آتاری ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذالک سبیلا ۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ ٦٣

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا

١٠١٦- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي ۔

ام ہانی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراۃ کو سنتی تھی (مسجد میں) اور میں اپنی چھت کے اوپر ہوتی ۔

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ ٦٤

قرآن بلند (لمبی) آواز سے پڑھنا

١٠١٧- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا ۔

قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

بَابُ تَزْيِينِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ ٦٥

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا

۱۰۱۸- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے۔ ف۱

۱۰۱۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهٖ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ۔

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے۔ ابن عوسجہ نے کہا میں اس کو بھول گیا تھا۔ مجھے یاد دلا دیا ابن مزاحم نے۔

۱۰۲۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو (ایسی محبت اور توجہ سے) نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے اس پیغمبر کی زبان سے جو خوش آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے۔

۱۰۲۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح کلام اللہ کو سنتا ہے پیغمبر کی زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے۔

۱۰۲۲- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قرات سنی تو فرمایا تو داؤد علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے۔ ف۲

ف۱۔ یعنی خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ مگر حروف کو اپنی مقدار سے گھٹاؤ یا بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اس کے موافق ادا کرو۔

ف۲۔ داؤد علیہ السلام بانسری بجا کر اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے تھے اور نہایت خوش آواز تھے۔ حضرت نے ابوموسیٰ اشعری کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا تجھ کو بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے۔ یعنی ویسا ہی گلا ملا ہے اور تو خوش آواز ہے۔

۱۰۲۳- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قرات سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری دیا گیا ہے۔

۱۰۲۴- اَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قرات سنی تو فرمایا اس کو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

یعلی بن مملک سے روایت ہے انہوں نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور نماز کو۔ انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا مطلب۔ پھر بیان کیا انہوں نے آپ کی قرات کو وہ صاف تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا۔

بَابُ ۶۱۶ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ

رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا

۱۰۲۶- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے خلیفہ کیا مدینے میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے تکبیر کہتے۔ پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کے لیے جھکتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے پھر جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں۔

بَابُ ۶۱۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ

رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا

۱۰۲۷- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے کانوں کی لو تک۔

بَابُ ۶۱۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا

۱۰۲۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔

بَابُ ۶۱۹ تَرْكِ ذٰلِكَ

نہ اٹھانا

۱۰۲۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ۔

عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں۔ پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی بار میں (یعنی جب نماز شروع کی) پھر نہ اٹھائے۔

بَابُ ۶۲۰ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

۱۰۳۰- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ۔

عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

ابی مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی پیٹھ کو برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں۔

بَابُ ۶۲۱ الْاِعْتِدَالِ فِى الرُّكُوْعِ — رکوع کس طرح کرے

۱۰۳۱- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست اور ٹھیک ہو جاؤ رکوع اور سجدے میں اور نہ بچھا دے کوئی تم میں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح۔ ف

بَابُ ۶۲۲ التَّطْبِيْقِ — دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لینا رکوع میں

۱۰۳۲- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ۔

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِىْ بَيْتِهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے ہم دونوں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے۔ ان کے گھر میں۔ انہوں نے کہا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے کہا ہاں۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے امامت کی اور ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے نہ اذان کہی نہ اقامت اور کہا جب تم تین آدمی ہو تو ایسا ہی کرو۔ (یعنی امام بیچ میں کھڑا ہو اور دونوں مقتدی داہیں بائیں کھڑے ہوں) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو کوئی تم میں سے امامت کرے اور چاہئے کہ بچھائے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی رانوں پر۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف کو۔

۱۰۳۳- اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِىٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِىْ بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ

اسود اور علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی ان کے گھر میں وہ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے۔ تو ہم نے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اٹھا

ف یعنی زمین پر نہ لگا دے کہنیوں کو بلکہ الگ رکھے اور رکوع کا اعتدال یہ ہے کہ پیٹھ کو برابر کرے اور سر کو اس کے برابر نہ اونچا نہ نیچا اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے اور سجدہ کا اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے۔

أَصَابِعَنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

دیئے اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا۔ اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۱۰۳۴- أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب آپ رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ نے گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لئے اور رکوع کیا۔ جب یہ حدیث سعد کو پہنچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میرے بھائی نے۔ پہلے ایسا ہی حکم تھا۔ پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں۔

بَابٌ ٦٢٣ نَسْخُ ذٰلِكَ

اس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۳۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں رکھا رکوع میں میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا۔ (یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں رکھے میرے باپ نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا۔

۱۰۳۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكَبِ۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ سعد بن وقاص نے کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا۔

بَابٌ ٦٢٤ الْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے رکوع میں۔

بَابُ ۶۲۵ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے

۱۰۳۹- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافَى مِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

سالم سے روایت ہے ہم ابومسعودؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے بیان کرو۔ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے رکھیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پیٹ سے) جدا رکھیں یہاں تک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا۔

بَابُ ۶۲۶ مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کہاں رہیں

۱۰۴۰- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافٰى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا۔

عقبہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تمہارے سامنے اس طرح نماز پڑھوں جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا ہے۔ ہم نے کہا ضرور پڑھو۔ وہ کھڑے ہوئے جب انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے پیچھے کر دیں۔ اور اپنی بغلوں کو کھول دیا۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا تو دونوں بغلیں کھول دیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر ٹھیر گیا پھر بیٹھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھیر گیا پھر ایسا ہی کیا چار رکعتوں میں۔ بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھاتے تھے۔

بَابُ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ ۶۲۷ رکوع میں بغلیں کشادہ رکھنا

۱۰۴۱- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ـ

عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قُلْنَا بَلَى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ـ

سالم براد سے روایت ہے ابومسعود نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں۔ ہم نے کہا ہاں ضرور۔ وہ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا۔ یہاں تک کہ جب ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے ۔

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ ۶۲۸ رکوع میں اعتدال کرنا

۱۰۴۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ـ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ـ

ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ نیچا کرتے نہ اونچا کرتے (بلکہ پیٹھ اور سر برابر رہتا) اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ ۶۲۹ رکوع میں کلام اللہ کے پڑھنے کی ممانعت

۱۰۴۳- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا ـ

حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب ہے قس کی طرف جو ایک مقام کا نام ہے) اور حریر (جو کپڑا نرا ریشمی ہو) اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں کلام اللہ پڑھنے سے ۔

۱۰۴۴- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ ـ

حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرأت سے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے ۔

۱۰۴۵ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ منع کیا تم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال ڈ ہڈ ہائی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرأت کرنے سے۔

۱۰۲۶۔ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ۔

عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قسی کے پہننے سے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور قرآن کے پڑھنے سے رکوع میں۔

۱۰۲۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجھ کو قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

بَابُ تَعْظِيْمِ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ ۶۳

رکوع میں اپنے پروردگار کی تعظیم کرنا

۱۰۲۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا (اپنے حجرے کا) اور لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لیے) ابوبکر صدیق کے پیچھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! البتہ پیغمبری کی خوش خبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب کہ اس کو مسلمان دیکھے یا اور کوئی اس کے لیے دیکھے۔ پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھ کو منع ہوا رکوع یا سجدے میں کلام اللہ پڑھنا۔ لیکن رکوع میں بڑائی بیان کرو اپنے رب کی اور سجدے میں دعا کے لیے کوشش کرو کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا اس میں۔ (اس لیے کہ سجدہ انتہائی عاجزی ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندے پر رحم کرے اور جو مانگے سو دے۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ ۶۳

رکوع میں کیا کہے

۱۰۴۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ-

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى-

حذیفہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے رکوع کیا اور اس میں سبحان ربی العظیم کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا۔

بَابُ ۶۳۲ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دوسرا کلمہ

۱۰۵۰- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَيَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ-

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے تھے۔

بَابُ ۶۳۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

رکوع میں تیسرا کلمہ

۱۰۵۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ-

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے۔

بَابُ ۶۳۴ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں چوتھا کلمہ

۱۰۵۲ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي النَّسَائِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ-

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ

عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات گیا جب آپ نے رکوع کیا تو سورۂ بقرہ کے برابر ٹھیرے رہے۔ (یعنی اتنی دیر تک رکوع میں رہے) آپ کہتے تھے سبحان ذی الجبروت

ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ واللکوت والکبریاء والعظمتہ۔

بَابٌ ٦٣٥ نَوْعٌ اٰخَرُ

رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ

۱۰۵۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي الْمَاجِشُوْنُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی۔

بَابٌ ٦٣٦ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں

۱۰۵۴- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین۔

۱۰۵۵- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُوْلُ إِذَا رَكَعَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے تو رکوع میں کہتے تھے اللھم لک رکعت وبک آمنت اخیر تک۔ یعنی رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی اور تجھی پر بھروسہ کیا تو میرا پالنے والا ہے میرے کان اور میری آنکھ اور گوشت اور خون اور مغز اور پٹھے سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہان کا۔

بَابُ ٦٣٧ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں کچھ نہ پڑھنا

۱۰۵۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا اَدْرِيْ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِيْ وَاَرِنِيْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَاِذَا صَنَعْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

رفاعہ ابن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ آپ اس کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن اس کو خبر نہ تھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ نماز پڑھ۔ اس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اس کی جس نے آپ پر قرآن اتارا میں تھک گیا آپ مجھے سکھلا دیئے اور بتلا دیئے (کیونکر نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر کھڑا ہو اور قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ (یعنی سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ۔ پھر سجدہ کر اچھی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کرے گا (ہر رکعت میں) تو نماز کو ادا کرے گا اور جتنی اس میں کمی کرے گا اپنی نماز میں کمی کرے گا۔ ف

بَابُ ۶۳۸ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ

رکوع کو اچھی طرح پورا کرنا

۱۰۵۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدے کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو۔

بَابُ ۶۳۹ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا

ف پس معلوم ہوا کہ طمانیت اور تعدیل ارکان جزء ہے نماز کا اور رکن ہے۔

۱۰۵۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبِي قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هٰكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلٰى نَحْوِ الْأُذُنَيْنِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے بیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ قیس نے کہا کانوں تک۔

بَابُ ۶۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوْعِ الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا جب رکوع سے سر اٹھاوے

۱۰۵۹- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک۔

بَابُ ۶۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب رکوع سے سر اٹھاوے تو ہاتھوں کا مونڈھوں تک اٹھانا

۱۰۶۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ الصَّلٰوةَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے مونڈھوں تک جب نماز شروع کرتے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور ہاتھ دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اٹھاتے۔

بَابُ ۶۶ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

ہاتھ نہ اٹھانے کی اجازت رکوع سے سر اٹھاتے وقت

۱۰۶۱- أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً.

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز پڑھی تو نہیں اٹھائے ہاتھ مگر ایک بار (یعنی جب نماز شروع کی۔ اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی رخصت نکلی۔ یعنی یہ ثابت ہوا کہ ہاتھ اٹھانا واجب اور لازم نہیں ہے۔ چنانچہ صاحب کتاب نے اس باب کو یوں ہی لکھا کہ رفع یدین نہ کرنے کی رخصت۔ پس جو لوگ اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں رفع یدین کے مشروع نہ ہونے پر ان کی دلیل تمام نہیں ہے)

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب امام رکوع سے سر اٹھاوے تو کیا کہے!

۱۰۶۲- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور اسی طرح ہاتھ اٹھاتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے۔ اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے اور سجدے میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۰۶۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اللھم ربنا ولک الحمد کہتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمَاْمُوْمُ

مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۴- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے داہنے پہلو پر گر پڑے تو صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے۔ نماز کا وقت آ گیا جب

تَحْضُرَ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

آپ نماز پڑھ چکے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو۔

۱۰۶۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا

رفاعہ ابن رافع سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ لمن حمدہ۔ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا و لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا۔ ایک شخص بولا میں نے یارسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمے کو لکھے۔

بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ — ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان

۱۰۶۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ۔

أَبَا مُوْسٰى قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا

ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم

امِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَبْعُ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلٰوةِ۔

بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی۔ یعنی تم اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم سے پہلے سر اٹھائے گا اور تم اس کے بعد اٹھاؤ گے۔ پس تمہارا رکوع بھی اس کے رکوع کے برابر ہو جائیگا اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو۔ اللہ سن لے گا تمہارا کہنا۔ اس لیے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی۔ اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی یہ کہے۔ التحیات والطیبات الصلوات اللہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ یہ ساتوں کلمے تحیت ہیں نماز کے۔

بَابُ قَدْرِ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع کے بعد کتنی دیر تک کھڑا ہو

۱۰۶۸- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر ہوتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِيْ قِيَامِهٖ

جب رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہے

۱۰۶۹- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد کہتے اللہم ربنا لک الحمد ملأ السموات

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ۔

وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد۔ یعنی اے اللہ پالنے والے ہمارے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے سوا جس بھر تو چاہے۔

۱۰۷۰- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مِينَاسٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ کرنا چاہتے تو فرماتے اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد۔

۱۰۷۱- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ أَبُو أُمَيَّةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔

ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک۔ یعنی اے پالنے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمینوں بھر اور اس کے بعد جس بھر تو چاہے اے تعریف اور بڑائی کے لائق بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں تیرے دیئے کو تیرے سامنے مال دار کا مال کام کچھ نہیں آتا۔

۱۰۷۲- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ۔

حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی تو فرمایا اللہ اکبر ذوالجبروت والملکوت والکبریا والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو لربی الحمد کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی۔ اور آپ کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ کا قعدہ قریب قریب تھے۔

بَابُ ۶۲ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی۔ آپ بد دعا کرتے تھے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے نافرمانی کی تھی۔ اللہ اور اس کے رسول کی۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ۶۲۹

فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ۔

ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی ہے فجر کی نماز میں! انہوں نے کہا ہاں پڑھی ہے۔ پوچھا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد۔ انہوں نے کہا رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً۔

ابن سیرین سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اور شخص نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی اس نے کہا جب آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا دوسری رکعت میں تو تھوڑی دیر تک کھڑے رہے قنوت پڑھنے کو۔

۱۰۷۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو[1] اور سلمہ بن ہشام کو[2] اور عیاش بن ابی ربیعہ کو[3] اور جو ضعیف لوگ مکے میں کافروں کے ہاتھ میں پھنسے ہیں، یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور ان کے برس حضرت یوسف علیہ السلام کے سے برس کر دے[4]۔

ف۱ جو بھائی تھے خالد بن ولید کے وہ مسلمان ہو گئے تھے لیکن مکے میں کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گئے تھے۔

ف۲ جو بھائی تھے ابوجہل کے اور کافروں کے ہاتھ گرفتار تھے۔

ف۳ جو ابوجہل کے مادری بھائی تھے اور ابوجہل ان کو فریب دے کر مکے میں لے گیا تھا اور وہاں جا کر قید کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت کی قبول کی اور یہ تینوں شخص بھاگ کر مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔

ف۴ یعنی قحط اور خشک سالی ان پر ڈال دے۔ ایسا ہی ہوا سات برس تک مضر قحط کی بلائیں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھانے لگے۔

۱۰۷۷۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ فرماتے تھے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ کہ پیں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے ان کو یا اللہ سخت کر اپنا عذاب مضر کی قوم پر ان کے سال ایسے ہوں جیسے یوسف علیہ السلام کے سال گزرے تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتے تھے۔ ان دونوں میں مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا۔

بَابُ ۶۵۰ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۸۔ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ اخیر رکعت میں ظہر اور عشاء اور فجر کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد۔

دعا کرتے مسلمانوں کے لیے

اور لعنت کرتے کافروں پر

بَابُ ۶۵۱ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۹۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز میں۔

بَابُ ۶۵۲ اللَّعْنِ فِي الْقُنُوْتِ

قنوت میں لعنت کرنا کافروں پر

۱۰۸۰۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَ

هشام عن قتادة.

عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قنت شهرا قال شعبة لعن رجالا وقال هشام يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه بعد الركوع هذا قول هشام وقال شعبة عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يلعن رعلا وذكوان ولحيان

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی چند آدمیوں پر یا چند قبیلوں پر عرب کے لعنت کی۔ پھر چھوڑ دیا اس کو۔ اور یہ قنوت آپ نے رکوع کے بعد پڑھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ لعنت کرتے تھے رعل اور ذکوان اور لحیان پر۔ یہ قبیلوں کے نام ہیں۔

باب ۶۵۳ لعن المنافقين في القنوت

قنوت میں منافقوں پر لعنت کرنا

۱۰۸۱- اخبرنا اسحق بن ابراهيم قال انبانا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه.

عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم حين رفع راسه من صلوة الصبح من الركعة الاخرة قال اللهم العن فلانا وفلانا يدعو على اناس من المنافقين فانزل الله عز وجل ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون.

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب سر اٹھایا فجر کی اخیر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپ نے بددعا کی چند منافقوں کے لیے جو ظاہر میں مسلمان تھے اور دل میں ان کے کفر بھرا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ لیس لک من الامر شیء الایہ یعنے تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ کو اختیار ہے چاہے ان کو بخش دے اور چاہے عذاب کرے۔ وہ گنہگار ہیں ف۱۔

باب ۶۵۴ ترك القنوت

قنوت نہ پڑھنا

۱۰۸۲- اخبرنا اسحق بن ابراهيم قال انبانا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة.

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يدعو على حي من احياء العرب ثم تركه.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ بددعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلے پر چھوڑ دیا پھر اس کو۔

۱۰۸۳- اخبرنا قتيبة عن خلف وهو ابن خليفة.

عن ابي مالك الاشجعي عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقنت وصليت خلف ابي بكر فلم يقنت وصليت خلف عمر فلم يقنت و

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ طارق بن اشیم سے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی انہوں نے قنوت نہیں پڑھا اور عمر فاروق کے پیچھے پڑھی انہوں

ف۱ حق تعالیٰ پیغمبر کو تربیت فرماتا ہے کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے۔ اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں لیکن چاہے ان کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بددعا نہ کرو (موضح القرآن)

صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا بِدْعَةٌ۔

نے قنوت نہیں پڑھا اور عثمان ذوالنورین کے پیچھے پڑھی انہوں نے قنوت نہیں پڑھا اور علی مرتضٰے کے پیچھے پڑھی انہوں نے قنوت نہیں پڑھا۔ پھر کہا اے بیٹا یہ نئی بات ہے۔ (یعنی قنوت پڑھنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے ثابت نہیں۔

بَابُ ۶۵۵ تَبْرِيْدُ الْحَصٰى لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ

کنکریوں کو ٹھنڈا کرنا اُن پر سجدہ کرنے کے لیے

۱۰۸۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحٰرِثِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِي كَفِّي أُبَرِّدُهُ ثُمَّ أُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الْآخَرِ فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِي۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔ تو میں (نماز ہی میں) ایک مٹھی کنکریوں کی اٹھا لیتا پھر اس کو دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا ٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے ان کو رکھ لیتا۔ ف۱

بَابُ ۶۵۶ التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا

۱۰۸۵- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ۔

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے جب وہ نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

۱۰۸۶- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَيَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتے اور اٹھتے تکبیر کہتے تھے اور داہنے اور بائیں سلام پھیرتے اور

ف۱ اس لیے کہ گرمی کی شدت سے زمین بہت گرم ہوتی اس پر سجدہ کرنا مشکل ہوتا۔

حَفْصٍ وَّ دَفْعٍ وَّ بُسْلِمٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِهٖ۔

ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے۔

بَابٌ ۶۵۷ كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُوْدِ

سجدے میں کیونکر گرے

۱۰۸۷- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ وَهُوَ ابْنُ مَاهِكٍ يُحَدِّثُ۔

عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔

حکیم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات پر کہ نہ گروں گا سجدے میں مگر کھڑے کھڑے۔ ف۱

بَابٌ ۶۵۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۰۸۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا کانوں کی لو تک۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ ابْنِ عَاصِمٍ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا پھر ویسا ہی کیا

۱۰۹۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ

مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز میں جاتے پھر ویسا ہی بیان کیا

ف۱ یعنی کھڑے کھڑے سجدے میں چلا جاؤں گا۔ یہ نہ ہوگا کہ پہلے کھڑے سے بیٹھوں پھر سجدہ کروں۔ یا یہ کہ رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ کروں گا۔ یہ نہیں کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگوں اس لیے کہ کھڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنے کہے ہیں کہ میں نہ مروں گا مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ

نَحْوَهُ وَرَاءَ اُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے)۔

بَابُ۶۵۹ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ

سجدے کے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

۱۰۹۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)

بَابُ۶۶۰ اَوَّلِ مَا يَصِلُ إِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْاِنْسَانِ فِيْ سُجُوْدِهٖ

سجدہ کرتے وقت پہلے زمین پر کون سا عضو رکھے!

۱۰۹۲- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْقُوْمَسِيُّ الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

وائل ابن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۱۰۹۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے پھر اس طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔ ف

حاشیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

١٠٩٤- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِّنْ كِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِيْرِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو پہلے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا دے پھر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کی طرح ف

بَابٌ ٦٦١ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُوْدِ — دونوں ہاتھوں کو منہ کے سامنے زمین پر رکھنا

١٠٩٥- اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ دَلُّوْيَهْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَهٗ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھا دے تو ہاتھوں کو بھی اٹھا دے۔

بَابٌ ٦٦٢ عَلٰى كَمِ السُّجُوْدُ — کتنے اعضا پر سجدہ کرے

١٠٩٦- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ)

ف کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتا ہے پھر پاؤں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نماز میں سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر جا پڑیں بعد اس کے ہاتھ ٹکا دے اور اونٹ کی طرح پہلے ہاتھ نہ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور ائمہ حنفی شافعی اور احمد کا

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے ٹکا دے کیونکہ انسان کے گھٹنے اونٹ کے ہاتھوں سے مشابہ ہیں اس لئے کہ جانور کے گھٹنے اسکے ہاتھ میں ہوتے ہیں ظاہرا یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا سا بیٹھنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث میں ایسا ہی حکم ہے پھر ضرور ہے ایسا ہی تاویل کرنا جو بیان ہوئی مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کا عمل اسی حدیث پر ہے خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس سے زیادہ ثابت ہے اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے اس طرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھوں سے گھٹنے ہیں اور گھٹنوں سے ہاتھ مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثناء ہے کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ایک دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا تیسرے دونوں پاؤں کھڑے رکھنا تو ممانعت ہوئی ان سب اوصاف سے باستثناء امر اول کے وہ بھی جبکہ زمین کے قریب ہو جائے اور گھٹنے مڑ جاویں اس وقت ہاتھ پہلے رکھ لیوے پھر گھٹنے۔ واللہ اعلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی دوسری اور تیسری دونوں ہاتھ چوتھی اور پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے اور ساتویں دونوں پاؤں اور حکم کیا کہ بالوں کو اور کپڑوں کو نہ جوڑیں۔ ف

بَابُ ٦٦٣ تَفْسِيْرِ ذٰلِكَ — وہ سات اعضا کون سے ہیں

۱۰۹۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضا سجدہ کرتے ہیں منہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

بَابُ ٦٦٤ السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبِيْنِ — سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا

۱۰۹۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبِيْنِهٖ وَأَنْفِهٖ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مُخْتَصَرٌ۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک طولانی حدیث اس میں یہ ہے) میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا۔ اکیسویں رات کی صبح کو (پس معلوم ہوا کہ سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا ضروری ہے۔

بَابُ ٦٦٥ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ — سجدے میں ناک زمین پر لگانا

۱۰۹۹- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال

ف۔ بالوں کا جوڑنا یہ ہے کہ ان سب کو اکٹھا کر کے جوڑا باندھ لے یا دستار میں رکھ لیوے اور کپڑوں کا جوڑنا یہ ہے کہ سجدے یا رکوع میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے۔

لَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضاء یہ ہیں پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پاؤں۔

بَابُ ٦٦٦ السُّجُودِ عَلَى الْيَدَيْنِ

دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

١١٠٠- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے ناک کی طرف اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے دونوں پاؤں کے کنارے (یعنی انگلیوں کی نوکیں۔

بَابُ ٦٦٧ السُّجُودِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر لگانا

١١٠١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَمَرَّهَا عَلَى أَنْفِهِ قَالَ هَذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا اور ممانعت ہوئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سروں پر سفیان نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ابن طاؤس نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور کہا یہ سب ایک ہے۔ (پیشانی اور ناک منہ میں داخل ہے اور وہ ایک عضو ہے اور دونوں ہاتھ اور گھٹنے اور پاؤں چھ عضو ہوئے سب سات عضو ہو گئے) امام نسائی نے کہا میں نے یہ حدیث دو آدمیوں سے سنی ایک محمد بن منصور دوسرے عبداللہ بن محمد سے۔ اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں۔

بَابُ ٦٦٨ السُّجُودِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

١١٠٢- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ

عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں ایک منہ اور دوسری تیسری دونوں ہتھیلیاں چوتھی پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے ساتویں دونوں پاؤں۔

بَابُ ۶۶۹ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِى السُّجُوْدِ — سجدے میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا

۱۱۰۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا تو میں چلی دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور دونوں پاؤں آپ کے کھڑے ہوئے ہیں آپ فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک الخ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں پوری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ۶۷۰ فَتْحِ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِى السُّجُوْدِ — سجدے میں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا

۱۱۰۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ۔

عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىِّ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سجدے میں جاتے تو اپنے بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور انگلیاں پاؤں کی کھڑی رکھتے۔

بَابُ ۶۷۱ مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ — جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے

۱۱۰۵- اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ

وائل بن حجر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا اور میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ انگوٹھے آپ کے

بِهِمَا مِنْهُ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلٰوةَ.

میں نے کانوں کے پاس دیکھے جب آپ نے رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ کے اسی جگہ تھے جہاں نماز کے شروع میں تھے۔

بَابُ ٦٧٢ النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں دونوں بازو زمین پر نہ رکھے

١١٠٦ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ وَاسْمُهُ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ.

عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بچھاوے کوئی تم میں سے بازو اپنے سجدے میں جیسے کتا بچھاتا ہے۔

بَابُ ٦٧٣ صِفَةِ السُّجُودِ

سجدے کی ترکیب

١١٠٧ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ.

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُودَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدے کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سرین اٹھائے اور کہا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

١١٠٨ - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ هُوَ النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ ابْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَخَّى.

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو سجدے میں دونوں بازو پسلیوں سے جدا رکھتے۔

١١٠٩ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

١١١٠ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَبْصَرْتُ اِبْطَیْهِ قَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ كَاَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ فِی الصَّلٰوةِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا (نماز میں جب آپ سجدے میں ہوتے) تو آپ کی بغلیں دیکھتا (اس قدر آپ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے۔)

۱۱۱۱- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَرْقَمَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَرٰی عُفْرَةَ اِبْطَیْهِ اِذَا سَجَدَ۔

عبداللہ بن اقرم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا سجدے میں۔

بَابُ ۶۴ التَّجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ

۱۱۱۲- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهٖ یَزِیْدَ وَهُوَ ابْنُ الْاَصَمِّ۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی یَدَیْهِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْهِ مَرَّتْ۔

میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا۔

بَابُ ۶۵ الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں اعتدال (درستی) رکھنا

۱۱۱۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَیْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (یعنی درستی اور خوبی کے ساتھ سجدہ ادا کرو) اور نہ پھیلاوے کوئی تم میں سے بازو اپنے کتے کی طرح۔

بَابُ ۶۶ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں پیٹھ برابر رکھنا

۱۱۱۴- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسٰی وَهُوَ ابْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ

ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہوتی ہے نماز اس شخص کی جو اپنی پیٹھ کو درست

فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

(برابر) نہ کرے رکوع اور سجدے میں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ ٦٧٧

کوّے کی طرح چونچیں لگانا منع ہے

۱۱۱۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ مَحْمُودٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِبْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ۔

عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تین باتوں سے ایک تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگانے سے دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے تیسرے یہ کہ نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ مقرر کرلیتا ہے (یعنی وہیں نماز پڑھا کرے دوسری جگہ نہ پڑھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ ٦٧٨

بال جوڑنے کی ممانعت

۱۱۱۶- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ جوڑنے کا۔

بَابُ مَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ ٦٧٩

جس شخص کا جوڑا بندھا ہوا ور وہ نماز پڑھے

۱۱۱۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِيُّ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر کھولنے لگے جب عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس کے پاس آئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تھا۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مثال کسی شخص کے جوڑا باندھنے کی نماز میں ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتھ بندھے ہوں

اور وہ نماز پڑھے۔

بَابُ ۶۸۰ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ — کپڑے جوڑنے کی ممانعت

۱۱۱۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے سے۔

بَابُ ۶۸۱ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ — کپڑے پر سجدہ کرنا

۱۱۱۹- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ.

انس سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے۔

بَابُ ۶۸۲ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ السُّجُودِ — سجدہ پورا کرنے کا بیان

۱۱۲۰- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.

عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ.

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدے کو اس لئے کہ قسم خدا کی میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدے میں۔

بَابُ ۶۸۳ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ — سجدے میں کلام اللہ کے پڑھنے کی ممانعت

۱۱۲۱- أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا.

حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو منع کیا میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا مجھے منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی قس کا کپڑا پہننے سے اور کسم کا کپڑا جو ڈھڈھا تا سرخ ہوتا ہے اور سجدے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۱۱۲۲- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا۔

حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں کلام اللہ پڑھنے سے

بَابُ الْأَمْرِ بِالِاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں دعا کوشش سے کرنا

۱۱۲۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي قَدْ نُهِيتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر بندھا ہوا تھا اس بیماری کی وجہ سے جس میں آپ نے انتقال کیا تو فرمایا یا اللہ میں نے پہنچا دیا تیرے حکموں اور پیغاموں کو تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا اے لوگو پیغمبری کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب جس کو بندہ دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے۔ آگاہ ہو مجھے ممانعت ہوئی رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے تو جب تم رکوع کرو بڑائی کرو اپنے پروردگار کی اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا میں کیونکہ سزا وار ہے دعا قبول ہونا سجدہ میں۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں دعا کرنے کا بیان

۱۱۲۴- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ وَهُوَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَانَ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رات کو وہیں رہے۔ میمونہ نے دیکھا آپ حاجت کو اٹھے اور مشک کے پاس آن کر اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا (ایک طرح کا یعنی ہاتھ دھوئے) پھر اپنے بستر پر آئے اور سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آن کر اس کا بندھن کھولا اور پورا وضو کیا (جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں) پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور سجدے میں فرمایا اللھم اجعل فی

يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَّ عَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَّ عَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ اَمَامِي نُوْرًا وَّ اجْعَلْ خَلْفِي نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِي نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَيْقَظَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

قلبی نورًا الخ یعنی یا اللہ میرے دل میں نور دے اور کان میں نور دے اور آنکھ میں نور دے اور میرے نیچے نور دے اور اوپر نور دے اور داہنی نور دے اور بائیں نور دے اور آگے نور دے اور پیچھے نور دے اور بڑا کر دے نور میرا پھر آپ سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بلال آئے اور آپ کو نماز کے لئے جگایا۔

بَابُ ۶۸۶ نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں اور طرح کی دعا

۱۱۲۵-اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی کہتے تھے پیروی کرتے تھے آپ قرآن کی (کیونکہ قرآن میں ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔

بَابُ ۶۸۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں اور طرح کی دعا

۱۱۲۶-اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی کہتے۔ قرآن کی تفسیر کرتے (اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع میں اللہ کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو۔

بَابُ ۶۸۸ نَوْعٌ اٰخَرُ

سجدے میں اور طرح کی دُعا

۱۱۲۷-اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَتْ -

عَائِشَةُ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُهُ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب گاہ میں نہ ملے تو میں آپ کو ڈھونڈھنے لگی میں سمجھی کہ آپ کسی لونڈی کے پاس گئے ہوں گے اتنے میں میرا ہاتھ آپ پر جا پڑا آپ سجدے میں تھے اور فرماتے تھے اللہم اغفرلی اسررت وما اعلنت۔

بَابُ نَوْعٍ اٰخَرُ ۶۸۹ سجدے میں اور ایک طرح کی دعا

۱۱۲۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَطَلَبْتُهُ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات میں سمجھی آپ اپنی کسی لونڈی کے پاس گئے ہوں گے پھر میں نے ڈھونڈا تو آپ سجدے میں تھے فرماتے تھے رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار میرے بخش دے میرے چھپے اور کھلے گناہ۔

بَابُ نَوْعٍ اٰخَرُ ۶۹۰ سجدے میں اور ایک طرح کی دعا

۱۱۲۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ.

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو فرماتے اللھم لک سجدت الخ یعنی اے پروردگار میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے لئے گردن رکھ دی اور تجھ پر یقین لایا میرے منہ نے سجدہ کیا اس شخص کے لئے جس نے اس کو بنایا اور صورت پہنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے بہت برکت والا وہ اللہ جو بہتر ہے سب بنانے والوں میں۔

بَابُ نَوْعٍ اٰخَرُ ۶۹۱ ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۰- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے یا اللہ میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرے سامنے گردن رکھدی تو میرا مالک ہے سجدہ کیا میرے منہ نے اس پروردگار کے لئے جس نے اسے بنایا

سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

اور صورت پہنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے بڑی برکت والا ہے اور جو بہتر ہے سب پیدا کرنے والوں میں۔

بَابُ ۶۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ — سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۱- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو نفل پڑھتے اور سجدے میں کہتے اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت اللھم انت ربی سجد وجھی للذی خلقہ، وصورہ دشق سمعہ، وبصرہ، تبارک اللہ احسن الخالقین۔

بَابُ ۶۹۳ نَوْعٌ اٰخَرُ — سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۲- أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت میں رات کو کہتے سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ۔

بَابُ ۶۹۴ نَوْعٌ اٰخَرُ — سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُّهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُوْرُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلے کے طرف تھیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسی تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ۶۹۵ نَوْعٌ اٰخَرُ
سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۴- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِّیْصِیُّ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآءِهٖ فَتَحَسَّسْتُهٗ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَقَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنِّیْ لَفِیْ شَاْنٍ وَّاِنَّكَ لَفِیْ اٰخَرَ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں سمجھی کہ آپ اپنی کسی بی بی کے پاس گئے ہوں گے تو میں نے ڈھونڈا۔ آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس خیال میں ہیں۔

بَابُ ۶۹۶ نَوْعٌ اٰخَرُ
ایک اور طرح کی دعا سجدے میں

۱۱۳۵- اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْكِنْدِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قُمْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا یَمُرُّ بِاٰیَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا قَدْرَ قِیَامِهٖ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ رَكْعَتِهٖ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً ثُمَّ سُوْرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے پہلے مسواک کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو سورہ بقر شروع کی اس طرح سے کہ جب رحمت کی یہ آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور اللہ سے دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں اتنا ٹھہرے جتنی دیر تک کھڑے رہے تھے، آپ فرماتے تھے رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا رکوع کے برابر آپ سجدے میں کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یعنی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی جو زور اور سلطنت اور بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں آپ نے سورہ آل عمران پڑھی پھر اسی طرح ایک ایک سورت اور ایسا ہی کیا۔ (یہ آپ کا تہجد تھا۔)

بَابُ ۶۹۷ نَوْعٌ اٰخَرُ
سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ.

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضٰى حَتّٰى قَرَأَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ ثُمَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ ثُمَّ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيْفٍ أَوْ تَعْظِيْمٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَكَرَهُ۔

حذیفہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ البقر شروع کی. سو آیتیں پڑھ گئے لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں اس سورت کو ختم کریں گے آپ آگے بڑھ گئے جب تو میں سمجھا آپ اس سورت کو ختم کرکے رکوع کریں گے۔ آپ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ سورۂ نساء پڑھی پھر سورۂ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے (یعنی اتنی ہی دیر تک رکوع میں رہے) رکوع میں آپ کہتے تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدے میں کہتے تھے سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی جب کوئی آیت خوف کی یا اللہ کی بڑائی کی آتی تو آپ اللہ کا ذکر کرتے (یعنی اس کی حمد و ثنا کرتے)

بَابُ ۶۹۸ نَوْعٌ آخَرُ

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

۱۱۳۷- أَخْبَرَنَا بُنْدَارُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے۔

بَابُ ۶۹۹ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں کتنی بار تسبیح کہے

۱۱۳۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهِ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔

انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ اس نوجوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبدالعزیز کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا ان کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدہ بھی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

سجدہ میں اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہو جائیگا

۱۱۳۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ أَبُو يَحْيَى بِمَكَّةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ مَالِكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِبْتَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدُهُ وَيُمَجِّدُهُ قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَيَحْمَدُهُ وَيُكَبِّرُهُ قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ وَيَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ جَبْهَتَهُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ہم آپ کے آس پاس بیٹھے اتنے میں ایک شخص آیا اور قبلے کے پاس جا کر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (یعنی تجھ پر سلام ہو جیو) جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر نماز پڑھنے گیا۔ آپ اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اس کو معلوم نہ تھا کہ اس کی نماز میں کیا عیب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا وعلیک جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح اس نے دو یا تین مرتبہ نماز پڑھی آخر اس نے کہا یا رسول اللہ میری نماز میں تو کوئی عیب میں نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک وضو پورا نہ کرے۔ جیسے اللہ تعالے نے حکم دیا یعنی منہ دھووے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے سر پر اور دونوں پاؤں دھووے دونوں ٹخنوں تک پھر اللہ جل جلالہ کی بڑائی کرے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اس کی تعریف کرے اور بزرگی بیان کرے۔ (ثنا پڑھے) پھر جو آسان ہو اتنا قرآن پڑھے اس میں سے جتنا اللہ نے اس کو سکھلایا ہے اور حکم دیا پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے یہاں تک کہ اس کے سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاویں اور ڈھیلے ہو جاویں۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو یہاں تک کہ اس کی پیٹھ برابر ہو جاوے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کا منہ جم جاوے اور پیشانی بھی اور سب جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں اور ڈھیلے ہو جائیں پھر تکبیر کہے اور اٹھے یہاں تک کہ اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ سیدھی کرے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کا منہ جم جائے اور ڈھیلا ہو جاوے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کی نماز پوری نہ ہوئی۔

ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرْخِيَ فَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ هَكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهُ ف

بَابُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بندہ اللہ سے کب قریب ہوتا ہے

1140- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَيَحْيَى ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ سے اس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو اور بہت دعا کرے سجدے میں ۔

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

سجدے کی فضیلت

1141- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي .

رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ .

ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا اور حاجت کا سامان لے کر آتا (یعنی پانی اور ڈھیلے وغیرہ) آپ نے ایک بار فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کی رفاقت جنت میں آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا اور کچھ میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے باب میں سجدے کرنے سے (یعنی تو بہت سجدہ کیا کر اس لئے کہ یہ عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے پس شاید مجھے موقع مل جائے تیرے لئے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ساتھ لے جانے کا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَجْدَةً

اللہ کے لیے جو کوئی ایک سجدہ کرے اسکو کیا ثواب ملے گا

1142- أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي .

ف ۱ ۔ تو رکوع اور سجدے میں آپ نے کچھ پڑھنے کے لئے نہیں کہا معلوم ہوا کہ اگر تسبیح نہ کہے تو بھی رکوع اور سجدہ درست ہو جائیگا۔

مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ۔

معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لے جائے وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم سجدہ کیا کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لئے ایک سجدہ کرے تو اللہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیگا اور اس کا ایک گناہ میٹ دیگا معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء سے ملا اور ان سے بھی وہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی انہوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اس کے سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس کا درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ میٹ دیگا ۔

بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ سجدے میں جو اعضا زمین پر لگتے ہیں ان کی فضیلت

۱۱۴۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ بِالْمَصِّيصَةِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِحَدِيثِ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقِسْطِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری کے پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے ایک نے شفاعت کی حدیث بیان کی اور دوسرا چپ رہا تو بیان کیا کہ فرشتے آویں گے وہ شفاعت کریں گے اور پیغمبر بھی شفاعت کریں گے اور ذکر کیا پل صراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اس پل پر سے نکل جاؤں گا جب اللہ تعالی اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہے گا ان کو نکال لے گا اس وقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دے گا۔ وہ پہچانیں گے ان لوگوں کو (جو شفاعت کے قابل ہیں) ان کی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کھا جائے گی مگر سجدے کے مقام کو پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ اُگتا ہے سیلاب کے کوڑے کرکٹ میں (یعنی جیسے وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بھی اس

پانی کی برکت سے چنگے بھلے ہو جائیں گے اور آگ کا نشان مٹ جائے گا۔

بَابُ ۵۰۵ هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ — کیا ایک سجدہ دوسرے سجدے سے بڑا ہو سکتا ہے

۱۱۴۴- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ شَدَّادٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلٰى سُجُودِي فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ وَأَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔

شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے لئے باہر آئے اور آپ اٹھائے ہوئے تھے امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کو تو آپ آگے بڑھے (نماز پڑھانے کو) اور ان کو بٹھا دیا زمین پر پھر نماز کے لئے تکبیر کہی اور نماز شروع کی بیچ نماز میں آپ نے ایک سجدے میں دیر کی تو میں نے سر اٹھایا دیکھا تو صاحبزادے آپ کی پیٹھ پر ہیں اور آپ سجدے میں ہیں میں پھر سجدے میں چلا گیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بیچ نماز میں ایک سجدہ میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے فرمایا یہ کوئی بات نہ تھی میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد پوری نہ ہو۔ ف

بَابُ ۵۰۶ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ — جب سجدے سے سر اٹھائے تو تکبیر کہے

۱۱۴۵- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَيَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے اور بیٹھتے آپ سلام

ف: اس حدیث سے رتبہ اور درجہ امام حسن یا امام حسین علیہما السلام کا معلوم ہوا۔ آپ نے ان کو اپنا بیٹا فرمایا۔ پیار سے یا اس وجہ سے کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹا ہوتا ہے)

وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

پھرتے سجدے داہنے اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی دکھلائی دیتے (اتنا گردن کو موڑتے) عبداللہ نے کہا میں نے ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى

جب پہلا سجدہ کرکے سر اٹھاوے تو دونوں ہاتھ اٹھائے

۱۱۴۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلِّهِ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ.

مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

بَابُ تَرْكِ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانا

۱۱۴۷- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے بعد بھی اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اٹھاتے۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا کرنا

۱۱۴۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ.

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَقَالَ حِينَ رَفَعَ

حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کے پاس کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ۔ پھر سورہ بقرہ پڑھی بعد اس کے رکوع کیا تو رکوع میں اتنی دیر تک رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے۔ اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا کئے۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں کہا سبحان

رَأْسَهُ رَبِّي الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی۔ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفرلی رب اغفرلی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا

۱۱۴۹ - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ

أَبُو سَهْلٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ

ابوسہل ازدی نے کہا میرے پاس عبداللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی منا مسجد میں۔ خیف کے اندر تو جب انہوں نے پہلے سجدے سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبداللہ ابن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ قَدْرِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے

۱۱۵۰ - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اور رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا۔

بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے بیچ میں کس طرح بیٹھے

۱۱۵۱ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى

میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی چمک پیچھے سے معلوم ہوتی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران زمین پر لگا کر بیٹھتے۔

فَخِذِهِ الْيُسْرٰى.

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

سجدے کے لیے تکبیر کہنا

۱۱۵۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عضو اٹھاتے اور رکھتے اور اٹھتے اور بیٹھتے تکبیر کہتے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۱۵۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر کہتے کھڑے ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرتے وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے سر اٹھاتے پھر کھڑے کھڑے کہتے ربنا لک الحمد پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر ایسا ہی ساری نمازیں کرتے اخیر تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تب بھی تکبیر کہتے۔

بَابُ الْاِسْتِوَاءِ لِلْجُلُوسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

جب دونوں سجدے کر کے اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اٹھے

۱۱۵۴- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُخْرٰى.

ابوقلابہ سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے (پھر انہوں نے نماز پڑھی تو) بیٹھے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسرے سجدے سے سر اٹھایا (یہ بیٹھنا خفیف ہوتا ہے اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔

۱۱۵۵- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ جب طاق نماز ہوتی (یعنی ایک یا تین رکعت پڑھ چکتے) تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ لیتے۔

بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ النُّهُوضِ کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر ٹیکا دینا

۱۱۵۶۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ۔

عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فَيَقُولُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي اَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے تھے کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں۔ پھر وہ (بے وقت) نماز پڑھتے تھے (یعنی نفل تو جب دوسرا سجدہ کر کے سر اٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیکا دے کر اٹھتے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا پھر گھٹنوں کو

۱۱۵۷۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ هٰذَا عَنْ شَرِيكٍ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ هٰرُونَ وَاللَّهُ تَعَالَى اَعْلَمُ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ جب سجدہ کرتے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔ اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو۔

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلنُّهُوضِ جب سجدے سے اٹھنے لگے تو تکبیر کہے

۱۱۵۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نماز پڑھایا کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو قسم خدا کی میں زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۵۹- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے ان دونوں نے نماز پڑھی ابوہریرہؓ کے پیچھے۔ جب رکوع کیا تو تکبیر کہی پھر جب سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا۔ پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر جب رکعت پڑھ کر کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی بعد اس کے کہا قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور آپ کی اسی طرح نماز رہی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

بَابُ ۱۸ كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلے قعدے میں کیونکر بیٹھے!

۱۱۶۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ۔

أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى۔

عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا نماز میں سنت یہ ہے کہ بائیں پیر کو بچھاوے اور داہنے پیر کو کھڑا کرے قعدہ میں۔

بَابُ ۱۹ الْاِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے

۱۱۶۱- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ۔

قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى۔

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ نماز کی سنت یہ ہے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور انگلیاں قبلے کی طرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے۔

بَابُ ۲۰ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ

بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے

۱۱۶۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ أُصْبُعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے نماز کے شروع میں مونڈھوں تک۔ اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا کرتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی (کلمے کی) کھڑی کرتے دعا کے لئے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے۔ وائل بن حجر نے کہا پھر میں صحابہ کے پاس دوسرے سال آیا تو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے جبوں کے اندر۔

بَابُ ۴۲۱ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے

۱۱۶۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيِّ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں پھیرتے دیکھا نماز میں۔ جب نماز پڑھ چکے تو عبداللہ نے کہا کنکریوں سے مت کھیلا کر نماز میں۔ اس لئے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (تاکہ نماز سے غافل کر دیوے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔
اس نے کہا آپ کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا قبلے کی طرف اور اپنی آنکھ کو اسی طرف رکھا۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۴۲۲ الْإِشَارَةِ بِالْإِصْبَعِ

انگلی سے اشارہ کرنا

۱۱۶۴- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ أَحَدُ الثِّقَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَامِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ

عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ کرتے۔

أَنْ نُرِيَا صَبِيَهُ

بَابُ ۲۳ كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ — پہلا تشہد کیا ہے

۱۱۶۵- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو یوں کہیں التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۱۶۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلْيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں سوا اس کے کہ تسبیح کہیں اور تکبیر و تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتیں سکھلائے گئے ہیں جن کا اول آخر اچھا ہے تو آپ نے فرمایا جب تم بیٹھو دو رکعت پڑھ کر تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اختیار کر لو کوئی دعا جو پہلے معلوم ہو اور مانگو اللہ جل جلالہ سے۔

۱۱۶۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَوٰةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَأَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَوٰةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہ ہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۸ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا۔ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یحییٰ بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض اور نفل میں۔ اور وہ کہتے تھے میں نے سنا یہ تشہد ابو اسحاق سے۔ انہوں نے ابوالاحوص سے۔ انہوں نے عبداللہ ابن مسعود سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۶۹۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا اِسْحٰقَ حَدَّثَهٗ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کچھ نہ جانتے تھے آپ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات للہ والصلوات الخ یعنی سب بزرگیاں اللہ کے لئے ہیں اسی طرح سب دعائیں اور نمازیں اور پاک چیزیں سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بے شک حضرت محمد صلعم اس کے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں۔

۱۱۷۰۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جوامع کلمے ہم کو سکھلا دیئے۔ آپ نے فرمایا کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک۔

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ۔

علقمہ نے کہا عبداللہ ابن مسعود ہم کو یہ کلمے اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے۔

۱۱۷۱ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ زُهَّادِ النَّاسِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے۔ لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک۔

۱۱۷۲- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر۔ سلام میکائیل پر آپ نے فرمایا ایسا مت کہو سلام اللہ پر۔ کیونکہ وہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو۔ التحیات للہ والصلوات اخیر تک۔

۱۱۷۳- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَحَمَّادٍ وَمُغِيْرَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد یوں بتلایا:۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو هَاشِمٍ غَرِيْبٌ"۔

۱۱۷۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد اس طرح سکھلایا ہے جیسے قرآن

تُعَلِّمُنَا يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

کی سورت سکھلاتے تھے آپ کا ہاتھ سامنے تھا۔ فرمایا: التحیات للہ والصلوات والطیبات اخیر تک۔

باب ۲۴ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
دوسری طرح کا تشہد

۱۱۷۵۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالٰی قبول کرے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لے گا تمہاری اس لئے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے۔ پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے۔ اور سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل آئے گی۔ جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

باب ۲۵ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ
ایک اور قسم کا تشہد

۱۱۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

حطان بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو قعدہ میں ہو (نماز میں) بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ واشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ۔

بَابٌ ۷۲۵ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

ایک اور قسم کا تشہد

۱۱۷۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ۔

بَابٌ ۷۲۶ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور قسم کا تشہد

۱۱۷۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَيْمَنَ وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہٗ ورسولہ اسئل اللہ الجنۃ و اعوذ باللہ من النار

بَابٌ ۷۲۸ تَخْفِيفُ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلا قعدہ ہلکا کرنا

۱۱۷۹- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (چار رکعتی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر ایسا بیٹھتے گویا جلتے توے پر بیٹھے ہیں (ابو عبیدہ نے کہا) میں نے کہا اٹھنے تک انہوں نے کہا ہاں یہی مراد ہے۔

بَابُ تَرْكِ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ ۷۲۹

اگر پہلا قعدہ بھول جاوے تو کیا کرے

۱۱۸۰- أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ابن بحینہ سے روایت ہے آپ نے نماز پڑھی تو پہلے دوگانے کے بعد جب آپ بیٹھے تھے (بیٹھنا بھول گئے) اور کھڑے ہو گئے آپ نماز پڑھا گئے یہاں تک کہ اخیر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۱۸۱- أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور بیٹھنا بھول گئے) صحابہ نے تسبیح کہی آپ نماز پڑھے چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ ۷۳۰

جب بیچ کے قعدے سے فارغ ہو کر پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

۱۱۸۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ حُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهٗ حُطَيْمٌ وَعُثْمَانُ قَالَ وَعُثْمَانُ۔

عبدالرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو انہوں نے کہا تکبیر کہے۔ جب رکوع کرے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدے سے سر اٹھائے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو۔ حطیم نے کہا یہ تم نے کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہے حطیم نے کہا اور عثمان سے؟ انس نے کہا اور عثمان سے۔

۱۱۸۳- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيرٍ

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے پوری تکبیر۔ عمران بن حصین نے کہا انہوں نے یاد دلا دیا اس نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔

بَابُ ۴۳ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

جب پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے

۱۱۸۴- اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ۔

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک جیسے شروع نماز میں اٹھاتے۔

بَابُ ۴۲ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

پچھلی دو رکعتوں کے لئے اٹھے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے

۱۱۸۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ اَبِيهِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے اسی طرح مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

بَابُ ۴۳ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

دونوں ہاتھ اٹھانے کا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنے کا بیان

۱۱۸۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَاَمَرَهُ

سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کو گئے نماز کا وقت آگیا تو موذن ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور حکم کیا ان کو لوگوں کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے

أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا۔

کہ انہوں نے امامت شروع کی۔ (اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہو گئے۔ اور لوگوں نے تالیاں دینا شروع کیں۔ تاکہ ابوبکر کو معلوم ہو جاوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے۔ جب بہت تالیاں بجائیں تو ان کو معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا۔ انہوں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اس کی شاباشیاں کی (نماز کے اندر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے پر پھر الٹے پاؤں پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر سے فرمایا میں نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیوں نہیں کھڑے رہے ابوبکر نے (عاجزی سے) کہا بھلا ابو قحافہ (ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے) کے بیٹے کو لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو تم تالیاں دیتے ہو یہ عورتوں کا کام ہے۔ تم کو نماز میں جب کوئی حادثہ پیش ہو تو سبحان اللہ کہو۔

بَابُ السَّلَامِ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے

۱۱۸۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوا أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز میں ہاتھ اٹھا رہے تھے (سلام کے لئے یعنی اشارہ سے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو سلام کرتے تھے یا سلام کا جواب دیتے تھے) آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں۔ نماز میں سکون کرو۔ (یعنی بے ضرورت حرکت نہ کرو)

۱۱۸۸- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف: کہ تم امامت کرو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے۔

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ أَمَا يَكْفِي أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے۔ ف۱

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں سلام کا جواب اشارے سے دینا

۱۱۸۹ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا۔ آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔

۱۱۹۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَ رِجَالٌ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب میں۔ صہیب نے کہا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے۔

۱۱۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ۔

عمار بن یاسر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑھتے تھے آپ نے جواب دیا۔ ف۲

۱۱۹۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي

جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں

ف۱ اس حدیث سے سلام میں ہاتھ اٹھانا ممنوع نکلا نہ رکوع اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانے کی وہ تو سنت ہے اور نماز کے افعال میں سے ایک فعل ہے پھر جو شخص دلیل لایا اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت پر رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت وہ بے خبر اور ناواقف ہے۔

ف۲ شاید یہ حکم نماز میں سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا۔

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَإِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ.

نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے مجھ کو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا اس وجہ سے جواب نہ دے سکا اس وقت آپ کا منہ پورب کی طرف تھا (شاید آپ سفر میں سواری پر ہونگے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے)

۱۱۹۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ.

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ مُشَرِّقًا أَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي يَا جَابِرُ فَنَادَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي.

جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا آپ سواری پر جا رہے تھے پورب یا پچھم کو۔ میں نے سلام کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا میں لوٹ گیا۔ تو آپ نے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا او جابر اور میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا۔

بَابُ ۷۳۶ النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

۱۱۹۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ.

ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹا دے۔ (اپنے سامنے سے) اس لئے کہ رحمت اللہ کی اس کے سامنے ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۳۷ الرُّخْصَةِ فِيهِ مَرَّةً

ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت

۱۱۹۵- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي.

مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً.

معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹا دے تو خیر ایک بار ہٹا دے (یعنی اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹا دے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹا دے بار بار ایسا نہ کرے۔

بَابُ ۷۳۸ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۱۱۹۶- أخبرنا عبيد الله بن سعيد وشعيب بن يوسف عن يحيى وهو ابن سعيد القطان عن ابن أبي عروبة عن قتادة.

عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في الصلوة فاشتد قوله في ذلك حتى قال لينتهن عن ذلك أو لتخطفن ابصارهم.

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر آپ نے سختی کی اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے نہیں تو ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

۱۱۹۷- أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله عن يونس عن ابن شهاب.

عن عبيد الله أن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا كان أحدكم في الصلوة فلا يرفع بصره إلى السماء

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہ اٹھاوے ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔

باب ۷۳۹ التشديد في الالتفات في الصلوة

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

۱۱۹۸- أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله بن المبارك عن يونس عن الزهري قال سمعت أبا الأحوص يحدثنا في مجلس سعيد بن المسيب وابن المسيب جالس أنه سمع

أبا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله مقبلا على العبد فانما في الصلوة ما لم يلتفت فإذا صرف وجهه انصرف عنه.

ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندے کی طرف جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے اور ادھر اُدھر نہیں دیکھتا جب منہ پھیرتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ف۱

۱۱۹۹- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا زائدة عن أشعث بن أبي الشعثاء عن أبيه عن مسروق.

عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلوة فقال اختلاس يختلسه الشيطان من الصلوة.

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں التفات کرنے کو آپ نے فرمایا یہ اچک ہے شیطان کی جو اچک لیتا نماز سے۔

۱۲۰۰- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا أبو الأحوص عن أشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

۱۲۰۱- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا إسرائيل عن أشعث بن أبي الشعثاء عن أبي عطية عن مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله.

ف۱ پس یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اس کے سامنے ہے۔

۱۲۰۲- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ.

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ

ابو عطیہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات نماز میں اوچک ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۱۲۰۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّ أَبُوْبَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ آنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھے تھے۔ اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا (نماز ہی میں) تو ہم کھڑے تھے آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اس وقت فارس اور روم والوں کا کام کر رہے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۰۴- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ۔

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں دیکھتے لیکن گردن اپنی پیچھے نہ پھیرتے ف

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سانپ اور بچھو وغیرہ مارنا اور بچے کو اٹھانا اور رکھنا درست ہے

۱۲۰۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں۔

ف التفات دو طرح کا ہے ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا یہ درست نہیں نماز میں دوسرے بغیر منہ پھیرے آنکھوں کی کنکھیوں سے دیکھنا یہ درست ہے

۱۲۰۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْضَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا نماز میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا۔

۱۲۰۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ (اپنی نواسی کو جو زینب کی صاحبزادی تھیں) کو اٹھائے ہوئے تھے۔ نماز میں جب سجدہ کرتے اس کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے اسکو اٹھا لیتے۔

۱۲۰۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا۔

ابوقتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور اٹھائے ہوئے امامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کاندھے پر۔ جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدہ سے فارغ ہوتے اٹھا لیتے۔

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًى يَسِيرَةً

نماز میں قبلہ کی طرف تھوڑے قدم چلنا درست ہے۔

۱۲۰۹- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو الْعَلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے دروازہ کھلوایا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے۔ اور دروازہ قبلے کی طرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے۔

بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دستک دینا

۱۲۱۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي الصَّلَاةِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے دستک ہے نماز میں اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے۔

۱۲۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح ہے (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لئے دستک ہے۔

لِلنِّسَاءِ۔

بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں سبحان اللہ کہنا

۱۲۱۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے دستک ہے۔

۱۲۱۳ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے دستک ہے۔

بَابُ التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں کھنکارنا کیسا ہے

۱۲۱۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُجَيٍّ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ آتِيهِ فِيهَا فَإِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ إِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي۔

حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جایا کرتا۔ جب میں جاتا تھا آپ سے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے میں اندر چلا جاتا اور جو خالی ہوتے تو اجازت دیتے۔

۱۲۱۵- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ۔

عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي۔

ابن نجی سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے لئے میرے دو وقت تھے۔ ایک رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا آپ کھانس دیتے۔

۱۲۱۶- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ يَعْنِي ابْنَ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي۔

ف اگرچہ لکڑی یا جوتا لانا پڑے اور چلنا پڑے کیونکہ ایسے موذی کا مارنا ضروری ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز اس سے فاسد نہیں ہوتی۔
ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں۔ دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ.

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرا ایسا مرتبہ تھا جو کسی کا نہ تھا۔ میں ہر صبح کو آپ کے پاس جاتا اور کہتا السلام علیک یا نبی اللہ اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر کو لوٹ جاتا نہیں تو اندر چلا جاتا۔

بَابُ الْبُكَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں رونا

۱۲۱۷- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي.

مطرف نے اپنے باپ (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کی میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے ہنڈیا میں سے آواز آتی ہے۔ (یعنی آپ روتے تھے خدا کے خوف سے اور ایسا رونا نماز میں درست ہے۔

بَابُ لَعْنِ إِبْلِيسَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں شیطان پر لعنت کرنا

۱۲۱۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم نے سنا آپ نے فرمایا میں پناہ مانگتا تجھ سے خدا کی پھر فرمایا میں لعنت کرتا ہوں تجھ پر اللہ کی لعنت تین بار اور ہاتھ اپنا پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز میں ایسا کہتے سنا جو کبھی پہلے آپ کو کہتے نہ سنا تھا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن مردود ابلیس ایک شعلہ آگ کا لے کر میرے منہ میں لگانے کو آیا میں نے کہا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تین بار پھر میں نے کہا میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں۔ اللہ کی تین بار جب وہ بھی پیچھے نہ ہٹا تب تو میں نے چاہا اس کو پکڑ لوں قسم خدا کی اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھے خیال نہ ہوتا (انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسی سلطنت دے جو بعد میرے کسی کو نہ ہو تو شیطان ہوا اور پرندے سب ان کے تابع تھے) تو میں اس کو باندھ دیتا۔ پھر صبح ہوتی مدینے کے لڑکے اس سے کھیلتے۔

بَابُ ۴۸ اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ — نماز میں بات کرنا

۱۲۱۹- اَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے ایک گنوار بولا آپ نماز ہی میں تھے یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رحمت رحم کر اور کسی پر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے فرمایا تو نے بڑی چیز کو چھوٹا کر دیا یعنی وہ اللہ کی رحمت کو وہ عام تھی اسکو خاص کر دیا اپنے اور میرے لئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں بات کرنا درست نہیں ورنہ آپ نماز ہی کے اندر اس کو فرما دیتے۔

۱۲۲۰- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اور دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور رحمت رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر۔ رسول اللہ نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کھلی چیز کو۔

۱۲۲۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَالِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَبَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ

معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ بھی گزرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ نے آیا اسلام کو بعض لوگ ہم میں سے بدفالی (یعنی شگون) لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ان کے دلوں کا خیال ہے تو بدفالی کسی کام سے ان کو نہ روکے پھر میں نے کہا بعض لوگ ہم میں نجومیوں (پنڈتوں) کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مت جاؤ ان کے پاس۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم میں سے لکیریں کرتے ہیں (یعنی زمین پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے لکیریں کیا کرتے تھے (وہ ادریس یا دانیال تھے۔ علم رمل انہیں سے نکلا ہے) اب جس کی لکیریں ان کی شکل ہوں تو صحیح ہے (اور اس کا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہیں کہ ان کی شکل ہے یا

مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي بِأَبِي وَأُمِّي مَا هُوَ ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ إِلَى غُنَيْمَةٍ لِي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَإِنِّي اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتِقْهَا۔

نہیں پھر شک پر یہ کام کرنا بہتر نہیں) معاویہ نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا نماز میں اتنے میں ایک شخص چھینکا نماز میں۔ میں نے نماز میں کہا یرحمک اللہ لوگ گھور کر مجھے دیکھنے لگے میں نے کہا میری ماں مجھ پر روو ے (یعنی میں مرجاؤں) تم مجھے کیوں گھورتے ہو یہ سن کر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں سمجھا کہ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہیں اس لئے میں چپ رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا پھر قسم میرے باپ کی نہ مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا میں نے تو کوئی سکھلانے والا آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ سے بہتر نہیں دیکھا سکھلانے میں آپ نے فرمایا۔ یہ نماز میں ہماری کوئی بات لوگوں کی نہ کرنا چاہئے۔ اس میں تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن کی تلاوت ہے۔ معاویہ نے کہا پھر میں اپنی بکریوں میں گیا جن کو میری لونڈی چراتی تھی اُحد پہاڑ اور جوانیہ (ایک موضع کا نام ہے اُحد کے پاس جو مدینے سے شمال کی طرف ہے) کی طرف گیا دیکھا تو ایک بکری ان میں سے بھیڑیا لے گیا ہے۔ آخر میں آدمی تھا جیسے اور آدمیوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اس کو ایک مکہ مارا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور یہ امر (لونڈی کا مارنا) مجھ پر بہت گراں گزرا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اُسے آزاد نہ کردوں؟ آپ نے فرمایا اس کو بلا لا (میں بلا لایا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا اور کہا اللہ کہاں ہے ف۱

ف۱ امام نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان میں دو مذہب ہیں۔ ایک تو ایمان لانا اُن پر بغیر غور کے ان کے معنے میں اثبات کا اعتقاد کر کے کہ اللہ جل جلالہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ پاک ہے مخلوقات کی نشانیوں سے۔ دوسری تاویل کرنا اُن کی جس طرح لائق ہے اللہ جل جلالہ کو تو جو شخص تاویل کا قایل ہے وہ کہتا ہے کہ مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پوچھنے سے لونڈی کا امتحان لینا تھا کہ وہ موحد ہے اقرار کرتی ہے اس بات کا کہ سب چیزوں کا پیدا کرنے والا اور دنیا کا کام چلانے والا ایک اللہ ہے جس کی صفت یہ ہے کہ جب دعا کرنے والا اس کو بلاتا ہے تو آسمان کی طرف منہ کرتا ہے جیسے نمازی نماز میں کعبہ کے طرف منہ کرتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ اللہ جل جلالہ رکا ہوا ہے آسمان میں جیسے وہ قبلے کی طرف رکا ہوا نہیں ہے بلکہ اس لئے سے ہے کہ آسمان قبلہ ہے دعا کرنیوالوں کا جیسے کعبہ قبلہ ہے نمازیوں کا۔ یا وہ بت پوجنے والوں میں سے ہے جب اس لونڈی نے کہا کہ اللہ آسمان پر ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موحد ہے۔ اور بت پرست نہیں ہے قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور مناظرین اور مقلدین سب کا اتفاق ہے اس امر پر کہ جتنی نصوص اللہ جل جلالہ کے آسمان پر ہونے کے آئے ہیں جیسے (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ پر)

لونڈی نے کہا آسمان پر۔ آپ نے پوچھا کون ہوں لونڈی نے کہا آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مسلمان ہے۔

۱۲۲۲- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے ملاقاتی سے باتیں کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات الخ یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے رہو اللہ کے لئے چپکے اس روز سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا۔

۱۲۲۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ وَاسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ كُلْثُوْمٍ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْنِيْ اَحْدَثَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا آپ نماز پڑھتے ہوتے تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایک بار میں نے سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کے طرف اشارہ کیا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا نماز میں کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے رہو اللہ کے سامنے چپ چاپ یا اطاعت سے۔

۱۱ءمنتم من فی السماء وغیرہ وہ اپنے ظاہری معنے پر نہیں ہیں بلکہ ان میں تاویل ہے پس جو لوگ محدثین اور فقہا اور متکلمین میں سے اللہ کے لئے جہت فوق ثابت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں فی السماء سے علی السماء مراد ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین اور اصحاب تنزیہ میں سے نفی جہت کے قائل ہیں بلکہ جہت کا محال ہونا اللہ جل جلالہ کے حق میں کہتے ہیں وہ اور طرح سے تاویل کرتے ہیں۔ (مثلاً کہتے ہیں کہ آسمان میں اس کی امر اور قدرت مراد ہے) اور کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ اہل سنت اور اہل حق رحم کرے ان پر اللہ تعالیٰ کس وجہ سے چپ ہوئے اور باز آئے اللہ جل شانہ کی ذات مقدس میں غور اور خوض کرنے سے اور وہ اسی لئے باز آئے کہ عقل اس بارے میں حیران ہے اور اتفاق کیا ہے انہوں نے کیفیت اور شکل بیان کرنے کی حرمت پر اور یہ باز آنا ان کا اللہ جل جلالہ کے وجود میں شک نہیں ڈالتا نہ اس کی توحید میں بلکہ یہ عین توحید اور وجود ہے پھر بعضوں نے اسی خیال کی وجہ سے (کہ کہیں اسکے وجود میں شک نہ ہو جائے) اس کے لئے جہت ثابت کی ہے لیکن کیفیت اور جہت میں کیا فرق ہے مگر جن الفاظ کا اطلاق شرع میں اللہ جل جلالہ پر آیا ہے جیسے وہ قاہر ہے اپنے بندوں کے اوپر یا اپنے تخت کے اوپر ہے ان کا اطلاق کرنا پھر آیت جامع تنزیہہ کے موجب یعنی لیس کمثلہ شیء کے موافق اس کی تنزیہہ کے بھی قائل رہنا بچاؤ ہے ہر آفت سے۔ جس کو اللہ توفیق دے۔ یہ کلام ہے قاضی عیاض کا۔ انتہی

۱۲۲۴- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے نماز میں آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا مجھے نزدیک اور دُور کی فکر پیدا ہوئی یعنی طرح طرح کے پرانے اور نئے خیال گزرنے لگے اور رنج ہوا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ، جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے۔ اب اس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جائے (سوائے قرآن اور اذکار ماثورہ کے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہو جائے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے

۱۲۲۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم منتظر رہے آپ کے سلام کے اتنے میں آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

عبداللہ ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ کے اوپر تھا (یعنی بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپ نے دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے۔

بَابُ مَنْ سَلَّمَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کر لیں اب وہ کیا کرے

۱۲۲۷- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاةِ الْعَشِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنِّي نَسِيتُ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ قَالَ كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ وَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ ابوہریرہ نے کہا میں بھول گیا تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کے طرف چلے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی اور ہاتھ اپنا اس پر رکھا آپ غصے میں تھے۔ اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے کہا شاید نماز کم ہو گئی (یعنی چار رکعتوں کے عوض دو رہ گئیں) اس وقت لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ موجود تھے وہ بھی ڈرے اور آپ سے کہہ نہ سکے) اس وجہ سے کہ آپ غصے میں تھے۔ اور ایک شخص ایسا تھا جس کے دونوں ہاتھ لمبے تھے اس کو ذوالیدین (لمبے ہاتھ والا) کہا کرتے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ۔ آپ پھر آئے (مصلے کے طرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اس کو ادا کیا۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اس سے کچھ لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اس سے کم پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۲۲۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فراغت پائی (بھولے سے) ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اس سے کچھ لمبا پھر سر اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اس سے کچھ لمبا پھر سر اٹھایا۔

۱۲۲۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر

فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ فَأَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

دیا۔ ذوالیدین کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی۔ ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یا رسول اللہ؟ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدے کئے سلام کے بعد۔

۱۲۳۰۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ ہو گئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے۔

۱۲۳۱۔ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات ہوئی ہے قسم اس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا سچ کہتا ہے۔

۱۲۳۲۔ أَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں بھولے سے بات کرلے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ اور یہی قول جمہور کا ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی۔

أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ۔

(یعنی ذوالیدین) نے کہا یا رسول اللہ نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پوری کی۔

۱۲۳۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَمْرٍو أَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور فارغ ہوئے ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے فرمایا کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا سچ کہتا ہے اے نبی اللہ کے آپ نے اور دو رکعتیں جو کم کی تھیں پڑھیں۔

۱۲۳۴- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ۔

أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهُ۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے ان کو پہنچا کہ رسول اللہ صلعم نے بھولے سے دو رکعتیں پڑھیں پھر ذوالشمالین نے کہا بیان کی حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

ابو ہریرہ سے روایتوں کا اختلاف کہ آپ نے سہو کے سجدے کیے یا نہیں

۱۲۳۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنِ أَبِي حَثْمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن (یعنی ذوالیدین نے جب کہا کہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے) سجدے سہو کے نہیں کیے نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد۔

۱۲۳۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

۱۲۳۷- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے روز سجدہ کیا بعد سلام کے۔

۱۲۳۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۱۲۳۹- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَعَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو بھول گئے اس لیے سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۴۰- اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِيْ نُقِصَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ اَصَدَقَ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ فَصَلّٰى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے ایک شخص جس کو خرباق کہتے تھے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ غصے میں نکلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اور پوچھا یہ سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ کھڑے ہوئے اور وہ رکعت جو باقی تھی پڑھی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ اِتْمَامِ الْمُصَلِّيْ عَلٰى مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ

جب نماز میں شک ہو جاوے (کتنی رکعتیں پڑھیں) تو جتنی یقیناً ٹھہریں ان پر بنا کرے

۱۲۴۱- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جاوے تو چاہیئے کہ دفع کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر جب یقین ہو جاوے نماز پورا ہونے کا تو دو سجدے کرلے بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۴۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اس

صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیُصَلِّ رَکْعَۃً ثُمَّ یَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِکَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعَتَا لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَ اِنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطَانِ۔

نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے پھر دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے اب اگر اس نے پانچ پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو گیا اور جو اس نے چار پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لئے ذلت ہوئی کہ اس کے بہلانے اور بہکانے سے کچھ بگاڑ نہیں ہوا بلکہ خدا کی عبادت اور بڑھ گئی۔

بَابُ ۵۳ التَّحَرِّیْ

شک میں سوچنے کا بیان

۱۲۴۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَھُوَ ابْنُ مُھَلْھِلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہُ الصَّوَابُ فَیُتِمَّہٗ ثُمَّ یَعْنِیْ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ وَلَمْ اَفْھَمْ بَعْضَ حُرُوْفِہٖ کَمَا اَرَدْتُّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے ٹھیک کیا ہے پھر اس کو اختیار کرے اور دو سجدے کر لیوے۔

۱۲۴۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ الْمُخَرِّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ وَیَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا یَفْرُغُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے اور دو سجدے کر لیوے بعد فراغت کے۔

۱۲۴۵- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَادَ وَنَقَصَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ حَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ اَنْبَاْتُکُمُوْہُ وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاَیُّکُمْ مَا شَکَّ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِکَ اِلَی الصَّوَابِ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ وَیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادہ پڑھ گئے یا کم پڑھی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا (اس لئے کہ میرا کام یہی ہے) لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ویسے ہی میں بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہئے جو ٹھیک بات ہو اس کو سوچ کر نکالے اور اسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لیوے۔

۱۲۴۶- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرٰى أَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھی یا کم پڑھی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہو آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے سہو کے کئے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچے صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے ۔

۱۲۴۷- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ رَجُلًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوا أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرُوهُ بِصَنِيعِهِ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ أَنْبَأْتُكُمْ وَقَالَ إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف منہ کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا بعد اس کے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلا دو اور فرمایا آپ نے اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں وہم ہو تو جو بات صحت کے نزدیک ہو اس کو سوچے پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کر لیوے ۔

۱۲۴۸- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ۔

أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیئے جو صحیح ہو اس کو سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے بیٹھے ۔

۱۲۴۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیئے کہ سوچ لیوے ٹھیک بات کو پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّا الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسی کو نماز میں وہم ہو تو ٹھیک بات سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۱۲۵۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدے کرلیوے۔

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ اَنْبَانَا الْوَلِيْدُ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۲۵۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۲۵۴- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں وہ دو سجدے کرلیوے حجاج نے کہا سلام کے بعد اور روح نے کہا بیٹھے بیٹھے (حجاج اور روح دونوں راوی ہیں اس حدیث کے ابن جریج سے)

۱۲۵۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اس کے بہکانے کو پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دو سجدے کر لیوے بیٹھے بیٹھے ۔

۱۲۵۶- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پاد تا ہوا بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر اس کو وسوسے ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں جب تم میں سے کوئی ایسا دیکھے تو دو سجدے کر لے ۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا — جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے

۱۲۵۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کئے ۔

۱۲۵۸- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے دو سجدے کئے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے ۔

۱۲۵۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَاْسِیْ بَلٰی قَالَ وَاَنْتَ یَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَاَخْبَرُوْهُ فَثَنٰی رِجْلَهٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ۔

حضرت ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بھولے سے) پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ لوگوں نے ان سے کہا انہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑھیں انہوں نے کہا اور تو نے بھی اے کانے پانچ پڑھیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کئے پھر حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں لوگوں نے کھسر پھسر (یعنی آہستہ باتیں کرنا) شروع کی آخر آپ سے کہا گیا نماز زیادہ ہوگئی آپ نے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کئے پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔

۱۲۶۰- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَیْسٍ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَذَکَرُوْا لَهٗ بَعْدَ مَا تَکَلَّمَ فَقَالَ اَکَذٰلِكَ یَا اَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰکَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَکَمَ یَقُوْلُ کَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰی خَمْسًا۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے ان سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تھے انہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اے کانے اس نے کہا ہاں انہوں نے اپنا کمربند کھولا پھر دو سجدے کئے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۲۶۱- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰی خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سُوَیْدٍ یَا اَبَا شِبْلٍ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَقَالَ اَکَذٰلِكَ یَا اَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ابراہیم بن سوید نے کہا اے ابا شبل تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا اے کانے سچ ہے پھر دو سجدے کئے سہو کے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

۱۲۶۲- اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ النَّهْشَلِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں لوگوں نے آپ سے کہا کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے کہا آپ نے

صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ وَأَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ۔

پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں بھی آخر آدمی ہوں بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اور یاد کرتا ہوں جس طرح تم یاد کرتے ہو پھر آپ نے دو سجدے کئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۵۵ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ

جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے

۱۲۶۳- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى أَمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو بیچ میں نہ بیٹھے اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہے پھر جب نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے بعد اس کے منبر پر گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص نماز میں کچھ بھول جاوے تو اسی طرح دو سجدے کر لیوے۔

بَابُ ۵۶ التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا

۱۲۶۴- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثِّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہیں کیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دونوں سجدے کئے یہ عوض تھے اس قعدے کی جس کو آپ بھول گئے تھے۔

بَابُ ۵۷ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يُقْضَى فِيهَا الصَّلٰوةُ

اخیر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیئے

۱۲۶۵- اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَنْقَضِیْ فِیْهِمَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَ قَعَدَ عَلٰی شِقِّهٖ مُتَوَرِّکًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی دو رکعتوں کے بعد جن پر نماز ختم ہوتی ہے اس طرح بیٹھتے کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے اور اپنے ایک سرین پر زور دے کر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۲۶۶- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَاِذَا جَلَسَ اَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْاَیْسَرِ وَیَدَهُ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثِنْتَیْنِ الْوُسْطٰی وَالْاِبْهَامَ وَاَشَارَ۔

حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے۔

بَابُ ۴۵۸ مَوْضِعِ الذِّرَاعَیْنِ

دونوں باہنیں کہاں رکھے

۱۲۶۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَیْمُوْنِ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ یُوْسُفَ الْفِرْیَابِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ فَفَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ ذِرَاعَیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ یَدْعُوْ بِهَا۔

حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اس سے۔

بَابُ ۴۵۹ مَوْضِعِ الْمِرْفَقَیْنِ

دونوں کہنیاں بیٹھنے میں کس طرح رکھے

۱۲۶۸- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یُصَلِّیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى۔

کانوں کے برابر پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جب رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھ سے رکھا (یعنی جہاں تک ہاتھ اٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر سے قریب رہا) پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے نہیں ملا دیا بلکہ الگ رکھا) اور دو انگلیوں کو بند کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اس کے پاس والی انگلی کو) اور حلقہ باندھا اس طرح پر۔ بشر جو راوی ہے اس حدیث کا اس نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنایا۔

بَابُ ۶۰ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے

۱۲۶۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ لَقِيتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَأَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

حضرت علی ابن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی ان کے پہلو میں تو کنکریاں الٹنے لگا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا مت الٹ کنکریوں کو کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے (یعنی اس کا وسوسہ ہے) بلکہ ایسا کر جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا انہوں نے کہا اس طرح داہنے پاؤں کو کھڑا کیا اور بائیں پاؤں کو لٹا دیا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔

بَابُ ۶۱ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُونَ السَّبَّابَةِ

سوا کلمے کی انگلی کے اور داہنے ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لینا

۱۲۷۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ يَعْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَبَضَ يَعْنِي أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

حضرت علی بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے مجھ کو عبداللہ بن عمر نے دیکھا اور میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا نماز میں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے کہا آپ کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمے کی انگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائیں بازو کو بائیں ران پر رکھتے۔

بَابُ ۷۶۲ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالْإِبْهَامِ وَعَقْدِ الْوُسْطٰى

دو انگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لینا

۱۲۷۱۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ

وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔

حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا (پھر وائل بن حجر نے دیکھا اور بیان کیا تو کہا آپ بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران کے برابر کی پھر دو انگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ باندھا پھر انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا آپ اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دعا کرتے تھے۔

بَابُ ۷۶۳ بَسْطِ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا

۱۲۷۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے اور کلمے کی انگلی داہنی ہاتھ کی اٹھاتے اُس سے دعا کرتے اور ہاتھ گھٹنے پر جمائے رکھتے۔

باسطها علیہا۔

۱۲۷۳۔ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ عَنْ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے جب دعا کرتے لیکن اس کو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبداللہ بن زبیرؓ سے ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح دعا کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے۔

بَابُ ۶۴ الْاِشَارَةِ بِالْاِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

۱۲۷۴۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ۔

حضرت مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

بَابُ ۶۵ النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِاِصْبَعَيْنِ وَبِاَيِّ اِصْبَعٍ يُشِيْرُ
دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے

۱۲۷۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انگلی سے کر ایک انگلی سے کر (کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کی طرف)

۱۲۷۶۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَدْعُوْ بِاَصَابِعِيْ فَقَالَ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے فرمایا ایک

اَحِّدْاَحِّدْ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

انگلی سے دعا کرا و راشارہ کیا کلمے کی انگلی کی طرف۔

بَابُ ۶۶ إِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْإِشَارَةِ

کلمے کی اُنگلی کو اشارہ میں جھکانا

۱۲۷۷۔ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلٰوةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُوْ۔

حضرت مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائے تھے اس کو کسی قدر خم کیا تھا اور آپ دعا کر رہے تھے۔

بَابُ ۶۷ مَوْضِعِ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ

اشارے کے وقت نگاہ کہاں رکھنا

۱۲۷۸۔ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور (داہنی ہاتھ کی) کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور وہیں اپنی نگاہ رکھتے۔

بَابُ ۶۸ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

جب نماز میں دُعا مانگے تو آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاوے

۱۲۷۹۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آنا چاہیئے لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ ان کی بینائی اڑا لے گا اس لئے کہ یہ بے ادبی ہے عین دربار میں۔

بَابُ ۶۶۹ اِیْجَابِ التَّشَهُّدِ

تشہد پڑھنا واجب ہے

۱۲۸۰- اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ التَّشَهُّدُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم نماز میں تشہد فرض ہونے سے پہلے یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیلؑ پر سلام میکائیلؑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے لیکن یوں کہو۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ

بَابُ ۶۷۰ تَعْلِيْمِ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيْمِ السُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

تشہد اس طرح سکھلانا جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں

۱۲۸۱- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ہم کو اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں۔

بَابُ ۶۷۱ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

۱۲۸۲- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے یعنی اللہ کا ایک نام سلام بھی ہے تو جب کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو کہے التحیات للہ والصلوٰت اخیر تک۔

بَابُ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ — ایک اور طرح کا تشہد

۱۲۸۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ:

عَنْ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خطبہ پڑھا تو ہم کو طریقے سکھلائے اور نماز بتلائی پھر فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کرے گا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر اُدھر نکل آوے گی اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اس لئے کہ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر ادھر نکل آوے گی اور جب وہ بیٹھے تم یہ کہو التحیات الطیبات الصلوٰت للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔ ف

بَابُ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ — ایک اور طرح کا تشہد

۱۲۸۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ۔

ف: - یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاَيْمَنُ عِنْدَنَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْحَدِيْثُ خَطَاٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار امام نسائی نے کہا ہم نہیں جانتے کسی کو اس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کی اس روایت پر اور ہمارے نزدیک ایمن بن نابل میں کوئی عیب نہیں ہے مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ہم۔ ف

بَابُ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا

۱۲۸۵- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ ف۲

بَابُ فَضْلِ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کی فضیلت

۱۲۸۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَحَدَّثَنَا۔

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا اے محمد اللہ جل جلالہ فرماتا کیا تم خوش نہیں ہوتے جو تم پر درود بھیجے گا ایک بار میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور

ف۱: تقریب میں ہے کہ ایمن بن نابل سچا ہے مگر اس کو وہم ہوتا ہے اور روایت کیا اس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور غالباً یہ عبارت اسال الجنۃ واعوذ باللہ من النار تشہد میں بڑھانا ایمن بن نابل کا وہم ہے۔

ف۲: جب وہ نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے۔

صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا أَوَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا

جو تم پر سلام کریگا (ایک بار میں) اس پر دس بار سلام کروں گا۔

بَابُ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا!

۱۲۸۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يُمَجِّدْهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تب آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا کہ پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اس کے دعا کیا کرو تاکہ جلدی قبول ہو پھر آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا اُس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا آپ نے فرمایا اب تو دعا کر قبول ہو گی اور مانگ ملے گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

۱۲۸۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَخْبَرَهُ۔

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں تو بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لئے کہ فرماتا ہے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام تو کس طرح درود بھیجیں ہم آپ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش ہم

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراھیم وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سلام کو تم جان چکے ہو یعنی تشہد میں السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ ۔

بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیئے

۱۲۸۹- اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہم کو معلوم ہو چکا لیکن درود کیوں کر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم بارك علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم یا اللہ رحمت بھیج اپنی محمدؐ پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت دے محمدؐ کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو۔

بَابُ نَوْعٍ اٰخَرَ

ایک اور طرح کا درود

۱۲۹۰- اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَاهُ مِنْ كِتَابِهِ وَهٰذَا خَطَاٌ

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم معلوم کر چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ابن ابی لیلی نے کہا ہم اس کے ساتھ اتنا اور پڑھاتے ہیں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث اس نے اپنی کتاب میں سے بیان کی اور یہ خطا ہے۔

۱۲۹۱- اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد اخیر تک۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہم اتنا اور کہتے ہیں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِيْ قَبْلَهُ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ غَيْرَ هٰذَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۲۹۲- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ۔

عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ لِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابن ابی لیلٰے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کیا میں تجھ کو ایک ہدیہ دوں ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سلام کرنا تو پہچان چکے لیکن درود کیوں کر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى محمد اخیر تک۔

بَابُ نَوْعٍ اٰخَرُ

ایک اور طرح کا درود

۱۲۹۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مَوْهَبٍ۔

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ درود کیوں کر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علے محمد وعلے آل محمد کما بارکت علے ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید۔

۱۲۹۴- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ۔

عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا نبی اللہ ہم کیوں کر درود بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علے محمد و علے آل محمد اخیر تک۔

۱۲۹۵- اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ

زَيْدَ ابْنَ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حضرت زید بن خارجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو میرے اوپر اور کوشش کرو دعا میں اور کہو اللھم صلے علے محمد و علی آل محمد۔

بَابُ ۸۱ نَوْعٌ اٰخَرُ
ایک اور طرح کا درود

۱۲۹۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خَبَّابٍ۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيْمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود کیوں کر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ۔

بَابُ ۸۲ نَوْعٌ اٰخَرُ
ایک اور طرح کا درود

۱۲۹۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ۔

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ فِيْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ كَمَا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیوں کر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ قَالَا جَمِيْعًا كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْبَاَنَا بِهٖ قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ سَطْرٌ۔

علی محمد و ازواجہ وذریتہ پھر حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید امام نسائی نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دوبارہ بیان کی تو شاید ان سے کچھ حصہ رہ گیا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۸۳

درود پڑھنے کی فضیلت

۱۲۹۸۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى يُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے پوچھا آپ کے چہرے پر خوشی کیوں ہے آپ نے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا (اللہ جل جلالہ فرماتا ہے) کیا تم راضی نہیں ہوتے اے محمد جو کوئی تمہاری اُمت میں سے تم پر ایک بار درود پڑھے گا میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور جو کوئی تمہاری اُمت میں سے ایک بار تم پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلام بھیجوں گا

۱۲۹۹۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى

۱۳۰۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے اس کے بلند ہوں گے۔

بَابُ تَخْيِيْرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۸۴

درود شریف پڑھ کر پھر جو جی چاہے دعا مانگے نماز میں

۱۳۰۱۔ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز میں تو کہتے تھے السلام علی اللہ من عباد اللہ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی طرف سے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ فَإِنَّ اللّٰہَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ۔

سلام فلانے اور فلانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے بلکہ تم میں سے کوئی بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب ایسا کہے گا تو ہر ایک نیک بندے کو آسمان زمین میں سلام پہنچ جاوے گا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگے۔

۸۵۔ اَلذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

نماز میں تشہد کے بعد کیا پڑھے

۱۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰہِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللّٰہَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولیں یا رسول اللہ مجھے چند کلمے سکھلا دیجئے میں ان کے وسیلے سے دعا کیا کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہہ دس بار پھر الحمد للہ کہہ دس بار پھر اللہ اکبر کہہ دس بار بعد اس کے دعا کر اور اپنے مطلب کو خدا سے مانگ وہ فرمادے گا ہاں ہاں یعنی قبول کرے گا دنیا یا آخرت میں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

دعا ماثورہ کے بیان میں

۱۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَخِي أَنَسٍ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَدْرُونَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب رکوع اور سجدے اور تشہد سے فارغ ہوا تو دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ۔ رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو کن کلموں سے دعا کی؟

بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی۔

انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ کو پکارا اس کے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جب اللہ پکارا جاتا ہے اس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی مانگتا ہے اس سے یہ نام لے کر تو دیتا ہے۔

۱۳۰۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ اَبُوْ بُرَیْدٍ الْبَصْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ

عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَهُوَ یَتَشَهَّدُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا اللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ ثَلٰثًا

حضرت محجن بن ادرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا اتنے میں کہنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا اللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ آپ نے فرمایا تین بار یہ بخشدیا گیا۔

بَابٌ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

ایک اور قسم کی دعا

۱۳۰۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ

حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایک دعا سکھلائیے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

بَابٌ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح کی دعا

۱۳۰۶- اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَیْوَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ یَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں نے کہا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو بلا ناغہ ہر نماز میں کہا کرو۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

۷۸۹۔ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

ایک اور طرح کی دعا۔

۱۳۰۷۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ۔

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے مضبوطی چاہتا ہوں ہر کام میں (یعنی استقلال اور صبر) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت پر اور خوبی تیری عبادت کی اور چاہتا ہوں تجھ سے سلامتی دل کی سچائی زبان کی اور مانگتا ہوں تجھ سے بہتری ہر چیز کی جس کو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے ہر چیز کی جس کو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہوں تیری اس چیز سے جس کو تو جانتا ہے (یعنی جو قصور سے ضرور ہونے والا ہو یا ہوا ہو۔

۷۹۰۔ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح کی دعا

اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۰۸۔ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَمَّا عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا دَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اُبَیٌّ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنٰی عَنْ نَّفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ یَعْنِیْ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ

حضرت عطاء بن السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسرؓ نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعضوں نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی انہوں نے کہا باوجود اس کے میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گئے (عطاء نے کہا وہ میرے باپ تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا) اور وہ دعا ان سے پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھ کو مخلوقات پر ہے جلا مجھ کو جب تک میرے لئے زندگی تو بہتر جانے اور مار ڈال مجھ کو جب موت میرے لئے بہتر جانے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا ڈر چھپے اور کھلے اور مانگتا ہوں تجھ سے حکمت بھری ہوئی سچی بات کو خوشی اور غصے میں اور مانگتا ہوں تجھ سے بیچ کا درجہ محتاجی اور تونگری میں اور مانگتا ہوں تجھ سے اس نعمت کو جو تمام نہ

وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَاءِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ـ

ہو وے اور اس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلے پر اور مانگتا ہوں تجھ سے پہلی راحت اور آسائش بعد موت کے اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت تیری منہ کو دیکھنے کو اور شوق تجھ سے ملنے کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے اور فساد سے جو گمراہ کر دیوے یا اللہ آراستہ کر دے ہم کو ایمان کی آرائش سے اور بنا دے ہم کو راہ دکھلانے والے (مگر اہوں کو) اور راہ پائے ہوئے ۔

۱۳۰۹- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ ـ

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلّٰى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلٰوةً اَخَفَّهَا فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْهَا فَقَالَ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَمَا اِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَاءِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ

حضرت قیس بن عبادہ سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو انہوں نے انکار کیا (اتنے ہلکے پڑھنے پر) عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدے کو برابر نہیں ادا کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اخیر تک ۔

بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں پناہ مانگنا

۱۳۱۰- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ـ

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ قَالَتْ نَعَمْ

حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا مجھ کو وہ دعا بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا اچھا آپ یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اس کام کے جو میں نے کیا ہے اور برائی سے اس کام کے جو میں نے نہیں کیا ہے (ایسا نہ ہو وہ نہ کرنے لگوں)

۷۹۲ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور طرح کی پناہ مانگنا

۱۳۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةً بَعْدُ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپ نے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے حضرت عائشہ نے کہا پھر جو نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ۔

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے جو کانا ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضداری سے) ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہنے لگتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے (پس اکثر قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہوں کا اس لئے اس سے پناہ مانگنا چاہیے۔

۱۳۱۳- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَأَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے

أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ۔

پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھے دجال کے شر سے پھر دعا کرے اپنے لئے جو مناسب معلوم ہو۔

۷۹۳ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

ایک اور طرح کی دعا

۱۳۱۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ ۷۹۴ تَطْفِيفِ الصَّلَاةِ

نماز کو گھٹانا

۱۳۱۵- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمُتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز کو گھٹایا (یعنی اس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی) تو پوچھا کتنے دنوں سے تو ایسی نماز پڑھتا ہے اس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو مر جاوے گا ایسی نماز پڑھتے ہوئے تو مر جاوے گا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا کہ نماز کو ہلکا کرتے ہیں لیکن اس کے شرائط اور ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ ف

بَابُ ۷۹۵ أَقَلِّ مَا تُجْزِئُ بِهِ الصَّلَاةُ

نماز کے لیے کم سے کم کیا شرائط ہیں

۱۳۱۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ۔

ف:۔ نماز میں ایک تخفیف ہے وہ یہ کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی ادا کرے لیکن بجائے لمبی سورتوں کے مختصر سورتیں پڑھے اس میں کچھ قباحت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور قیام کو قدر واجب سے کم کرنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہونا یہ چوری ہے نماز میں اور بالکل منع ہے اور مذموم ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَهَدْتُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

حضرت علی بن یحییٰ روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں اپنے چچا سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ شخص بولا یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) میں تھک گیا اب مجھے بتلایئے (کیونکر نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کو کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمامی شرائط اور ارکان کا خیال رکھ کے) پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا پھر اسی طرح کیا کر نماز میں ف

۱۳۱۷- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ

حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے سنا اپنے چچا (رفاعہ بن رافع) سے جو بدری تھے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اس کو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع اور قیام کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز میں فرض ہے بغیر اس کے نماز درست نہیں ہوتی دلیل اس کی یہ ہے کہ آپ نے اس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُّ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اس نے عرض کیا قسم اس شخص کی جس نے آپ پر کتاب اتاری میں تھک گیا اور مجھے حرص ہے تو آپ بتلائیے اور سکھلایئے آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلے کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اٹھا اگر تو نے اس طرح سے نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہوئی اور جو تو نے اس میں سے گھٹایا تو اپنی نماز میں سے گھٹایا۔

بَابُ ۹۶ السَّلَامِ — سلام کا بیان

۱۳۱۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا۔

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ انہوں نے کہا ہم آپ کے لئے سامان کر رکھتے تھے یعنی مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب اللہ چاہتا آپ کو اٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے ان میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا۔

۱۳۱۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَّهُوَ ابْنُ الْمِسْوَرِ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۳۲۰- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے داہنی اور بائیں طرف سے یہاں تک آپ کے گال کی سفیدی معلوم ہوتی (یعنی سلام پھیرتے ہیں۔

" قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ"

بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

جب سلام پھیرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے

۱۳۲۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ۔

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ أَمَا يَكْفِي أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم مسعر نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا کہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے داہنے اور بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اس طرح پھینکتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رہنے دیوے اور (زبان سے) اپنے بھائی کو داہنے اور بائیں سلام کرے۔

۷۹۸ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِينِ

داہنی طرف سلام میں کیا کہے

۱۳۲۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے داہنی اور بائیں طرف کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھلائی دیتی اور میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی ایسا کرتے دیکھا۔

۱۳۲۳- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ۔

عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو عبداللہ نے کہا

فَقَالَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

آپ اللہ اکبر کہتے جب جھکتے اور اللہ اکبر کہتے جب اٹھتے پھر اخیر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے داہنی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۷۹۹۔ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

بائیں طرف سلام میں کیا کہے

۱۳۲۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ۔

عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ وَذَكَرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی کہ کس طرح تھی انہوں نے بیان کیا تکبیر کا اور بیان کیا کہ آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۱۳۲۵۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ عَنِ ابْنِ دَاوُدَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيَّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارے کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۱۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف اس طرح سلام پھیرتے تھے کہ آپ کی گال کی سفیدی نظر آتی اسی طرح بائیں طرف پھیرتے تھے۔

۱۳۲۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ادھر سے اور ادھر سے نظر آتی۔

۱۳۲۸۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَأَبِي الْأَحْوَصِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ عَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ داہنی رخسارے کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسارے کی سفیدی نظر آتی۔

۸۰۰- اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ

ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کے وقت

۱۳۲۹- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلٰى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کی طرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

۸۰۱- سَلَامُ الْمَأْمُومِ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

جب امام سلام کرے اسی وقت مقتدی سلام کرے

۱۳۳۰- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور راستے میں ندیاں نالے مجھ کو روکتے ہیں میری قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لائیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے میں اس کو مسجد بنالوں آپ نے فرمایا انشاء اللہ آؤں گا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

ابوبکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے دن چڑھ گیا تھا آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں کہ میں وہاں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلائی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی (آپ نے نماز ادا کی) پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا۔

۸۰۲ اَلسُّجُوْدُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا

۱۳۳۱- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ

عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيْثِ مُخْتَصَرٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے فراغت کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے آپ کے سر اٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ جلدی پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے ف۱

۸۰۳ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام پھیرنے اور بات کر لینے کے بعد سجدہ سہو کرنا

۱۳۳۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر بات کی بعد اس کے سجدہ سہو کے سجدے کئے۔

۸۰۴ اَلسَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا

۱۳۳۳- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ

ف۱: مراد سجدے سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مؤلف نے جو باب قائم کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا لیکن اس کی تصریح دوسری حدیثوں میں نہیں ملی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا۔

۱۳۳۴ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ اِنَّكَ صَلَّیْتَ ثَلٰثًا فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِیَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا خرباق نے (جس کو ذوالیدین کہتے تھے) کہا یا رسول اللہ آپ نے تین رکعتیں پڑھیں آپ نے جو رکعت باقی تھی اس کو پڑھا پھر دو سجدے سہو کے کئے پھر سلام پھیرا۔

بَابٌ ۸۰۵ جُلْسَةِ الْاِمَامِ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے پھر کب اٹھے

۱۳۳۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَوَجَدْتُ قِیَامَهٗ وَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع کر کے کھڑا ہونا پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیر کے بیٹھنا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر تھا۔

۱۳۳۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِیْ هِنْدُ بِنْتُ الْحٰرِثِ الْفِرَاسِیَّةُ اَنَّ

اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں نماز سے سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں بیٹھے رہتے اور مرد بھی سب بیٹھے رہتے جب تک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اٹھتے تو مرد بھی اٹھتے۔

بَابٌ ۸۰۶ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا

۱۳۳۷- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ.

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى انْحَرَفَ.

حضرت یزید بن الاسود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نماز پڑھتے ہی اٹھ گئے۔ ف

باب التَّكْبِيرِ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

۱۳۳۸- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ مجھ کو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے جب کہ تکبیر ہوتی۔

باب الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنا

۱۳۳۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ.

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد۔

باب ۸۰۹ الِاسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۴۰- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ.

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ (آزاد کئے ہوئے غلام) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ

ف: کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا کچھ واجب نہیں ہے۔

كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہماری سلامتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے۔

باب ۸۱۰ الذِّكْرُ بَعْدَ الْاِسْتِغْفَارِ
استغفار کے بعد ذکر کرنا

۱۳۴۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام

باب ۸۱۱ الذِّكْرُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ
سلام کے بعد کیا دعا پڑھے

۱۳۴۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ جل جلالہ کے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف بجا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہیں بچاؤ ہے گناہوں سے اور نہ طاقت ہے عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے ہم نہیں پوجتے کسی کو مگر اسی کو وہی لائق ہے نعمت اور فضل اور اچھی تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہم اس کی خاص اطاعت کرتے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر۔

۸۱۲ عَدَدُ التَّهْلِيْلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ
سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا

۱۳۴۳۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ۔

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر نماز کے بعد اس طرح کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخیر تک

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَیْرِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ۔

اخیر تک اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہا کرتے تھے نماز کے بعد۔

---

۸۱۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلٰوۃِ

ایک اور دعا نماز کے بعد

۱۳۴۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ عَبْدَۃَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَۃَ وَسَمِعْتُہٗ مِنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَعْیَنَ کِلَاھُمَا سَمِعَہٗ مِنْ۔ وَرَّادٍ کَاتِبِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَۃُ اِلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو منشی تھا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھے بتلاؤ وہ دعا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے کہا آپ جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ ہر چیز کو کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دیوے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو تو روک دیوے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال بچا نہیں سکتا۔

۱۳۴۵- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَیَّبِ اَبِی الْعَلَاءِ۔ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ کَتَبَ الْمُغِیْرَۃُ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ اِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے نماز کے بعد تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک۔

---

۸۱۴ كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذٰلِكَ

کتنی بار یہ دعا پڑھے

۱۳۴۶- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ وَذَكَرَ آخَرَ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ۔

عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو مغیرہ نے اس کا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر تین بار۔

بَاب ۸۱۵ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد ایک اور ذکر

۱۳۴۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِينَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ان کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ نے کہا اگر وہ نیک باتیں کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مُہر کی طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو اور طرح کی باتیں کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک۔

۸۱۶ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

ایک اور طرح کی دُعا سلام کے بعد

۱۳۴۸- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي

عَائِشَةُ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ كَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰى وَإِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا پیشاب لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے اس نے کہا نہیں سچ ہے ہم کو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے میں لگ جاوے تو اس کو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے

فَمَا صَلّٰی بَعْدَ یَوْمَئِذٍ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

میں نے بیان کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پھر اس روز سے آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر بعد نماز کے فرمایا رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بچا مجھ کو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے۔

۸۱۷ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

ایک اور طرح کی دعاء

۱۳۴۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَۃَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَرْوَانَ۔

عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ کَعْبًا حَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُ فِی التَّوْرَاتِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَعْبٌ اَنَّ صُھَیْبًا حَدَّثَہٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ۔

حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کعب نے حلف ادا کیا ان کے سامنے قسم اس اللہ کی جس نے چیر دیا دریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃً اخیر تک یعنی یا اللہ درست کر دے دین میرا جس سے میرا بچاؤ ہے اور درست کر دے دنیا میری جس میں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے دیئے کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے روکے کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ آوے گا مروان نے کہا مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے ان سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات کو کہتے۔

---

۸۱۸ بَابُ التَّعَوُّذِ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ۔

نماز کے بعد پناہ مانگنا

۱۳۵۰- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

حضرت مسلم بن ابی بکر سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اخیر تک

مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَبِي أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم ہی سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔

۱۱۹ عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

سلام کے بعد کتنی بار تسبیح کرے

۱۳۵۱- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يُسَبِّحُ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضْجَعِهِ يُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِأَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ سَيِّئَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِيمُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جن کو اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاوے گا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے ان پر تھوڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں تسبیح کرے ہر ایک تم سے ہر نماز کے بعد دس بار (یعنی سبحان اللہ کہے) اور دس بار الحمدللہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملا کر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے زبان پر ایک ہزار پانچ سو ہوئے میزان پر (اس لئے کہ ہر ایک نیکی کے بدلے اللہ جل جلالہٗ دس نیکیاں لکھتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمدللہ کہے اور چونتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ہزار ہوئے میزان میں (اور یہ اور وہ ملا کر ہر روز دو ہزار پانسو ہوئے میزان میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون تم میں سے ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کرتا ہے (کیونکہ جب اتنے گناہ ہر روز کرے تب اللہ گناہ اس کے نیکیوں سے بڑھ سکتے ہیں نہیں تو نیکیاں ہی بڑھتی رہیں گی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پر دو خصلتوں کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز میں آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں مقدمہ یاد کر (بس بھلا دیتا ہے ان کلموں کا کہنا) اسی طرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے (اور یہ کلمے نہیں کہنے دیتا۔

۸۲۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

ایک اور طرح کی تسبیح

۱۳۵۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَسْبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہیں نماز کے بعد کہنے کے جن کا کہنے والا ناامید اور محروم نہیں ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار۔

۱۳۵۳ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ ۔

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا انہوں نے کہا ہاں اس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمے کو کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو۔

۱۳۵۴ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نُّسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا اس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے انہوں نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا سب سو بار ہوئے اس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اس نے رسول اللہ صلی اللہ

مِائَةً فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا كَمَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ۔

علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپ نے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا اس انصاری نے بیان کیا (معلوم ہوا وہ خواب سچا تھا اور اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے تعلیم تھی)

۸۲۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ۔

ایک اور طرح کی تسبیح

۱۳۵۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُو ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

حضرت جویریہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گزرے دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا کر رہی ہیں پھر دوپہر کو ادھر گئے ان سے فرمایا کیا تم اب تک اسی حال میں ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں ان کو کہا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ تین بار

باب ۸۲۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح کی تسبیح

۱۳۵۶ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَيُعْتِقُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر ان کے پاس مال ہے اس کو صدقہ دیتے ہیں اور اس سے بردے خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم کس طرح ان کی برابری کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم برابر ہو جاؤ گے اُن لوگوں سے جو تم سے آگے ہیں (درجوں میں) اور بڑھ جاؤ گے ان سے جو

مِنْ بَعْدِكُمْ۔

تمہارے بعد ہیں۔

۸۲۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح کی دعا

۱۳۵۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اس کے گناہ بخش دیئے جاویں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

بَابُ ۸۲۴ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ

تسبیح کا شمار کرنا

۱۳۵۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (انگلیوں پر)

۸۲۵ تَرْكُ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام کے بعد منہ نہ پونچھنا

۱۳۵۹- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ يُمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَثْبُتْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے (رمضان کے بیچ میں) دہے ہیں جب بیسویں رات گزرنے کو ہوتی ہے اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں چلے آتے اور جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینے میں آپ جس رات کو لوٹ آتے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا اس کا لوگوں کو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھے بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی جگہ جما رہے اور میں نے اس رات کو یعنی شب قدر کو دیکھا پھر میں بھول گیا اب تم اسکو

فِیْ مُعْتَکَفِہٖ وَقَدْ رَأَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فَاُنْسِیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ مُطِرْنَا لَیْلَۃَ اِحْدٰی وَّعِشْرِیْنَ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَوَجْھُہٗ مُبْتَلٌّ مِّنْ مَّآءٍ وَّطِیْنٍ۔

اخیر دسے ہے میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ اس رات کو دیں میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں ابو سعید نے کہا اکیسویں رات کو پانی پڑا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے وہیں پانی ٹپکا میں نے آپ کو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپ کا منہ تر تھا پانی اور مٹی سے (تو آپ نے اپنے منہ کو نہ پونچھا) اور یہی مقصود ہے اس باب میں۔

بَابُ ۸۲۶ قُعُوْدِ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاہُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں پر نماز پڑھی ہے

۱۳۶۰- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک۔

۱۳۶۱- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ وَ ذَکَرَ اٰخَرَ۔

عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ کُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاہُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَیَتَحَدَّثُ اَصْحَابُہٗ یَذْکُرُوْنَ حَدِیْثَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَیُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ وَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ

حضرت سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو اسی جگہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک پھر اپنے اصحاب سے باتیں کرتے وہ جاہلیت کے زمانے کا ذکر کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے۔

بَابُ ۸۲۷ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف پھرنا چاہیے

۱۳۶۲- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ۔

عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ کَیْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّیْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ اَوْ عَنْ یَسَارِیْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَکْثَرُ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کدھر کی طرف منہ پھیروں داہنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ — کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳- أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ۔

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت اسود سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم میں سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگاوے یعنی جو بات شرع میں ضرور نہیں ہے اسکو ضرور کر لیوے یہ سمجھے کہ جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائیں طرف اٹھ کر جاتے۔

۱۳۶۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ أَنَّ مَكْحُوْلًا حَدَّثَهُ أَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْأَجْدَعِ حَدَّثَهُ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد داہنی اور بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے (پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی ان میں سے کسی بات کو لازم یا ضرور جانے مثلاً نماز جوتے اتار کر ضرور جانے تو یہ شیطان کی تقلید ہے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

عورتیں نماز سے کس وقت فارغ ہو جاویں

۱۳۶۵- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتیں پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی آتیں چادریں لپیٹتے ہوئے پہچانیں نہ جاتیں اندھیرے سے (معلوم ہوا عورتوں کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاویں) تاکہ مردوں کے ہجوم کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

امام سے جلدی کرنا اٹھنے میں منع ہے

۱۳۶۶- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارا امام ہوں تو مت جلدی کرو مجھ سے رکوع اور سجدہ اور قیام میں اور نماز سے فارغ ہو کر اٹھنے میں کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم دیکھو جو میں نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور روؤ بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا دیکھا آپ نے فرمایا میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا۔

بَابُ ۸۳ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی يَنْصَرِفَ

جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے اس کی اٹھنے تک تو کتنا ثواب پاوے گا۔

۱۳۶۷- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِیَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ اَرْسَلَ اِلٰی بَنَاتِهٖ وَنِسَائِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے ساتھ روزے رکھے آپ نے تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں اس وقت آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں کو نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ زیادہ کھڑے ہوتے آپ نے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھے اس کے فارغ ہونے تک تو اس کو ساری رات کو کھڑے رہنے کا ثواب ملے گا پھر چھبیسویں رات کو آپ نہیں کھڑے ہوتے پھر جب تین راتیں رہ گئیں (یعنی ستائیسویں شب کو) کہلا بھیجا آپ نے اپنی بیٹیوں اور عورتیں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوتے آپ یہاں تک کہ ڈرے ہم فلاح کی جاتے رہنے سے پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوتے داود بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے ولید سے پوچھا فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحری ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ

امام کو لوگوں کی گردنیں پھاند کر جانا درست ہے۔

۱۳۶۸- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ.

حضرت عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی مدینے میں آپ نماز سے فارغ ہو کر چلے لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوتے جلدی سے یہاں تک کہ لوگوں نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے بعض صحابہ بھی ہو لئے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لے گئے پھر نکلے اور فرمایا مجھے عصر کی نماز میں خیال آیا ایک ڈلی کا سونے کی تھی یا چاندی کی تو میں برا سمجھا رات کو اس کا رہنا اپنے پاس اس لئے میں نے حکم کیا اس کے بانٹنے کا۔

بَابُ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا

جب کسی شخص سے پوچھا جاوے تو نماز پڑھ چکا وہ کہہ سکتا ہے میں نے نہیں پڑھی۔

۱۳۶۹- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ خندق کے روز جب آفتاب ڈوب گیا کافروں کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے بھی اب تک نہیں پڑھی پھر ہم اترے آپ کے ساتھ بطحان میں اور وضو کیا آپ نے نماز کے لئے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی اور سہو کی۔

آخر کتاب التشهد والسلام والسهو

تمام ہوئی کتاب تشہد اور سلام

كِتَابُ الْجُمُعَةِ
کتاب جمعے کے بیان میں

۸۳۳ - إِيجَابُ الْجُمُعَةِ
جمعے کا واجب ہونا

۱۳۷۰ - أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ ۔ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہیں دنیا میں لیکن پہلے ہوں گے قیامت میں (یہود اور نصاریٰ سے درجے اور مرتبے میں) صرف اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد میں ملی یہ وہ دن ہے (یعنی جمعے کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان پر عبادت فرض کی تھی مگر انہوں نے اختلاف کیا اس میں (یہود نے ہفتے کا دن تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کردی اس دن کی اور لوگ تابع ہیں ہمارے اس لیے کہ جمعہ ابتدائے آفرینش کا روز ہے

۸۳۴ - اَلْيَهُودُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ
یہود ایک دن ہمارے بعد ہیں اور انصاریٰ ہمارے دو دن بعد میں

۱۳۷۱ - أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کردیا اللہ نے اگلے لوگوں کو جمعے سے تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا کیا تو جمعے کا دن بتلایا اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار تو یہود اور نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے قیامت کے روز اور ہم لوگ دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

بَابُ ۸۳۵ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ
جمعے کو ترک کرنے کی سزا

۱۳۷۲ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ

سُفْیَانَ الْحَضْرَمِیِّ۔

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَہَاوُنًا بِہَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔

حضرت ابو الجعدؓ ضمیری سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعے سستی سے اللہ تعالیٰ مہر کر دے گا اس کے دل پر ف

۱۳۷۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِیِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ مِیْنَاءَ اَنَّہٗ سَمِعَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ یُحَدِّثَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِہِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْلَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَلَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے منبر کی کڑیوں پر لوگوں کو باز آنا چاہیے جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر ہو جاویں گے غافلوں میں سے۔

۱۳۷۴ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَۃَ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کو جانا واجب ہے ہر بالغ مرد پر۔

بَابُ کَفَّارَۃِ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ ۸۳۶

جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے اس کا کفارہ کیا ہے

۱۳۷۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ وَبَرَۃَ۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کر دے تو ایک دینار للہ دے اور اگر ایک دینار نہ ہو تو آدھا دینار دیوے۔

بَابُ ذِکْرِ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ۸۳۷

جمعے کی فضیلت کا بیان

۱۳۷۶ اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّہٗ سَمِعَ۔

اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جس میں آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم

فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔

علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن جنت میں پہنچائے گئے اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

اِکْثَارُ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا

۱۳۷۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْجُعْفِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ اَیْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل دن جمعے کا ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح قبض ہوئی اور اسی دن صور پھونکا جاوے گا اور وہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس دن بہت درود بھیجو مجھ پر کیونکہ تم جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے لایا جاوے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کی جاوے گی حالانکہ آپ گل جاویں گے (یعنی قبر میں) آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیاء کے بدنوں کو (یعنی زمین ان کو نہیں کھا سکتی قبر میں زندہ رہوں گا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم

۱۳۷۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ هِلَالٍ وَّ بُکَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَیَمَسُّ مِنَ الطِّیْبِ مَا قَدَرَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ بُکَیْرًا لَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِی الطِّیْبِ وَلَوْ مِنْ طِیْبِ الْمَرْاَةِ۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — جمعے کے دن غسل کرنے کا حکم

۱۳۷۹ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعے میں آوے تو غسل کر کے آوے۔

اِيْجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — جمعہ کا غسل واجب ہے

۱۳۸۰ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ[۱]

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر۔

۱۳۸۱ - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ.

۱۳۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان مرد پر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضروری ہے اور وہ جمعے کا دن ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — جمعے کے دن اگر غسل نہ کرے تو کیا ہے

۱۳۸۲ - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ

الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَلَا تَغْتَسِلُوْنَ.

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں نے ام المومنین عائشہؓ کے پاس جمعے کے غسل کا ذکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (لوگ عالیہ میں رہتے تھے (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پر واقع ہیں) اور وہ جمعے میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی وہ ان کے بدن کی بوئیں اڑا کر لے جاتی اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی جب اس کا ذکر رسول اللہؐ سے آیا آپ نے فرمایا تم غسل کیوں نہیں کرتے۔

۱۳۸۳ - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعے کے روز تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو افضل ہے۔ امام نسائی نے کہا حسن نے سمرہ سے اس حدیث کو نقل

ف ۱: یعنی جس میں رنگ ہو اور مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ

الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا الْحَدِيثَ الْعَقِيقَةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

کیا کتابت سے اس لیے کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقے کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے۔

۸۲۳ فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعے کے غسل کی فضیلت

۱۳۸۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَهَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلاوے جمعے کو (اپنی عورت کو یعنی اس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہاوے اور سویرے جاوے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے اس کو ہر قدم کے بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

بَابُ الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

جمعے کا لباس کیسا چاہیے

۱۳۸۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا کپڑے کا بکتے دیکھا (وہ ریشمی تھا جس کو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیویں اور جمعے کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آیا کریں آپ اس کو پہنا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے (وہاں کی نعمتوں میں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی قسم کے جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپ نے عطارد کے جوڑے میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑا دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو مشرک تھا مکے میں۔

۱۳۸۶- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور

وَالسِّوَاكُ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔

خوشبو لگانا اپنے مقدور کے موافق۔

۸۴۲ فَضْلُ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کو جانے کی فضیلت

۱۳۸۷- اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْاَشْعَثِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

اَوْسَ بْنَ اَوْسٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ۔

حضرت اوسؓ بن اوس سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعے کے دن اور غسل کرا دے (اپنی بی بی کو) اور سویرے سے چلے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملے گی۔

۸۴۳ اَلتَّبْكِيْرُ اِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت

۱۳۸۸- اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰٓى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوْا مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِيْ يَعْنِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَيْضَةً۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعے کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھتے ہیں اور جو کوئی جمعے کے لیے آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ تو ایسا ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ (مکے میں) قربانی کے لیے بھیجا پھر جیسے کسی نے گائے بھیجی پھر جیسے کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بطخ بھیجی پھر جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جیسے کسی نے انڈا بھیجا۔

۱۳۸۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِيْ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کو پہلے پھر جو اس کے بعد آتا ہے اس کو بعد میں لکھتے ہیں اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعے کو سویرے آتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے

يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ كَبْشًا حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ۔

کسی نے ایک اونٹ قربانی کے لیے کہ بھیجا پھر جو اس کے بعد ہے جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی پھر جو اس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا قربانی کے لیے بھیجا یہاں تک کر ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈے کا۔

۱۳۹۰- اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيْهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دِجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دِجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعے کے روز مسجد کے دروازوں پہ بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو ان کے درجوں کے موافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کے لیے بھیجا اور بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا بھیجا۔

۸۴۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعے کو کس وقت جانا بہتر ہے

۱۳۹۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کے دن جنابت کا غسل کرے اور چلا جاوے (زوال ہوتے ہی پہلی گھڑی میں) اس نے گویا ایک اونٹ بھیجا (قربانی کے لیے) اور جو دوسری گھڑی میں جاوے اس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو تیسری گھڑی میں جاوے اس نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو چوتھی گھڑی میں جاوے اس نے گویا ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جاوے اس نے گویا ایک انڈا بھیجا پھر جب امام خطبے کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَ اَنَا اَسْمَعُ وَ اللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجُلَاحِ مَوْلٰى عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَا عَشَرَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اللہ اس کو دے گا تو ڈھونڈو اس کو اخیر گھنٹے میں بعد عصر کےف۔

۱۳۹۳- اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر جب لوٹ کر آتے تو اپنے اونٹوں کو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کون سا وقت ہوتا انہوں نے کہا آفتاب ڈھلتے ہی۔

۱۳۹۴- اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ ابْنَ سَلَمَةَ۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهٖ۔

حضرت سلمہؓ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعے کی نماز پڑھتے جب لوٹ کر آتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا کہ ان کے سایہ میں ہم ٹھہریں۔

بَابُ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کی اذان کا بیان

۱۳۹۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ الْاَذَانَ كَانَ اَوَّلُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے زمانے میں پہلی اذان جمعے کی اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ

ف۱: کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اس ساعت میں تو اللہ اس کو دے گا اور اختلاف ہے اس ساعت میں بعضے کہتے ہیں عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہیں جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہیں جب امام منبر پہ بیٹھے نماز سے فارغ ہونے تک بعضے کہتے ہیں اخیر ساعت جمعہ کی۔ بعضے کہتے ہیں زوال ہوتے ہی بعضے کہتے سایہ ایک ہاتھ ہوتے تک بعضے کہتے ہیں وہ ساعت پوشیدہ ہے جمعہ میں جیسے شب قدر راتوں میں بعضے کہتے ہیں فجر سے طلوع آفتاب تک نووی نے کہا صحیح اور ثواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز سے فراغت تک ہے جیسے مسلم نے ابوموسٰی سے روایت کیا واللہ اعلم۔

اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

کے دن حکم کیا (تکبیر سمیت تین اذانیں ہوئیں)، تو اذان دی گئی زوراء پر (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینے میں) پھر ایسا ہی حکم قائم رہا۔

۱۳۹۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ۔

السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالتَّاْذِيْنِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ۔

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے دیا جب مدینے میں لوگ زیادہ ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی اذان تھی (یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا)۔

۱۳۹۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے بلال اذان دیتے تھے جمعہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں۔

۴۹- بَابُ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ

امام خطبے کے لیے نکل چکا ہو اس وقت کوئی مسجد میں آوے تو سنت پڑھے یا نہیں

۱۳۹۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبے کو تو دو رکعتیں پڑھ لیوے (تحیۃ المسجد کی) جمعہ کے دن۔

۵۰- مَقَامُ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ۔

امام خطبے کے لیے کس پر کھڑا ہو۔

۱۳۹۹- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

ف ۱: اگرچہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہیں کیا پس اجماع ہوگیا اور اجماع حجت ہے شرع میں خصوصاً اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کرنا تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے۔ بموجب حدیث تمسکوا بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَنَتْ۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کھجور کی لکڑی کا تھا ٹیکا لگاتے جب منبر بن گیا اور آپ اس پر چڑھنے لگے تو وہ ستون بیقرار ہوا اور اس میں آواز پیدا ہوئی جیسے اونٹنی روتی ہے (وہ ستون آپ کی جدائی پر رونے لگا) یہاں تک کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا آپ کے پاس گئے اور اس کو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا۔

١٤٠٠- اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

حضرت کعبؓ بن عجرہ مسجد میں گئے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتے ہوئے انہوں نے کہا دیکھو اس کو (اور مسلم کی روایت میں ہے دیکھو اس خبیث کو) بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھے کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے)۔

بَابُ ٨٥ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْاِمَامِ — امام سے نزدیک ہونے کی فضیلت

١٤٠١- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَاَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلاوے اور نہاوے اور سویرے جاوے امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اس کو ہر قدم پر ایک برس کی روزے اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

٨٥٢ اَلنَّهْيُ عَنْ تَخَطِّيْ رِقَابِ النَّاسِ وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ — امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے

١٤٠٢- اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَانِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ

حضرت عبداللہؓ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ستایا لوگوں کو۔

اجلس فقد آذیت۔

باب الصلوۃ یوم الجمعۃ لمن جاء والامام یخطب

امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اس وقت آوے تو نماز پڑھے یا نہیں

۱۴۰۳- اخبرنا ابراھیم بن الحسن و یوسف بن سعید و اللفظ لہ قال حدثنا حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فقال لہ ارکعت رکعتین قال لا قال فارکع۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جمعہ کے روز آپ نے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑھیں (تحیۃ المسجد سنت یا جمعہ کی) وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا پڑھ لے۔

باب الانصات للخطبۃ یوم الجمعۃ

جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ چپ رہ

۱۴۰۴- اخبرنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن عقیل عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لصاحبہ یوم الجمعۃ والامام یخطب انصت فقد لغا۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے روز کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس نے بھی بیہودہ کہا (کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے نئی بات کرنے کا پھر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارے سے چپ کرے تو قباحت نہیں ہے)

۱۴۰۵- اخبرنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب عن عمر بن عبد العزیز عن عبد اللہ بن ابراھیم بن قارظ وعن سعید بن المسیب انھما حدثاہ ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جب تو خطبے کے وقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو تو نے بیہودہ بکا۔

باب فضل الانصات وترک اللغو یوم الجمعۃ

چپ رہنے کی فضیلت

۱۴۰۶- اخبرنا اسحق بن ابراھیم قال انبانا جریر عن منصور عن ابی معشر زیاد بن کلیب عن ابراھیم عن علقمۃ عن القرثع الضبی وکان من القراء الاولین۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز طہارت کرے حکم کے موافق پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعے کو آئے اور چپ رہے نماز ہونے تک اس کے اگلے جمعے کے گناہ معاف ہو جاویں گے۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

خطبہ کیوں کر پڑھنا چاہیے

۱۴۰۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ حاجت کا (یعنی نکاح وغیرہ کا) یوں سکھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے اللہ کی اپنے دلوں کی برائی سے جس کو اللہ راہ بتلاوے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو گمراہ کرے اس کو بتلانے والا کوئی نہیں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمدؐ اس کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں پھر تین آیتیں پڑھیں اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اس سے ڈرنا اور مت مرو مگر اسلام پر۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو آپس کے ناتوں سے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ ابو عبیدہ نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا نہ عبدالرحمن نے عبداللہ سے سنا نہ عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا۔

بَابُ حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعے کے خطبے میں غسل کی ترغیب دینا

۱۴۰۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعے کو جانے لگے تو غسل کرے۔

۱۴۰۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

حضرت ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعے کے دن غسل کرنے کو کہا انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان کیا۔

۱۴۱۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعے کے لیے آوے وہ غسل کرے۔

بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ۔ امام جمعہ کے دن لوگوں کو صدقے کی ترغیب دیوے

۱۴۱۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابَهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو اتنے میں ایک شخص آیا بھیڑے حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپ نے فرمایا اس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کئے آپ نے اس شخص کو ان میں سے دو کپڑے دے دئے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کی اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعے میں اس کو ملے تھے ایک کپڑا ڈال دیا یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اس جمعے کو تو یہ بھیڑے

فَاَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَۃِ فَاَلْقَی اَحَدَھُمَا فَانْتَھَرَہٗ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَکَ۔

حال میں آیا تھا پس نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب انھوں نے کپڑے ڈالے تو میں نے اس کو دو کپڑے دلائے پھر یہ آیا اس بیچ میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا اٹھالے اپنا کپڑا ف۔

۸۵۹ مُخَاطَبَۃُ الْاِمَامِ رَعِیَّتَہٗ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ

امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو

۱۴۱۲۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ الْجُمُعَۃَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْکَعْ۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا نماز پڑھ۔

۱۴۱۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی اِسْرَائِیْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ

اَبَا بَکْرَۃَ یَقُوْلُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَہٗ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَعَلَیْہِ مَرَّۃً وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَظِیْمَتَیْنِ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام ان کے ساتھ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی ان کی طرف فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اس کی وجہ سے صلح کرادے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں۔

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الْخُطْبَۃِ

خطبے میں قرآن پڑھنا

۱۴۱۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَھُوَ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنَۃِ

حَارِثَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت حارثہؓ بن نعمان سے روایت ہے میں سورۂ قاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر یاد کی آپ اس کو پڑھتے تھے

ف ۱۔ یعنی تو خود محتاج ہے ابھی اگلے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملے تھے پھر اس میں کیا دینا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

منبر پر جمعے کے روز ۔

بَابُ ۸۶۱ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے میں اشارہ کرنا

۱۴۱۵ ۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

حضرت حصین ؓ سے روایت ہے بشیر بن مروان نے دونوں ہاتھ اپنے اٹھائے جمعے کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے اس کو برا کہا (انھوں نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتھوں کو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اس پر اور اشارہ کیا انھوں نے اپنی انگلی سے ۔

بَابُ ۸۶۲ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خطبے کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اترنا (کسی کام کے لیے درست ہے الخ)

۱۴۱۶ ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا ۔

حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے ، چلے آتے تھے آپ منبر سے اترے اور خطبہ موقوف کر دیا اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ سچ فرماتا ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ اپنے کرتے میں گرتے چلے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کو اٹھا لیا ۔

بَابُ ۸۶۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے

۱۴۱۷ ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبے کو چھوٹا کرتے اور بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ

يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ ۔

چلنے میں اور ان کا کام کر دینے میں نہیں شرماتے تھے ۔

بَابُ ۸۶۴ كَمْ يَخْطُبُ

جمعے کے دن کتنے خطبے پڑھے

۱۴۱۸ ۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے نہیں دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے ۔

بَابُ ۸۶۵ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوْسِ

دونوں خطبے کے بیچ میں بیٹھنا

۱۴۱۹ ۔ اَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ ۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیچ میں دونوں کے بیٹھتے تھے ۔

بَابُ ۸۶۶ السُّكُوْتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے

۱۴۲۰ ۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھے لیکن بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے اب جو کوئی تم سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے اس نے غلط کہا ۔

بَابُ ۸۶۷ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيْهَا

دوسرے خطبے میں کلام اللہ پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا

۱۴۲۱ ۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے

ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلوٰتُهُ قَصْدًا۔

اور چند آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ جل جلالہٗ کی یاد کرتے اور خطبہ آپ کا متوسط ہوتا (نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا) اسی طرح نماز بھی متوسط ہوتی۔

۸۶۸ اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ

منبر پر سے اتر کر کھڑے رہنا یا کسی سے بات کرنا

۱۴۲۲- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُوْمُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اترتے پھر جو کوئی شخص سامنے آجاتا تو اس سے باتیں کرتے کھڑے رہتے جب باتیں ختم ہوچکتیں تو نماز کی جگہ پر بڑھتے اور نماز پڑھاتے۔

۸۶۹ عَدَدُ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ

جمعے کی نماز کتنی رکعتیں ہیں

۱۴۲۳- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زُبَيْدٍ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلوٰةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلوٰةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلوٰةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلوٰةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا جمعے کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید اضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں (سوا مغرب کے) اور یہ سب پوری ہیں ان میں کوئی کمی نہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی نے کہا عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے حضرت عمر سے نہیں سنا۔

۸۷۰ اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

جمعے کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنا

۱۴۲۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلوٰةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَفِيْ صَلوٰةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن فجر کی نماز میں الٓمٓ تنزیل السجدہ پڑھتے تھے اور ہل اتی علی الانسان اور جمعے کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون۔

۸۷۱ اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

جمعے کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

۱۴۲۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

حضرت سمرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

۸۷۲ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

نعمان بن بشیر پر روایات کا اختلاف جمعے قرأت میں

۱۴۲۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

ضحاک نے حضرت نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ۔

۱۴۲۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَخْبَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ۔

عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز آجاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔

۸۷۳ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ۔

جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اس نے جمعہ پایا

۱۴۲۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائی اس نے جمعہ پالیا۔

۸۷۴ عَدَدُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فِي الْمَسْجِدِ — جمعے کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے

۱۴۲۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے (سنتوں کی)

۸۷۵ صَلٰوۃُ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ — امام جمعے کے بعد نماز کہاں پڑھے

۱۴۳۰- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ اپنے گھر میں لوٹ آتے وہاں دو رکعتیں پڑھتے

۱۴۳۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔

۸۷۶ بَابُ اِطَالَۃِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ — جمعے کے بعد دو رکعتیں لمبی پڑھنا

۱۴۳۲ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ جمعے کے بعد دو رکعتیں لمبی پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۸۷۷ ذِكْرُ السَّاعَۃِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَۃِ — جمعے میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۴۳۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الطُّوْرَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں کوہ طور پر گیا وہاں کعب احبار ملے بڑے عالم تھے اہل کتاب تھے پھر مسلمان ہو گئے تھے) میں اور وہ ایک دن ساتھ رہے میں نے ان سے حدیثیں بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے مجھ سے حدیثیں بیان کیں توراۃ شریف سے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں جن میں آفتاب نکلا بہتر

وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَقُلْتُ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قُلْتُ مِنَ الطُّورِ قَالَ لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ

جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت سے اتارے گئے اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعے کے روز صبح کو کان نہ لگائے رہے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے مگر آدمی اور جمعے کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب مسلمان کو وہ ساعت نماز میں مل جاوے اور وہ اللہ سے اس ساعت میں کچھ مانگے تو اللہ اس کو ضرور دے گا کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایک بار آتا ہے میں نے کہا یہ ساعت ہر جمعے میں آتی ہے پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو کہا سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ساعت ہر جمعے میں ہوتی ہے بعد اس کے میں کوہ طور سے نکلا راہ میں مجھ کو بصرہ بن ابی بصرہ غفاری ملے انہوں نے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو میں نے کہا طور سے انہوں نے کہا اگر تم مجھ سے طور جانے سے پہلے ملتے تو وہاں نہ جاتے میں نے کہا کیوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نہ کام لیا جاوے اونٹوں سے (یعنی نہ سفر کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد (یعنی مدینہ کی مسجد نبوی) تیسری مسجد بیت المقدس) ف۱

پھر میں عبداللہ بن سلام سے ملا میں نے کہا کاش تم نے مجھے دیکھا ہوتا طور جاتے ہوئے میں وہاں کعب سے ملا اور ایک دن میں اور وہ ساتھ رہے میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں اور انہوں نے مجھ سے توراۃ شریف سے باتیں بیان کیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر سب دنوں میں جن میں آفتاب نکلا جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن اتارے گئے اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعے کے دن صبح سے کان نہ لگائے رہے قیامت کے ڈر سے آفتاب نکلنے تک سوا آدمی کے (وہی غافل ہے اور سب ہوشیار ہیں) جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے جس مسلمان کو وہ ساعت نماز میں ہو جاوے

ف۱ :- پس سوا ان تین مقاموں کے اور کسی متبرک مقام کی زیارت کے لیے خواہ وہ قبر ہو یا مسجد یا اور کچھ سفر کرنا درست نہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ بصرہ نے کہا اگر تم کو یہ حدیث معلوم ہوتی تو کوہ طور نہ جاتے)

إِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَدَقَ كَعْبٌ إِنِّي لَأَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا أَخِي حَدِّثْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَّهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ صَلٰوةً قَالَ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ حَتّٰى تَأْتِيَهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي تَلِيْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ كَذٰلِكَ۔

اور وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو دے گا۔ کعبؓ نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایک بار ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا بےشک ایسا دن ہر جمعہ ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے سچ کہا اور میں اس ساعت کو جانتا ہوں میں نے کہا بھائی! مجھے وہ ساعت بتا دو انہوں نے کہا وہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔ میں نے کہا کیا تم نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو آپؐ نے فرمایا جو مسلمان اس ساعت کو نماز میں پاوے اور یہ ساعت نماز کی نہیں ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر بیٹھا رہے نماز کے انتظار میں وہ نماز ہی میں ہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آوے میں نے کہا کیوں نہیں سنا ہے عبداللہ نے کہا بس یہی مراد ہے اب کی نماز سے کہ وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو گویا نماز ہی میں ہے۔

۱۴۳۴۔ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی مسلمان اس ساعت کو پاکر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو ضرور دے گا۔

۱۴۳۵۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے اگر اس کو مسلمان نماز میں کھڑا ہوا پاوے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ ضرور عنایت کرے گا ہم نے کہا آپ فرماتے تھے یہ ساعت تھوڑی ہے اور اشارہ کرتے تھے اپنی پور کو انگلی کے بیچ میں یا چھنگلیاں پر رکھ کر ف

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَيُّوْبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ سَلَمَةَ وَأَيُّوْبُ ابْنُ سُوَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔

آخِرُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ

تمام ہوئی کتاب جمعہ کی

ف: اگر بیچ میں رکھا تو اشارہ ہے کہ یہ ساعت جمعے کے بیچ میں ہے اور چھنگلیا پر رکھنے سے یہ غرض ہے کہ یہ ساعت اخیر دن میں ہے

۸۷۸ کِتَابُ تَقْصِیْرِ الصَّلٰوۃِ فِی السَّفَرِ

کتاب نماز قصر کرنے کی سفر میں

۱۴۳۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَیْهِ۔

عَنْ یَعْلَی ابْنِ اُمَیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ

حضرت یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈر ہو کافروں کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا کہ قصر جب ہی چاہیئے جب خوف ہو) اب تو لوگوں کو امن ہو گیا (تو چاہیئے کہ سفر میں قصر نہ کریں) حضرت عمرؓ نے کہا میں نے بھی تعجب کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو قبول کرو صدقہ اس کا۔

۱۴۳۷- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوۃَ الْحَضَرِ وَصَلٰوۃَ الْخَوْفِ فِی الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوۃَ السَّفَرِ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَ اِلَیْنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَیْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ کَمَا رَاَیْنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن خالد نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں نہیں پاتے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اے بھائی کے بیٹے اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ نے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپ نے ہر سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیئے (اگرچہ قرآن میں بہت مسائل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوئے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضرور ہے ویسے ہی حدیث کی تابعداری بھی ضرور ہے) ف۱

۱۴۳۸- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ،

ف۱ یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جائز ہونا اسی سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالیٰ نے عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جائز کر دیا تو تم قبول کرو فضل اس کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَا یَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے)۔

۱۴۳۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہاں کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالیٰ کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۴۴۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِیْبَ بْنَ عُبَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ۔

عَنِ ابْنِ السَّمْطِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُصَلِّیْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

حضرت ابن السمطؓ سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذوالحلیفہ (جو مدینے سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

۱۴۴۱۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَلَمْ یَزَلْ یَقْصُرُ حَتّٰی رَجَعَ فَاَقَامَ بِہَا عَشْرًا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے گیا آپ جب تک وہاں رہے قصر کرتے تھے یہاں تک کہ لوٹے اور دس دن آپ وہاں رہے۔

۱۴۴۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ اَبِیْ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَۃَ وَھُوَ السُّکَّرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں راضی ہو اللہ ان دونوں سے۔

۱۴۴۳۔ اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ عَنْ سُفْیَانَ وَھُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَکْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَکْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَکْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا جمعے کی نماز دو رکعتیں ہیں اور عیدالفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عیدالضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق۔

۱۴۴۴۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَہْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَھُوَ ابْنُ عَائِذٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاہِدٍ اَبِی الْحَجَّاجِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتیں ف۱ اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی ایک رکعت۔ ف۲

۱۴۴۵- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہٗ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ ۷۹

مدینے میں رہنے والا مکے میں قصر کرے

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فِي حَدِيْثِهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ۔

مُوْسٰى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت موسیٰ بن سلمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا میں کہ میں اگر جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں یہی سنت ہیں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

۱۴۴۷- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَفُوْتُنِي الصَّلٰوةُ فِيْ جَمَاعَةٍ وَّاَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى اَنْ اُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت موسیٰؒ بن سلمہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں (یعنی کے میں) تو کتنی رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں سنت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اس شخص کے لیے جو کے میں مسافر ہو)

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ۸۰

منا میں قصر کرنے کا بیان

۱۴۴۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ

حضرت حارثہ بنؓ وہب خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ لوگ بہت تھے

ف۱: یعنی یہ نہیں ہے کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر سے دو رکعتیں بلکہ دو ہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں۔

ف۲: یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے۔

النَّاسُ وَاٰكْثَرُهُ رَكْعَتَيْنِ۔ (اور سب طرح امن تھا کسی قسم کا خوف نہ تھا)

۱۴۴۹ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں بہت لوگ ہوتے ہوئے اور سب طرح امن ہوتے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۰ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ ان کے شروع خلافت میں منا میں دو رکعتیں پڑھیں

۱۴۵۱ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ ح وَاَنْبَاَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۲ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں یہ خبر عبداللہ بن مسعود کو پہنچی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۳ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں اور عمر فاروق کے ساتھ دو رکعتیں۔

۱۴۵۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان نے بھی شروع خلافت میں دو پڑھیں

صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ

اور پھر چار پڑھنے لگے اس وجہ سے کہ وہ نیت اقامت کی کیا کرتے تھے کیونکہ وہاں انہوں نے نکاح کر لیا تھا۔ واللہ اعلم۔

۸۸۱ اَلْمَقَامُ الَّذِیْ یُقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوۃُ

کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا چاہیئے

۱۴۵۵- اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ اَنْبَانَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِنَا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ اَقَامَ بِمَکَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینے سے مکے کی طرف تو آپ دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ لوٹ آئے ہیں ہم ابو اسحاق نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آپ کچھ دنوں ٹھہرے تھے مکے میں انس نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن تک رہے تھے

۱۴۵۶- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِمَکَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

۱۴۵۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ زَنْجَوَیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ ثَلٰثًا۔

حضرت علاءؓ بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب کے میں تشریف لے گئے حج کرنے کو) جو شخص کے سے ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کرکے تین دن تک رہے۔

۱۴۵۸- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَکَّةَ بَعْدَ یَعْنِیْ نُسُکِهٖ ثَلٰثًا۔

حضرت علاء بن حضرمیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کرکے کے میں تین دن تک رہے۔

۱۴۵۹- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَیْرٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا

حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے کو گئیں جب مکے پہنچیں

قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَصَرْتُ وَأَتْمَمْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ۔

تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری بھی پڑھی اور افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ رض اور کچھ عیب نہیں کیا مجھ پر۔ ف

۸۸۲ تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نہ پڑھنا

۱۴۶۰ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيْلَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

حضرت وبرہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے عبداللہ بن عمر سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نہ فرض سے پہلے سنت پڑھتے نہ فرض کے بعد ایک شخص نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے

۱۴۶۱ أَخْبَرَنِي نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طُنْفُسَةٍ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُوْنَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ۔

حضرت حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے ڈیرے میں چلے گئے لوگوں کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ان کی وفات تک اور عمر اور عثمان کے ساتھ رہا راضی ہو اللہ ان سب سے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ف۲

كِتَابُ الْكُسُوْفِ

گہن کا بیان

۸۸۳ كُسُوْفُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

چاند گہن اور سورج گہن کا بیان

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کو تمام کرنا بھی درست ہے جیسے شافعیؒ اور مالکؒ کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک اتمام یعنی نماز کو پورا کرنا افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام درست نہیں ہے۔

ف۲: یعنی معمول سنتیں سفر میں کوئی نہ پڑھتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑھنا تو عبداللہ بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۴۶۲ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُخَوِّفُ بِھِمَا عِبَادَہٗ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی اس کی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کے لیے ان میں گھن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو۔ ف۱

۸۸۴ اَلتَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ کُسُوْفِ الشَّمْسِ

جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

۱۴۶۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھِشَامٍ ھُوَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ حَیَّانَ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا۔

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَتَرَامٰی بِاَسْھُمٍ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اِذَا انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ اَسْھُمِیْ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا اَحْدَثَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ فَاَتَیْتُہٗ مِمَّا یَلِیْ ظَھْرَہٗ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُکَبِّرُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْھَا قَالَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا مدینے میں اتنے میں آفتاب کو گہن لگا میں نے اپنے تیروں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن میں میں آپ کے پاس آیا آپ کے پیٹھ کی طرف سے آپ مسجد میں تھے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے کئے۔ ف۲

۸۸۵ اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوۃِ عِنْدَ کُسُوْفِ الشَّمْسِ

جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم

۱۴۶۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیوں میں سے جب تم اس

ف۱ ۔ کہ اتنے بڑے بڑے جسم اور ایسی مضبوط تغیر کے قابل ہیں پس انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھئے اس کا قطر دو ہزار ایک سو اسی میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ ترسٹھ ہزار میل کا آفتاب اس زمین سے جس پر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصے بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کے قریب ہے) باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

۸۸۶ اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۱۴۶۵- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ ۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لیے نہیں گہناتے وہ دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

جب آفتاب میں گہن ہو تو یہاں تک نماز پڑھے کہ آفتاب صاف ہو جائے

۱۴۶۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ ۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کے لیے نہیں گہناتے جب تم ان کو گہنا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو جائے۔

۱۴۶۷- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی اٹھے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک آفتاب صاف ہو گیا۔

۸۸۸ بَابُ الْاَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گہن کی نماز کے لیے لوگوں کو پکار دینا

۱۴۶۸- اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف: بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نماز پڑھی بعد آفتاب صاف ہو جانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہو جانے کے درست نہیں تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمٰن نے آپ کو نماز ہی میں کھڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی میں کر رہے تھے جیسے مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ

وَيَدْعُوْ بعضوں نے کہا کہ دو رکعتیں الگ تھیں سوا نماز کسوف کے بطور شکرانے کے آفتاب کے صاف ہو جانے پر واللہ اعلم۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ فَنَادٰى اَنِ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والے کو وہ پکارا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں چار رکوع اور چار سجدوں میں۔

۸۸۹ بَابُ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا

۱۴۶۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ۔

حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے آفتاب کو گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کی طرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے۔

۸۹۰ كَيْفَ صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

۱۴۷۰۔ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِكُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّعَنْ عَطَاءٍ مِّثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے ہر رکعت میں چار رکوع) اور چار سجدے کیے۔ عطاء نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا۔

۱۴۷۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔

۸۹۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کی نماز کی روایت

۱۴۷۲ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کئے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر رکعت میں دو رکوع کئے)۔

۸۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

ایک اور طرح سورج گہن کی نماز

۱۴۷۳ - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُرِيْدُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

حضرت عطاء سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا۔ انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد ان کی حضرت عائشہ تھیں انہوں نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لے کر بڑی دیر تک کھڑے رہے کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین رکوع کئے تیسرے رکوع کے بعد سجدہ کیا یہاں تک کہ بعض لوگوں کو غشی آگیا اور ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے کھڑے کھڑے (یا خوف سے) آپ جب رکوع کرنے تھے تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور جب سر اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نہیں فارغ ہوئے نماز سے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند کسی کی موت زیست کے لیے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے ان کی وجہ سے تو جب گہن لگے ان میں دوڑو اللہ کی یاد کے لیے یہاں تک کہ صاف ہو جائیں۔

۱۴۷۴ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ

حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کئے چار سجدوں میں کہا میں نے معاذ کو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہا نہیں شک اور شبہہ

۸۹۳

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

ایک اور طرح اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۴۷۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُمُونِي اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَاَيْتُمُونِي جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَاَيْتُمُونِي تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قرأت کی پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر کھڑے ہوئے پھر قرأت شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قرأت کی لیکن پہلے سے کچھ کم پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو چار رکوع کئے اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگوں کو پہلے اللہ کی تعریف کی جیسے لائق ہے اس کو پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لیے ان میں گہن نہیں لگتا جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ دور کر دے اس کو تم سے آپ نے فرمایا میں نے اس جگہ سب چیزیں دیکھ لیں جن کا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکھا میں نے چاہا کہ جنت کے میووں میں سے ایک گچھا توڑ لوں جب تم نے دیکھا میں آگے بڑھا تھا اور جب تم نے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تھا اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کاٹ رہا تھا (جیسے سمندر موج مارتا ہے) اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اسی نے سب سے پہلے سائبہ نکالا۔ ف[1]

۱۴۷۶ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

ف[1]: جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے آتا یا اس کا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کو سائبہ کر دیتا یعنی وہ چھٹی پھرتی نہ اس پر سواری ہوتی اور نہ اس کا دودھ دوہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت سے ہو گی لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھیں اس میں چار رکوع کئے اور چار سجدے۔

۱۴۷۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھائی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا بعد اس کے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے خطبہ سنایا لوگوں کو اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کی موت یا زیست کے لیے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو ان میں گہن لگا ہے تو دعا مانگو اللہ جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا اے امت محمد کی اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے (یعنی اگر تم میں سے کسی کا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کس قدر غیرت تم کو ہو گی پھر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہے اس کو تمہارا زنا کرنا کتنا برا معلوم ہو گا) اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر تم کو اتنا علم ہو جتنا مجھے ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو۔

۱۴۷۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ

عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ

حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت یہودی عورت ان کے پاس آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ رضی نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبر

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

میں بھی عذاب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتی ہوں میں اللہ کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نے کہا پھر آپ کہیں باہر نکلے اتنے میں سورج کو گہن لگا ہم سب حجرے میں چلے آئے اور عورتیں ہمارے پاس اکٹھا ہوگئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ایک پہر دن چڑھا ہوگا آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا پھر کھڑے رہے لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اس میں بھی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام اس کا پہلی رکعت سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر بیٹھے اور فرمایا لوگ قبر میں ایسے آزمائے جائیں گے جیسے دجال کے سامنے آزمائے جاویں گے حضرت عائشہؓ نے کہا اس روز سے ہم سنتے تھے آپ پناہ مانگا کرتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے۔

۸۹۴ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور طرح سے گہن کی نماز

۱۴۷۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَ عَائِذًا بِاللَّهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا يَعْنِي فَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا آپ نے فرمایا پناہ اللہ کی پھر آپ سوار ہوگئے اور سورج کو گہن لگا میں حجروں میں عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں گئے آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اتنے میں آفتاب

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

صاف ہو گیا آپ نے فرمایا قبر میں تمہاری آزمائش ہو گی جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہو گی حضرت عائشہ نے کہا پھر میں نے سنا آپ سے آپ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے۔

۱۴۸۰- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی زمزم کے پاس (دالان کے کنارے میں) اس میں چار رکوع کئے اور چار سجدے۔

۱۴۸۱- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ وَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے سورج گہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بڑی گرمی کے دنوں میں آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی تو بڑی دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع میں رہے بڑی دیر تک پھر سر اٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پھر پیچھے ہٹتے تھے ساری نماز میں چار رکوع تھے اور چار سجدے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند کو گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیے حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ایسا ہو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج یا چاند صاف ہو جاوے۔

۸۹۵ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور طرح گہن کی نماز

۱۴۸۲- أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا منادی ہوئی کہ نماز کی جماعت ہو گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کئے اور ایک سجدہ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کئے اور

ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ

ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کبھی اتنا لمبا رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اتنا لمبا سجدہ کیا (امام نسائی نے کہا اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور اس کی مخالفت کی محمد بن حمیر نے جیسا کہ آگے ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے۔

۱۴۸۳۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي طُعْمَةَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ مَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُوْدًا وَلَا رَكَعَ أَطْوَلَ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھی اس میں پہلی رکعت میں) دو رکوع کئے اور دو سجدے سے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کئے اور دو سجدے پھر آفتاب صاف ہو گیا حضرت عائشہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اس سے زیادہ لمبا نہیں کیا۔ (خلاف کیا ابن حمیر کا علی بن مبارک نے ان کی روایت آگے آتی ہے)

۱۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَفْصَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَنُوْدِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِيْ صَلٰوتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونے والی ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے نماز میں میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے سورہ بقرہ پڑھی ہوگی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اتنی ہی دیر تک کھڑے رہے آپ نے سجدہ نہیں کیا پھر رکوع کیا پھر سجدے میں گئے پھر کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کئے پھر سجدہ کیا بعد اس کے بیٹھے تو سورج صاف ہو گیا تھا۔

۸۹۶ نَوْعٌ آخَرُ
ایک اور طرح سے گہن کی نماز

۱۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِي السَّائِبُ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا بڑی

فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِيْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ اُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّيْ حَتّٰى لَوْ بَسَطْتُ يَدَيَّ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَلَقَدْ اُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّيْ حَتّٰى لَقَدْ جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا خَشْيَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَنْهَشُهَا اِذَا اَقْبَلَتْ وَاِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ اَلْيَتَهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَخَا بَنِي الدَّعْدَاعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِيْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهٖ فِي النَّارِ يَقُوْلُ اَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ ۔

دیر تک پھر سر اٹھا کر بیٹھے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت میں کیا تھا یعنی قیام اور رکوع اور سجود اور جلوس بہت دیر تک کئے پھر دوسری رکعت کے اخیر سجدے میں آپ ہانپنے لگے اور رونے لگے فرماتے تھے تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا (یعنی عذاب کا) حالانکہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور تو خود فرماتا ہے اپنے کلام میں اللہ نہیں عذاب کرنے والا ان کو جب تو ان میں موجود ہے) تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا اور ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں (اور تو خود فرماتا ہے یہ اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں) پھر آپ نے سر اٹھایا تو سورج صاف ہو گیا تھا اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی خاص نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم دیکھو ان میں گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کے لیے قسم ہے اس شخص کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی) بہشت مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی تھی اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اس کے چند خوشے لے لیتا اور جہنم مجھ سے اتنا نزدیک ہو گیا کہ میں اس سے بچنے لگا میں ڈرتا تھا کہیں تمہیں ڈھانپ نہ لیوے میں نے اس میں حمیر (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا اس نے بلی کو باندھ دیا تھا پھر نہ چھوڑا اس کو یہاں تک کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھانے لگے نہ اس کو کھانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بھوک پیاس سے) میں نے دیکھا وہ بلی اس عورت کو نوچتی تھی جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹھ موڑتی تو اس کے سرین کو نوچتی اور میں نے اس میں دو جوتیوں والے کو دیکھا جو بنی دعدع میں سے تھا وہ لوگوں کی جوتیاں چرایا کرتا ایک لکڑی دو شاخے سے مار کر جہنم میں دھکیلا جاتا تھا اور میں نے اس میں خمدار لکڑی والے کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چراتا تھا اگر کسی کو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی میں اٹک گیا تھا نہیں تو لے بھاگتا (وہ لکڑی پر تکیہ لگائے کہہ رہا تھا میں لکڑی کا چور ہوں۔

١٤٨٦ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ سَبْلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّی لِلنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ وَھُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَفَعَلَ فِیْھِمَا مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یَفْعَلُ فِیْھِمَا مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَی الصَّلٰوۃِ۔

علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کئے ان میں بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کئے ان میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لیے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو اور نماز کے لیے۔

۸۹۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

ایک اور طرح گہن کی نماز

۱۴۸۷۔ اَخْبَرَنَا ھِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ ھِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ۔

ثَعْلَبَۃُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِیُّ مِنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَۃً یَوْمًا لِسَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ بَیْنَا اَنَا یَوْمًا وَّغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِیْ غَرَضَیْنِ لَنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ قِیْدَ رُمْحَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ عَیْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰہِ لَیُحْدِثَنَّ شَاْنُ ھٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَی الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰی فَقَامَ کَاَطْوَلِ قِیَامٍ مَّا قَامَ بِنَا فِیْ صَلٰوۃٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ رَکَعَ بِنَا کَاَطْوَلِ رُکُوْعٍ مَّا رَکَعَ بِنَا فِیْ صَلٰوۃٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تھا اس نے ایک دن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے انہوں نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ایک دن میں اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہے تھے (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب دیکھنے والے کی نگاہ میں دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا یکایک سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کے لیے ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نکلتے ہوئے ملے آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی تو اتنی دیر تک کھڑے رہے جیسے کہ ویسا کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا اتنا بڑا ویسا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا

ضَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ

جب آپ دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دے اس بات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور بھیجا ہوا ہوں۔

۸۹۸ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور طرح گہن کی نماز

۱۴۸۸ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نکلے گھبرا کر اپنا کپڑا سمیٹتے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے کے سبب حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کی موت یا زیست کے لیے وہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بے شک اللہ جل جلالہ جب کسی اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی تابعدار ہو جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو مثل اس فرض نماز کے جو ابھی تم نے پڑھی ہو (یعنی جس کے بعد گہن ہوا اگر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑھو اگر ظہر یا عصر یا عشاء کے بعد ہو تو چار پڑھو)

۱۴۸۹ - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَّ جَدَّهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ۔

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا۔

حضرت قبیصہؓ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینے میں آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں آپ نے پڑھیں پھر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا آپ نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان میں کسی کی موت یا زیست کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز نئی پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو۔

۱۴۹۰-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا

حضرت قبیصہ ہلالیؓ سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے کے لیے گہن نہیں لگتا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بے شک اللہ جل جلالہٗ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن ہو یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہاں تک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے۔

۱۴۹۱-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئے فرض کی طرح نماز پڑھو۔

۱۴۹۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کے وقت جیسے ہم پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۴۹۳-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتے ہوئے مسجد کو نکلے اس وقت سورج میں گہن لگا تھا آپ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیے زمین کے بڑے آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں نئی بات پیدا کرتا ہے پھر ان دونوں میں سے جس کو گہن

اللہ امرًا۔ لگے نماز پڑھو یہاں تک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے

۱۴۹۴ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَیْہِ النَّاسُ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْکَشَفَتْ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِھِمَا عِبَادَہٗ وَاِنَّھُمَا لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ ابْنًا لَّہٗ مَاتَ یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ نَاسٌ فِیْ ذٰلِکَ۔

حضرت ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہوگئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں جب سورج صاف ہوگیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے ان میں کسی کی موت یا زیست کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ (اسی روز) آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا۔

۱۴۹۵ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَلٰوتِکُمْ ھٰذِہٖ وَذَکَرَ کُسُوْفَ الشَّمْسِ۔

حضرت ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کے سورج گہن میں۔

۸۹۹ قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ

سورج گہن میں کتنی قرأت کرے

۱۴۹۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَّھُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقرہ کے آپ نے قرأت کی پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اٹھایا ہ بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہوگیا تھا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں

تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ کسی چیز کو بڑھ کر لیتے تھے اپنی جگہ میں پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا (یا جنت مجھ کو دکھلائی گئی) میں نے اس میں سے ایک خوشہ جنت کے میوے کا لینا چاہا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس سے کھایا کرتے (اور وہ تمام نہ ہوتا اس لیے کہ جنت کے میووں کو فنا نہیں ہے (اکلها دائم وظلها اس پر دلیل ہے) پھر جہنم مجھ کو دکھلایا گیا میں نے آج تک ایسی ڈراونی چیز نہیں دیکھی اور میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں صحابہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ان کی کفر کی وجہ سے لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہے آپ نے فرمایا خاوند کا کفر کرتی ہیں (یعنی اس کی ناشکری کرتی ہیں) اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھے تو کہنے لگتی ہے میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہ پائی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گہن کی نماز میں پکار کر قرارت کرنا

۹۷م۱۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں چار رکوع کئے اور چار سجدے اور دونوں رکعتوں میں پکار کر قرأت کی جب رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد۔ ف۱

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ۔

سورج گہن کی نماز میں قرأت پکار کر نہ پڑھنا

ف۱۔ یہ جمہور علماء کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اس لیے کہ امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز میں آہستہ قرارت کرنا چاہیئے اور چاند گہن کی نماز میں پکار کر کے اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونوں نمازوں میں پکار کر قرأت کرنا چاہیئے۔

١٢٩٨- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا۔

حضرت سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے (یعنی قرات آپ کی)

٩٠٢ بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

گہن کی نماز میں سجدے میں کیا کہے

١٢٩٩- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ مَدَدْتُ يَدَيَّ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيجِ فَإِذَا فُطِنَ لَهُ قَالَ هَذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا أَوْ قَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھائی تو ایک لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں عطائے سجدے میں بھی ایسا ہی کہا (یعنی ایک لمبا سجدہ کیا) اور سجدے میں آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ آواز سے سانس لینے لگے آپ فرماتے تھے اے پروردگار کیوں ڈراتا ہے مجھ کو اس سے میں تو بخشش چاہتا ہوں کیوں ڈراتا ہے تو میں ابھی ان لوگوں میں موجود ہوں جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا سامنے لائی گئی میری جنت اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اس کے خوشے توڑ لیتا اور سامنے لایا گیا میرے جہنم میں اس کو پھونکنے لگا اس ڈر سے کہ اس کی گرمی تم کو ڈھانپ نہ لے اور میں نے اس میں اپنے اونٹ کے چور کو دیکھا اور میں نے اس میں بنی دعدع کے بھائی کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چرایا کرتا تھا جب کوئی دیکھ لیتا تو کہتا یہ لکڑی کا طفیل ہے (یعنی میری لکڑی میں اٹک آیا میں نے نہیں چرایا) اور میں نے اس میں ایک لمبی عورت کالی دیکھی جو بلی کی وجہ سے عذاب پاتی تھی اس نے بلی کو باندھ دیا تھا پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ بے شک سورج اور چاند میں کسی کی موت یا زیست کے لیے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ان میں سے کسی کو گہن لگے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو

باب ۹۰۳ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

گہن کی نماز میں تشہد اور سلام پھیرنا

۱۵۰۰- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ أَدْنَى مِنَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب زہری سے پوچھا گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیئے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتے تھے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا اس نے لوگوں میں پکار دیا کہ نماز جماعت سے ہونے والی ہے وہ جمع ہو گئے آپ نے نماز پڑھائی پہلے تکبیر کہی پھر ایک لمبی قرأت کی پھر تکبیر کہی اور ایک لمبا رکوع کیا مثل قیام کے یا اس سے بھی بڑا پھر سر اٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر ایک لمبی قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لمبا رکوع کے برابر یا اس سے بھی بڑا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور ایک لمبی قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر ایک لمبی قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے (یعنی جو دوسری رکعت میں کی تھی) کم پھر تکبیر کہی اور ایک لمبا رکوع کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا بعد اس کے کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لیے نہیں گہناتے وہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے جب ان میں سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کی طرف نماز کے ساتھ (یعنی جلدی نماز پڑھو)۔

۱۵۰۱ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاؤُدَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور قیام کیا بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے

۹۰۵ بَابُ الْقُعُوْدِ عَلَی الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ۔

گہن کی نماز کے بعد منبر پر بیٹھنا

۱۵۰۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ۔

عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَاَطَالَ الْقِیَامَ جِدًّا ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَقَدْ جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا پھر خطبہ سنایا لوگوں کو تو اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کے مرنے یا جینے کے سبب گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عزوجل کی اور فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت

اذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

نہیں ہے اس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے سے (یعنی اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے تو اس کو کس قدر غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا اے امت محمدؐ کی اگر تم کو اتنا علم ہو جتنا مجھے ہے تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت روؤ۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ

گہن کی نماز میں خطبہ کیوں کر پڑھے

۱۵۰۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں نکلے جانے کو اتنے میں آفتاب کو گہن لگا ہم حجرے میں چلے آئے اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ایک پہر دن چڑھا ہوگا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اس میں رکوع اور قیام پہلی رکعت سے کم کئے پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتوں میں یہ بھی ہے کہ لوگوں کی آزمائش ہوگی قبروں میں جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جو اوپر گزر چکی)

۱۵۰۴- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

حضرت سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں خطبہ پڑھا تو فرمایا بعد حمد اور ثنا کے (یعنی پہلے اللہ کی حمد اور ثنا پھر اما بعد کہہ کے خطبہ شروع کیا اس میں تعلیم ہے اس بات کی کہ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے۔

اَلْأَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گہن میں دعا مانگنے کا حکم

۱۵۰۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَی الْمَسْجِدِ یَجُرُّ رِدَآءَهٗ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلُّوْنَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ یُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَاِنَّهُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ کُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یَنْکَشِفَ مَا بِکُمْ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ مسجد کی طرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے لوگ پڑھتے ہیں جب سورج صاف ہو گیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن سے ڈراتا ہے وہ اپنے بندوں کو ان میں کسی کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو ان میں سے کسی کو گہن لگا ہے تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گہن صاف ہو جاوے۔

۹۰۷ - اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِی الْکُسُوْفِ

سورج گہن میں استغفار کرنے کا حکم

۱۵۰۶ - اَخْبَرَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَقَامَ یُصَلِّیْ بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُهٗ فِیْ صَلٰوةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُرْسِلُهَا یُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِهٖ وَدُعَآئِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے قیامت کے خوف سے آپ کھڑے ہوئے اور مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بہت لمبے لمبے قیام اور رکوع اور سجود سے ویسے لمبے کسی نماز میں آپ کو کرتے نہیں دیکھا پھر فرمایا یہ وہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ بھیجتا ہے کسی کے مرنے یا جینے کے لیے نہیں ہوتیں لیکن اللہ ان کو اپنے بندوں کے ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو دوڑو اللہ کی یاد کے لیے اور اس سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے۔

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کی نماز کا بیان (ف)

۹۰۸ - مَتٰی یَسْتَسْقِی الْاِمَامُ

امام استسقاء کے لئے کب نکلے

۱۵۰۷ - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ۔

(ف) :- جب پانی نہ برسے اور لوگوں پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیئے کہ رعایا کے ساتھ بستی سے نکل کر نماز پڑھے اور دعا اور استغفار کرے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رُءُوْسَ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنَ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِنْجِيَابَ الثَّوْبِ۔

حضرت انسؓ بن مالک رضؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے (پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجئے پانی برسنے کے لیے آپ نے دعا کی تو اس جمعے سے لے کر دوسرے جمعے تک پانی برستا رہا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے (بہت پانی برسنے سے) آپ نے فرمایا اللہ برسا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں اور درختوں میں اسی وقت ابر مدینے سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ ف

۹۰۹ خُرُوْجُ الْاِمَامِ اِلَى الْمُصَلّٰى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

امام کا نکلنا استسقاء کے لیے

۱۵۰۸- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سُفْيَانُ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ اَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَاءَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

حضرت عبداللہؓ بن زید سے روایت ہے (جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلیٰ کی طرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز پڑھتے تھے) استسقاء کے لیے آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر کو الٹا اور دو رکعتیں پڑھیں امام نسائیؒ نے کہا یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبداللہ بن زید جن کو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقاء کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۹۱۰ بَابُ الْحَالِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهَا اِذَا خَرَجَ۔

امام کو کس حال میں نکلنا چاہیئے

۱۵۰۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ۔

عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ فُلَانٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ

حضرت اسحاقؓ بن کنانہ سے روایت ہے مجھ کو فلاں شخص نے عبداللہ بن عباس کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی نماز کیوں کر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ استسقاء

ف ۱ :- یہ آپ کے معجزات میں سے ایک بڑا معجزہ تھا۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهٖ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

کے لیے نکلے عاجزی کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرائش اور زینت کے تاکہ اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہو وے اور وہ جلدی رحم کرے پھر آپ نے خطبہ نہیں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۱۰۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی نماز کے لیے نکلے ایک سیاہ چادر اوڑھی تھی۔

بَابُ ۹۱۱ جُلُوْسِ الْاِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۵۱۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ فُلَانٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِى الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِى الْعِيْدَيْنِ

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقار کی نماز کیوں کر پڑھتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقار کے لیے نکلے عاجزی اور تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے عیدین میں پڑھتے تھے۔

۹۱۲ تَحْوِيْلُ الْاِمَامِ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِى الْاِسْتِسْقَاءِ

امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف کرے

۱۵۱۲۔ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهٗ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے استسقا کے لیے آپ نے چادر الٹی اور لوگوں کی طرف پیٹھ پھیری اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرات پکار کے کی۔

۹۱۳ تَقْلِيْبُ الْاِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت امام کا چادر الٹنا

۱۵۱۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا عبداللہ بن زید بن عاصم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا۔

۹۱۴ مَتَى يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ

امام اپنی چادر کب الٹے

۱۵۱۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے پانی کے لیے دعا کی اور چادر الٹی جب قبلے کی طرف منہ کیا۔

۹۱۵ رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَهُ

امام کا ہاتھ اٹھانا دعا کے لیے استسقاء میں

۱۵۱۵- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو تَقِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا عبداللہ بن زید سے انہوں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا استسقاء میں آپ نے قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور ہاتھ اٹھائے دونوں۔ ف[۲]

۹۱۶ كَيْفَ يَرْفَعُ

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھاوے

۱۵۱۶- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر استسقاء میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ ف[۳]

ف[۱] اس طرح کہ داہنا کو اس کا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اس کا داہنے مونڈھے پر کیا جیسے ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فضل کی حالت بھی اسی طرح اوٹ جاوے گی قحط اور گرانی کے بدلے بارش اور ارزانی ہو گی۔

ف[۲]: آسمان کی طرف دعا کے لیے لیکن ہتھیلیاں نیچے کی طرف رکھیں اور ان کی پشت اوپر کی یعنی الٹی جیسے مسلم کی روایت میں ہے نووی نے کہا ایک جماعت نے ہمارے اصحاب میں سے کہا ہے کہ جب دعا کی جاوے کسی بلا کے اٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتھوں کی پشت اوپر رکھے اور جب دعا کی جاوے کسی چیز کے مانگنے کے لیے تو ہتھیلیاں اوپر رکھے۔

ف[۳]:- نووی نے کہا اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ بہت بلند نہ اٹھاتے تھے مگر استسقاء میں اس لیے کہ اور دعاؤں میں بھی ہاتھ کا اٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے۔

فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی

۱۵۱۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ.

عَنْ آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو.

حضرت ابو اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتے ہوئے احجار الزیت (ایک جگہ کا نام ہے مدینے میں وہاں کے پتھر سیاہ اور چکنے ہیں) میں آپ دونوں ہتھیلیاں اٹھائے ہوئے تھے۔

۱۵۱۸- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَأَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ حَتَّى أُوسِعْنَا مَطَرًا وَأُمْطِرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ لَا أَدْرِي هُوَ الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتَّى مَا نَرَى مِنْهُ شَيْئًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے تھے جمعے کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ راستے بند ہوگئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط ہوگیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجئے پانی برسا دے رسول اللہ نے یہ سن کر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر پر سے نہیں اترے تھے کہ پانی زور کا برس گیا اور برابر برسا کیا اس دن سے لے کر دوسرے جمعے تک پھر ایک شخص بولا لیکن مجھے یاد نہیں وہی شخص تھا جس نے پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ پانی برسائے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ راستے بند ہوگئے اور اونٹ مر گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجئے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہمارے گرداگرد (درختوں اور پہاڑوں میں) برسے لیکن ہم پر نہ برسے انس نے کہا قسم خدا کی آپ کا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا۔ یہاں تک کہ ہم کو دکھلائی نہ دیا۔

۹۱۷- ذِكْرُ الدُّعَاءِ

استسقاء میں کیا دعا مانگے

۱۵۱۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللھم اسقنا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو۔

۱۵۲۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ الْعُمَرِيُّ عَنْ ثَابِتٍ.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قُحِطَتِ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعے کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے اے نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور جانور مر گئے تو اللہ سے دعا کیجئے پانی برسنے کے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو قسم خدا کی اس وقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برسا کیا دوسرے جمعے تک جب دوسرے جمعے کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے اور کہنے لگے اے نبی اللہ کے گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی رک جاوے آپ نے تبسم فرمایا (یعنی آپ ہنسے اس بات پر کہ ابھی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اللہ ہمارے گرداگرد برسے ہم پر نہ برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے سے پھٹ گیا تو پانی مدینے کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تھا راوی نے کہا میں نے مدینے کو دیکھا کہ ابر اس پر ہو رہا تھا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی بیچ میں سے پھٹا ہوا تھا)

۱۵۲۱- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپ کے سامنے گیا کھڑے کھڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے راستے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی برسا دے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا یا اللہ پانی برسا ہم پر انس نے کہا قسم خدا کی ہم کو آسمان میں کہیں ابر یا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی (کہ اس میں ابر چھپا

سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَامْطَرَتْ قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ سَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا۔

ہو مقصود اس سے آپ کے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تھا اور دفعتاً آپ کے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈھال کے نمودار ہوا اور آسمان کے بیچ میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی اس روز سے ہم نے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعے کو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی رک جاوے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ برسے ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں اور درختوں میں یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا اور ہم دھوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا انہوں نے کہا نہیں۔

بَابُ ۹۱۸ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان

۱۵۲۲۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَيُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ۔

عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فِي الْحَدِيْثِ وَقَرَاَ فِيْهِمَا۔

حضرت عبادؓ بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقاء کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلے کی طرف منہ کر کے اور چادر الٹی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قرأت کی۔

۹۱۹ كَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں

۱۵۲۳۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ

حضرت عبداللہؓ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور

الْقِبْلَةَ۔

قبلہ کی طرف منہ کیا۔

۹۲۰ كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا کی نماز کیوں کر پڑھنا چاہیئے

۱۵۲۴۔ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ۔

عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَّسْاَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ۔

حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ نے کہا مجھ کو امیروں میں سے ایک امیر نے عبد اللہ بن عباس کے پاس بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اس نے خود کیوں مجھ سے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے بے بناؤ کئے جھکتے اور زاری کرتے ہوئے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا۔

۹۲۱ بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقا کی نماز میں قرأت پکار کر کرنا

۱۵۲۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید سے) روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرأت پکار کر کی۔

۹۲۲ اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

پانی برستے وقت کیا کہے

۱۵۲۶۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ زور سے برسا اور فائدہ مند کر۔

۹۲۳ كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

تاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد برا ہے

۱۵۲۷۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اتارتا ہوں تو ایک فرقہ اس کا انکار کرتا ہے کہتا ہے فلاں تارے سے ایسا ہوا (ف[1])

۱۵۲۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِي وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے پانی برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے اس کی صبح کو فرمایا تم نہیں سنا رات کو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے اس نے فرمایا میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت اتارتا ہوں تو کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہم پر فلاں تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے تارے کا اور جس نے کہا ہم پر فلاں تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے تارے کا۔

۱۵۲۹ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برساوے جب بھی ایک گروہ کافر رہے گا وہ کہے گا ہم پر پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے۔

۹۲۴ مَسْأَلَةُ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

جب بہت شدت سے پانی پڑے اور نقصان کا خوف ہو تو اس کے بند ہونے کے لیے امام دعا کرے

۱۵۳۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک سال قحط ہوا تو بعضے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جمعے کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (اس پر سبزہ باقی نہیں رہا اور اونٹ مرگئے چارہ اور پانی نہ ملنے سے) آپ نے اپنے دونوں

ف[1] حالانکہ تارے میں کوئی طاقت نہیں ہے وہ تو جماد ہے یہ سب نعمتیں اس کی دی ہوئی ہیں جس نے تاروں کو بنایا۔

سَحَابَةٌ فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيْهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ اٰدَمَ قَالَ بِيَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان میں ذرا سا بھی ابر نہ تھا آپ نے دونوں ہاتھوں کو خوب دراز کیا یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی چمک دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ عزوجل سے پھر جمعے کی نماز سے ہم فارغ نہیں ہوئے تھے کہ جس جوان کا گھر قریب تھا اس کو اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا ایک ہفتے تک برابر برستا تھا جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ گھر گر گئے اور سواروں کا چلنا موقوف ہو گیا آپ نے تبسم فرمایا آدمی کے جلدی رنجیدہ ہونے سے اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے اور فرمایا اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے اسی وقت ابر پھٹ گیا مدینے سے۔

٩٢٥

رَفْعُ الْاِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ مَسْاَلَةِ اِمْسَاكِ الْمَطَرِ

جب پانی برسنا بند ہو جاوے تو امام اپنے دونو ہاتھ اٹھا کر دعا کرے

١٥٣١- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے لوگوں پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعے کے روز ایک گنوار اٹھ کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ مر گئے اونٹ اور بھوکے ہوئے بچے سے تو دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان میں ابر کا ٹکڑا بھی دکھلائی نہ دیتا تھا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ نے دونوں ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ ابر کے ٹکڑے اٹھے پہاڑوں کی طرح پھر منبر پر سے آپ اترنے نہیں پائے تھے کہ مینہ کا پانی آپ کی داڑھی پر گرنے لگا (مسجد کے ٹپکنے سے) پھر اس روز سارے دن پانی برستا رہا اور دوسرے دن بھی دوسرے جمعے تک یہاں تک کہ وہی اعرابی یا دوسرا اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے (پانی موقوف ہونے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللہ ہمارے گرداگرد برسے اور ہم پر نہ برسے پھر جدھر آپ نے ابر کو اشارہ کیا ادھر سے وہ پھٹ گیا یہاں تک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہو گیا (جس کے

حَتّٰی لَنَا صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ وَسَالَ الْوَادِیْ وَلَمْ یَجِیْٔ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَتِہٖ اِلَّا اَخْبَرَ بِالْجَوْدِ

گرداگرد ابر تھا اور بیچ میں خالی تھا) اور نالوں میں پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اس نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں پانی برس رہا ہے (اس سے اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونے کی۔

اٰخِرُ کِتَابِ الْاِسْتِسْقَآءِ وَلِلّٰہِ الْمِنَّۃُ

تمام ہوئی کتاب استسقا کی شکر خدا کا

---

۹۲۶ کِتَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

۱۵۳۲ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ہِلَالٍ۔

عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ زَہْدَمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ فَقَالَ اَیُّکُمْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ اَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ بِطَائِفَۃٍ رَکْعَۃً صَفٌّ خَلْفَہٗ وَطَائِفَۃٌ اُخْرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الَّتِیْ تَلِیْہِ رَکْعَۃً ثُمَّ نَکَصَ ہٰٓؤُلَآءِ اِلٰی مَصَافِّ اُولٰٓئِکَ وَجَآءَ اُولٰٓئِکَ فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَۃً

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلعم کے) سعید نے کہا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر انھوں نے بیان کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اس طرح پڑھی کہ لشکر کے دو حصے کئے) پہلے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی جس نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور یہ حصہ اس کی جگہ پر چلا گیا۔ فا

۱۵۳۳ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ہِلَالٍ۔

عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ زَہْدَمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَیُّکُمْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ اَنَا فَقَامَ حُذَیْفَۃُ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ صَفًّا خَلْفَہٗ وَصَفًّا مُوَازِی الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ خَلْفَہٗ

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس نے تم میں سے خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر حذیفہ کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے دو صفیں ہوئیں ایک صف تو دشمن کے سامنے رہی اور ایک صف ان کے پیچھے پھر جو صف ان کے پیچھے تھی

ف۱: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی ایک ایک رکعت اور خوف میں ایک ہی رکعت کافی ہے

رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والے آئے ان کے ساتھ ایک رکعت (پڑھی کسی نے قضا نہیں کی ۔ ف)

۱۵۳۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ

حضرت زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کے خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۵۳۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت ۔

۱۵۳۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِيْ قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ذی قرد میں (جو ایک مقام ہے مدینے سے دو منزل پر) اور لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں کیں ایک صف تو آپ کے پیچھے رہے اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہے پھر جو صف آپ کے پیچھے تھی اس کو آپ نے ایک رکعت پڑھائی بعد اس کے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے قضا نہیں کی۔

۱۵۳۷- اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ۔

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ اُنَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی تکبیر کہی لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی سجدہ کیا بعد اس کے آپ دوسری رکعت پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ آئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز میں تھے تکبیر کہتے جاتے تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتا (پھر سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا)

ف: یعنی کسی گروہ نے دوسری رکعت نہیں پڑھی ایک ہی رکعت پر قناعت کی

۱۵۳۸- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلٰوةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے خوف کی نماز نہ تھی مگر دو سجدے جیسے آج کل تمہارے نگہبان پڑھتے ہیں تمہارے ان اماموں کے پیچھے مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اس طرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور سب آپ کے ساتھ اٹھے پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ لوگوں نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے رہے تھے (اور انہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ اب کے کھڑے رہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنہوں نے اخیر میں آپ کے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور انہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا) انہوں نے اپنے لیے سجدہ کیا پھر سب بیٹھے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۳۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

حضرت سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر سب اٹھے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت ادا کی (جو رہ گئی تھی)۔

۱۵۴۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَ

حضرت صالح بن خوات نے روایت کیا اس شخص سے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں (جو سنہ ۵ھ میں ہوا اس میں مسلمانوں کو بہت تکلیف تھی ننگے پاؤں تھے اس لیے چیتھڑے لپیٹ لئے تھے اسی واسطے اس کو ذات الرقاع کہتے ہیں) خوف کی نماز پڑھی تھی۔ (اس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا) اس طرح کہ پہلے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا آپ نے ایک رکعت ان لوگوں کے ساتھ پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے پھر آپ

أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ۔

کھڑے رہے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو جاتی رہی تھی) پڑھی بعد اس کے آپ نے سلام پھیرا۔

۱۵۴۱- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا سب پر اور ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) پڑھی

۱۵۴۲- أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف تو ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے اور اس کے مقابل صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کئے رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ کئے پھر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیرا بعد اس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور اس نے اپنے لیے ایک رکوع اور دو سجدے کئے۔

۱۵۴۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ ۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی انہوں نے کہا آپ نے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پہلے آپ نے اس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر وہ دشمن کے سامنے

اللہ علیہ وسلم رکعۃ و سجدتین ثم انصرفوا واقبلوا علی العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففعل مثل ذلک ثم سلم ثم قام کل رجل من الطائفتین فصلی لنفسہ رکعۃ و سجدتین۔

چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا اس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ایسا ہی کیا (یعنی ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ کیے) پھر آپ نے سلام پھیر دیا بعد اس کے ہر ایک شخص دونوں گروہوں میں سے کھڑا ہوا اور اپنے لیے ایک ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔

۱۵۴۴- اخبرنی عمران بن بکار قال حدثنا محمد بن المبارک قال انبانا الھیثم بن حمید عن العلاء و ابی ایوب عن الزھری۔

عن عبد اللہ بن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف قام فکبر فصلی خلفہ طائفۃ منا وطائفۃ مواجھۃ العدو فرکع بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ و سجدتین ثم انصرفوا ولم یسلموا و اقبلوا علی العدو فصفوا مکانھم وجاءت الطائفۃ الاخری فصفوا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھم رکعۃ و سجدتین ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اتم رکعتین و اربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلی کل انسان منھم لنفسہ رکعۃ و سجدتین قال ابوبکر بن السنی الزھری سمع من ابن عمر حدیثین ولم یسمع ھذا منہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ گروہ چلا گیا لیکن اس نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور صف باندھی اور دوسرا گروہ (جو دشمن کے سامنے تھا) آیا آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ کیے پھر آپ نے سلام پھیر دیا کیونکہ آپ کے دو رکوع اور چار سجدے پورے ہو گئے بعد اس کے دونوں کے لوگ کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابوبکر بن السنی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے) اس لیے کہ ابن شہاب زہری نے ابن عمر سے صرف دو حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث نہیں سنی)

۱۵۴۵- اخبرنا عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی قال حدثنا یحیی بن آدم عن سفیان عن موسی بن عقبۃ عن نافع۔

عن ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فی بعض ایامہ فقامت طائفۃ معہ وطائفۃ بازاء العدو فصلی بالذین معہ رکعۃ ثم ذھبوا وجاء الآخرون فصلی بھم رکعۃ ثم قضت الطائفتان رکعۃ رکعۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا پھر جو گروہ آپ کے ساتھ تھا آپ نے اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) ادا کی۔

۱۵۴۶- اخبرنی عبید اللہ بن فضالۃ بن ابراھیم قال انبانا عبد اللہ بن یزید المقری ح و

أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتَى قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

حضرت مروانؓ بن حکم سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا ان کے پیٹھ قبلہ کی طرف تھے آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے پیچھے تھا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا۔ پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے ساتھ تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جو لوگ آپ کے ساتھ وہ بھی بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگوں نے سلام پھیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

۱۵۴۷ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے بیچ میں اترے کافروں کو گھیرے ہوئے تو کافروں نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بی بیوں سے زیادہ چاہتے

أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جِبْرِيلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقَسِّمَ أَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُقْبِلُونَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

ہیں تم سب لوگ تیار رہو پھر ایک ہی دفعہ ان پر جھک پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کرو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے بچاؤ اور ہتھیار سنبھالے رہا ایک رکعت پڑھ کر وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی آپ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور ایک ایک رکعت الگ انہوں نے پڑھی۔

۱۵۴۸۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑھائی تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہو گئے (یعنی ان لوگوں کی جگہ جو آپ کے آگے تھے) اور وہ لوگ آئے اور ان کی جگہ کھڑے ہوئے (یعنی آپ کے پیچھے) آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی ایک ایک رکعت۔

۱۵۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ أَنْبَأَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (لڑائی میں) تو پھر نماز کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے جو لوگ پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ آپ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی سلام پھیرا۔

الَّذِينَ خَلْفَهُمْ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ.

۱۵۵۰- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدِّرْهَمِيُّ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمَاكِنِهِمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخَرُ فَقَامُوا فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز میں ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفیں کیں اور دشمن ہمارے اور قبلے کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا ہم نے بھی سر اٹھایا جب آپ سجدے کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اٹھایا اپنی جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھ گئی اور ان کی جگہ پر کھڑی ہوئی اور یہ صف اس صف کی جگہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا ہم نے بھی سر اٹھایا جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے انہوں نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کھجوروں کے درختوں میں اور دشمن ہمارے اور قبلے کے بیچ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدے سے اٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اسی جگہ جہاں کھڑے تھے پھر وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ آ گئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والے لوگ ان کی جگہ پر چلے گئے پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب

قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ۔

نے رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا سب نے سر اٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اس صف نے جو آپ کے پاس تھی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو انہوں نے سجدہ کیا اپنی جگہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر نے کہا جیسے آج کل ہمارے امیر کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ۔

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يُحَدِّثُ وَلَكِنِّي حَفِظْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حِفْظِي مِنَ الْكِتَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

حضرت ابو عیاش زرقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے عسفان میں (جو دوسری منزل ہے مکے سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اس کے بعد ان کی ایک نماز ہے جس کو اپنے مال اور اولاد سے زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو لوگوں کی دو صفیں کیں اپنے پیچھے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر۔ جب سب نے سر اٹھایا تو آپ کے پاس والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اور لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ کیا اس رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آ گئی اور پیچھے والی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک شخص اپنے ساتھی کی جگہ پر کھڑا ہوا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا جب رکوع سے سر اٹھایا تو پاس والی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (ان کو تاکتے ہوئے) جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا۔

۱۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان میں آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اس وقت مشرکوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُوْنَهٗ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَاُولٰئِكَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ فَتَاَخَّرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَبِالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَعْنِيْ يَلُوْنَهٗ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ اِمَامِهِمْ وَصَلّٰى مَرَّةً بِاَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ۔

کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکوں نے کہا ہم نے ان کو دھوکا دینے کا ایک وقت پایا ہے ان کی غفلت کا ایک وقت پایا ہے (یعنی نماز کا وقت) اس وقت خوف کی نماز کی آیت اتری ظہر اور عصر کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہمارے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑے نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک ٹکڑے حفاظت کرتے رہے پہلے آپ نے سب کے ساتھ تکبیر کہی (یعنی جو لوگ آپ کے پاس تھے اور جو لوگ حفاظت کرتے تھے سب نے تکبیر کہی) پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا آپ کے پاس والوں نے اور سجدہ کر کے وہ پیچھے ہٹ آئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے انہوں نے سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسرا رکوع کیا سب کے ساتھ (یعنی جو پاس والے تھے اور جو حفاظت کرنے تھے سب نے رکوع کیا) پھر سجدہ کیا پاس والوں نے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے انہوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سب پر سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں امام کے ساتھ ہو گئیں اور ایک بار آپ نے خوف کی نماز پڑھی بنی سلیم کی زمین میں۔

۱۵۵۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِالْقَوْمِ الْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا۔

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو دو رکعتیں۔

۱۵۵۵۔ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِاٰخَرِيْنَ اَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا۔

۱۵۵۶۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز میں کہ امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کر کے کھڑا ہو پہلے امام اس گروہ کے ساتھ جو اس کے پاس ہے ایک رکعت پڑھے پھر امام ٹھہرا رہے) اور وہ لوگ اکیلے اکیلے رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جاویں اور اس گروہ کی جگہ کھڑے ہوں (جو دشمن کے سامنے تھا) اور گروہ آوے ان کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اس گروہ کی پہلی رکعت پھر وہ اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے اور کر لیویں۔

۱۵۵۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وُجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْآخَرِينَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کئے رہا پہلے آپ نے اس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلا گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر کھڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا۔

۱۵۵۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِينَ جَاؤُا بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی اس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا دو رکعتیں پڑھیں پھر جو گروہ آیا اس کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعتیں۔

آخر کتاب صلوٰۃ الخوف

تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب

کِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ ۹۲۷

شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

۱۵۵۹۔ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا وَقَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمہارے لیے دو دن تھے جن میں تم کھیلا کرتے تھے اب اللہ نے اس کے بدلے ان سے بہتر دو دن تم کو دئیے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید الاضحیٰ کا دن۔

اَلْخُرُوْجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ ۹۲۸

عید کے لیے دوسرے دن نکلنا

۱۵۶۰۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ۔

عَنْ اَبِىْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ اَنَّ قَوْمًا رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَاَنْ يَّخْرُجُوْا اِلَى الْعِيْدِ مِنَ الْغَدِ۔

حضرت ابوعمیرؓ بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچھ لوگوں نے چاند دیکھا (عید کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور بیان کیا آپ سے) اس وقت دن چڑھ گیا تھا آپ نے حکم دیا روزہ توڑنے کا اور دوسرے دن عید کی نماز کے لیے نکلنے کا۔

خُرُوْجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فِى الْعِيْدَيْنِ ۹۲۹

جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا

۱۵۶۱۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَیُّوْبَ۔

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْتَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى

حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جوان عورتیں اور پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کے لیے اور حاضر ہوں عید گاہ میں اور شریک ہوں مسلمان

کی دعائیں لیکن جو حائضہ ہوں وہ سب نماز کی جگہ سے باہر رہیں فٹ

۹۳۰ اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ — جدا رہنا حائضہ عورتوں کا عید گاہ سے

۱۵۶۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ .

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِأَبَا قَالَ أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ يَعْنِي الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ

حضرت محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا ان سے میں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب آپ کا ذکر کرتیں تو کہتیں فدا ہوں آپ پر باپ میرے آپ نے فرمایا نکالو جوان عورتوں اور پردے والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعاؤں میں اور چاہیئے جدا رہنا حائضہ عورتوں کو مسجد سے (لیکن عید گاہ میں آنا چاہیئے اور مسجد کے باہر بیٹھ کر دعا میں شریک ہونا چاہیئے۔

بَابُ ۹۳۱ الزِّينَةِ فِي الْعِيدَيْنِ — عیدین میں زینت کرنا

۱۵۶۳- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ .

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَإِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا بکتا دیکھا بازار میں تو اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجئے اور عید فطر اور عید بقر میں اور جب اور ملکوں کے لوگ آپ کے پاس آیا کریں اس سے آرائش کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اس شخص کا لباس ہے جس کا کچھ حصہ نہیں (آخرت میں یا دنیا میں علم اور فضیلت سے) اور اس کو وہ پہنے جس کا کچھ حصہ نہیں ہے یہ سن کر حضرت عمر ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا کچھ حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے یہ

فٹ اس حدیث سے جوان اور پردے والی عورتوں کا عید کی نماز کے لیے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضرور ہے)

وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ۔

کپڑا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بیچ کر اپنے کام میں لا (یعنی میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے کاموں میں صرف کر۔

۹۳۲ اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا (یعنی نفل جیسے لوگ پڑھتے ہیں)

۱۵۶۴- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ۔

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَ الْاِمَامِ۔

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابو مسعود کو لوگوں پر وہ عید کے دن نکلے اور کہا اے لوگو امام سے پہلے پڑھنا سنت نہیں ہے (یعنی نفل جیسے لوگ پڑھتے ہیں)

۹۳۳ تَرْكُ الْاَذَانِ لِلْعِيْدَيْنِ

عیدین میں اذان نہ دینا

۱۵۶۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِيْدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے۔

۹۳۴ اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن خطبہ پڑھنا

۱۵۶۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ

عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُّقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ فَذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت شعبیؓ سے روایت ہے ہم سے براء بن عازب نے بیان کیا مسجد کے ایک ستون کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا سب سے پہلے ہم کو آج کے روز نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کرے اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت تیار کیا یعنی قربانی کا ثواب اس کو نہ ملے گا تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کے دنبہ سے بہتر ہے (یعنی موٹا اچھا تازہ ہے) آپ نے فرمایا اچھا ذبح کر اس کو لیکن تیرے سوا اور کسی کو تیرے بعد درست نہ ہو گا۔ ف

حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں

بَابٌ ۹۳۵ صَلوٰۃُ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ — عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا

۱۵۶۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے

۹۳۶ صَلوٰۃُ الْعِیْدَیْنِ اِلَی الْعَنَزَۃِ — برچھی میدان میں گاڑ کر عید کی نماز اس کے سامنے پڑھنا

۱۵۶۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ الْعَنَزَۃَ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی یُرْکِزُهَا فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں برچھی نکالتے تھے اس کو گاڑتے تھے (میدان میں سترے کے لیے) اور اس کے سامنے نماز پڑھتے تھے۔

۹۳۷ عَدَدُ صَلوٰۃِ الْعِیْدَیْنِ — عیدین کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں

۱۵۶۹- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ زُبَیْدٍ الْاَیَامِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی ذَکَرَہٗ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلوٰۃُ الْاَضْحٰی رَکْعَتَانِ وَصَلوٰۃُ الْفِطْرِ رَکْعَتَانِ وَصَلوٰۃُ الْمُسَافِرِ رَکْعَتَانِ وَصَلوٰۃُ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا عیدالاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور عیدالفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور جمعے کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں قصر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق۔

بَابٌ ۹۳۸ الْقِرَاءَۃُ فِی الْعِیْدَیْنِ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ۔ — عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا

۱۵۷۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ضَمْرَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ یَوْمَ عِیْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ بِاَیِّ شَیْءٍ

حضرت عبیداللہؓ بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف۱- جذعہ بھیڑ بکری میں یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو اور مسنہ وہ جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو اور مسنہ وہ جو دو برس کا ہو کر تیسرے میں لگا ہو۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافْ وَاقْتَرَبَتْ ۔

وسلم آج کے دن کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا سورۃ قاف اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

۹۳۹ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۔

عیدین کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

۱۵۷۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا ۔

حضرت نعمان رضؓ بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے۔

۹۴۰ بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا

۱۵۷۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ ۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کی نماز میں آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا۔

۱۵۷۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید کے روز بعد نماز کے۔

۹۴۱ اَلتَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

عیدین کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا ضرور نہیں ہے

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ

حضرت عبداللہؓ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی پھر فرمایا جس کا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کے لیے اور جو چاہے چلا جائے۔

۹۴۲ اَلزِّيْنَةُ لِلْخُطْبَةِ — خطبے کے لیے اچھا لباس پہننا

۱۵۷۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

حضرت ابورمثہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ دو چادریں سبز اوڑھے تھے۔

۹۴۳ اَلْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيْرِ — اونٹ پر خطبہ پڑھنا

۱۵۷۶- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَخِيْهِ۔

عَنْ اَبِيْ كَاهِلِنِ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ اٰخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

حضرت ابوکاہل رضا احمسی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے نکیل اونٹ کی۔

۹۴۴ قِيَامُ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ — خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا

۱۵۷۷- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُوْمُ۔

حضرت سماکؓ سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

۹۴۵ قِيَامُ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى اِنْسَانٍ — خطبہ پڑھنے میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا

۱۵۷۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ ثُمَّ

حضرت جابر رضا سے روایت ہے میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلال پر ٹیکا لگا کے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت کے لیے ان کو رغبت دی پھر چلے یہاں

مَالَ وَمَضٰی اِلَی النِّسَآءِ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَمَرَھُنَّ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ حَثَّھُنَّ عَلٰی طَاعَتِہٖ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَکْثَرَکُنَّ حَطَبُ جَھَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ سَفِلَۃِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّیْنِ لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ فَجَعَلْنَ یَنْزِعْنَ قَلَائِدَھُنَّ وَاَقْرُطَھُنَّ وَخَوَاتِیْمَھُنَّ یَقْذِفْنَہٗ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ یَتَصَدَّقْنَ بِہٖ۔

تک کر عورتوں کے پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو حکم کیا خدا سے ڈرنے کا اور ان کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر ان کو رغبت دلائی اللہ کی اطاعت کے لیے بعد اس کے فرمایا اے عورتو صدقہ دو اس لیے کہ تم میں سے بہت عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی ایک عورت کم درجے کی کالے گال والی بول اٹھی یارسول اللہ ایسا کیوں ہوگا (یعنی عورتیں کیوں جہنم میں بہت جاویں گی) آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکوہ اور گلہ بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں یہ سن کر اپنے چھلے اور بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا صدقہ دیدیا

۹۲۶ اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ بِالنَّاسِ بِوَجْھِہٖ فِی الْخُطْبَۃِ

خطبہ میں امام لوگوں کی طرف منہ کرے

۱۵۷۹- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ دَاؤدَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِی الثَّانِیَۃِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْھِہٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْعَثَ بَعْثًا ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَۃِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَکَانَ مِنْ اَکْثَرِ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحٰی کے روز عید گاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرنے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف منہ کر لیتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں۔

۹۲۷ اَلْاِنْصَاتُ لِلْخُطْبَۃِ

خطبے کے وقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے

۱۵۸۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بے ہودہ بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا)

۹۲۸ کَیْفَ الْخُطْبَۃُ

خطبہ کیوں کر پڑھنا چاہیے

۱۵۸۱- اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيَاعًا فَاِلَيَّ اَوْعَلَيَّ وَاَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں ہم اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ دکھلا دے اس کا بھٹکانے والا کوئی نہیں ہے اور جس کو وہ بھٹکا دے اس کو بتلانے والا کوئی نہیں ہے بے شک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے۔ (یعنی قرآن شریف) اور سب طریقوں سے بہتر محمدؐ کا طریقہ ہے اور سب میں بری نئی باتیں ہیں (جو دین میں پیدا ہوں) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جاوے گی پھر فرمایا میں اور قیامت اس قدر نزدیک ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں (ایک دوسرے سے ملی ہیں) آپ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کے گال سرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا جیسے کوئی ڈرانے والا لشکر کا کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لوٹے گا یا شام کو جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اس کے پانے والوں کا ہے اور جو قرضہ یا ایسے بچے چھوڑ جاوے جن کا کوئی پالنے والا نہ ہو تو وہ میری طرف ہیں یا میرے اوپر ہیں (یعنی وہ قرضہ ادا کروں گا اور ان بچوں کی پرورش کروں سبحان اللہ کیا شفقت کریمانہ ہے) اور میں ولی ہوں مسلمانوں کا (یعنی متکفل ہوں ان کے امورات کا اور متصرف ہوں ان کے حوائج کا)

۹۲۹- حَثُّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقہ کے لیے

۱۵۸۲- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَاِلَّا رَجَعَ۔

حضرت ابو سعید رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتیں پڑھ کر خطبہ پڑھتے پھر صدقہ دینے کا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچھ لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کر دیتے ورنہ لوٹ آتے۔

۱۵۸۳- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَانَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ۔

ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس نے خطبہ پڑھا بصرے میں تو کہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے روزوں کی یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے عبداللہ بن عباس نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے کون کون ہیں اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)۔

۱۵۸۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت براءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرہ عید کے روز نماز کے بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھے اور ہمارے ایسی قربانی کرے اس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر لیوے تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اس میں نہیں ہے) ابوبردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں نے قربانی کر لی نماز کو نکلنے سے پہلے میں سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے کھایا اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی۔ ابوبردہ نے کہا تو میرے پاس چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کرے گا میری طرف سے قربانی کے لیے) آپ نے فرمایا ہاں اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۹۵۰- اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ متوسط پڑھنا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا

۱۵۸۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا آپ کی نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ بہت لمبا نہ مختصر)

۹۵۱- اَلْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوتُ فِيهِ

دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا

۱۵۸۶۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی بعد کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ پڑھا اب جو تجھ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو نہ مان اس کو)

۹۵۲ اَلْقِرَاءَةُ فِى الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا

دوسرے خطبے میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا

۱۵۸۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا۔

حضرت جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپ کا میانہ ہوتا اور نماز بھی بیچ بیچ کی ہوتی۔

۹۵۳ نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ۔

خطبے کے تمام ہونے سے پہلے امام کا منبر پر سے اترنا

۱۵۸۸۔ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِىْ قَمِيْصِهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دو لال کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا بعد اس کے فرمایا سچ فرماتا ہے اللہ جل جلالہٗ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں (یعنی خدا سے غافل کر دیتے ہیں) میں نے ان دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے ہیں اپنے کرتوں میں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ منبر پر سے اترا اور ان کو اٹھا لیا۔

۹۵۴ مَوْعِظَةُ الْاِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو رغبت دلانا صدقے کی

۱۵۸۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى يَعْنِي حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کی نماز کے لیے) انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہ ہوتا تو میں ساتھ نہ رہ سکتا (اس لیے کہ بہت کم سن تھی آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں کے پاس آئے ان کو وعظ اور نصیحت کی اور حکم کیا ان کو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کی طرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے اتار اتار کر دینا شروع کیا)

۹۵۵ اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا

عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز نہ پڑھنا

۱۵۹۰- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اس سے پہلے یا اس کے بعد نماز نہیں پڑھی

۹۵۶ ذَبْحُ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَعَدَدُ مَا يُذْبَحُ

امام عید کے دن کتنی قربانیاں کرے

۱۵۹۱- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر آپ گئے دو دنبوں کی طرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنی ابلق) اور ان کو ذبح کیا۔

۱۵۹۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے عیدگاہ میں۔

۹۵۷ اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا — عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے

۱۵۹۳۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قُلْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَعَمْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا.

حضرت نعمانؓ بن بشیرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔

۹۵۸ اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ — اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں اور کوئی شخص عید کی نماز پڑھ لیوے تو اس کو اختیار ہے جمعہ میں آوے یا نہ آوے

۱۵۹۴ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ.

مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ.

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان نے زید بن ارقم سے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عیدین کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں آپ نے عید کی نماز پڑھی سویرے سے پھر رخصت دی جمعے میں جس کا جی چاہے نہ آوے۔

۱۵۹۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ.

حضرت وہبؓ بن کیسان سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر کے زمانے میں دو عیدیں ایک دن پڑیں (یعنی جمعہ اور عید) انہوں نے دیر کی نکلنے میں جب دن چڑھ گیا تو نکلے خطبہ پڑھنے کو اور لمبا خطبہ پڑھا پھر اترے اور نماز پڑھی اس دن جمعے کی نماز نہیں پڑھی لوگوں نے ابن عباس سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا ٹھیک کیا سنت کے موافق۔

۹۵۹ ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ — عید کے دن خوشی سے دف بجانا

۱۵۹۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا۔

علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا ہے) بجا رہی تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بجانے دو اے ابوبکر اس لیے کہ ہر ایک قوم کی ایک عید ہے (جس میں وہ خوشی کرتے ہیں اور گاتے بجاتے ہیں۔ ف۱

۹۶۰ اَللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے روز امام کے سامنے کھیل کود کا بیان

۱۵۹۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حبشی آئے کھیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد میں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ کے کاندھے پر سے ان کو دیکھتی تھی برابر دیکھتی رہی یہاں تک کہ میں خود چلی آئی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بس نہیں کہا بلکہ میرا جی خود بھر گیا اس وقت چلی آئی۔ ف۲

۹۶۱ اَللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ

مسجد میں عید کے دن کھیلنا اور عورتوں کا یہ کھیل دیکھنا

۱۵۹۸- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

ف۱: بخاری اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

ف: نووی نے کہا اختلاف کیا علماء نے گانے بجانے میں تو جائز رکھا اس کو ایک جماعت نے اہل حجاز سے اور یہی مروی ہے مالک سے اور حرام اس کو کہا ابوحنیفہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ درست ہے گانا اس قسم کا جس میں بری باتوں کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور سخاوت اور عمدہ خصائل کی ترغیب ہو اور یہ گانے والیاں انصار کی لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کی اوس خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تھیں ان کا پیشہ گانے کا نہ تھا (جیسے مسلم کی روایت میں ہے۔

ف۲: یہ کھیل حبشیوں کا ایک قسم کی کسرت تھی ہتھیاروں سے اور ایسا کھیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردوں کی طرف دیکھنا درست ہے اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بدلیل حدیث ام سلمہ اور ام حبیبہ کے منع کیا آپ نے ان دونوں کو عبداللہ بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندھے تھے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو ان کو دیکھتی ہو بعضوں نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضوں نے کہا عورت کو مردوں کا کھیل دیکھنا درست ہے لیکن خاص مردوں کی طرف یعنی ان کے بدن کو دیکھنا درست نہیں ہے واللہ اعلم۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے چادر سے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے یہاں تک کہ میں خود تھک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چھوکری کم سن جو کھیل کو د پر دیوانی ہو کتنی دیر کھڑی رہے گی۔

۱۵۹۹- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ يَعْنِي بَنُو أَرْفِدَةَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے عمرؓ آئے اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے حضرت عمر نے ان کو ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیلنے دے ان کو اے عمر وہ بنی ارفدہ ہیں (یعنی حبشی ہیں)

۹۶۲ اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت

۱۶۰۰- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ۔

عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجٍّ ثَوْبَهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَهُنَّ أَيَّامُ مِنًى وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق ان کے پاس گئے دیکھا تو دو لڑکیاں وہاں دف بجا رہی ہیں اور گا رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں تو آپ نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا اے ابوبکر ان کو گانے بجانے دے کیونکہ یہ دن عید کے ہیں اور وہ دن منا کے تھے (یعنی ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذی الحجہ کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مدینے میں تھے۔

آخِرُ كِتَابِ الْعِيدَيْنِ ______ تمام ہوئی کتاب عیدین کی

كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

رات اور دن کے نوافل کی کتاب

۹۶۳ بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

گھروں میں نفل پڑھنے کی فضیلت

۱۶۰۱- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں (یعنی نفل) اور مت بناؤ گھروں کو قبریں (جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی)

۱۶۰۲- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ وَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بورے کا آپ اس میں کئی رات نماز (نفل) پڑھا کئے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ کے پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہونے لگے نماز میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں آپ نے فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہیں فرض نہ ہو جاوے تم پر اگر فرض ہو جاتا تو تم اس کو کر نہ سکتے اے لوگو نماز پڑھو (نفل) اپنے گھروں میں اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو (کیونکہ خالی ہوتی ہے ریا سے اور کسی کو اس کی خبر نہیں ہوتی سوا خدا کے) سوا فرض کے (وہ مسجد میں افضل ہے)

۱۶۰۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

حضرت کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگے آپ نے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو۔

هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي الْبُيُوْتِ ۔

۹۶۴ بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

تہجد کا بیان

۱۶۰۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَاسْاَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا اِنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ فِيْهِمَا اِلَّا مُضِيًّا فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِيَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيْمٍ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَيْسَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ الْقُرْاٰنُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَا لِيْ قِيَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَيْسَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّخْفِيْفَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ اَنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَا لِيْ وِتْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سعدؓ بن ہشام سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عباس سے ملے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق انہوں نے کہا میں تم کو بتلاؤں اس شخص کو جو ساری زمین والوں سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو سعد نے کہا ہاں انہوں نے کہا وہ عائشہ ہیں جاؤ ان کے پاس اور پوچھو ان سے پھر جو جواب ہیں مجھ سے بیان کرو میں حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے کہا میرے ساتھ چلو حضرت عائشہ تک انہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے ان کو منع کیا تھا کہ تم ان دو گروہوں کے حق میں کچھ نہ کہو (یعنی معاویہ اور علیؓ کے گروہوں میں) لیکن انہوں نے نہ مانا اور کہا میں کہی جاؤں گی میں نے ان کو قسم دی ضرور میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ آئے اور حضرت عائشہ رضی کے پاس گئے انہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون ہیں میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا انہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عائشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر پر اچھا آدمی تھا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق (یعنی عادت اور خصائل) بتلائیے انہوں نے کہا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے موافق تھے میں نے اٹھنے کا قصد کیا پھر مجھے یاد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبادت کرنا رات کو میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھ کو بتلاؤ انہوں نے کہا تو نے سورہ مزمل نہیں پڑھی میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورت میں (کیونکہ ارشاد فرمایا قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک راتوں کو کھڑے ہوا کئے یہاں تک کہ ان کے پاؤں پھول گئے

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِي وَلَا أَدْرِي مِمَّنِ الْخَطَأُ فِي مَوْضِعِ وِتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَام۔

اور اللہ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک روک رکھا پھر اخیر میں آیت تخفیف کی اتری یعنی عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی اخیر تک) اس وقت رات کو کھڑا ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تھا پھر میں نے اوٹھنے کا قصد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا (یعنی طاق رکعتوں کا جو آپ رات کو پڑھتے تھے) مجھے خیال آیا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اللہ جل جلالہ کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو اٹھتے اور مسواک کرتے وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے بیچ میں ان کے نہ بیٹھتے مگر اخیر میں آٹھویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے پھر اللہ کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پھیرتے آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھتے سب گیارہ رکعتیں پڑھتے اے بیٹے میرے کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑھ گیا (یعنی موٹے اور بھاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اے بیٹے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اس کو پڑھا کریں اور جب رات کو آپ نماز نہ پڑھ سکے نیند یا بیماری یا دکھ کی وجہ تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے اور میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں کبھی پڑھا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوں سوا رمضان کے سعد نے کہا یہ سن کر میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا سچ کہا حضرت عائشہ نے اور جو میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو جاتا اور ان کے منہ سے یہ حدیث سنتا ابو عبدالرحمن نے اسی طرح کتاب میں درج ہے اور نہیں جانتا کہ کس شخص سے غلطی واقع ہوئی وتروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اول پڑھنا دو رکعت نفلوں کا بیٹھ کر وتر کے۔

۹۶۵ ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا

جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے ایمان سے ثواب کے واسطے اس کی فضیلت

۱۶۰۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان میں ایمان سے ثواب کے واسطے تو اس کے اگلے گناہ بخشدیئے جاویں گے۔

۱۶۰۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ ٩٦٦ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۶۰۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی آپ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی پڑھی پھر دوسری رات کو بھی پڑھی اور لوگ بہت تھے جب تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپ نے فرمایا میں نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن میں صرف اس وجہ سے نہ نکلا کہ کہیں فرض نہ ہو جاوے تم پر اور یہ حال رمضان میں ہوا۔

\+ + +

۱۶۰۸- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ

حضرت ابوذر سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات آپ نہیں کھڑے ہوئے (راتوں کو تراویح کے لیے) یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں (یعنی تئیسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیے) اس کے

مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ۔

فراغت پانے تک تو اللہ اس کے لیے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھے گا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے کنبے والوں اور بی بیوں کو جمع کیا اس دن ہم ڈرے کہیں سحری جاتی رہی (یعنی اتنی رات تک آپ کھڑے ہوئے کہ سحری کا وقت گزرنے کا تھا)

۱۶۰۹- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السُّحُورَ۔

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینے میں تیئیسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہاں تک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا)

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ ۹۶

رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۶۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا أَيِ ارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ مار دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سوتا رہ پھر اگر وہ جاگا (اور شیطان کا کہا نہ سنا) اس نے اللہ کی یاد کی (نیند سے اٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج ہنس مکھ رہتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے۔

۱۶۱۱- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک سوتا تھا آپ نے فرمایا اس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے

(یعنی غفلت ڈال دی ہے جب نیند سے نہیں چوکتا)

۱۶۱۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ بِالْبَارِحَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أُذُنَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلاں شخص رات کو سو گیا نماز سے پہلے یہاں تک صبح ہو گئی آپ نے فرمایا شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے۔

۱۶۱۳- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى وَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اس شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑھے پھر جگا دے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے اور رحم کرے اللہ اس عورت پر جو رات کو اٹھے پھر جگا دے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ مانے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے۔

۱۶۱۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکارا رات کو اور فرمایا نماز نہیں پڑھتے (تہجد کی) میں نے کہا یارسول اللہ ہماری جانیں اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے گا ہم کو اٹھا دے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب میں نے یہ کہا پھر میں نے سنا آپ پیٹھ موڑے جا رہے تھے اور ران پر ہاتھ مار کے فرماتے تھے (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑنے والا ہے ف

ف: مطلب یہ ہے کہ حق بات کو بعضے وقت نہیں مانتا اور چاہتا ہے کہ بے فائدہ دلیل کرے جس سے اپنی بات پر قائم رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہ بھی تو اللہ ہی کے چاہنے سے تھا اور جب وہ جاگ اٹھے تو اللہ ہی نے ان کو جگایا پھر نماز پڑھنے میں کیا عذر تھا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تھی نفل تھی اور اسی خیال سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں دیر کی اور حضرت ...... کا حکم بطریق اعلام تھا نہ وجوب ورنہ اطاعت لازم ہو جاتی واللہ اعلم۔

۱۶۱۵- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ -

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنِيْ وَاَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ لَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كُتِبَ عَلَيْنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ زہراؓ کے پاس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑھا کئے لیکن ہماری آہٹ نہ پائی (ہم تو پھر لیٹ کر سو رہے تھے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اٹھو نماز پڑھو میں اٹھ کر بیٹھا آنکھیں ملتا جاتا اور کہتا تھا قسم خدا کی ہم اسی قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے اور ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ چاہے گا تو ہم کو اٹھا دے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ ران پر مار کے فرماتے تھے ہم اسی قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے (یہ حضرت علی کا کلام تھا آپ اس کو تعجب سے نقل کرتے تھے) انسان سب سے جھگڑالو ہے۔ ف ۱۔

بَابُ ۹۶۶ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کی فضیلت

۱۶۱۶- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَوْفٍ -

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے زیادہ محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے۔

ف ۱۔ اس لیے کہ یہ امر صحیح ہے جتنا تقدیر میں ہے اتنا ہی انسان کرے گا مگر تقدیر کا کسی کو علم نہیں ہے پھر اس کے ذکر کا کیا محل ہے نیک کاموں میں کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کر کے ہاتھ پاؤں پسار دیں فقط۔

۱۶۱۷- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کی نماز فضیلت رکھتی ہے اور روزے کے لیے رمضان کے بعد محرم فضیلت رکھتا ہے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ بن حجاج نے

۹۶۹ فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۶۱۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ اِلٰى۔

اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهُ

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا اس قوم کے پاس ایک شخص مانگنے آیا اللہ کے لیے نہ رشتہ اور ناتے کی وجہ سے پھر اس قوم نے اس کو نہ دیا وہ شخص چپکے سے چلا گیا اور چھپا کر اس کو دے آیا جس کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے یا اس شخص کے جس کو دیا ہے اور ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا وہ رات بھر چلا جب سونا ان کو سب سے بھلا معلوم ہوا تو وہ اترے اور پڑ کر سو رہے مگر وہ شخص کھڑا رہا اللہ سے دعا کرتا ہوا اور اس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اس کی آیتیں پڑھتا ہوا (یعنی نفل پڑھتا ہوا) اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کئے ہوئے چلا گیا یہاں تک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اس کو۔

۹۷۰ وَقْتُ الْقِيَامِ

رات کو کس وقت نفل پڑھے

۱۶۱۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کون سا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

کو زیادہ پسند ہوتا انہوں نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اٹھتے تھے انہوں نے کہا جب مرغ بولتا ہے۔ ف

بَابُ ۹۷ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

جب رات کو اٹھے تو پہلے کیا کہے

۱۶۲۰- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے انہوں نے کہا تو نے وہ بات مجھ سے پوچھی کسی نے نہیں پوچھی آج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے۔ اور فرماتے اللھم اغفرلی واھدنی الخ یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور راہ بتلا مجھے اور روزی دے مجھ کو اور تندرست رکھ مجھ کو پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیامت کے دن کی تنگی سے۔

۱۶۲۱- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سوتا میں سنتا جب رات کو اٹھتے تو دیر تک فرماتے سبحان اللہ رب العالمین پھر دیر تک فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ۔

۱۶۲۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَحْوَلِ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لیے تو فرماتے

ف: یعنی اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب ایک پہر رات باقی رہتی ہے۔

قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لائق ہے تو روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں تجھی کو تعریف لائق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا جنت سچ آگ سچ قیامت سچ نبی سچا محمد سچا میں نے تیرے لیے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر یقین لایا تیرے ہی لیے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لیے آیا میرے اگلے اور پچھلے اور کھلے گناہ سب بخش دے تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لائق نہیں کسی میں زور اور طاقت نہیں سوا اللہ کے۔

۱۶۲۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ.

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ قَلِيْلًا اَوْ بَعْدَهُ قَلِيْلًا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ ایک رات ام المومنین میمونہ کے گھر میں رہے جو ان کی خالہ تھیں تو انہوں نے کہا میں بچھونے کی چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی میمونہ اس کی لمبائی میں لیٹیں پھر آپ سو رہے جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تو آپ اٹھے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے منہ ملنے لگے نیند دور کرنے کے لیے پھر آپ نے دس آیتیں اخیر سورہ آل عمران کی پڑھیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا ۔ اخیر تک پھر ایک مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اور اس میں سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے لگے کھڑے ہو کر عبداللہ بن عباس نے کہا میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا (یعنی وضو کیا) پھر نزدیک آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن

فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

آیا (فجر کی نماز کے لیے بلانے کو) اس وقت آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی فجر کی سنتیں)۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ جب رات کو اٹھے تو کیا کرے

۱۶۲۴ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ اللَّيْلَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنا منہ ملتے مسواک سے۔

۱۶۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

ترجمہ جو اوپر گزرا۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي حُصَيْنٍ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

ابی حصین عثمان بن عاصم پر اس روایت میں اختلاف کرنے کا بیان۔

۱۶۲۶ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے ہم کو حکم تھا مسواک کرنے کا جب رات کو اٹھیں۔

۱۶۲۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ۔

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَشُوصَ أَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

حضرت شقیق نے کہا ہم کو حکم تھا جب رات کو اٹھیں تو اپنے منہ صاف کریں مسواک سے۔

بَابٌ بِأَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ رات کی نماز کس دعا سے شروع کرے

۱۶۲۸ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي۔

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے انھوں نے کہا آپ

افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللھم رب جبرائیل اخیر تک یعنی اے مالک جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں اختلاف ہے اس میں تو مجھ کو حق بتلا دے بے شک جس کو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے۔

۱۶۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا میں سفر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میں نے کہا ضرور دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں جب آپ عشاء کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے رہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا یعنی اے پروردگار تو نے یہ بیکار نہیں بنایا یہاں تک کہ پہنچے إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ پھر آپ بچھونے کی طرف جھکے اور مسواک اٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالے میں اور مسواک کی پھر کھڑے ہوتے نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ ہیں سمجھا جتنی دیر تک سوئے تھے اتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ میں سمجھا سوئے اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا (یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی) اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا (یعنی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اخیر تک) تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا۔

بَابُ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان

۱۶۳۰- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ۔

حضرت انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے (یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری جاگتے نہ ساری رات سوتے۔

۱۶۳۱- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ

يَعْلَى بْنَ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلَّى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذٰلِكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهُ تِلْكَ الْآخِرَةُ تَكُونُ إِلَى الصُّبْحِ۔

حضرت یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر سنتیں پڑھتے تھے پھر اس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سو رہتے اسی دیر تک جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز فجر تک ہوتی۔

۱۶۳۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

حضرت یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو (یعنی آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے تھے) اور نماز کو انہوں نے کہا تمہیں کیا آپ کی نماز سے (یعنی تمہارا پوچھنا بے فائدہ ہے کیونکہ تم ویسی نماز نہیں پڑھ سکتے) آپ نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی صبح تک پھر قرأت کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھے۔

ذِكْرُ صَلٰوةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

داؤد علیہ السلام کی نماز کا بیان

۱۶۳۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَعْنِي يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں زیادہ پسند اللہ کو داؤد کی نماز ہے وہ آدھی رات سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (اس طرح ساری رات کو تقسیم کرتے)

۹۷۶

ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللهِ مُوسَى كَلِيمِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی نماز کا بیان

۱۶۳۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا تو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا سرخ ریتے کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۵- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَثَابِتٍ.

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ هٰذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللهُ أَعْلَمُ

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا سرخ ریتے کے ٹیلے پر وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ف۱

۱۶۳۶- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ثَابِتٌ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ.

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۷- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

ف۱ امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے انتہی اور یہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو پھر چھٹے آسمان پر اور سرخ ٹیلہ ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوگیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

انس سے روایت ہے جس رات رسول اللہ صلعم کو معراج ہوئی تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۹ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ۔

اَنَسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

انس سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس گئے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۴۰۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ۔

عَنْ اَنَسٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

انس سے روایت ہے انہوں نے سنا بعض صحابہ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا تو میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کو عبادت کرنا

۱۶۴۱۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَبَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاقَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ جَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلٰوةً مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغَبٍ وَّرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ

حضرت خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے رات بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور عرض کیا یارسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ نے اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور ڈر کی ہے میں نے اس میں

عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَمَ قَبْلَنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا

اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں دو تو عنایت ہوئیں اور ایک نہیں ملی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کرے ان عذابوں سے جن سے اگلی امتوں کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہوں (یعنی سب متفق اور متحد ہیں) تو قبول نہ ہوا۔ ف۲

۹۷۸ اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰی عَائِشَةَ فِیْ اِحْیَاءِ اللَّیْلِ

اختلاف روایت کا حضرت عائشہ پر رات کی عبادت میں

۱۶۴۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ۔

عَائِشَةُ كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَحْيَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رمضان کا اخیر دھا آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور تہ بند مضبوط باندھتے

۱۶۴۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ لِي أَخًا وَصَدِيقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا حَدَّثَتْكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو بیان کرو مجھ سے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین

ف۱:۔ اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور بھی اگلے زمانوں میں بجا بجا مسلمان کافروں کی رعایا رہے ہیں چنانچہ اس وقت ہندوستان میں غیر مسلموں کی حکومت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے یعنی جو لوگ اس وقت آپ کے ساتھ موجود تھے ان پر کبھی غیر دشمن مسلط نہیں ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں پر غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک پاکستان اور افریقہ اور وسط ایشیا اور ایشیائے کوچک اور ترکی یورپ کے بعض مقامات پر مسلمان آزاد ہیں اور ان کے حاکم مسلمان ہیں اگرچہ نصاریٰ سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہو گیا ہے اور ان کی حکومت نے ایک عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ جب تک قیامت کے آثار ظاہر نہ ہوں مسلمانوں پر غیر دشمن مسلط نہ ہو اور نصاریٰ کا تمام مسلمانوں پر مسلط ہونا اور سب ملکوں پر حکومت قائم کرنا قیامت کے آثار سے ہے واللہ اعلم۔

(ف۲:۔ بلکہ تہتر فرقے ہو گئے اور ہر ایک فرقے کی سینکڑوں شاخیں ہو گئیں۔)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ۔

عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب میں میں انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے اور پچھلی رات میں جاگتے۔

۱۶۴۴- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا رات پھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے۔

۱۶۴۵- اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ:

عَائِشَةُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے وہاں ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے پھر بیان کیا کہ یہ سوتی نہیں ہے اور (رات بھر) نماز پڑھتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے تم کو چاہیئے اتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہیں تھکے گا (ثواب دینے سے) تم ہی تھک جاؤ گے (عمل کرنے سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۱۶۴۶- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِیُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے وہاں ایک رسی دیکھی جو دو ستونوں میں بندھی تھی آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے کہا زینب نماز پڑھتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے لٹک رہتی ہیں (لیکن بیٹھتی نہیں اور آرام نہیں پاتیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھول ڈالو جب تک دل لگے نماز پڑھو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ (آرام پاؤ سو رہو اس لیے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہو جائے گا پھر مطلق ریاضت نہ ہو سکے گی۔

۱۶۴۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ

الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے (نماز میں) یہاں تک کہ پاؤں آپ کے سوج گئے کسی نے کہا آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ اللہ نے بخش دئے ہیں پھر آپ کس لیے اتنی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا بندہ شکرگزار نہ ہوں (یعنی اگر اللہ نے میرے گناہ معاف کر دیے ہیں تو میں اسی احسان کا شکر کرتا ہوں

۱۶۴۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَزْلَعَ يَعْنِي تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

۹۷۹

كَيْفَ يَفْعَلُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ

جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے تو کس طرح کرے اور بیان راویوں کے اختلاف کا اس باب میں حضرت عائشہؓ سے

۱۶۴۹- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَاَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَاِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کرتے۔

۱۶۵۰- اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

ف: ہمیشہ وہی کام نبھے گا جو اعتدال سے ہو دو چار روز دن رات محنت اٹھا کر ایک کام کرنا اچھا نہیں اس لیے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے ہمیشہ نبھ نہیں سکتا اس لیے حکمت کا قاعدہ یہ ہے کہ تھوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قائم رہے گا اور وہی فائدہ بخشے گا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۵۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرارت کیا کرتے جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جائیں تو کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۶۵۲- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى جَالِسًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کر آپ کا سن زیادہ ہو گیا (اور طاقت کم ہو گئی) اس وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرأت کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جائیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

۱۶۵۳- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے آپ بیٹھ کر قرأت کیا کرتے (نفل نمازوں میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیتیں پڑھے۔

۱۶۵۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللهُ

حضرت سعدؓ بن ہشام بن عامر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عائشہؓ کے پاس گیا انہوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا سعد بن ہشام بن عامر انہوں نے کہا رحم کرے اللہ

أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغَفَا أَوْ لَمْ يُغْفِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهُورِهِ وَإِلَى حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا أَغْفَى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغَفَا أَمْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تمہارے باپ پر میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ انہوں نے کہا آپ ایسا کرتے تھے ایسا کرتے تھے میں نے ہاں ہاں کیا پھر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد میں آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں آپ ان رکعتوں میں قرارت اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بعد اس کے بلال آپ کو جگاتے کبھی سو جانے سے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجھ کو شک رہتا کہ آپ سوئے یا نہیں سوئے یہاں تک کہ بلال ان کو جگا دیتے نماز کے لیے پھر یہی رہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پھر بیان کیا آپ کے گوشت کا حال جو اللہ نے چاہا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے جب آدھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتے پھر وضو کرتے اور مسجد میں آکر چھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں ان کی قرآت اور رکوع اور سجدے سب ایک دوسرے کے برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے تو کبھی ان کو بلال نماز کے لیے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھے شک رہتا کہ آپ سو گئے یا نہیں یہاں تک کہ بلال آپ کو جگا دیتے پھر ہمیشہ یہی رہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

بَابُ ۹۸ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ — نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

۱۶۵۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيْثِ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَتَّعُ مِنْ وَجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزے سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھ کر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۶۵۶- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی مگر فرض (وہ کھڑے ہو کر پڑھتے)

" خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَقَالَا عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ "۔

۱۶۵۷- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمَهُ وَاِنْ قَلَّ۔

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ (اکثر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۶۵۸- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ خَالَفَهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ فَرَوَاهُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا یہاں تک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھ کر ہونے لگی مگر فرض کھڑے ہو کر پڑھتے اور بہت پسند تھا آپ کو وہ کام جس کو ہمیشہ کرتے اگرچہ تھوڑا ہو

۱۶۵۹- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ۔

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا یہاں تک کہ آپ اپنی اکثر نمازوں کو بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

۱۶۶۰- أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا (یعنی طرح طرح کے بوجھ ڈال کر)

۱۶۶۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ۔

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ السُّورَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

ام المومنین حفصہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کو نفل پڑھتے نہیں دیکھا لیکن وفات سے ایک سال پہلے آپ بیٹھ کر پڑھنے لگے آپ ایک سورت کو پڑھتے تھا اتنا ٹھہر ٹھہر کر کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی۔

۹۸۲ بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ

کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی فضیلت بیٹھ کر پڑھنے والے سے

۱۶۶۲- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے کہا میں نے سنا ہے آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے پھر آپ بیٹھ کر پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ ف۱

ف: یعنی مجھے دونوں حال میں ثواب برابر ہے اس لیے کہ میں بیٹھ کر جب ہی پڑھتا ہوں جب کھڑے کھڑے تھک جاتا ہوں یا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔

۹۸۲ فَضْلُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلَاةِ النَّائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت لیٹ کر پڑھنے والے پر

۱۶۶۳- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو آپ نے فرمایا جو کھڑا ہو کر پڑھے تو سب سے بہتر ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے۔

۹۸۳ كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز کیسے پڑھے

۱۶۶۴- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا۔

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو (یعنی پالتی مارے) بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

"قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَا اَحْسَبُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا خَطَاً وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ" ف

۹۸۴ بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

رات کو کس طرح قراءت کرے

۱۶۶۵- اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ اَيَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قراءت کرتے پکار کر یا آہستہ سے حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ۔

۹۸۵ - فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

آہستہ پڑھنے کی فضیلت

۱۶۶۶- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ف:- امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابوداؤد حفری کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو غلط سمجھتا ہوں غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل آپ کا ایک دو بار ہو بیان جواز کے لیے واللہ اعلم۔

يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھے وہ ایسا ہے جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھے وہ ایسا ہے جیسے کوئی چپکے سے صدقہ دیوے۔

بَابُ ۹۸۶ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا

۱۶۶۷- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھیں گے ایک رکعت میں آگے بڑھ گئے آپ نے سورۂ نسا شروع کی اس کو پڑھا پھر سورۂ آل عمران شروع کی اس کو پڑھا اور یہ سب قرارت آپ کی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر تھی جب کوئی آیت اللہ کی پاکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اللہ سے سوال کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا۔ رکوع بھی قیام کے برابر تھا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تھا۔ ف

۱۶۶۸- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نسا ہے پھر سورہ آل عمران مگر جو ترتیب اب مصحف مجید میں ہے اس میں پہلے سورہ بقرہ پھر سورہ آل عمران پھر نسا ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے نکلتی ہے اسی واسطے صحابہ نے اس پر اتفاق کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لیے کہ ترتیب کرنا ضروری نہیں خصوصاً نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو۔

الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں آپ نے رکوع کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے رہے اتنی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے رہے تھے پھر بیٹھے تو رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي کہتے رہے قیام کے برابر پھر سجدہ کیا تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے رہے قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتیں آپ نے پڑھیں صبح تک کہ بلال آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ لَا أَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا وَغَيْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ"

بَابُ ۹۸ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ — رات کی نماز کیوں کر پڑھنی چاہیے

۱۶۶۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي خَطَأٌ وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ"

۱۶۷۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ

ابْنُ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے تاکہ سب نماز وتر یعنی طاق ہو جائے۔

۱۶۷۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

۱۶۷۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

۱۶۷۳- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ

ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اگر فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے۔

۱۶۷۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

۱۶۷۵- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے۔

۱۶۷۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے۔

۱۶۷۷- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کی نماز کیونکر ہے آپ

اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھے فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے۔

۹۸۸ بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

وتر پڑھنے کا حکم

۱٦۷۸- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا پھر فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک طاق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو۔

۱٦۷۹- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسے پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۹۸۹ بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا (اس شخص کو جس کو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو)

۱٦۸۰- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شِمْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے دوست (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (۱۳،۱۴،۱۵) کو تیسرے فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا۔

۱٦۸۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ۔

ف: مگر ایسی سنت جس کو آپ نے ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اس کو واجب قرار دیا اور واجب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ، اور صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَلْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے دوست نے اللہ ان پر رحمت بھیجے اور اسلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھ لینا دوسرے فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا

بَابُ ٩٩٠ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے (یعنی دو بار پڑھنے سے)

١٦٨٢- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا اَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمْسٰى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدٍ فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهِ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ اَوْتِرْ بِهِمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

حضرت قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے باپ میرے طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک وہیں رہے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہئیں۔

٩٩١ وَقْتُ الْوِتْرِ

وتر کا وقت

١٦٨٣- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهُ فَاِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهِ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بیوی کے پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو کر کے نماز کو جاتے۔

١٦٨٤- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ وَثَّابٍ

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات اور پچھلی رات اور بیچا بیچ رات سب میں وتر پڑھا ہے اور

وَاَوْسَطِہٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔ ختم ہوا وتر آپ کا سحر تک

۱۶۸۵- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ بِاللَّیْلِ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اس کو اخیر میں وتر پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے۔

۹۹۲ بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ — صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے

۱۶۸۶- اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوْفِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے وتر کو آپ نے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے۔

۱۶۸۷- اَخْبَرَنَا یَحْیَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے۔

۹۹۳ اَلْوِتْرُ بَعْدَ الْاَذَانِ — فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸- اَخْبَرَنَا یَحْیَى بْنُ حَكِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا یَنْتَظِرُوْنَهٗ فَجَاءَ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت ابراہیمؒ بن محمد سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے جب وہ آئے تو انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا انہوں نے کہا عبداللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جائے تو وتر پڑھنا چاہیے یا نہیں انہوں نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر بھی ہو جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ نے نماز پڑھی۔

۹۹۴ بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ — سواری پر وتر پڑھنا!

۱٦۸۹- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تھے۔

۱٦۹۰- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى بَعِيْرِهٖ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۱٦۹۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

۹۹۵ بَابُ كَمِ الْوِتْرُ — وتر کی کتنی رکعتیں ہیں

۱٦۹۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں۔

۱٦۹۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱٦۹۴ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں۔

۹۹۶ بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ — ایک رکعت وتر کو کیونکر پڑھنا چاہیئے!

۱۶۹۵- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب وتر ہو جائیں گے (یعنی طاق)۔

۱۶۹۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت۔

۱۶۹۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر کر دے گی۔

۱۶۹۸- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَنَافِعٌ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرُوا بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔

۱۶۹۹- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت ان میں وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے۔

۹۹۷ بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ
تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنی چاہئیں

۱۷۰۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو رمضان میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان میں کچھ زیادہ نہیں پڑھتے تھے گیارہ رکعتوں سے پہلے آپ چار رکعتیں پڑھتے تھے تو مت پوچھ ان کی خوبی اور لمبائی پھر چار پڑھتے تھے مت پوچھ ان کی خوبی اور لمبائی پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (وتر کی) میں نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

۱۷۰۱- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر۔ف

۹۹۸ ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ
ابی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے راویوں کا اختلاف ہے

۱۷۰۲- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ.

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھتے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور رکوع سے

ف: یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے۔

وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

پہلے قنوت پڑھتے تھے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور اخیر میں پکار کر کہتے۔

۱۷۰۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۱۷۰۴- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین بار کہتے۔

۹۹۹ - اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

ابن عباس کی حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے

۱۷۰۵- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَفَهٗ زُهَيْرٌ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلىٰ اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے۔

۱۷۰۶- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ

۱۰۰۱- ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْوِتْرِ۔

ابن عباس کی حدیث حبیب بن ابی ثابت پر راویوں کا اختلاف

۱۷۰۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی صَلّٰی سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد)۔

۱۷۰۸- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاکَ وَهُوَ یَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ نَفْخَهٗ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاکَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاکَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو تھا آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور آیت کو پڑھ رہے تھے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ اخیر تک پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی اور دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔

۱۷۰۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے (رات کو) اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک

١٧١٠- أخبرنا هارون بن عبد الله قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا أبو بكر النهشلي عن حبيب ابن أبي ثابت عن يحيى بن الجزار۔

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثمان ركعات ويوتر بثلاث ويصلي ركعتين قبل صلوة الفجر خالفه عمرو بن مرة فرواه عن يحيى بن الجزار عن أم سلمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ رض بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی تین رکعتیں فجر نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ نے اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے ام سلمہ سے۔

١٧١١- أخبرنا أحمد بن حرب قال حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار۔

عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة ركعة فلما كبر وضعف أوتر بتسع خالفه عمارة بن عمير فرواه عن يحيى بن الجزار عن عائشة۔

ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہوگیا تو آپ نو رکعت پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہوں نے روایت کیا اس حدیث کو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے عائشہ سے۔

١٧١٢- أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا حسين عن زائدة عن سليمان عن عمارة بن عمير عن يحيى بن الجزار۔

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسعا فلما أسن وثقل صلى سبعا

ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپ کا زیادہ ہوگیا اور آپ بھاری ہوئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے۔

١٠٠١ باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر

راویوں کا اختلاف زہری پر ابوایوب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے

١٧١٣- أخبرنا عمرو بن عثمان قال حدثنا بقية قال حدثني ضبارة بن أبي السليل قال حدثني دويد بن نافع قال أخبرني ابن شهاب قال حدثني عطاء بن يزيد۔

عن أبي أيوب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن شاء أوتر بسبع ومن شاء أوتر بخمس ومن شاء أوتر بثلاث ومن شاء أوتر بواحدة۔

حضرت ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ضروری ہے اب جس کا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعت پڑھے۔

۱۷۱۴- اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۱۷۱۵- اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مُعَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

ابوایوبؓ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے وتر ضروری ہے، اب جس کا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر پڑھنے کا تو وہ پانچ پڑھے اور جس کا جی چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے۔

۱۷۱۶- قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْمٰى اِيْمَاءً۔

حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا جس کا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جس کا جی چاہے اشارہ کرے۔

كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں

۱۷۱۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں اور سات رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کے بیچ میں سلام نہ پھیرتے نہ بات کرتے۔

۱۷۱۸- اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتیں یا پانچ رکعتیں پڑھتے ان کے بیچ میں سلام نہ پھیرتے۔

۱۷۱۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَکَرَهٗ قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ الْحَکَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِیْتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهٗ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَیْمُوْنَةَ۔

حضرت مقسم نے کہا وتر کی سات رکعتیں ہیں اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے کہا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے کہا مقسم نے کس سے سنا میں نے کہا میں نہیں جانتا پھر میں حج کو گیا تو مقسم سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے ایک معتبر شخص سے سنا اس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا۔

۱۷۲۰- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا یَجْلِسُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے تھے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر اخیر میں۔

۱۰۰۳- بَابُ کَیْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ — سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے

۱۷۲۱- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰی سَبْعَ رَکَعَاتٍ لَا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ فَتِلْکَ تِسْعٌ یَا بُنَیَّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْهَا مُخْتَصَرٌ خَالَفَهٗ هِشَامٌ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زیادہ ہوگیا اور گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعتیں پڑھنے لگے نہیں بیٹھتے تھے مگر ان کے اخیر میں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے سلام کے بعد تو سب نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑھیں اس کو۔

۱۷۲۲- اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَکَعَاتٍ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا فِی الثَّامِنَةِ فَیَحْمَدُ اللّٰهَ وَیَذْکُرُهٗ وَیَدْعُوْ ثُمَّ یَنْهَضُ وَلَا یُسَلِّمُ ثُمَّ یُصَلِّی التَّاسِعَةَ فَیَجْلِسُ فَیَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَیَدْعُوْ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَةً یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے اور نہیں بیٹھتے۔ مگر آٹھویں رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتے اور اس کا ذکر کرتے اور دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب آپ

كَبُرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

بوڑھے ہو گئے اور ضعف آ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر چھٹی رکعت کے بعد پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر ساتویں رکعت پڑھتے بعد اس کے ایک سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۰۰۲۔ كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے!

۱۷۲۳۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّ۔

عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اس کو جگانا رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۷۲۴۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر جب ہمارے پاس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابن عباس کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو انہوں نے کہا میں تم کو اس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے میں نے کہا کون انہوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا پھر ہم ان کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے

أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ ثم يصلي تسع ركعات لا يقعد فيهن إلا في الثامنة فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم ينهض ولا يسلم ثم يصلي التاسعة فيجلس فيحمد الله ويذكره ويدعو ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو جالس فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم أوتر بسبع ثم يصلي ركعتين وهو جالس بعد ما يسلم فتلك تسع أي بني وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى صلوة أحب أن يدوم عليها۔

تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو آپ کو اٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اس کی یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد یہ نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اس کو پڑھا کریں۔

۱۷۲۵- أخبرنا زكريا بن يحيى قال حدثنا إسحق بن إبراهيم قال أنبأنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن قتادة عن الحسن قال أخبرني سعد بن هشام۔

عن عائشة تقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات ثم يصلي ركعتين وهو جالس فلما ضعف أوتر بسبع ركعات ثم صلى ركعتين وهو جالس۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے بیٹھ کر جب ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر۔

۱۷۲۶- أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا حجاج قال حدثنا حماد عن قتادة عن الحسن عن سعد بن هشام۔

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ويركع ركعتين وهو جالس

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر۔

۱۷۲۷- أخبرنا محمد بن عبد الله الخلنجي قال حدثنا أبو سعيد يعني مولى بني هاشم قال حدثنا حصين بن نافع قال حدثنا الحسن۔

عن سعد بن هشام أنه وفد على أم المؤمنين عائشة فسألها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي من الليل ثمان ركعات ويوتر بالتاسعة ويصلي ركعتين وهو جالس۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نویں رکعت سے ان کو طاق کرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

١٧٢٨- أخبرنا هناد بن السري عن أبي الأحوص عن الأعمش أراه عن إبراهيم عن الأسود.

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے۔

١٠٠٥ باب كيف الوتر بإحدى عشرة ركعة

گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے

١٧٢٩- أخبرنا إسحق بن منصور قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا مالك عن الزهري عن عروة

عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة ثم يضطجع على شقه الأيمن

ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے۔

١٠٠٦ باب الوتر بثلاث عشرة ركعة

تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا

١٧٣٠- أخبرنا أحمد بن حرب قال حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى ابن الجزار.

عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة ركعة فلما كبر وضعف أوتر بتسع

ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب سن زیادہ ہو گیا اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعتیں پڑھنے لگے۔

١٠٠٧ باب القراءة في الوتر

وتر میں کتنا کلام اللہ پڑھے

١٧٣١- أخبرنا إبراهيم بن يعقوب قال حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الأحول.

عن أبي مجلز أن أبا موسى كان بين مكة والمدينة فصلى العشاء ركعتين ثم قام فصلى ركعة أوتر بها يقرأ فيها بمائة آية من النساء ثم قال ما ألوت أن أضع قدمي حيث وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم قدميه وأن أقرأ بما قرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابومجلز سے روایت ہے ابوموسیٰ اشعری مکے اور مدینے کے بیچ میں تھے انہوں نے عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت وتر کی پڑھی اس میں سو آیتیں سورہ نساء کی پڑھیں پھر کہا میں نے کوتاہی نہیں کی کہ رکھوں قدم اپنے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم رکھے اور پڑھوں وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے۔

١٠٠٨ نوع آخر من القراءة في الوتر

وتر میں اور طرح کی قراءت

۱۷۳۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَشْكَابٍ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار۔

۱۷۳۳- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

۱۷۳۴- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرٍّ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

۱۰۰- ذِكْرُ الاِخْتِلاَفِ عَلَى شُعْبَةَ فِيهِ۔

اس حدیث میں شعبہ پر راویوں کا اختلاف

۱۷۳۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاَثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے اور سلام کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔

۱۷۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ وَزُبَيْدٌ عَنْ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے پھر سلام کے بعد کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

الْقُدُّوسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔ اور تیسری بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ بلند آواز سے کہتے۔

"رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا"

۱۷۳۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا طَوَّلَ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار کہتے اور تیسری بار لمبا کرتے۔

"وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا"

۱۷۳۸- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

"وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا"

۱۷۳۹- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ۔

عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت ابن ابزیٰ کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار کہتے۔

۱۰۱- ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ۔

اس حدیث میں مالک بن مغول پر اختلاف

۱۷۴۰- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زُبَيْدٍ

عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

حضرت ابن ابزیٰ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے۔

۱۷۴۱- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ أَبْزَى مُرْسَلٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ.

۱۷۴۲- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

۱۰۱۱- ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
اس حدیث میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کا اختلاف

۱۷۴۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے

۱۷۴۴- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔

۱۷۴۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور پڑھتے۔

۱۷۴۶- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى.

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا۔

۱۷۴۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ.

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے چھین لیا قرآن کو۔

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ شُعْبَةَ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

بَابُ ۱۱۲ الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ — وتر میں کیا دعا پڑھے

۱۷۴۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

حضرت حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمے سکھائے ہیں ان کو وتر کے قنوت میں کہا کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِي مَنْ هَدَيْتَ اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھا مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن کو تو نے راہ دکھائی اور تندرست رکھ مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن کو تو نے تندرست رکھا رکھا اور نگہبانی کر میری ان لوگوں کے ساتھ میں جن کی تو نے نگہبانی کی اور برکت دے اس میں جو تو نے مجھ کو دیا ہے اور بچا مجھ کو برائی سے اس کی جو تو نے ٹھہرایا ہے جو تجھ سے دوستی رکھے وہ ذلیل نہیں ہوتا

۱۷۴۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ

حضرت امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ کلمات سکھائے وتر میں آپ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَنْ أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ۔

۱۷۵۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَعُمًا فَاتَكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر میں اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ اخیر تک فرماتے یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصے سے اور تیرے بچاؤ کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تعریف نہیں کرسکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنے آپ کی تعریف کی۔

۱۰۱۳ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

۱۷۵۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ

حضرت انس نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پانی مانگتے وقت شعبہ نے کہا میں نے ثابت سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ میں نے کہا سنی ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ۔ ف۱۔

بَابُ ۱۰۱۴ قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے

۱۷۵۲۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک سوا فجر کی دو سنتوں کے اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر میں تم میں سے کوئی بچاس آئتیں پڑھے۔

۱۰۱۵ اَلتَّسْبِيحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا

۱۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ۔

ف۱۔ یہ انہوں نے تعجب سے کہا یعنی سنی کیوں نہیں اگرچہ اس حدیث میں ہاتھوں کا اٹھانا اور دعا میں ثابت نہیں ہوتا لیکن اور حدیثوں سے ہاتھوں کا اٹھانا اور مقامات میں بھی آیا ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود ان کا مبالغہ ہے یعنی بہت لمبا کر کے نہیں اٹھاتے تھے، جیسے استسقا میں اٹھاتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے

۱۷۵۴۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَعَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۷۵۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے تیسری بار بلند آواز سے

۱۷۵۶۔ اَخْبَرَنَا حَرَمِیُّ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَیْدًا یُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاۤ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَمُدُّ صَوْتَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ ثُمَّ یَرْفَعُ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے پھر اٹھتے۔

۱۷۵۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عَزْرَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَرْسَلَهُ هِشَامٌ

حضرت عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے جب فارغ ہوتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

۱۷۵۸- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وتر اور فجر کی سنتوں کے درمیان نفل پڑھنا درست ہے

۱۷۵۹- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِيْهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر انہی میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)۔

۱۰۱۷- اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فجر کی سنتوں کی تاکید!

۱۷۶۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو۔

* خَالَفَهُ عَامَّةُ اَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَذْكُرُوْا مَسْرُوْقًا۔

۱۷۶۱- اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو۔

۱۷۶۲- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے۔

۱۰۱۸- وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کا وقت

۱۷۶۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے

۱۷۶۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ۔

حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۰۱۹- اَلْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ۔

فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا۔

۱۷۶۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَّتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان دے کر مؤذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے۔

۱۰۲۰ بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اس کی مذمت

۱۷۶۶- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۱۷۶۷- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو اے عبداللہ اس شخص جیسا جو پہلے رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۱۰۲۱ بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ

فجر کی رکعتوں کا وقت

۱۷۶۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

۱۷۶۹ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے نماز فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان میں۔

"قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا خَطَأٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ"

۱۷۷۰ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور نماز کے درمیان دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے۔

۱۷۷۱- اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان میں۔

۱۷۷۲- اَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ

حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

ترجمہ اوپر گزرا

۱۷۷۳- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَهْضَمٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي۔

حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۷۷۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُودِيَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے فجر کی نماز سے پہلے۔

۱۷۷۵- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے جب مؤذن چپ ہو رہتا (اذان دے کر)۔

۱۷۷۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر چپ ہو رہتا اور نماز کے لیے نکلتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے

خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ۔ پہلے۔

۱۷۷۷۔ اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال حدثنا خالد بن الحرث قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عبد اللہ قال حدثتنی اختی۔

حفصۃ انہ کان یصلی قبل الفجر رکعتین خفیفتین۔

۱۷۷۸۔ اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن یزید قال حدثنا ابی قال حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن عبد اللہ بن عمر۔

عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین اذا طلع الفجر۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی۔

۱۷۷۹۔ اخبرنا احمد بن عبد اللہ بن الحکم قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبۃ عن زید بن محمد قال سمعت نافعا عن ابن عمر۔

عن حفصۃ انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی۔

۱۷۸۰۔ اخبرنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر۔

عن حفصۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا نودی بصلوۃ الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان یقوم الی الصلوۃ۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے۔

"وروی سالم عن ابن عمر عن حفصۃ"

۱۷۸۱۔ اخبرنا اسحق بن ابراھیم قال انبانا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن الزھری عن سالم قال ابن عمر اخبرتنی۔

حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکع رکعتین قبل الفجر وذلک بعد ما یطلع الفجر۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہو جاتی۔

۱۷۸۲۔ اخبرنا الحسین بن عیسی قال حدثنا سفیان عن عمرو وعن الزھری عن سالم عن ابیہ قال اخبرتنی۔

حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین۔

حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۸۳۔ اخبرنا محمود بن خالد قال حدثنا الولید عن عمرو عن یحیی قال حدثنی ابو سلمۃ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَ الْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے درمیان اذان اور اقامت کے فجر کے وقت۔

۱۷۸۴۔ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ۔

اَبَا سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فِىْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے اس نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو انہوں نے کہا تیرہ رکعتیں پڑھتے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے فجر کی نماز کے لئے۔

۱۷۸۵۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں اذان سن کر پڑھتے اور ہلکا کرتے ان کو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے

۱۷۸۶۔ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِىَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ۔

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ توسد نہیں کرتا قرآن کا۔ (ف۱)

۱۰۲۲ بَابُ مَنْ كَانَ لَهٗ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا النَّوْمُ

ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑھ سکے

ف۱۔ توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنے کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رات کو سوتا نہیں بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہے دوسرے معنی ہیں قرآن کو یاد نہیں رکھتا اور اس کی قرأت پر مداومت نہیں کرتا ہے اگر سوتا اور تکیے پر سر رکھتا ہے تو قرآن بھی اس کے ساتھ نہیں رہتا اگر پہلے معنی مراد ہیں تو تعریف ہے شریح کی اور جو دوسرے معنی مراد ہیں تو مذمت ہے واللہ اعلم۔

۱۷۸۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًى اَخْبَرَهُ اَنَّ

عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ اَجْرَ صَلٰوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر وہ نیند کی وجہ سے پڑھ نہ سکے تو اللہ نماز کا ثواب اسے دے گا اور اس کا سونا صدقہ ہو جائے گا اس پر (یعنی اللہ جل جلالہٗ سوتے

۱۰۲۳۔ اِسْمُ الرَّجُلِ الرِّضِيّ۔

گزشتہ روایت میں رجل رضی کا نام

۱۷۸۸- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلٰوةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهُ اَجْرَ صَلٰوتِهِ

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی نماز پڑھا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اس پر اور لکھا جائے گا اس کے لیے نماز کا ثواب۔

۱۷۸۹- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد میں ابوجعفر رازی ہے جو قوی نہیں ہے حدیث میں۔

بَابُ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا اور نیت رکھتا تھا رات کو اٹھنے کی لیکن سو گیا اور اٹھ نہ سکا

۱۷۹۰- اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِيْ اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ سُفْيَانُ۔

حضرت ابو درداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونے کو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اٹھنے کی اور نماز پڑھنے کی پھر اس کی آنکھ لگ جاوے صبح تک تو اس کو نیت کا ثواب ہوگا اور اس کا سونا ایک صدقہ ہوگا اس کے پروردگار کی طرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے

۱۷۹۱- اخبرنا سوید بن نصر قال حدثنا عبد الله عن سفیان الثوری عن عبدة قال سمعت سوید ابن غفلة۔

عن ابی الدرداء موقوفا اور روایت کیا سفیان ثوری نے حضرت ابو درداء سے قول ان کا نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب ۱۰۲۵ کم یصلی من نام عن صلوٰة او منعه وجع

اگر کوئی شخص نیند یا بیماری کی وجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے

۱۷۹۲ اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا لم یصل من اللیل منعه من ذلك نوم او وجع صلی من النهار ثنتی عشرة رکعة۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا بیماری کی وجہ سے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے۔

باب ۱۰۲۶ متی یقضی من نام عن حزبه من اللیل

جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے

۱۷۹۳- اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا ابو صفوان عبد الله بن سعید بن عبد الملك بن مروان عن یونس عن ابن شهاب ان السائب بن یزید و عبید الله اخبراه ان عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت

عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن حزبه او عن شیء منه فقراه فیما بین صلوٰة الفجر وصلوٰة الظهر کتب له کانما قراه من اللیل۔

حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اس میں سے رات کو نہ پڑھ سکے اور سو جائے پھر فجر کی نماز سے لے کر ظہر تک اس کو پڑھ لے تو گویا اس نے رات میں ہی پڑھا (یعنی ویسا ہی ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

۱۷۹۴ اخبرنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال انبانا معمر عن الزهری عن عبد الرحمن بن عبد القاری ان

عن عمر بن الخطاب انه قال من نام عن حزبه او قال جزئه من اللیل فقراه فیما بین صلوٰة الصبح الی صلوٰة الظهر فکانما قراه من اللیل۔

حضرت عمر نے کہا جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصے سے سو جائے پھر اس کو صبح کی نماز سے لے کر ظہر تک پڑھ لے تو گویا اس نے رات ہی کو پڑھا

۱۷۹۵ اخبرنا قتیبة بن سعید عن مالك عن داود بن الحصین عن الاعرج عن عبد الرحمن ابن عبد القاری ان۔

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ إِلَى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر وہ آفتاب کے ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک اس کو پڑھے تو گویا قضا ہی نہیں ہوا یا اس نے وہ وظیفہ پالیا۔

۱۷۹۶۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ

حضرت حمید بن عبدالرحمن نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر اس کو ظہر سے پہلے پڑھے تو رات کی نماز کے برابر ہوگا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ ۱۰۲۸

فرض نمازوں کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھنے کا ثواب

۱۷۹۷۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن میں جنت میں جائے گا چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں، مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

۱۷۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو اللہ جل جلالہ اس کے لیے ایک گھر بنادے گا جنت میں چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۷۹۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَتْ أَنَّ

أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ

ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے ہر دن رات میں سوا فرض کے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

ایک گھر بنادے گا جنت میں

۱۸۰۰- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابن جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا مجھے خبر پہنچی ہے تم جمعے سے پہلے بارہ رکعتیں پڑھتے ہو اس باب میں تم نے کیا سنا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے رات اور دن میں سوا فرض کے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

۱۸۰۱- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ -

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

ام حبیبہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اللہ اس کے لیے ایک گھر بنادے گا جنت میں۔

۱۸۰۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ -

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا لَهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے میں طائف میں گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور میں نے دیکھا وہ بے قرار ہیں میں نے کہا تم تو اچھے آدمی ہو انہوں نے کہا مجھ سے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے دن کو یا رات کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر بنادے گا جنت میں۔

۱۸۰۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَهُ -

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ

ام حبیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جو شخص بارہ رکعتیں ایک دن میں پڑھے چار ظہر سے پہلے دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو فجر سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر بنائے گا جنت میں۔

۱۸۰۴- أخبرنا الربيع بن سليمان قال أنبأنا أبو الأسود قال حدثنا بكر بن مضر عن ابن عجلان عن أبي إسحق الهمداني عن عمرو بن أوس عن عنبسة بن أبي سفيان۔

عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثنتي عشرة ركعة من صلى بني له بيت في الجنة أربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعد الظهر وركعتين قبل العصر وركعتين بعد المغرب وركعتين قبل صلوة الصبح۔

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتیں ہیں جو ان کو پڑھے گا اس کے لیے ایک گھر بنایا جائے گا جنت میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۵- أخبرنا أبو الأزهر أحمد بن الأزهر النيسابوري قال حدثنا يونس بن محمد قال حدثنا فليح عن سهيل بن أبي صالح عن أبي إسحق عن المسيب عن عنبسة بن أبي سفيان۔

عن أم حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له بيتا في الجنة أربعا قبل الظهر وثنتين بعدها واثنتين قبل العصر وثنتين بعد المغرب وثنتين قبل الصبح۔

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے اور اس کے لیے ایک گھر بنا دے گا جنت میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

۱۸۰۶- أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا أبو نعيم قال أنبأنا زهير عن أبي إسحق عن المسيب بن رافع عن عنبسة أخي أم حبيبة۔

عن أم حبيبة قالت من صلى في اليوم والليلة عشرة ركعة سوى المكتوبة بني له بيت في الجنة أربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وثنتين قبل العصر وثنتين بعد المغرب وثنتين

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس نے اپنا گھر بنایا جنت میں۔

۱۰۲۹- الاختلاف على إسمٰعيل بن أبي خالد — اسماعیل بن ابی خالد پر اختلاف روایات

۱۸۰۷- أخبرنا محمد بن إسمعيل بن إبراهيم قال حدثنا يزيد بن هرون قال أنبأنا إسمعيل عن المسيب بن رافع عن عنبسة بن أبي سفيان۔

عن أم حبيبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة۔

ام حبیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں سوا فرض کے اس کے لیے بنایا جائے گا ایک گھر جنت میں۔

۱۸۰۸ أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا يعلى قال حدثنا إسمعيل عن المسيب بن رافع عن عنبسة بن أبي سفين۔

عن أم حبيبة قالت من صلى في الليل و

ام حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن میں

النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

بارہ رکعتیں پڑھیں سوا فرض کے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر بنا دے گا جنت میں۔

۱۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكْوَانَ۔

ام حبیبہ نے کہا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے ایک گھر بنایا جائے گا جنت میں۔

۱۸۱۰۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سُفْيَانَ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے سوا فرض کے تو اللہ اس کے لیے ایک گھر بناوے گا یا اس کے لیے ایک گھر بنایا جائے گا جنت میں۔

۱۸۱۱۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے ایک دن رات میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر بنائے گا جنت میں۔

۱۸۱۲۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

ام حبیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے واسطے ایک گھر بنایا جائے گا جنت میں۔

۱۸۱۳۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۸۱۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً سِوَی الْفَرِیْضَةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے سوا فرض کے اس کے لیے اللہ ایک گھر جنت میں بنا دے گا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ ضَعِیْفٌ هُوَ ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ اَوْجُهٍ سِوٰی هٰذَا الْوَجْهِ بِغَیْرِ اللَّفْظِ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُهٗ۔

۱۸۱۵- اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَعْیَنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْاَوْزَاعِیِّ۔

عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ یَتَضَوَّرُ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْ رَکَعَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَحْمَهٗ عَلَی النَّارِ فَمَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ

حضرت حسان بن عطیہ سے روایت ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہے تھے لوگوں نے ان سے کہا (یعنی ان کو تسکین دی) انہوں نے کہا میں نے ام حبیبہ سے سنا جو بیوی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اللہ اس کا گوشت حرام کرے گا جہنم پر اس روز سے میں نے ان کو نہیں

۱۸۱۶- اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَیُّوْبُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَبِیْبَهَا اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ یُّصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَلَا تَمَسَّ النَّارُ جِلْدَهٗ اَبَدًا

ام حبیبہ سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں کہ ان کے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اس کے بدن سے نہ لگے گی کبھی۔

۱۸۱۷- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ۔

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَی النَّارِ

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اس کو حرام کرے گا جہنم پر۔

۱۸۱۸- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ۔ قَالَ مَرْوَانُ وَکَانَ سَعِیْدٌ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ بِذٰلِکَ وَلَمْ یُنْکِرْهُ وَاِذَا حَدَّثَنَا بِهٖ هُوَ لَمْ یَرْفَعْهُ قَالَتْ مَنْ رَکَعَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَیْئًا۔

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۱۸۱۹- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ مُوْسٰی یُحَدِّثُ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ۔

حضرت محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب ان کو موت آنے لگی تو بڑی بے قراری ہوئی انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کرے ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کرے گا اللہ اس کو جہنم پر۔

۱۸۲۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔

ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی۔

آخِرُ كِتَابِ الصَّلٰوةِ — تمام ہوئی کتاب نماز کی

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ — موت کی آرزو کرنا کیسی ہے

۱۸۲۱- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اس لیے کہ وہ نیک ہے تو شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی سے توبہ کرے (بہر حال جینا بہتر ہے اس کے لیے)

۱۸۲۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اس لیے اگر وہ نیک ہے تو شاید جیئے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو

لَہٗ وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ۔

شاید توبہ کرے۔

۱۸۲۳- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَھُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ حُمَیْدٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلٰکِنْ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ۔

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اس مصیبت سے جو دنیا میں اس کو پہنچی لیکن یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو اگر میرے لیے مرنا بہتر ہو۔

۱۸۲۴- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا الْمَوْتَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

۱۰۳۰- اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

موت کی دعا کرنا کیسا ہے

۱۸۲۵- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَھُوَ الْبَصْرِیُّ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْہُ فَمَنْ کَانَ دَاعِیًا لَا بُدَّ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ۔

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دعا کرو موت کے لیے اور مت آرزو کرو موت کی اگر ضرور دعا کرنا چاہو تو یوں کہو یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہے اور مار مجھ کو جب میرے لیے مرنا بہتر ہے۔

۱۸۲۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ

قَیْسٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی فِیْ بَطْنِہٖ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِہٖ۔

حضرت قیس سے روایت ہے میں خباب کے پاس گیا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا تو میں دعا کرتا موت کی درد کی شدت اور تکلیف سے۔

۱۰۳۱- کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ

موت کو بہت یاد کرنا

۱۸۲۷- اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہت یاد کرو لذتوں کے مٹانے والی اور کاٹنے والی کو فا

” قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَالِدُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ “

۱۸۲۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مرنے والے کے پاس آؤ (یعنی جو بیمار موت کے قریب ہو) تو اچھی بات کہو (یعنی دعا کرو اس کے لیے مغفرت کی) اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر (جب ابوسلمہ رض میرے خاوند مر گئے میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ یااللہ بخش دے ہم کو اور اس کو اور اس کے بعد اس سے بہتر ہم کو دے تو اللہ نے اس کے بعد مجھ کو دیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جو بہتر ہیں ابوسلمہ سے) یعنی آپ نے مجھ سے نکاح کیا۔

بَابُ ۱۳۰ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ — میت کو سکھلانا

۱۸۲۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ

ف: یعنی موت کے فایدہ اس کا یہ ہے کہ انسان موت کو یاد کر کے نیک کاموں میں جلدی کوشش کرتا ہے اور برے کاموں سے توبہ کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی میں گزرتا ہے پھر اگر کسی وقت فکر اور رنج نہ ہو تو رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بارگی کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے اسی واسطے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ خوشی اور رنج دونوں کا مزہ اٹھاتا رہے۔ تیسرے یہ کہ موت کی یاد اکثر فکروں کو مٹاتی ہے اور دنیاوی رنجوں جو افلاس یا تنگدستی اور اسباب سے ہوں دور کرتی ہے اور رشک وحسد کے مادے کو قطع کرتی ہے۔

عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردوں کو (یعنی جو مرتے کے قریب ہوں) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ف۱

۱۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ — مومن کے مرنے کی نشانی

۱۸۳۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے۔ ف۲

۱۸۳۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے۔

۱۰۳۔ شِدَّةُ الْمَوْتِ — موت کی سختی کا بیان

۱۸۳۳۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ۔

ف۱ یعنی اس کلمہ طیبہ کو اس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگیں۔

ف۲۔ یعنی مسلمان پر مرتے وقت اتنی شدت ہوتی ہے کہ پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے، اور یہ سختی اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے گناہ دنیا میں مٹ جاویں اور وہ اللہ کے پاس پاک اور صاف ہو کر جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ لَبَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ وَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی وفات میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوئی (یعنی میں آپ کو دیکھ رہی تھی) اب میں کسی کے لیے موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی، جب سے میں نے حضور صلعم کو دیکھا۔ ف ا

۱۰۳۵- اَلْمَوْتُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

پیر کے دن مرنا

۱۸۳۴- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَۃٍ نَظَرْتُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَشْفُ السِّتَارَۃِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرَادَ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّرْتَدَّ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ امْکُثُوْا وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَذٰلِکَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے میں نے آخری بار حضورؐ کو دیکھا جب آپؐ نے پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابوبکر رضہ نے چاہا پیچھے ہٹنا، آپؐ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال لیا پھر اسی روز آخیر دن میں آپ کا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا۔

۱۰۳۶- اَلْمَوْتُ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ

وطن کے سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت

۱۸۳۵ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُّلِدَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَّوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو مدینہ کی پیدائش تھا مدینے میں مرا حضورؐ نے اس پر نماز پڑھی، پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا، لوگوں نے عرض کیا کیوں یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا آدمی جب سوا اپنے وطن کے اور کہیں مرتا ہے تو اس کو جنت میں زمین دی جاتی ہے پیدائش کی جگہ سے لے کر اس کے اخیر پاؤں کے نشان تک (یعنی مرنے کی جگہ تک۔ ف ۲

بَابُ مَا یُلْقَی بِہِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْکَرَامَۃِ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِہٖ

مرنے کے وقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے؟

ف ۱- کہ آپ پر موت کی سختی بہت ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ترقی درجات اور مغفرت ذنوب کی ہے ف ۲: اس حدیث سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی، جب وہ برے کام کے لیے نہ ہو بلکہ جہاد کے لیے ہو یا معاش پیدا کرنے کے لیے ہو۔

١٨٣٦- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَاِذَا قَالَ اَمَا اَتَاكُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تجھ سے راضی ہے اللہ کی رحمت کی طرف اور اس کے رزق کی طرف اور اپنے پروردگار کی طرف، جو غصے نہیں ہے (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبودار مشک، اور ہاتھوں ہاتھ فرشتے اس کو اٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لے جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کیا خوشبو ہے یہ جو زمین سے آئی، پھر اس کو لاتے ہیں اور مومنوں کی روحوں کے پاس وہ خوش ہوتی ہیں اس سے زیادہ جو تم کو کسی گئے ہوئے شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اس سے پوچھتے ہیں فلاں شخص (یعنی جس کو وہ دنیا میں چھوڑ گئے تھے) اب کیسے کام کرتا ہے؟ پھر روحیں کہتی ہیں ابھی ٹھیرو چھوڑ دو اس کو یہ دنیا کے غم میں تھا، یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں آیا؟ (وہ تو مر گیا تھا) روحیں کہتی ہیں وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور جب کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل تو اللہ سے ناراض ہے اور تجھ سے اللہ ناراض ہے اللہ کے عذاب کی طرف۔ پھر وہ نکلتی ہے جیسے سخت مردار کی بدبو یہاں تک کہ زمین کے دروازے پر لاتے ہیں (جو اوپر ہے جہاں سے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا نیچے ہے اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیا بدبو ہے پھر لے جاتے ہیں اس کو کافروں کی روحوں میں۔

١٠٣٨- فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے

١٨٣٧- اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِيْ زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ شُرَیْحٌ فَاَتَیْتُ عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَلٰكِنْ لَیْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ یَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ بِالَّذِیْ تَذْهَبُ اِلَیْهِ وَلٰكِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضور ص نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ اس سے ملنا چاہے گا، اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے۔ شریح نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور عرض کیا اے ام المؤمنین ابوہریرہ نے حضور سے ایک حدیث بیان کی ہے، اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہو جائیں گے انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا حضور ص نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو برا جانے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے لیکن ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ رض نے کہا بے شک یہ حضور ص نے فرمایا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب بینائی بند ہو جائے اور چھاتی میں دم آ جائے اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہو جائیں اس وقت جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا نہ چاہے گا (یعنی جب موت قریب ہوتی ہے اس وقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کے لیے، اور کافر بہت ڈرتا اور گھبراتا ہے۔

۱۸۳۸- قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِیْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی میرا بندہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں بھی اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہے میں بھی اس سے ملنا برا جانتا ہوں۔

۱۸۳۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یُحَدِّثُ۔

عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

حضرت عبادہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملنے کو برا جانے گا اللہ بھی اس سے ملنے کو برا جانے گا۔

۱۸۴۰- اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

ابنِ مَالِكٍ۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۸۴۱۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ ح وَاَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَزَادَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرَاهِیَةُ لِقَاءِ اللّٰہِ کَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ کُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِہٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰہِ وَمَغْفِرَتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہے موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم میں سے برا جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ مرتے وقت ہے، جب مرتے وقت کسی کو خوشخبری دی جاتی ہے اللہ کی رحمت اور مغفرت کے ساتھ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے۔

۱۰۳۹۔ تَقْبِیْلُ الْمَیِّتِ

میت کو بوسہ دینا

۱۸۴۲۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَیِّتٌ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ نے بوسہ دیا حضورؐ کی آنکھوں کے بیچ میں اور آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

۱۸۴۳۔ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی ابْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَیِّتٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابوبکر نے بوسہ دیا حضورؐ کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

۱۸۴۴۔ اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ اَقْبَلَ عَلٰی فَرَسٍ مِنْ مَسْکَنِہٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰی نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضہ ایک گھوڑے پر آئے اپنے مکان سے جو سنح میں تھا (ایک موضع کا نام ہے

فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا۔

مدینہ میں) یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں گئے، اور کسی سے بات نہیں کی، اور حضرت عائشہ رضہ کے حجرے میں گئے، اس وقت حضورؐ کو ایک مخطط (یعنی لکیروں دار جس میں سرخ یا سیاہ لکیریں تھیں) چادر سے ڈھانپ دیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکرؓ نے آپ کا منہ کھولا اور جھک پڑے آپ پر، اور بوسہ دیا، اور رونے لگے، پھر کہا فدا ہوں آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دوبار نہ مارے گا۔ ف ا۔

۱۰۲۰۔ تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میّت کو ڈھانپ دینا

۱۸۴۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا هٰذِهِ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَا تَبْكِيْ اَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافروں نے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا (یعنی ان کے کان ناک کاٹ ڈالے تھے) تو سامنے رکھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان پر ایک کپڑا اڑھایا ہوا تھا، میں نے قصد کیا کھولنے کا، لوگوں نے مجھے منع کیا (اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے باپ کو اس حال میں دیکھ کر زیادہ بےقرار نہ ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ اٹھائے گئے جب ان کو اٹھایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی، آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن، آپؐ نے فرمایا مت رو یا کیوں روتی ہے فرشتے، اپنے پروں سے اس پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ اٹھایا گیا۔

۱۰۲۱۔ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونا کیسا ہے؟

۱۸۴۶۔ اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيْرَةٌ فَاَخَذَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی، آپؐ نے اس کو اٹھا کر

ف ا۔ یعنی اب اس کے بعد آپ کو موت نہیں ہے، بلکہ ہمیشہ حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی رحمت اور عنایت اور الطاف میں آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے جنت میں (ف) لیکن جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ ہو چکی۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمها الى صدره ثم وضع يده عليها فقبضت وهي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فبكت ام ايمن فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أتبكين ورسول الله صلى الله عليه وسلم عندك فقالت مالي لا أبكي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يبكي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لست أبكي ولكنها رحمة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن بخير على كل حال تنزع نفسه من بين جنبيه وهو يحمد الله عز وجل

لپنے سینے سے لگایا پھر دونوں ہاتھ اپنے اس پر رکھ دیے، وہ مر گئی آپ کے سامنے ام ایمن رونے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں، ام ایمن نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں، آپ نے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا، اللہ کا رحم ہے بندے پر) پھر آپ نے فرمایا، مسلمان کی ہر حال میں بہتری ہے، اس کی جان نکلتی ہے پسلیوں سے لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۸۴۷- أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال أنبأنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن ثابت عن أنس أن فاطمة رضي الله عنها بكت على رسول الله صلى الله عليه وسلم حين مات فقالت يا أبتاه من ربه ما أدناه يا أبتاه إلى جبريل ننعاه يا أبتاه جنة الفردوس مأواه۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ پر روئیں اور کہنے لگیں اے باپ میرے تم اپنے پروردگار سے نزدیک ہو گئے، اے باپ میں تمہارے مرنے کی خبر جبرئیل کو پہنچاتی ہوں اے باپ تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔

۱۸۴۸- أخبرنا عمرو بن يزيد قال حدثنا بهز بن أسد قال حدثنا شعبة عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه أن أباه قتل يوم أحد قال فجعلت أكشف عن وجهه وأبكي والناس ينهوني ورسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينهاني وجعلت عمتي تبكيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبكيه ما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفعتموه۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میرے باپ احد کی لڑائی میں مارے گئے تو میں ان کا منہ کھولتا، اور روتا، لوگ مجھے منع کرتے اور حضور صلعم نے مجھے منع نہ کیا اور روتے لگی پھپی میری پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مت رو اس پر برابر فرشتے اس پر اپنے بازوؤں سے سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

۱۰۳۲- النهي عن البكاء

کون سا رونا منع ہے؟

۱۸۴۹- أخبرنا عتبة بن عبد الله بن عتبة قال قرأت على مالك عن عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك أن عتيك بن الحارث وهو جد عبد الله بن عبد الله أبو أمه أخبره أن جابر بن عتيك أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم جاء يعود عبد الله بن ثابت فوجده قد غلب عليه فصاح به فلم يجبه فاسترجع رسول الله صلى الله

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئے تو دیکھا بیماری ان پر غالب ہے آپ نے ان کو زور سے پکارا، انہوں نے جواب نہ دیا، آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَتْ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِقِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ

اور فرمایا ہم مغلوب ہو گئے تم پر اے ابوالربیع! (ابوالربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت کی یعنی تقدیر ہمارے ارادے پر غالب ہو گئی، ہم تو تمہاری زندگی چاہتے ہیں لیکن تقدیر میں موت ہے) یہ سن کر عورتوں نے چیخ ماری، اور رونے لگیں ابن عتیک ان کو چپ کرانے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے ان کو، جب واجب ہو جائے اس وقت کوئی نہ روئے، لوگوں نے عرض کیا واجب ہونا کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا مرجانا، ان کی بیٹی نے کہا مجھے امید تھی تم شہید ہو گے اس لیے کہ تم سب سامان جہاد کا تیار کر چکے تھے حضورؐ نے فرمایا اللہ نے ان کو ثواب دیا ان کی نیت کے موافق، تم شہادت کس کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ کی راہ میں مارے جانے کو حضورؐ نے فرمایا شہادت سات طرح سے ہوتی ہے سوا قتل فی سبیل اللہ کے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے، جو شخص پیٹ کے عارضے سے مرے وہ شہید ہے، جو شخص ڈوب کر مرے وہ شہید ہے، جو عمارت میں دب کر مر گئے وہ شہید ہے، جو ذات الجنب کے عارضے سے مرے وہ شہید ہے، جو جل کر مرے وہ شہید ہے، جو عورت جننے میں مرے وہ شہید ہے، یا جننے کے بعد مرے۔

١٨٥٠- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ-

عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِيرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر آئی (غزوہ موتہ میں جو ۸ھ میں واقع ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور رنج آپ کو معلوم ہوتا تھا، میں دیکھ رہی تھی دروازہ کے سوراخ سے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا جعفرؓ کی عورتیں روتی ہیں، آپ نے فرمایا جا ان کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپ نے فرمایا جا اور ان کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپ نے فرمایا جا ان کے منہ میں مٹی ڈال حضرت عائشہ نے

فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَ الْاَبْعَدِ اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ

کہا میں بولی اس کی ناک کو اللہ مٹی لگا دے (یعنی وہ جو خدا کی رحمت سے دور ہے) قسم خدا کی تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور تو کرنے والا نہیں۔ ف ۱

۱۸۵۱- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے۔

۱۸۵۲- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن سیرین سے روایت ہے عمران بن حصین کے پاس ذکر ہوا مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے عمران نے کہا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ف ۲

۱۸۵۳- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔ ترجمہ گزر چکا۔

۱۰۴۳- اَلنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے؟ یعنی مردے پر چلا کر رونا اور اس کے اوصاف بیان کرنا

۱۸۵۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوْحُوْا عَلَیَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مجھ پر نوحہ مت کرنا اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا۔

۱۸۵۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے جب عورتوں

ف ۱ - یعنی کسی طرح باز نہیں آتا، بار بار آکر کہتا ہے۔ پھر جو آپ کہتے ہیں اس کو بجا نہیں لاتا، چاہیئے ڈانٹ ڈپٹ کر عورتوں کو چپ کراتا وہ تجھ سے نہیں ہوسکتا اور شاید وہ عورتیں چلا کر روتی ہوں گی اس لیے آپ نے منع فرمایا۔ پھر تیسری بار فرمایا ان کے منہ میں مٹی ڈال یعنی زور سے ان کو منع کر چلانے سے۔

ف ۲ - حضرت عائشہ رضنے کہا یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص تھا ایک واقعہ کے واسطے یعنی ایک یہودی عورت کے وارث اس پر رو رہے تھے، آپ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَّا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ۔

سے بیعت لی تو اقرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی عورتوں نے ہماری مدد کی ہے جاہلیت کے زمانے میں (یعنی رونے پیٹنے میں شریک ہوئی ہیں) ہم بھی ان کی مدد کریں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام میں نہیں ہو سکتی۔

۱۸۵۶- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مردہ کو عذاب ہوتا ہے قبر میں جب لوگ اس پر نوحہ کرتے ہیں۔

۱۸۵۷- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَانَا مَنْصُوْرٌ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مَّاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ اَهْلُهٗ عَلَيْهِ هٰهُنَا لَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ اَنْتَ۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مردے کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ملک کا نام ہے ایران میں) میں مرے اور اس کے گھر والے یہاں اس پر نوحہ کریں تو اس کو عذاب ہوگا اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یہی جواب ہے اس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لائے۔)

۱۸۵۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا انہوں نے کہا بھول گئے حضرت عبداللہ بن عمر اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں پھر اس آیت کو پڑھا۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ ف

حاشیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۱۸۵۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ.

عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ.

حضرت عائشہ رضہ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضہ کہتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابوعبدالرحمٰن پر (کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے۔ اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے جس کے لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا وہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّهُ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ.

عَائِشَةُ رضي إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب دیتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے۔

۱۸۶۱- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ.

ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ رضي يَقُولُ لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا صُهَيْبٌ

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے جب ام ابان مر گئیں تو میں لوگوں کے ساتھ موجود تھا اور عبداللہ بن عمر رضہ اور عبداللہ بن عباسؓ کے بیچ میں بیٹھا تھا، عورتیں رو رہی تھیں، عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا تم ان کو منع نہیں کرتے رونے سے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے۔ ابن عباسؓ نے کہا عمر رضہ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔ ایک بار میں عمرؓ کے ساتھ نکلا جب بیداء (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینہ کے) میں پہنچے تو کچھ سواروں کو درخت کے تلے دیکھا۔ مجھ سے کہا دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں گیا دیکھا تو صہیب اور

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف: یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اوروں کے رونے سے مردے پر عذاب ہو جواب یہ ہے کہ مردے کا قصور اس کے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ وہ جانتا تھا اپنے گھر والوں کی جہالت کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا چلا کر نہ رونا۔

وَاَهْلَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ اُصِيْبَ عُمَرُ فَجَعَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ عِنْدَهُ يَقُوْلُ وَا اُخَيَّاهُ وَا اُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ لَمَا يَشْفِيْكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

ان کے گھر والے ہیں حضرت عمر رض نے کہا میرے پاس سے آؤ صہیب کو۔ جب ہم مدینے میں پہنچے تو حضرت عمر رض زخمی کئے گئے (یعنی ابو لولو ملعون نے آپ کو مارا) صہیب ان کے پاس رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی۔ عمر رض نے کہا مت روؤ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا میں نے یہ حضرت عائشہ رض سے بیان کیا، انھوں نے کہا قسم خدا کی تم یہ حدیث جھوٹوں اور جھٹلانے والوں سے روایت نہیں کرتے (یعنی جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے ہیں) لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے جس سے تمہاری تسکین ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر کو عذاب زیادہ کرے گا اس کے گھر والوں کے رونے سے۔ ف[۱]

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

مردے پر رونے کی اجازت

۱۸۶۲- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضور ص کی آل میں سے ایک شخص مر گیا (یعنی حضرت زینب آپ کی صاحبزادی) عورتیں جمع ہو کر رونے لگیں حضرت عمر رض کھڑے ہوئے اور منع کرنے لگے اور ہانکنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دے اے عمر! اس لئے کہ آنکھ رونے والی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ مرنے کا نزدیک ہے ف[۲]

۱۰۲۵- دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی طرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے

ف[۱]: مگر اس صورت میں بھی آیت کی مخالفت باقی رہے گی اور شاید مراد وہ کافر ہو جو اپنے اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جائے۔

ف[۲]: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی رونے کی اس لیے کہ وہ آہستہ روتی تھیں، اور اگر نہ روتیں تو دل کا بخار آنکھوں سے باہر نہ نکلتا اور ایک مرض پیدا کرتا۔

۱۸۶۳- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ ح اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِیَّةِ وَاللَّفْظُ لِعَلِیٍّ وَقَالَ الْحَسَنُ بِدَعْوٰی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمان نہیں ہے) وہ شخص جو گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے (یعنی میت پر نوحہ کرے)

۱۰۲۶- اَلسَّلْقُ

چلا کر رونا منع ہے

۱۸۶۴- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ رض قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَبَکَوْا عَلَیْهِ فَقَالَ اَبْرَءُ اِلَیْکُمْ کَمَا بَرِئَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ۔

حضرت صفوان بن محرز رض سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری بے ہوش ہوگئے لوگ رونے لگے، انہوں نے کہا میں بری ہوتا ہوں تم سے (یعنی تم کو نصیحت کہہ دیتا ہوں) جیسے بری ہوئے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے نہیں ہے جو سر منڈائے (یعنی مصیبت میں ہندوؤں کی طرح اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روئے۔

۱۰۲۷- ضَرْبُ الْخُدُوْدِ

گالوں پر مارنا منع ہے

۱۸۶۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ زُبَیْدٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو گالوں کو مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے۔

۱۰۲۸- اَلْحَلْقُ

سر منڈانا مصیبت میں منع ہے

۱۸۶۶- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَیْسٍ عَنْ اَبِیْ صَخْرَةَ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَبِیْ بُرْدَةَ رض قَالَا لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسٰی اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ تَصِیْحُ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور حضرت ابو بردہ سے روایت ہے جب حضرت ابو موسیٰ اشعری کی بیماری سخت ہوئی تو ان کی عورت

ثم لا فافاق فقال الا اخبرك اني بريء ممن بريء منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا وكان يحدثهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا بريء ممن حلق وخرق وسلق۔

آئی چلاتی ہوئی۔ ابو موسیٰ ہوش میں آئے اور کہا میں بیزار ہوں اس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے دونوں نے کہا ابو موسیٰ ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا میں بیزار ہوں اس شخص سے جو سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روئے۔

١٠٢٩ شق الجيوب — گریبان پھاڑنا منع ہے

١٨٦٧- اخبرنا اسحق بن منصور قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفيان عن زبيد عن ابراهيم عن مسروق۔

عن عبد الله رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح چلائے حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے

١٨٦٨- اخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن يزيد بن اوس۔

عن ابي موسى انه اغمي عليه فبكت ام ولد له فلما افاق قال لها اما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناها فقالت قال ليس منا من سلق وحلق وخرق

وہ بے ہوش گئے ان کی لونڈی ام ولد (یعنی بچے کی ماں) رونے لگی، جب ان کو ہوش آیا تو کہنے لگے کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو حضورؐ نے فرمایا، ہم نے ان سے پوچھا کیا فرمایا؟ وہ بولے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلائے اور سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے۔

١٨٦٩- اخبرنا عبدة بن عبد الله قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا اسرائيل عن منصور عن يزيد بن اوس عن ام عبد الله امرأة ابي موسى۔

عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق وسلق وخرق

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو بال منڈائے یا چلائے یا کپڑے پھاڑے

١٨٧٠- اخبرنا هناد عن ابي معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن سهم بن منجاب۔

عن القرثع قال لما ثقل ابو موسى صاحت امرأته فقال اما علمت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثم سكتت فقيل لها بعد ذلك اي شيء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من حلق او سلق او خرق۔

حضرت قرثع سے روایت ہے جب ابو موسیٰ بہت بیمار ہوئے تو ان کی بی بی نے چیخ ماری، ابو موسیٰ نے کہا تو نہیں جانتی حضورؐ نے کیا فرمایا؟ وہ بولی ہاں کیوں نہیں جانتی! پھر چپ ہو گئی، لوگوں نے اس سے پوچھا کیا فرمایا حضورؐ نے؟ بولی تحقیق حضورؐ نے لعنت کی اس شخص پر جو بال منڈائے یا پکار کر چلائے یا کپڑے پھاڑے۔

۱۰۵۰ - اَلْاَمْرُ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ — مصیبت میں صبر کرنے کا اور خدا سے اجر مانگنے کا حکم

۱۸۷۱ - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی (حضرت زینبؓ) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنے کو ہے، آپ تشریف لایئے، آپ نے جواب میں کہلا بھیجا، اللہ کا مال ہے جو لے اور جو دے، اور ہر چیز کی مدت اس کے پاس مقرر ہے چاہیئے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا، انہوں نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا آپ تشریف لایئے اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور لوگ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اس کی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یارسول اللہ صلعم یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے اور اللہ انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں۔

۱۸۷۲ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ پہنچتے ہی ہو (اور رو پیٹ کر تو سب کو صبر آ جاتا ہے)

۱۸۷۳ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ وَهُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ قُرَّةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ اَتُحِبُّهُ فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَا تَاْتِيَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ۔

حضرت قرہ مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا، آپ نے اس سے پوچھا کیا تو اس کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا اللہ آپ کو چاہے جیسے میں اس کو چاہتا ہوں، پھر وہ لڑکا مرگیا، آپ نے اس کو نہ دیکھا، اس کے باپ سے پوچھا (معلوم ہوا مرگیا) آپ نے (اس کے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتا اس بات سے تو جس دروازے پر جنت کے جائے گا، اپنے بچے کو پائے گا، وہ

تیرے لیے کوشش کرے گا در دراز کوستے کی۔

۱۰۵۱ ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ — جو شخص صبر کرے اور خدا سے اجر چاہے اس کا ثواب

۱۸۷۴ - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَانَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ يُعَزِّيْهِ بِابْنٍ لَّهُ هَلَكَ وَذَكَرَ فِيْ كِتَابِهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو ایک خط لکھا ان کے بچے کی تعزیت میں جو مر گیا تھا، اور اس خط میں یہ لکھا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہیں ہوتا اپنے بندے مومن کے لیے کسی ثواب سے جب اس کے لڑکے کو لے جاتا ہے، اور وہ صبر کرتا ہے اور ثواب مانگتا ہے سوا جنت کے (یعنی جنت کے سوا دوسرے اجر سے راضی نہیں ہوتا)

۱۰۵۲ ثَوَابُ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهٖ — جس شخص کی تین اولادیں مر جائیں اس کا ثواب

۱۸۷۵ - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْاَةُ يَا لَيْتَنِيْ قُلْتُ وَاحِدًا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص تین اولادوں کے مرنے پر جو اس کے نطفے سے ہوں ثواب مانگے وہ جنت میں جائے گا، ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولی اور دو اولادوں کے مرنے پر؟ آپ نے فرمایا دو اولادوں کے مرنے پر عورت نے کہا کاش میں ایک ہی کہتی۔

۱۰۵۳ مَنْ يُّتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ — جس کی تین اولادیں مر جائیں

۱۸۷۶ - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کی تین اولادیں مر جائیں جوان ہونے سے پہلے مگر اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اپنی رحمت کے فضل سے۔

۱۸۷۷- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ.

أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلٰثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کے (یعنی باپ اور ماں کی) تین اولادیں مر جائیں جوانی سے پہلے تو اللہ ان دونوں کو بخشدے گا (اپنی رحمت کے فضل سے۔

۱۸۷۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کسی مسلمان کی تین اولادیں نہیں مرتیں پھر اس کو جہنم میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونے کے لیے اور وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان منکم الا وارد ھا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جائے۔

۱۸۷۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلٰثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ يُقَالُ لَهُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتّٰى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولادیں جوانی سے پہلے مر جائیں تو اللہ ان کو جنت میں لے جائے گا اپنی رحمت کے فضل سے پہلے اولادوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں جاؤ! وہ کہیں گی کہ ہم نہیں جانے جب تک ہمارے والدین نہ جائیں پھر کہا جائے گا جاؤ تم بھی اور تمہارے والدین بھی۔

۱۰۵۴- مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً

جو تین اولادیں آگے بھیج چکا ہو

۱۸۸۰- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا تَشْتَكِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلٰثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضورؐ کے پاس آئی ایک لڑکا لے کر جو بیمار تھا اور بولی حضورؐ میں اس کے مر جانے سے ڈرتی ہوں اور پہلے میرے تین لڑکے مر گئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مضبوط روک کر لی ہے جہنم کی آگ سے۔

بَابُ النَّعْيِ — موت کی خبر پہنچانا

۱۸۸۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل ان کی خبر آنے کے تو جب خبر دی تو آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں (یعنی آنسو نکل رہے تھے رنج سے)

۱۸۸۲- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ۔

اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس روز وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کے لیے۔

۱۸۸۳- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَّا نَظُنُّ اَنَّهٗ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيْبَتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم حضورؐ کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہماری سمجھ میں آپ نے اس کو نہیں پہچانا، جب بیچ راستے میں پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ عورت آپ کے پاس آگئی اس وقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا ہیں آپ کی صاحبزادی۔ حضورؐ نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں؟ انہوں نے کہا میں اس میت کے گھر والوں کے پاس گئی تھی ان پر رحمت کی دعا کی اور ان کی مصیبت کی تعزیت کی، حضورؐ نے فرمایا تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟ انہوں نے کہا اللہ کی پناہ میں قبرستان تک کیوں جاتی اور آپ سے سن چکی تھی جو آپ نے فرمایا تھا اس باب میں، آپ نے فرمایا اگر تو ان کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی، یہاں

تک کہ تمہارے باپ کے دادا (یعنی عبدالمطلب) نہ دیکھتے (اور وہ تو کبھی نہ دیکھیں گے اس لیے کہ ان کی موت کفر پر ہوئی ہے پھر تو بھی نہ دیکھے گی۔ ف۔

۱۰۵۶ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ — میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا

۱۸۸۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ

اُمَّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے کہ حضورؐ ہمارے پاس آئے جب آپ کی بیٹی (زینبؓ) نے انتقال کیا، آپ نے فرمایا ان کو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو (یعنی جب تک خوب طہارت ہو) پانی اور بیری کے سے اور اخیر کے غسل میں تھوڑا کافور ملا دو جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے خبر کی آپ نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو (یعنی کفن کے نیچے برکت کے لیے۔)

۱۰۵۷ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيْمِ — گرم پانی سے غسل کرنا

۱۸۸۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ مَوْلٰى اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ۔

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِيْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِيْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ۔

حضرت ام قیسؓ سے روایت ہے میرا بیٹا مر گیا میں اس پر رونے لگی تو میں نے اس شخص سے کہا جو غسل دیتا تھا۔ مت غسل دے میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے، مت مار اس کو، یہ سن کر عکاشہ بن محصن حضورؐ کے پاس گئے اور آپس میں بیان کیا قول ام قیس کا، آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کیا کہا ام قیس نے دراز ہو عمر اس کی، پھر نہیں جانتے ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی جتنی ام قیس کی ہوئی (بوجہ دعا دینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے۔)

۱۰۵۸ غُسْلُ رَاْسِ الْمَيِّتِ — میت کے سر کو دھونا

۱۸۸۶- اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا منع ہے۔

حَفْصَةُ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ ان عورتوں نے حضور کی صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیوں پر تقسیم کیا میں نے کہا بالوں کو کھول کر تین چوٹیاں کر دیں، انہوں نے کہا ہاں!

غُسْلُ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے وضو کے مقامات کو پہلے دھونا

۱۸۸۷- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ حضور نے اپنی بیٹی کے غسل میں فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۱۰۶۰- غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا

میت کو طاق بار غسل دینا

۱۸۸۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرِ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلٰثَ قُرُوْنٍ وَاَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا۔

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ حضور کی ایک صاحبزادی مر گئیں آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا ان کو غسل دو پانی اور بیری سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب سمجھو اور اخیر میں تھوڑا سا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر کر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنی تہبند ہماری طرف پھینک دی اور فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو اور بال ان کے تین چوٹیاں کر کے لٹکا دیں ہم نے ان کی پیٹھ کی طرف۔

۱۰۶۱- غُسْلُ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

میت کو پانچ مرتبہ سے زیادہ نہلانا!

۱۸۸۹- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ حضور کی بیٹی نے انتقال کیا آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اس کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے اور اخیر میں کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو، جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا اور

فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

فرمایا یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ۱۰۶۲

میت کو سات سے زیادہ بار غسل دینا

۱۸۹۰- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپ نے حکم کیا ان کو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو مگر طاق بار، فرمایا ہاں اور اخیر میں کافور یا کوئی چیز کافور جیسی شریک کرو، جب غسل دے چکو تو مجھے خبر کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ.

۱۸۹۲- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اِخْوَتِهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

اَلْكَافُوْرُ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ۱۰۶۳

میت کے غسل میں کافور شریک کرنا

۱۸۹۳- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ اَوْ قَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ اَوْ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ.

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے ان کی صاحبزادی کو آپ نے فرمایا، غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو، جب غسل دے چکو تو مجھے بھی اطلاع کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ ان کو اڑھا دو حفصہ نے کہا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں، ایک روایت میں ہے وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔ یعنی ہم [illegible] کے سر کی

۱۸۹۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۸۹۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۰۶۴- اَلْاِشْعَارُ
اندر ایک کپڑا لپیٹنا

۱۸۹۶- اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ تَمِيْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَّهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ (ای محمد بن سیرین) عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَيُّ بَنَاتِهٖ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهٗ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ اَتُؤَزَّرُ بِهٖ قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ الْفُفْنَهَا فِيْهِ۔

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ ایک انصاری عورت تھی وہ آئی جلدی کرتی ہوئی (بصرے میں) اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے لیکن نہ پایا اس کو (وہ مرگیا) یا چلا گیا، تو اسی عورت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپ کی صاحبزادی کو آپ نے فرمایا غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا تہہ بند پھینکا اور فرمایا یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا میں نہیں جانتا کون سی صاحبزادی آنحضرتؐ کی تھیں میں نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے، کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ انہوں نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا۔ آپ نے کفن کے اندر تبرک کے لیے لپٹوا دیا۔)

۱۸۹۷- اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے انتقال کیا تو آپ نے فرمایا ان کو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور بیری اور پانی سے وضو اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر کرو ہم نے خبر دی آپ کو آپ نے اپنا تہہ بند پھینکا اور فرمایا یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو۔

۱۰۶۵- اَلْاَمْرُ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ
کفن اچھا دینے کا حکم

۱۸۹۸- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَاتَ فَقُبِرَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مر گیا تھا اور رات ہی

لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الْإِنْسَانُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ.

کو دفن کیا گیا ایک سڑیل (ناقص) کفن میں۔ آپ نے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لیے کہ لوگ کم آئیں گے نماز کو یا کفن کا عیب چھپانے کے لیے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث ہو تو کفن اس کو اچھا دے فا

۱۰۶۶- أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ
کون سا کفن بہتر ہے

۱۸۹۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

حضرت سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو

۱۰۶۷- كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دیے گئے

۱۹۰۰- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ بِيضٍ.

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضور کفن دیے گئے سحول (ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں) کے تین سفید کپڑوں میں۔

۱۹۰۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے تین سفید کپڑوں دیئے جن قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

۱۹۰۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ.

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور کفن دیے گئے یمن کے تین کپڑوں میں جو روئی کے تھے نہ ان میں کرتہ تھا نہ عمامہ۔ پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی یمن کی انہوں نے کہا یمن کی چادر آئی تھی لیکن لوگوں نے اس کو پھیر دیا اور آپ کے کفن میں نہیں دی۔ ف۲

۱۰۶۸- الْقَمِيصُ فِي الْكَفَنِ
کفن میں قمیص ہونا

۱۹۰۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ.

ف۱ یعنی صاف اور پورا پاک سنت کے موافق نہ اس میں اسراف کرے نہ کمی بلکہ جیسا وہ زندگی میں پہنتا تھا اسی کپڑے کا دے۔ ف۲ بلکہ ایک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتّٰى أُكَفِّنَهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ ثُمَّ قَالَ فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی (منافق) مرگیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے اپنا کرتہ دیجئے تاکہ میں اس کا کفن دوں اپنے باپ کو اور آپ اس پر نماز پڑھیے اور بخشش مانگیے اس کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اس کو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو (غسل و کفن سے) تو مجھے خبر کرو میں نماز پڑھوں گا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر آپ کو کھینچا اور کہا اللہ نے آپ کو منع کیا ہے منافقوں پر نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا مجھے اختیار دیا ہے کہ ان کے لیے بخشش مانگوں یا نہ مانگوں پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی، تب اللہ تعالیٰ نے (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے موافق) یہ آیت اتاری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ یعنی مت نماز پڑھ ان میں سے کسی پر کبھی جب وہ مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر۔ پھر آپ نے منافقوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دی۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

١٩٠٤ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ وُضِعَ فِي حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ لَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ کھڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا۔ آپ نے اس کو بٹھایا دو گھٹنوں پر پھر اپنا کرتا پہنایا اور تھوک اپنا اس پر ڈالا۔ ف۔

١٩٠٥- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے انصار نے ایک کرتا ان کے پہننے کے لیے ڈھونڈھا تو نہیں ملا مگر عبداللہ بن ابی کا کرتا ٹھیک آیا وہی ان کو پہنا دیا۔

١٩٠٦- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ حَدَّثَنَا۔

خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اللہ کے واسطے تو ثابت ہو گیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم میں سے گیا اور اس نے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا (بلکہ سب آخرت میں رہا) ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو مارے گئے احد کے روز اور ان کے کفن کے لیے ہم نے

ازار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنت ہیں اور عمامہ اور قمیص خلاف سنت ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قمیص اور عمامہ مستحب ہے ۔۔۔

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

کچھ نہ پایا مگر ایک کملی جب اس کو ہم ان کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو ان کا سر چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے) ڈال دو اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے جس کے پھل پکتے اور وہ ان کو چنتا ہے (یعنی باغات رکھتا ہے۔)

۱۰۶۹- كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

جب محرم مرجائے تو اس کو کفن کیونکر دیں؟

۱۹۰۷- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو غسل دو اس کے دو کپڑوں میں جن میں اس نے احرام باندھا تھا اور غسل دو اس کو پانی اور بیری سے اور کفن دو اسکو اسی دو کپڑوں میں اور خوشبو مت لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو وہ قیامت میں احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔

۱۰۷۰- الْمِسْكُ

مشک کا بیان

۱۹۰۸- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ الْمِسْكُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خوشبو تمہاری مشک ہے۔

۱۹۰۹- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے مثل (دوسری حدیث)

۱۰۷۱- الْإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کی خبر کرنا

۱۹۱۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی آپ

ف: شاید یہ دوسرا کرتا ہوگا کیونکہ پہلا کرتا تو آپ دے چکے تھے۔ یہ اس کرنے کا عوض تھا جو اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دیا تھا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا فَقَالَ أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور ان کا حال پوچھتے تھے۔ آپ نے فرمایا جب یہ مر جائے تو مجھے خبر کرنا وہ مرگئی (اس کا جنازہ رات کو نکلا لوگوں نے رات کو آپ کا جگانا نامناسب جانا) اور اس کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے خبر کرنا۔ لوگوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم! (بے شک آپ نے حکم دیا تھا لیکن) ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات میں پھر نکلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تک صف جمائی لوگوں کی اس کی قبر پر اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۰۷۲۔ اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ — جنازے کو جلدی لے چلنا

۱۹۱۱۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوءَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَتِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے لے چلو مجھ کو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیے جاتے ہو مجھ کو۔

۱۹۱۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَتِي إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اٹھاتے ہیں اپنی گردنوں پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو لے چلو اور جو نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیے جاتے ہو ہر ایک سننے والا اس کی آواز سنتا ہے سوا آدمی کے اگر آدمی سنے تو بے ہوش ہو جائے۔

۱۹۱۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو اگر نیک ہے تو اس کو نیکی کی طرف لیے جاتے ہو اور جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی گردنوں سے اتارنا چاہیے۔

١٩١٤- أخبرنا سويد قال حدثنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال حدثني أبو أمامة بن سهل أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسرعوا بالجنازة فإن كانت صالحة قدمتموها إلى الخير وإن كانت غير ذلك كانت شرا تضعونه عن رقابكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو اگر نیک ہے تو اس کو نیکی کی طرف لیے جاتے ہو اور جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی گردنوں سے اتارنا چاہیے۔

١٩١٥- أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا خالد قال أنبأنا عيينة بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن يونس قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من أهل عبد الرحمن ومواليهم يستقبلون السرير ويمشون على أعقابهم ويقولون رويدا رويدا بارك الله فيكم فكانوا يدبون دبيبا حتى إذا كنا ببعض طريق المربد لحقنا أبو بكرة على بغلة فلما رأى الذين يصنعون حمل عليهم ببغلته وأهوى إليهم بالسوط وقال خلوا فوالذي أكرم وجه أبي القاسم صلى الله عليه وسلم لقد رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنا لنكاد نرمل بها رملا فانبسط القوم۔

حضرت عبدالرحمن بن یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ساتھ تھا اور زیادہ آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمن کے عزیزوں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا، اپنی ایڑیوں پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دے اللہ تم کو تو وہ آہستہ چل رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم مربد کے راستے میں تھے تو ابوبکرہ اپنے خچر پر سوار ملے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو خچر کو ادھر لے گئے اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا ہٹو قسم اس کی ذات کی جس نے عزت دی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے دیکھا ہے تا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب دوڑنے کے جنازے کو لے چلتے۔ یہ سن کر لوگ خوش ہو گئے۔

١٩١٦- أخبرنا علي بن حجر عن إسماعيل وهشيم عن عيينة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكرة قال لقد رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وإنا لنكاد نرمل بها رملا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازے میں۔ ف،

١٩١٧- أخبرنا يحيى بن درست قال حدثنا أبو إسماعيل عن يحيى أن أبا سلمة حدثه عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا مرت بكم جنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازہ کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۰۷۳- الأمر بالقيام للجنازة

جنازے کے واسطے کھڑے ہونے کا حکم

ف: رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی چلنے قریب دوڑنے کے۔

۱۹۱۸ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جنازہ کو دیکھے مگر اس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے ۔

۱۹۱۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو حتی کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

۱۹۲۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے ۔

۱۹۲۱ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں جب تک وہ زمین پر نہ رکھا جائے ۔

۱۹۲۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ح وَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ عَمْرٌو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ لیکر آئے آپ کھڑے ہو گئے ۔ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ کے سامنے سے ایک جنازہ نکلا آپ کھڑے ہو گئے ۔

۱۹۲۳ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ

يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهُ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى نَفَذَتْ

حضرت یزید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا۔

اَلْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِيْنَ — مشرکوں کے جنازے کیلیے کھڑا ہونا

۱۹۲۴- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں تھے ان پر ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے، لوگوں نے کہا یہ بھی ایک زمین کا رہنے والا ہے (پھر کھڑے کیوں ہوتے ہو؟) انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا، آپ کھڑے ہو گئے، لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا، انھوں نے کہا کیا یہ روح نہیں ہے؟۔

۱۹۲۵- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ وَاَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا موت ایک قسم کی ہیبت ہے۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ!

۱۰۷۵- اَلرُّخْصَةُ فِیْ تَرْكِ الْقِيَامِ — جنازے کے لیے کھڑا نہ ہونا

۱۹۲۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ۔

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِیٍّ فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِیٌّ مَا هٰذَا قَالُوْا اَمْرُ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے پاس تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے حضرت علیؓ نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے تو وہ حکم موقوف ہو گیا۔

۱۹۲۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ۔

عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِیٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا۔ حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ کے سامنے۔ تو حسنؓ کھڑے ہو گئے اور ابن عباسؓ نہیں کھڑے ہوئے حسنؓ نے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباس نے

ف اہل الارض سے مراد اہل الذمہ ہیں جو غیر مسلم ہوں اور اسلامی حکومت کو خراج ادا کرتے ہوں۔

کہاں پھر بیٹھنے لگے (یعنی پھر اس کے بعد جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۹۲۸- اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَانَا مَنْصُوْرٌ۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ مُرَّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نہیں کھڑے ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیے نہیں کھڑے ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

۱۹۲۹- اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ۔

عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِیْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ؟ قَالَ لَهُ الَّذِیْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ

حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھے رہے جو کھڑے ہوئے تھے انھوں نے کہا (دوسرے سے) کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے؟

۱۹۳۰- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَامَ۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستہ میں بیٹھے تھے۔ آپ کو برا معلوم ہوا سر کے اوپر سے یہودی کا جنازہ جانا لہٰذا آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۳۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ۔

جَابِرًا یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے :

۱۹۳۲- اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَیْضًا اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ۔

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

کھڑے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کیلیے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا (یعنی دور نکل گیا)

۱۹۳۳- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَانَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ یہودی کا ہے آپنے فرمایا ہم فرشتوں کیلیے کھڑے ہوئے۔

۱۰۷۶ اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

مومن کا موت سے آرام پانا

۱۹۳۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوا مَا الْمُسْتَرِيحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ نے فرمایا آرام والا ہے یا آرام دینے والا۔ صحابہؓ نے کہا اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مسلمان بندہ (جب مر جاتا ہے) تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب مر جاتا ہے تو اس سے بندے اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں (کیونکہ وہ ستاتا تھا بندوں کو اور اجاڑتا تھا بستیوں کو اور کاٹتا تھا درختوں کو اور مارتا تھا جانوروں کو ناحق)

۱۹۳۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ.

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا مومن (یعنی نیک بندہ گناہوں سے پاک) جب مر جاتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور صدموں اور رنجوں سے آرام پاتا ہے اور فاجر (یعنی گنہگار ظالم یا فاجر) جب مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے جاتا ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ

مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ.

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ رضی فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (اچھا شخص تھا) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے۔ ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا

فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتُ وَجَبَتْ فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ۔

واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (اس سے کیا مراد ہے؟) آپ نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی) اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی، تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔

۱۹۳۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدُّهُ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَوْلُكَ الْأُولَى وَالْأُخْرَى وَجَبَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی کی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے آپ نے کیا فرمایا، پھر کیا فرمایا؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔

۱۹۳۸- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ۔

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِالْخَيْرِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ أَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْنَا أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ۔

حضرت ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا اور حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگوں نے اس کی برائی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی؟ اے امیر المؤمنین! آپ نے کہا میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے لیے چار آدمی بہتری کی گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں لیجائے گا۔ ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا تین ہی سہی! ہم نے کہا اگر دو آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا دو ہی سہی۔

۱۰۷۸ اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

مُردوں کا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے۔

۱۹۳۹- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ -

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا ذکر برائی سے ہوا آپ نے فرمایا اپنے مُردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

۱۰۷۹ اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

مُردوں کے بُرا کہنے کی ممانعت

۱۹۴۰- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مُردوں کو، وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

۱۹۴۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ عَمَلُهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردہ کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ایک اس کے عزیز و اقربا دوسرے اس کا مال تیسرے اسکے اعمال، پھر دو لوٹ آتی ہیں، یعنی عزیز و اقربا اور مال، اور ایک اس کے ساتھ رہتا ہے یعنی اس کا عمل۔

۱۹۴۲- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں ایک تو جب وہ بیمار ہو اسکے پوچھنے کو جائے دوسرے جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو، تیسرے جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، چوتھے جب وہ ملے تو اسکو سلام کرے، پانچویں جب وہ چھینکے تو اسکا جواب دے، چھٹے غائب اور حاضر میں اس کا خیر خواہ رہے۔

۱۰۸۰ اَلْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم

۱۹۴۳- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَأَنْبَأَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم کیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا، دوسرے چھینک کا جواب دینے کا تیسرے قسم پورا کرنیکا، چوتھے مظلوم کی مدد کرنیکا، پانچویں سلام کو جاری کرنیکا۔ چھٹے دعوت قبول کرنیکا، ساتویں جنازوں کے ساتھ جانے کا، اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور میاثر اور قسی اور استبرق اور دیبا و حریر کے پہننے سے۔ ف۱۔

۱۰۸۱ فَضْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اسکی فضیلت

۱۹۴۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ أَخِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطٌ وَمَنْ مَشَى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کیساتھ رہے نماز پڑھنے تک اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا، اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اسکو دو قیراط ثواب ملیگا۔ اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ (نہ دنیا کے قیراط کی طرح)

۱۹۴۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ فَإِنْ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور (دفن سے) فراغت تک ساتھ رہے اس کو دو قیراط برابر ثواب ہے، اگر اس سے قبل چلا آئے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے۔)

۱۰۸۲ مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

سوار آدمی جنازہ سے کہاں رہے؟

ف۱: میاثر جمع میثر کی۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا سرخ ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب طرف قس کے جو ایک موضع کا نام ہے اور استبرق اور حریر اور دیباسب ریشمی کپڑے مشہور ہیں۔)

۱۹۲۶- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخُوهُ الْمُغِيرَةُ جَمِيعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جاوے۔

۱۰۸۳- مَكَانُ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ — پیدل آدمی جنازہ کے ساتھ کہاں چلے؟

۱۹۲۷- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهِ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے۔ اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

۱۹۲۸- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۱۹۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَنْصُورٌ وَزِيَادٌ وَبَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ وَائِلٍ كُلُّهُمْ ذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

۱۰۸۴- اَلْأَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ — مردے پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی مر گیا اٹھو نماز پڑھو اس پر۔

فَصَلُّوا عَلَيْهِ۔

۱۰۸۵۔ اَلصَّلٰوۃُ عَلَى الصِّبْيَانِ — بچوں پر نماز پڑھنا

۱۹۵۱۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِّنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَّلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَغَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَّخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَّخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ انصار کا آیا نماز پڑھنے کو (یعنی اس کا جنازہ آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے کہا خوشی ہو اس کو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے جس نے کوئی برائی نہیں کی نہ برائی کے سن کو پہنچا آپ نے فرمایا اے عائشہؓ! اور کچھ کہتی ہے اللہ جل جلالہٗ نے جنت کو پیدا کیا اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (یعنی دنیا میں آنے سے پہلے ہی اللہ نے مقرر کر دیا ہے) کہ یہ جنتی ہے اور یہ دوزخی) اور جہنم کو پیدا کیا، اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (پس کیا معلوم ہے کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے)

۱۰۸۶۔ اَلصَّلٰوۃُ عَلَى الْاَطْفَالِ — بچوں پر نماز پڑھنا چاہیے۔

۱۹۵۲ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چلے اور لڑکے پر نماز پڑھی جائے۔

۱۰۸۷۔ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ — مشرکوں کی اولاد

۱۹۵۳۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے (یعنی اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے ان کو جنت میں لے جائے یا دوزخ میں۔

۱۹۵۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ طَاؤُسٍ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے (یعنی اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے ان کو جنت میں لے جائے یا دوزخ میں۔

۱۹۵۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکین کی اولاد کا حال آپ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

۱۹۵۶- اَخْبَرَنِي مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کے بارے میں آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

۱۰۸۸- اَلصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ — شہیدوں پر نماز پڑھنا چاہیے

۱۹۵۷- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ ابْنَ اَبِي عَمَّارٍ اَخْبَرَهُ۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ

حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ایمان لایا اور آپکے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوۂ غنم ہوا (یعنی جس لڑائی میں مسلمانوں کو بکریاں ہاتھ آئیں") تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کو تقسیم کیا اور اس کا بھی حصہ لگایا آپ کے اصحاب نے اسکا حصہ اس کو دیا وہ ان کے جانور سواری کے چرایا کرتا تھا جب اس کا حصہ دینے کو آئے تو اس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو دیا ہے اس نے لے

فَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ۔

لیا اور اس کو لے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ ہیں نے دیا ہے اس نے کہا میں اس لیے آپ کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس لیے کی ہے کہ میری اس جگہ پر اور حلق کو بتلایا تیر مارا جائے (یعنے لڑائی میں) پھر میں مروں اور جنت میں جاؤں ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کرے گا ، اللہ بھی تجھے سچا کرے گا ۔ (یعنی پورا کریگا) ۔ پھر لوگ تھوڑی دیر تک ٹھہرے بعد اس کے دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھے (اور لڑائی شروع ہوئی) لوگ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اٹھا کر اس کو تیر لگا تھا اسی جگہ جہاں اس نے بتلایا تھا ، آپ نے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اللہ کو اس نے سچ کیا (یعنے اللہ تعالیٰ نے جو صفات مجاہدین کے بیان فرمائے ہیں ان سب کو اس نے سچ کیا) تو اللہ نے بھی اس کو سچا کیا (یعنی اس کی مراد پوری ہوئی یہ شہید ہوا ۔) پھر آپ نے اپنے جبے کا کفن اس کو دیا اور اس کو آگے رکھا اور اس پر نماز پڑھی تو جتنا آپ کی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا تھا وہ یہ تھا ۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہید ہو گیا ۔ میں اس بات کا گواہ ہوں ۔

۱۹۵۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ۔

عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (مدینہ کے) پھر نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر (جیسے مردے پر پڑھتے تھے ۔ پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (یعنی قیامت میں تم سے پہلے اٹھ کر تمہارے لیے جنت میں جانے کی تیاری کروں گا) اور تم پر گواہ ہوں ۔

۱۰۸۹- تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ۔ شہیدوں پر نماز نہ پڑھنا

۱۹۵۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو دو آدمیوں کو احد کے شہیدوں میں سے ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے پھر فرماتے کون ان دونوں میں سے قرآن زیادہ جانتا

لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلَى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

ہے جب لوگ ایک کی طرف اشارہ کرتے اس کو قبر میں آگے کرتے (قبلہ کی طرف) پھر فرماتے میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم کیا ان کے دفن کرنے کا لہو لگے ہوئے، نہ ان پر نماز پڑھی نہ ان کو غسل دیا۔ ف۔

بَابُ ۱۰۹۰ تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

جو شخص زنا کی حد میں سنگسار کیا جائے اس پر نماز نہ پڑھیں

۱۹۶۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَنُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلۂ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا زنا کا) تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو محصن ہے (یعنی تیرا نکاح ہو چکا ہے) وہ بولا ہاں! حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس کو پتھروں سے مار ڈالنے کا۔ جب پتھروں کی تکلیف اس کو پہنچی تو لگا بھاگنے لیکن لوگوں نے پا لیا اور پتھروں سے مارا، وہ مر گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں نیک باتیں کیں اور نماز نہیں پڑھی اس پر۔

۱۰۹۱ اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

زنا کی حد میں جو سنگسار کیا جائے اس پر نماز پڑھنا۔

۱۹۶۱- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَفَعَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَاَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی میں نے زنا کیا وہ پیٹ سے تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے وارث (یعنی ولی اور سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا اس کو اچھی طرح سے رکھ۔ جب جنے تو میرے پاس لے کر آ۔ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا۔

ف: دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی۔

ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰی عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰی سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اس نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (اور کانٹوں سے اس کو جما لیا تاکہ رجم کرنے میں نہ کھلے) آپؐ نے اس کو پتھروں سے مروا ڈالا، پھر اس پر نماز پڑھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اس نے زنا کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر وہ توبہ بانٹی جائے تو البتہ ان سب کو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی اس کی رضامندی کے لیے اور اس کے عذاب سے بچنے کیلیے۔

۱۰۹۲۔ اَلصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ يَحِيفُ فِي وَصِيَّتِهٖ

جو شخص وصیت میں ظلم کرے (یعنی حق جائز سے زیادہ وصیت کرے اور وارثوں کیلیے کچھ نہ چھوڑے) اسپر نماز پڑھنا۔

۱۹۶۲۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور سوا ان کے اور کچھ مال اس کے پاس نہ تھا، یہ خبر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ غصہ ہوئے اور فرمایا میں نے قصد کیا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں پھر اس کے غلاموں کو بلایا اور ان کے تین حصے کیے پھر قرعہ ڈالا تو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ (یعنی تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل)

۱۰۹۳۔ اَلصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ غَلَّ

جس شخص نے غنیمت کے مال میں چوری کی ہو اس پر نماز نہ پڑھنا

۱۹۶۳۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِكُمْ إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں مر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اس پر نماز پڑھ لو۔ (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی۔ جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا تو ایک نگینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے جس کی قیمت دو درہم کی بھی نہ تھی۔

۱۰۹۴ اَلصَّلوٰةُ عَلٰی مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ — جو شخص قرض دار ہو اس پر نماز نہ پڑھنا۔

۱۹۶۴- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُوْهِبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے، آپ نے (صحابہ سے) فرمایا تم پڑھ لو نماز اپنے صاحب پر (میں نہیں پڑھوں گا) کیونکہ وہ قرضدار ہے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ قرض مجھ پر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو پورا کرے گا؟ انھوں نے کہا ہاں! پورا کروں گا! تب آپ نے نماز پڑھی اس پر۔

۱۹۶۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ رضی قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ عَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ آیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیے اس پر، آپ نے فرمایا کیا اس پر کچھ قرض ہے بولے ہاں، آپ نے فرمایا کچھ جائیداد چھوڑ گیا ہے (جس سے وہ قرض ادا کیا جائے) لوگوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ تم نماز پڑھ لو اپنے صاحب پر ایک شخص انصاری جس کو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے بولا آپ نماز پڑھیے اس پر، وہ قرض میرے اوپر ہے تب آپ نے نماز پڑھی اس پر۔

۱۹۶۶- اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقُوْمِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَاَلَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوْا نَعَمْ عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو قرض دار ہوتا اس پر نماز نہ پڑھتے۔ ایک بار ایک جنازہ آیا آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے کہا ہاں اس پر دو دینار قرض ہیں آپ نے فرمایا تم نماز پڑھ لو اس پر۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور! وہ دونوں دینار میں ادا کروں گا۔ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی جب اللہ نے اپنے رسول کو گنجائش دی (یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اسکے

نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص قرض دار ہو کر مر جاوے وہ قرضہ مجھ پر ہے، اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اسکے وارثوں کا ہے۔

۱۹۶۷- اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰى عَلَيْهِ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مومن مر جاتا اور قرض دار ہوتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم پوچھتے یہ اپنے قرض کے موافق جائیداد چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑ گیا ہے تو آپ اس پر نماز پڑھتے، اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہہ دیتے تم اس پر نماز پڑھ لو اجب اللہ تعالے نے اپنے رسول پر کھول دیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں جو شخص مر جائے قرضدار ہو کر وہ قرضہ میرے اوپر ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

۱۰۹۵ تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ جو آدمی اپنے تئیں آپ مار ڈالے اسپر نماز نہ پڑھنا

۱۹۶۸ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّيْ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے تئیں تیر کے پیکانوں سے مار ڈالا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا۔

۱۹۶۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَيْءٌ خَالِدٌ يَقُوْلُ كَانَتْ حَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَجَاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا، سدا اسی میں رہیگا، جو شخص زہر پی کر اپنے تئیں مارے تو زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اس کو پیا کرے گا، اور جو شخص اپنے تئیں لوہے سے مار ڈالے (یعنے تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر یا نیزے سے) پھر اس کے بعد مجھے یاد نہیں رہا (یہ راوی کا قول ہے) یعنی نیز چیز سے، تو وہ لوہا اس کے ہاتھوں میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ

اس کو بھونکا کرے گا اپنے پیٹ میں سدا اسی میں رہیگا یعنے ایک لمبی مدت تک یا مراد وہ شخص ہے جو ان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۱۰۹۶- اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ

منافقوں پر نماز نہ پڑھنا چاہیے

۱۹۷۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِیَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُصَلِّیْ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَیْہِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَیْہِ قَالَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنِّیْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَ لَہٗ لَزِدْتُ عَلَیْہَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَمْكُثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَاءَۃٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّہُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَہُمْ فٰسِقُوْنَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ. وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّہُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَہُمْ فٰسِقُوْنَ ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) مر گیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم بلائے گئے اس پر نماز پڑھنے کے لیے جب آپ کھڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی ؤقار پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلانے دن ایسی باتیں کہی تھیں اور فلانے دن ایسی ایسی میں اس کی باتیں شمار کر رہا تھا (جو اس نے کفر اور نفاق کی باتیں کی تھیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جانے دے اے عمرؓ! جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپؐ نے فرمایا مجھے اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں) تو میں نے اختیار کیا نماز پڑھنے کو اور اگر میں جانوں کہ ستر بار سے زیادہ بخشش چاہوں تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔ البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کروں۔ (یعنے اللہ جل جلالہٗ نے جو فرمایا ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم اس سے مقصود ستر کا شمار نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقوں کی مغفرت کبھی نہ ہوگی، پھر آپؐ نے نماز پڑھی اس پر اور لوٹے تھوڑی دیر گزری تھی کہ سورۂ براءت کی یہ دو آیتیں اتریں۔

اور مت نماز پڑھ ان میں سے کسی پر جب وہ مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر اسلیے کہ ان لوگوں نے انکار کیا اللہ کا اور اس کے رسول کا اور مرے گنہگار (تو حضرت عمرؓ کی رائے اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی) پھر میں نے تعجب کیا اپنی اس قدر جرأت سے اللہ کے رسول پر اس دن اور اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔

۱۰۹۷۔ الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد — مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنا

۱۹۷۱۔ اخبرنا اسحٰق بن ابراھیم و علی بن حجر قال حدثنا عبد العزیز بن محمد عن عبد الواحد بن حمزۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر۔

عن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی المسجد۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھی۔

۱۹۷۲۔ اخبرنا سوید بن نصر قال حدثنا عبد اللہ بن موسیٰ بن عقبۃ عن عبد الواحد بن حمزۃ ان عباد بن عبد اللہ بن الزبیر اخبرہ ان عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی جوف المسجد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر نماز نہیں پڑھی مگر خاص مسجد کے اندر۔

۱۰۹۸۔ الصلوٰۃ علی الجنازۃ باللیل — رات کو جنازے کی نماز پڑھنا

۱۹۷۳۔ اخبرنا یونس بن عبد الاعلیٰ قال انبانا ابن وھب قال حدثنی یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی۔

ابو امامۃ بن سھل بن حنیف انہ قال اشتکت امراۃ بالعوالی مسکینۃ فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالھم عنھا وقال ان ماتت فلا تدفنوھا حتی اصلی علیھا فتوفیت فجاؤا بھا الی المدینۃ بعد العتمۃ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نام فکرھوا ان یوقظوہ فصلوا علیھا ودفنوھا ببقیع الغرقد فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاؤ فسالھم عنھا فقالوا قد دفنت یا رسول اللہ وقد جئناک فوجدناک نائما فکرھنا ان نوقظک قال فانطلق یمشی ومشوا معہ حتی اروہ قبرھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا وراءہ فصلی علیھا وکبر اربعا۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی عوالی میں (عوالی ان قریوں کا نام ہے جو اطراف مدینہ میں ہیں) جو غریب تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اس کا حال پوچھا کرتے، آپ نے فرمایا، اگر وہ مر جائے تو اس کو دفن مت کرنا جب تک میں اس پر نماز نہ پڑھوں، وہ مر گئی تو لوگ اس کو مدینہ میں عشاء کے بعد لے کر آئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سو گئے تھے۔ صحابہؓ نے آپ کا جگانا مناسب نہ جانا اور اس پر نماز پڑھ کر بقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی اور صحابہ کرامؓ آپ کے پاس آئے۔ آپ نے اس کا حال پوچھا۔ صحابہؓ نے کہا وہ دفن ہو گئی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، اور ہم آپ کے پاس آئے تھے لیکن آپ سو رہے تھے تو ہم نے برا جانا آپ کا جگانا، یہ سن کر آپ چلے اور صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ انھوں نے اس کی قبر آپ کو دکھلائی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہؓ نے آپکے پیچھے صف کی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور چار

ف: مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں اور اکثر علماء جیسے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

تکبیریں کہیں۔

باب ۱۰۹۹ الصُّفُوفُ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازے پر صفیں باندھنا

۱۹۷۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی نے انتقال کیا تو کھڑے ہو اور نماز پڑھو اس پر، پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہماری صفیں بندھوائیں جیسے جنازے پر صفیں ہوتی ہیں۔ اور نماز پڑھی اس پر۔

۱۹۷۵- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر اسی روز دی جس روز وہ مرا حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک میں تھا معجزہ سے) پھر نکلے آپ صحابہ کرام کو لے کر مصلے کی طرف اور صف بندھوائی ان کی اور نماز پڑھی اس پر اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۹۷۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِأَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب کو مدینہ میں نجاشی کے مرنے کی خبر دی صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں

۱۹۷۷- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا کھڑے ہو اس پر نماز پڑھو ہم نے دو صفیں باندھیں اس پر۔

۱۹۷۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں دوسری صف میں تھا جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز پڑھی۔

۱۹۷۹- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو ! ہم کھڑے ہوئے اور اس پر صفیں باندھیں جیسے میت پر باندھتے ہیں اور نماز پڑھی اس پر جیسے میت پر پڑھتے ہیں ۔

بَابُ ۱۱۰۰ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا — جنازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۱۹۸۰- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ .

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسَطِهَا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعبؓ پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۰۱ اجْتِمَاعِ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَّامْرَأَةٍ — لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ساتھ رکھ کر نماز پڑھنا

۱۹۸۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَّامْرَأَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ.

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمار کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا تو انھوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اس وقت لوگوں میں ابو سعید خدری اور ابن عباس اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا یہی سنت ہے۔

بَابُ ۱۱۰۲ اجْتِمَاعِ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ — عورتوں اور مردوں کے جنازے کو ایک جگہ رکھنا

۱۹۸۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

نَافِعًا يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتیں کو قبلے سے نزدیک کیا اور ان سب کی ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت عمرؓ کی بی بی کا جنازہ اور ان کے ایک بیٹے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور دنوں میں حاکم سعید بن

الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هِيَ السُّنَّةُ.

عاص تھے، اور لوگوں میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ اور ابو قتادہؓ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا میں اس کو برا سمجھا تو میں نے ابن عباسؓ اور ابو سعیدؓ اور ابو قتادہؓ کیطرف دیکھا اور کہا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے۔

۱۹۸۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلاں (یعنی ام کعب پر) جو نفاس (اس خون کا نام ہے جو جننے کے بعد نکلتا ہے) کی حالت میں مرگئی تھی آپ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)

بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازے پر کتنی تکبیریں کہیں؟

۱۹۸۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر پہنچائی لوگوں کو ان کے ساتھ نکلے (مصلے کی طرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۹۸۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

حضرت ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی عوالی کے رہنے والوں میں سے (عوالی ان گاؤں کو کہتے ہیں جو مدینے کے اطراف بلندی پر واقع ہیں) اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تھے بیمار کی۔ آپ نے فرمایا جب یہ مر جائے تو مجھے خبر کرنا، وہ رات کو مرگئی لوگوں نے اس کو دفن کر دیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ کی جب صبح ہوئی آپ نے اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات میں تو آپ اس کی قبر پر آئے اور نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۹۸۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ.

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا

حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں اور کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نے بھی پانچ تکبیریں کہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ — دعاء جنازے کے بیان میں

١٩٨٧- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَقِہٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَّوْ کُنْتُ الْمَیِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْمَیِّتِ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ نے یہ دعا کی اللھم اغفرلہ وارحمہ اخیر تک۔ یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور معاف کر اور سلامت رکھ اس کو اس عذاب سے (اور اچھی کر مہمانی اس کی اور کشادہ کر جگہ اس کی اور دھو ڈال اس کو پانی اور برف اور اولے سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس کے گناہوں کی گرمی کو بجھا دے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل سے اور بدل دے اس کو ایک گھر اس کے گھر سے) جو دنیا میں تھا بہتر اور گھر کے لوگ اس کے گھر کے لوگوں سے بہتر اور بی بی اس کی بی بی سے بہتر اور بچا اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میں نے آرزو کی کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا (تو اس دعا سے مشرف ہوتا)

١٩٨٨- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ الْکَلَاعِیِّ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَسَمِعْتُ فِیْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّةَ وَنَجِّہٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑھتے ایک میت پر تو آپ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اخیر تک

۱۹۸۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَاَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ انھوں نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا دو شخصوں میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا) تو ایک ان دونوں میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اس کے مر گیا ہم نے اس پر نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنی کیا دعا مانگی) ہم نے کہا اس کے لیے دعا کی یا اللہ اس کو بخش دے، یا اللہ اس پر رحم کر، یا اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی اس کی نماز اس کے بعد اور کہاں گیا اس کا عمل اسکے بعد البتہ دونوں میں اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین میں (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں)

" قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَعْجَبَنِيْ لِاَنَّهُ اَسْنَدَ لِيْ "

۱۹۹۰- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا۔

حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے انھوں نے سنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازے کی نماز میں فرماتے یا اللہ بخش دے ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے۔

۱۹۹۱- اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی۔ ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر انھوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر حتی کہ ہم کو سنائی دیا جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے؟) انھوں نے کہا سنت[ف] ہے اور حق ہے

۱۹۹۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو ان کو سورۂ فاتحہ پڑھتے

ف: یعنی سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا چاہیے۔

انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَأُ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهُ حَقٌّ وَّ سُنَّةٌ۔

سُنا۔ جب وہ فارغ ہوئے میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو، انھوں نے کہا ہاں یہ لازم اور سنّت ہے۔

۱۹۹۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُّقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَّ التَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہے اور اخیر میں سلام پھیرے۔ ف

۱۹۹۴- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدِّمَشْقِيِّ الْفِهْرِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الدِّمَشْقِيِّ بِنَحْوِ ذٰلِكَ

بَابُ ١١٠٥ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ — جس شخص پر سو آدمی نماز پڑھیں

۱۹۹۵- اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ مُطِيْعٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً يَّشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جو سو تک پہنچیں اس کی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ ان کی سفارش قبول کرے گا۔

قَالَ سَلَّامٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ

۱۹۹۶- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اس کے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جن کا شمار سو تک ہو اور وہ اس کی سفارش کریں اللہ کے پاس تو اللہ ان کی سفارش قبول کرے گا

۱۹۹۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكَّارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو الْمَلِيْحِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا

حضرت حکم بن فروخ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالملیح نے ہمارے ساتھ ایک جنازے پر نماز پڑھائی تو ہم کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ

ف پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے یا پکار کر پڑھنا سنّت ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعائے ماثورہ اور چوتھی کے بعد سلام۔

بِوَجْهِهِ وَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ۔

جھکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا قائم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہو گی شفاعت تمہاری ابوالملیح نے کہا۔ مجھ سے حدیث بیان کی عبداللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو ان کی سفارش قبول ہو گی حکم بن فروخ نے کہا میں نے ابوالملیح سے پوچھا امت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا چالیس آدمیوں کو۔

بَابُ ۱۰۶ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ — جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اسکے ثواب کا بیان

۱۹۹۸۔ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اس کو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اس کے دفن ہونے تک اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں۔

۱۹۹۹۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کیسا تھ رہے نماز ہونے تک اس کو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر رہے اس کے دفن تک اس کو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں نہ دنیا کے قیراط کی طرح جو کئی رتی کا ہوتا ہے۔

۲۰۰۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الْأَجْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے خدا کے لیے اس پر نماز پڑھے پھر اس کو دفن کرے تو اس کو دو قیراط برابر ثواب ہو گا اور جو شخص نماز پڑھ کر لوٹ آئے دفن سے پہلے اس کو ایک قیراط برابر ثواب ہو گا۔

۲۰۰۱۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز پڑھے اور لوٹ آئے تو اس کو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز پڑھے پھر بیٹھا رہے یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہو تو اس کو دو قیراط برابر ثواب ہے اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

بَابُ ۱۰۷ الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ — جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے؟

۲۰۰۲ - اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدَنَّ حَتّٰی تُوْضَعَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ قبر میں نہ رکھا جائے۔

بَابُ ۱۰۸ الْوُقُوْفِ لِلْجَنَائِزِ — جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۲۰۰۳ - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَکَمِ۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذَکَرَ الْقِیَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ حَتّٰی تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جنازہ کیلئے کھڑے ہونے کو جب تک وہ دفن نہ کیا جائے پھر انھوں نے کہا پہلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے اس کے بعد بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَکَمِ۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَاَیْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم نے کھڑے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۵ - اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمْ یُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ کَاَنَّ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک جنازہ میں جب قبر تک پہنچے تو قبر تیار نہیں ہوئی تھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے گویا ہمارے سروں

عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ۔ پر پرندے تھے (یعنی نہایت چپ چاپ۔)

بَابُ ۱۱۰۹ مُوَارَاةُ الشَّهِيْدِ فِيْ دَمِهٖ — شہید کو خون لگا ہوا دفن کر دینا

۲۰۰۶۔ اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلٰى اُحُدٍ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدْمٰى لَوْنُهٗ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيْحُهٗ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنے انھی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کر دو) اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا ہو گا اور خوشبو مشک کی ہو گی۔

بَابُ ۱۱۱۰ اَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيْدُ — شہید کہاں پر دفن کیا جائے

۲۰۰۷۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَيَّةَ قَالَ اُصِيْبَ

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ اُصِيْبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن معیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو مسلمان مارے گئے۔ طائف کی لڑائی میں لوگ ان کو اٹھا لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے حکم کیا ان کے دفن کرنے کا، جہاں وہ مارے گئے تھے۔ عبداللہ بن معیہ راوی اس حدیث کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔

۲۰۰۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُرَدُّوْا اِلٰى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوْا قَدْ نُقِلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احد کے شہیدوں کو ان کے گرنے کی جگہ پر لے جانے کا اور لوگ میرے باپ کو مدینے میں اٹھا لائے۔

۲۰۰۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدْفِنُوا الْقَتْلٰى فِيْ مَصَارِعِهِمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن کرو ان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جائیں انکے گرنے کی جگہوں میں۔

بَابُ ۱۱۱۱ مُوَارَاةُ الْمُشْرِكِ — مُشرک کو دفن کرنا

۲۰۱۰ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُّوَارِيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ فَوَارَيْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ فَاَمَرَنِيْ فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِيْ وَذَكَرَ دُعَاءً لَمْ اَحْفَظْهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا (ابوطالب) مرگیا، اب کون اس کو گاڑے گا؟ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنے باپ کو گاڑ کر آؤ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا، میں گیا اور ان کو زمین میں چھپا آیا، پھر لوٹ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے حکم دیا مجھے غسل کرنے کا۔ میں نے غسل کیا آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی ذکر کی جو مجھے یاد نہیں رہی (یہ ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہے)

بَابُ ۱۱۲ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

بغلی اور صندوقی قبر کا بیان

۲۰۱۱ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

عَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودو اور اینٹیں کھڑی کرو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تھی۔

۲۰۱۲ - اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ اَلْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہونے لگی تو انھوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھدواؤ اور اس پر اینٹیں کھڑی کرو جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔

۲۰۱۳ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَنْ حُكَّامِ بْنِ سَلْمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کیلیے ہے[ف۱]

بَابُ ۱۱۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

قبر گہری کھودنا بہتر ہے

ف۱: اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے۔

۲۰۱۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالُوْا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے روز ہم نے شکایت کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر ایک آدمی کے لیے قبر کھودنا ہم پر دشوار ہے۔ آپ نے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھ دو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو ہم آگے کریں (یعنے قبلے کے قریب رکھیں) آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہو۔ ہشام نے کہا میرا باپ اس دن تین شخصوں میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے۔ ف۔

بَابُ ۱۱۱۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيْعِ الْقَبْرِ

قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مَنْ اُصِيْبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان مارے گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو قبر کو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑ دو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کر دو۔

بَابُ ۱۱۱۵ وَضْعِ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

قبر میں ایک کپڑا بچھانا

۲۰۱۶- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دُفِنَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نیچے جب آپ قبر میں رکھے گئے، ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی، مگر یہ امر سنت نہیں ہے، نہ صحابہ کے اتفاق سے ہوا، بلکہ شقران آپ کے غلام نے اس چادر کو بچھا دیا ان کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر کو آپ اوڑھتے بچھاتے تھے اس کو کوئی اور اوڑھے یا بچھائے۔

ف: گہری قبر کھودنے میں بڑے بڑے فائدے ہیں ایک یہ ہے کہ مردے کی عفونت باہر نہ نکلے اور زندے ہوا کے فساد سے محفوظ رہیں۔

بَابُ[۱۱۱۶] السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ — جن ساعتوں میں مُردوں کا دفن کرنا منع ہے ، انکا بیان

۲۰۱۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ.

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو نماز پڑھنے سے یا مُردے کو گاڑنے سے، ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو یہاں تک بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہاں تک آفتاب ڈھل جائے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے۔

۲۰۱۸- أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.

جَابِرًا يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور اس کو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا آپ نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے مگر جب ایسی ہی لاچاری ہو۔

بَابُ[۱۱۱۷] دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ — کئی آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑنا

۲۰۱۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا.

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب اُحد کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کس کو آگے کریں؟ آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔

۲۰۲۰- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ.

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشُكِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت بیان کی۔ آپ نے فرمایا کھودو اور کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو گاڑ دو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اس کو آگے کرو۔!

۲۰۲۱ - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بَابُ ١١٨ مَنْ يُقَدَّمُ — کون آگے کیے جائیں قبر میں

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا وَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ مارے گئے احد کے روز تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو دو اور تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اس کو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرا باپ تین آدمیوں میں سے (جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے) تیسرا تھا، اور ان سب میں قرآن زیادہ جانتا تھا

بَابُ ١١٩ إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ — مردے کو قبر سے نکالنا دفن کر دینے کے بعد

۲۰۲۳ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو۔

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ فِي حُفْرَتِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ ابن ابی کے پاس آئے جب وہ قبر میں دفن ہو گیا تھا، آپ نے حکم کیا، وہ نکالا گیا پھر بٹھایا اس کو اپنے گھٹنوں پر اور تھوک اپنا ڈالا اس پر اور اپنا کرتا اس کو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس سے مقصد کیا تھا، اس لیے کہ عبد اللہ بن ابی دل سے مسلمان نہ تھا، بلکہ ایک منافق

۲۰۲۴ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا عبد اللہ بن ابی کے لیے اسکو قبر سے نکالا پھر سر اس کا اپنے گھٹنوں پر رکھا، اور تھوک اپنا اس پر ڈالا اور کرتہ اپنا اسے پہنایا۔

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبداللہ بن ابی کے لیے، وہ اپنی قبر سے نکالا گیا پھر سر اس کا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اس پر تھوکا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے۔

بَابُ ۲۱ إِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ. مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد

۲۰۲۵ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطِبْ قَلْبِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص قبر میں رکھا گیا میرا دل خوش نہ ہوا میں نے اسکو نکال کر الگ دفن کیا۔

بَابُ ۲۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ. قبر پر نماز پڑھنا

۲۰۲۶ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالُوا هٰذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِي فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ ظُهْرًا وَأَنْتَ صَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُوقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوتُ فِيكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا يَعْنِي آذَنْتُمُونِي بِهِ فَإِنَّ صَلَاتِي لَهُ رَحْمَةٌ.

حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک روز آپ نے ایک تازی قبر دیکھی پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے، فلاں لوگوں کی لونڈی، آپ نے اس کو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مر گئی، آپ روزے سے تھے اور سو رہے تھے۔ ہم کو آپ کا جگانا اچھا نہ معلوم ہوا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے صف باندھی آپ نے تکبیر کہی چار بار پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو مجھے خبر کرنا اس لیے کہ میری نماز اس کے لیے رحمت ہے۔

۲۰۲۷ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ ایک قبر پر جو سب قبروں سے علیحدہ تھی۔ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی سلیمان نے کہا میں نے شعبی رض سے پوچھا وہ کون شخص تھے؟ انھوں نے کہا ابن عباس۔

۲۰۲۸ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ قِيلَ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ترجمہ اوپر گزرا

ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

٢٠٢٩ - أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑھی دفن ہونے کے بعد۔

بَابُ ١٢٢ الرُّكُوبِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ — جنازے سے فارغ ہو کر سوار ہونا

٢٠٣٠ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ أُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ابوالدحداح کے جنازے کے ساتھ نکلے جب لوٹنے لگے تو ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹھ کا (یعنی اس پر زین وغیرہ نہ تھا) آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپ کے ساتھ پیدل چلے۔

بَابُ ١٢٣ الزِّيَادَةِ عَلَى الْقَبْرِ — قبر پر زیادہ کرنا!

٢٠٣١ - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى وَأَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجَصَّصَ زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنے اونچا بنانے سے) یا اس پر گچ کرنے سے یا اس پر لکھنے سے ف۱

بَابُ ١٢٤ الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ — قبر پر عمارت بنانا کیسا ہے

٢٠٣٢ - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ أَوْ يُبْنَى عَلَيْهَا أَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منع کیا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے سے یا اس پر عمارت بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

ف۱: کیونکہ ان سب چیزوں میں مال حلال ضائع کرنا ہے۔ اس لیے کہ مردے کو اس کی احتیاج نہیں ہے اور زندے محتاج ہیں مال کے، پھر جس قدر مال موجود ہو زندوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت میں صرف کرنا بہتر ہے

بَابُ ۱۱۲۵ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ — قبروں پر گچ کرنا

۲۰۳۳- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ.

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبروں پر گچ کرنے سے۔

بَابُ ۱۱۲۶ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ — قبر اگر بلند ہو تو اس کو گرا کر برابر کرنا

۲۰۳۴- اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ

ثُمَامَةَ بْنَ شُفَیٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے۔ روم میں وہاں ہمارا ایک ساتھی مرگیا فضالہ نے حکم دیا ان کی قبر برابر کی گئی یعنی زمین سے بہت اونچی نہیں رکھی، پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا۔ ف۱

۲۰۳۵- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ.

عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ وَلَا صُوْرَةً فِیْ بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا.

حضرت ابو الہیاج سے روایت ہے حضرت علیؓ نے ان سے کہا میں تم کو نہ بھیجوں اس کام پر جس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا، کوئی قبر بلند مت چھوڑ مگر اس کو برابر کردے اور کوئی مورت کسی گھر میں نہ دیکھ مگر اس کو میٹ دے!

بَابُ ۱۱۲۷ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ — قبروں کی زیارت کا بیان

۲۰۳۶ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہاں تک جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا کھجور بھگونے سے کسی برتن میں سوا مشک کے اب جس برتن میں چاہو بھگو دو اور پیو لیکن نشہ لانے والی چیز نہ ہو۔

ف۱: یعنی زمین سے بہت بلند نہ کریں، بلکہ ایک بالشت اونچی رکھنا کافی ہے اب اس کو مسطح کرنا بہتر ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اور کوہانی بہتر ہے اور علماء کے نزدیک۔

٢٠٣٧- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ إِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الظُّرُوفِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوا فِيمَا رَأَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد، اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جوڑ رکھو جتنا تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ کے بنانے سے (نبیذ کہتے ہیں کھجور یا انگور کے پانی کو) چند برتنوں میں تونبے اور مرتبان اور کھجور کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں) کیونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنائی جاتی تھی) اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن بچو ہر چیز سے جو نشہ لائے، اور منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے اب جس کا جی چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے بری بات نہ کہے۔

بَابُ ١١٢٨ زِيَارَةِ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

مشرک کی قبر کی زیارت

٢٠٣٨- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو رلانے لگے اور فرمایا کہ میں نے اپنے مالک سے اجازت مانگی اپنی ماں کے لیے دعا کرنے کی تو اجازت نہ ملی (اس لیے کہ مشرکوں کو اللہ نہیں بخشے گا پھر پیغمبر ان کے لیے کیوں دعا کرے)۔ پھر میں نے اجازت مانگی ان کی قبر پر جانے کی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے۔

بَابُ ١١٢٩ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کیواسطے دعاء کرنیکی ممانعت

٢٠٣٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے سنا جب ابوطالب (حضور کے چچا) مرنے لگے تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا اے چچا میرے کہہ لا الہ الا اللہ اس کلمہ کی وجہ سے میں تمہارے لیے حجت کرونگا،

كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ۔

اللہ جل جلالہ کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو، پھر وہ دونوں ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اخیر بات ابوطالب کی زبان سے یہ نکلی کہ عبدالمطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جبتک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی اس وقت یہ آیت اتری ما کان للنبی والذین آمنوا، اخیر تک یعنی نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو نہیں چاہیے مشرکوں کے لیے دعا کرنا اور یہ آیت اتری انک لا تہدی من احببت یعنی تم نہیں ہدایت کر سکتے جس کو چاہو۔!

۲۰۴۰ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ أَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں باپ کے لیے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے ان کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھے، وہ بولا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لیے (یعنے آزر کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھا۔ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اپنے باپ کے لیے کی تھی وہ ایک وعدے کی وجہ سے تھی جو ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس لیے کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لیے دعا کروں گا، جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا، تو اس سے بیزار ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۳۰ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ

مسلمانوں کے لیے دُعا کرنے کا حکم

۲۰۴۱ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا میں تم سے اپنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں، ہم نے کہا ہاں ضرور بیان کرو، انھوں نے کہا ایک بار میری باری کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، اتنے میں آپ نے میری کروٹ لی اور

رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلاَّ رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلاَّ أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لاَ قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّتِي رَأَيْتُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلاَمُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لاَحِقُونَ۔

دونوں جوتیاں اپنے پاس رکھ لیں اور چادر کا بچھونا بچھایا پھر نہیں ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے کہ میں سو گئی پھر آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چپکے سے چادر اٹھائی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے میں نے بھی یہ حال دیکھ کر) کرتا اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور تہ بند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے وہاں جا کر تین بار دونوں ہاتھ اٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے، پھر لوٹے، میں بھی لوٹی، آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی، پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی اور زور سے دوڑی اور میں آپ سے پہلے گھر میں پہنچی مگر لیٹی ہی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا اے عائشہ تیری سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اٹھ آیا ہے (جیسے دوڑنے والے کا حال معلوم ہوتا ہے)، میں نے کہا کچھ نہیں! آپ نے فرمایا تو مجھ سے کہہ دے نہیں تو وہ جو سب باریکیوں کو جانتا ہے اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھ سے کہہ دے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے یہ سبب ہے اور میں نے سب حال بیان کیا، آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ میں نے کہا ہاں، آپ نے ایک گھونسہ میرے سینے میں مارا، جس سے مجھے صدمہ پہنچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دل میں خیال کیا تھا کہ آپ چھپ کر کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں اس واسطے ساتھ ہوئی تھیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپائیں گے اللہ نے آپ کو بتلا دیا کہ میرے دل میں یہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن اندر نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے اتار چکی تھی انھوں نے مجھ کو پکارا تجھ سے چھپا کر میں نے بھی ان کو جواب دیا تجھ سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور مجھے جگانا تیرا برا معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو۔ خیر جبرئیل نے مجھ کو حکم کیا بقیع میں جانے کا اور وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنے کا (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیونکر کہوں (جب میں بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہو السَّلاَمُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ . یعنی سلام ہے، ان گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں پر اور رحم کرے اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں۔ ف۲

۲۰۴۳ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ وَاَمَرْتُ جَارِيَتِیْ بَرِيْرَةَ تَتْبَعُهٗ فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَوَقَفَ فِیْ اَدْنَاهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ فَلَمْ اَذْكُرْ لَهٗ شَيْئًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَيْهِمْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو پیچھے پیچھے جا وہ گئی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے اور وہاں جتنی دیر اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے پھر لوٹے تو بریرہ آگے آئی آپ سے اور مجھ سے بیان کیا میں نے کچھ نہیں کہا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا میں بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا دعا کرنے کو۔

۲۰۴۴ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا وَاِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُوْنَ غَدًا اَوْ مُوَاكِلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی باری جب ان کے یہاں ہوتی تو آپ پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اخیر تک یعنی سلام ہے اے گھر مسلمانوں کے اور ہم اور تم وعدہ دیئے گئے ہیں کل کا اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش دے بقیع الغرقد والوں کو۔ ف۲

۲۰۴۵ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ .

ف ۱: اس حدیث سے عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت درست نکلی اور اس باب میں علماء کے تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا حرام ہے۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔ دوسرے یہ کہ مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ جائز ہے۔

ف ۲: بقیع ایک جگہ کا نام ہے متصل مدینہ کے وہ قبرستان ہے۔ اس میں پہلے غرقد (ایک درخت ہے کانٹے دار) کے درخت بہت تھے اس لیے اس کو بقیع الغرقد کہتے تھے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب قبروں پر تشریف لے جاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار آخیر تک یعنی سلام ہے تم پر اے مومن اور مسلمان گھر والو اللہ چاہے تو ہم تم سے مل جائیں گے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں تمہارے لیے اور اپنے لیے۔

۲۰۴۵ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوْا لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی (بادشاہ حبشہ) مر گیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اسکے لیے بخشش کی

۲۰۴۶ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ۔

اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر اسی روز دی جس دن وہ مرا، اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کے لیے۔

بَابُ ۳۱ التَّغْلِيْظِ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُوْرِ

قبروں پر چراغ جلانے کی برائی کا بیان

۲۰۴۷ - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں۔

بَابُ ۳۲ التَّشْدِيْدِ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں پر بیٹھنے کی برائی

۲۰۴۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحْرِقَ ثِيَابَهُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو اس سے بہتر ہے کہ قبروں پر بیٹھے۔

۲۰۴۹ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قبروں پر۔

بَابُ ۱۳۲ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ — قبروں کو مسجد بنانا

۲۰۵۰۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ ف۔

۲۰۵۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود و نصاریٰ پر انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

بَابُ ۱۳۳ كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ۔ — سبتی جوتیاں قبروں میں پہن کر جانا مکروہ ہے۔ ف۲

۲۰۵۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ اَنَّ۔

بَشِيْرَ بْنَ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَآءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَآءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا، آپ مسلمانوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑے شر سے بچ گئے، اور آگے نکل گئے، پھر مشرکوں کی قبر پر گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم رہے اور آگے نکل گئے،

ف: یعنی قبروں کو قبلہ بنایا یا مسجد کی طرح قبر پر جمع ہونے لگے اور وہاں روشنی کرنے لگے۔

ف۲: سبت بالکسر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کر کے صاف کیا جائے اور اس کے بال " دور کیے جائیں، ایسی جوتیاں پہن کر قبروں میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ ان میں نجاست نہ ہو، یا قبروں کی حرمت رکھنے کے خیال سے، یا اس وجہ سے کہ اس قسم کی جوتیوں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ بال سمیٹ چمڑے کی جوتیاں پہنتے تھے۔

مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

پھر آپ نے خیال کیا تو دیکھا ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہنے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اے سبتی جوتیوں والے ان کو نکال دے!

بَابُ ۱۳۵ التَّسْهِيْلِ فِيْ غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

سبتی کے سوا اور جوتیوں کی اجازت

۲۰۵۳- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

بَابُ ۱۳۶ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ

قبر کے سوال کا بیان

۲۰۵۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ يُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اور اس کو بٹھاتے ہیں اس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالے نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔ رسول

بَابُ ۱۳۷ مَسْاَلَةِ الْكَافِرِ

کافر سے قبر میں سوال

۲۰۵۵- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ يُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا خَيْرًا مِّنْهُ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے باب میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ اپنی جگہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَ اَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

جہنم میں اللہ نے تجھے اس کے بدلے وہ جگہ دی جو اس سے بہتر ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنی دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق (جس کے دل میں یقین نہ ہو لیکن ظاہر میں مسلمان ہو) اس سے جب کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا۔ (یعنی میں لوگوں کا تابع تھا) تو اس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا نہ قرآن پڑھا۔ پھر اس پر ایک مار پڑتی ہے اس کے بعد دونوں کانوں کے بیچ میں اور وہ ایک چیخ مارتا ہے جس کو سب قریب والے سنتے ہیں سوا آدمی اور جن کے۔

بَابُ ۱۱۳۸ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

جو شخص پیٹ کے عارضہ میں مر جائے

۲۰۵۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوْا اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَاِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ اَنْ يَكُوْنَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلٰى

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ، لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص پیٹ کے عارضے سے مر گیا، ان دونوں نے آرزو کی کاش اس کے جنازے میں شریک ہوتے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ مار ڈالے (یعنی پیٹ کے عارضہ سے مرے) اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا، دوسر

بَابُ ۱۱۳۹ الشَّهِيْدِ

شہید کا بیان

۲۰۵۷- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ۔

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهِ فِتْنَةً۔

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر میں آزمائے جاتے ہیں (یعنی ان کو عذاب ہوتا ہے) مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کافی ہے ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش (یعنی ان کا امتحان دنیا میں لے لیا گیا کہ تلواریں سروں پر کھائیں اور خدا کی راہ میں جان نثار کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے

۲۰۵۸- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنُ وَ الْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَ النُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَّ رَفَعَهُ مَرَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت صفوان بن اُمیہ نے کہا طاعون (وبا) اور پیٹ کے عارضہ سے مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی سے مرنا عورت کی شہادت ہے تیمی جو حدیث کا راوی ہے اس نے کہا یہ حدیث ہم سے ابوعثمان نے کئی بار بیان کی، اور ایک بار اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا۔

بَابُ ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهٖ

قبر کا دبانا۔ اور دبوچنا

۲۰۵۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِىْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سعد بن معاذ انصاری کے حق میں) یہ وہ شخص ہے جس کے مرنے سے عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے اسکے جنازہ میں آئے۔ البتہ قبر میں ایک دبا دُاس کو ہُوا، پھر وہ عذاب جاتا رہا۔

۲۰۶۰- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَيْثَمَةَ۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا آخیر تک یعنی اللہ قائم رکھے گا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دُنیا اور آخرت میں۔ قبر کے عذاب کے بارے میں اتری ہے۔

۲۰۶۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّىَ اللّٰهُ وَ نَبِيِّىْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرہ قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ مُردے سے پوچھا جائے گا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور میرے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ تعالےٰ ثابت رکھے گا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں (یعنے وہ برابر جواب دیں گے، اللہ تعالیٰ

بِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۔

ان کے دلوں کو مضبوط کر دے گا اور کافر گھبرا جائیں گے غلط سلط کہیں گے ان کو عذاب ہوگا۔

۲۰۶ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ ۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ
قَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ
لَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ
يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے؟ لوگوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں۔ آپ خوش ہوئے یہ سن کر (کہ مسلمان نہیں ہے) پھر آپ نے فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب تم کو سنا دے۔

۲۰۶ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ
بِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد، ایک آواز سنی آپ نے فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں (اللہ بچائے ہم کو قبر کے عذاب سے)۔

باب ۱۱۴۱ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۲۰۶ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ
حَدَّثَهُ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے۔

۲۰۶۵ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے۔

۲۰۶ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ۔

اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْفِتْنَۃَ الَّتِیْ یُفْتَنُ بِھَا الْمَرْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً حَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَنْ اَفْھَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَجَّتُھُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِّنِّیْ اَیْ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ قَالَ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیان کیا اس فتنہ کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے۔ جب آپ نے اس کا بیان کیا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھ نہ سکی۔ جب ان کی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک تھا اللہ تجھ کو برکت دیوے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اخیر میں کیا فرمایا؟ اس نے کہا آپ نے فرمایا، مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو دجال کے سامنے ہوگی۔

۲۰۶۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاؤسٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ ھٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُھُمُ السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ بیشک ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں ہم زندگی اور موت کے ہر فتنے سے۔

۲۰۶۸۔ اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِی امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ وَھِیَ تَقُوْلُ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ یَھُوْدُ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَلَبِثْنَا لَیَالِیَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ کہنے لگی تم کو قبر میں آزمایا جائے گا۔ یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور فرمایا یہودیوں کی آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا پھر کئی رات تک ہم ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وحی آئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جائے گا پھر میں نے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے۔

۲۰۶۹۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَمْرَۃَ۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَقَالَ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے، اور آپ نے فرمایا تم کو قبر میں آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰- اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا دَخَلَتْ یَهُوْدِیَّةٌ عَلَیْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَیْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور ان سے کچھ مانگا انھوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اللہ تجھے قبر کے عذاب سے بچائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے جسکو جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ عَجُوْزَتَانِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَتَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ قَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ قَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ کی دو بڑھیاں یہودنیں آئیں اور انھوں نے کہا قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبر میں میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا ان کو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بڑھیاں یہودنیں آئی تھیں وہ کہتی تھیں قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا بیشک ان کو عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

بَابُ ۴۲ وَضْعِ الْجَرِیْدَةِ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر درخت کی شاخ لگانا

۲۰۷۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِیْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی كَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اَوْ اِلٰی اَنْ یَیْبَسَا.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّے یا مدینہ کے ایک باغ پر گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا آپ نے فرمایا شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جبتک خشک نہ ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے اور کہا ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے قصور میں نہیں ہوتا ایک تو پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا۔ دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر و تازہ شاخ لی اور اس کو چیر کر دو ٹکڑے کیے پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا شاید ان کا عذاب ہلکا ہو۔ف

۲۰۷۳۔ اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤسٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اسکا ٹھکانا اس کو دکھلایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھائے قیامت کے روز۔

۲۰۷۴۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا دکھلایا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھائے قیامت کے روز۔

۲۰۷۵۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو جب وہ مر جاتا ہے تو اسکا ٹھکانا دکھلایا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھائے قیامت کے روز۔

۲۰۷۶۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

ف۱: حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے پایہ کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کے عذاب کو کم کرتی ہے۔

بَابُ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ — مومنوں کی روحوں کا بیان

۲۰۷۷- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی جان جنت کے درختوں پر اڑتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کے بدن کی طرف بھیجے گا۔

۲۰۷۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوْا تِيْكَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مکے اور مدینے کے بیچ میں وہ ذکر کرنے لگے بدر والوں کو تو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پہلے ہم کو کافروں کے مارے جانے کی جگہیں دکھلائیں اور فرمایا یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور یہ فلانے کے گرنے کی جگہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ان جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی ہر ایک کافر اپنی جگہ پر مارا گیا)، ان سب کو ایک کنوئیں میں ڈالا بعد اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے پایا (یعنی عذاب میں پڑے یا نہیں؟) اور میں نے تو اپنے رب کا وعدہ پا لیا (یعنی فتح اور نصرت کو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان مردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ ف۔

۲۰۷۹- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِيْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوئیں پر سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آواز دے رہے تھے اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگوں نے

ف: اس حدیث سے اسی طرح اور احادیث سے سماع موتیٰ یعنی مُردوں کا سننا زندوں کی باتوں کو ثابت ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک واقعہ مخصوص تھا۔ اللہ نے ان کو اس وقت آپ کا کلام سننے کے لیے جلا دیا تھا۔

حَقًّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ تُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو مر سڑ گئے، آپ نے فرمایا تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سن سکتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۰۸۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَأَتِ الْآيَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا بھلا تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ فرمایا یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر ہوا انھوں نے کہا ابن عمر بھول گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ جو میں نے ان سے کہا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کو پڑھا إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔ اخیر تک۔ ف۱،

۲۰۸۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَمُغِيرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ وَفِي حَدِيثِ مُغِيرَةَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ (ڈھڈی) کی ہڈی کے اسی سے آدمی بنایا گیا اور اسی میں پھر جوڑا جائے گا۔ ف۲۔

۲۰۸۲۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَشَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ إِنِّي لَا أُعِيدُهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَلَيْسَ آخِرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جھٹلایا مجھ کو آدمی نے اور اس کو ایسا لازم نہ تھا اور گالی دی مجھ کو آدمی نے اور اس کو ایسا لازم نہ تھا سو مجھ کو جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اس کو دوبارہ نہ جلاؤں گا۔ جیسے پہلی بار اس کو پیدا کیا، اور دوبارہ پیدا کرنا، پہلی بار پیدا کرنے سے

ف۱ یعنی تو نہیں سنا سکتا مردوں کو، مراد کافروں کے دل ہیں جو مثل مردوں کے ہیں کوئی بات نہیں سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے مردوں کا نہ سننا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم،

ف۲: عربی میں عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اس ہڈی سے ترکیب ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں جمع ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائیگا۔ یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی، یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک باریک اجزائے اصلی نہ گلتے ہوں گے اگرچہ اجتماع ان کا بگڑ جائے۔

الْخَلْقِ بِأَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ ۔

مجھ پر دشوار نہیں ہے۔ اور گالی دینا اس کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ کا ایک بیٹا ہے (جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں) حالانکہ میں اکیلا ہوں کسی کا محتاج نہیں نہ جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں، اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں ہے۔

٢٠٨٣- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ فَفَعَلَ أَهْلُهُ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص نے بہت گناہ کیے تھے جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلانا پھر پیسنا پھر میری خاک کچھ ہوا میں اڑا دینا اور کچھ دریا میں ڈال دینا اس لیے کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھ پر قادر ہوگا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا کسی مخلوق کو نہ کرے گا۔ لوگوں نے اس کے مرنے پر ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کو جس نے اس کا کچھ حصہ لیا تھا (یعنے پانی اور زمین اور ہوا کو) حکم کیا حاضر کرو جو تم نے لیا ہے یہاں تک کہ وہ شخص پورا ہو کر سامنے کھڑا ہوا اس وقت اللہ تعالےٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے، اللہ نے اس کو بخش دیا (سبحان اللہ وبحمدہ ہمارا پروردگار اور مالک کیسا غفور اور رحیم ہے۔

٢٠٨٤- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ يَقْدِرْ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِي قَالَ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوحَهُ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ إِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تم سے پہلے اپنے کاموں کو برا جانتا تھا جب وہ مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلاؤ پھر پیس کر آٹا کرو پھر دریا میں ڈال دو اس لیے کہ اگر اللہ نے مجھ کو پکڑ پایا تو کبھی نہیں بخشے گا۔ (وہ مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا) اللہ جل جلالہ نے فرشتوں کو حکم کیا انھوں نے اس کی روح کو پکڑا پھر اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار میں نے ایسا کیا۔ اللہ نے اس کو بخش دیا۔

بَابُ الْبَعْثِ — قیامت میں اٹھنے کا بیان

۲۰۸۵۔ وَأَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَيَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے تم اللہ سے ملوگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ۔

۲۰۸۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ ننگے بدن بے ختنہ اٹھائے جائیں گے اور سب مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ نے پڑھا اس آیت کو کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔

۲۰۸۷۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھیں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا، تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے گا۔

۲۰۸۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن، میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا اسکا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی۔

۲۰۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ اثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشْرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تین طرح لوگ اٹھیں گے۔ بعضے ان میں سے شوق میں بھرے ہوں گے (جنت کے) اور بعضے ڈرتے ہوں گے (دوزخ سے) دو ایک اونٹ پر ہوں گے، اور تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کر لے گی (یعنی گھیر لے گی) جہاں وہ دن کو ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی، اور جہاں وہ رات کو ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی۔ ف١۔

٢٠٩٠ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ جُمَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ یُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَی الظَّهْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَهُ الْحَدِیْقَةُ یُعْطِیْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْهَا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سچے اور سچے کہے گئے نے اللہ ان پر رحمت بھیجے اور سلام مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح پر اٹھیں گے ایک گروہ تو سوار ہو گا کھانے اور پہنتے جائیں گے اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے اور آگ کی طرف لے جائیں گے اور تیسرا گروہ پاؤں سے چلے گا اور دوڑے گا، اللہ سواریوں پر آفت ڈال دیگا سواری نہ ملیگی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہو گا وہ ایک اونٹ کے بدلے میں دے دیگا لیکن اونٹ نہ ملیگا۔ ف٢۔

بَابُ ذِکْرِ اَوَّلِ مَنْ یُّکْسٰی — سب سے پہلے قیامت میں کون کپڑے پہنایا جائیگا

ف١: جنت کے شوقین اعلیٰ درجے کے مومن ہوں گے۔ جیسے انبیاء اور شہدا اور صالحین جن کو جہنم سے مطلق ڈر نہ ہو گا اور دوزخ سے ڈرنے والے گنہگار مسلمان ہوں گے اور آگ میں گھرے ہوئے کافر ہوں گے۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے۔ یعنی اس آگ کا جو یمن سے نکل کر لوگوں کو شام کی طرف لے جائے گی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حشر کا ذکر ہے۔

ف٢: بعضوں نے کہا باغ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا حشر ہے جو شام کی طرف ہو گا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر مراد ہے اور باغ کا ذکر بر سبیل تمثیل ہے یعنی سواری ایسی مفقود ہو گی کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے دینا چاہے تو اونٹ نہ ملے گا۔ واللہ اعلم۔

٢٠٩١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا وَقَالَ وَكِيعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُؤْتَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُجَاءُ قَالَ وَهْبٌ وَوَكِيعٌ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْآيَةَ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُدْبِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نصیحت کرنے کو تو فرمایا اے لوگو تم اکٹھا کیے جاؤ گے اللہ کے پاس ننگے بدن اور ننگے پاؤں اور بے ختنہ پھر اس آیت کو پڑھا کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسے شروع کیا ہم نے پیدائش کو ویسا ہی دوبارہ کریں گے اور سب سے پہلے قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائیں گے اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور ان کو پکڑ کر بائیں طرف لے جائیں گے۔ میں کہوں گا اے پروردگار میرے اصحاب ہیں، کہا جائیگا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نئی باتیں کیں۔ میں اسیطرح کہوں گا جیسے نیک بخت بندے (یعنی حضرت علیسیٰؑ) نے کہا (اللہ تعالےٰ کے سامنے) میں ان پر گواہ تھا جبتک ان میں موجود تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا اُن کا اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور جو تو بخش دے ان کو تو تو غالب ہے حکمت والا ہے کہا جائیگا یہ لوگ پھرے رہے دین سے (یعنی مرتد ہو گئے) جب سے تم ان سے جدا ہو گئے۔ ف۱۔

بَابٌ فِي التَّعْزِيَةِ

ماتم پرسی کا بیان

٢٠٩٢- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے اپنے باپ سے سُنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو کئی اصحاب آپؐ کے پاس بیٹھتے ان میں ایک شخص تھا جس کا ایک چھوٹا بچہ اس کی پیٹھ کی طرف سے آتا اور وہ اس کو اپنے سامنے بٹھاتا اتفاقًا وہ بچہ مر گیا۔ اس شخص نے جلسے میں آنا چھوڑ دیا اس خیال سے کہ بچہ یاد آویگا حضور

ف۱: مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دینِ اسلام سے پھر گئے اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے شریک ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سب کو قتل کیا۔

الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَحَزِنَ عَلَيْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى فُلَانًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لَا تَأْتِي غَدًا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَذَاكَ لَكَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہ پایا پوچھا کیا سبب ہے جو فلاں شخص کو میں نہیں دیکھتا، لوگوں نے کہا حضور! اسکا چھوٹا بچہ جس کو آپ نے دیکھا تھا مر گیا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر اس شخص سے ملے اور اسکے بچے کا حال پوچھا اُسنے بیان کیا کہ وہ مر گیا، آپ نے اسکو تعزیت دی (یعنی ایسی باتیں کیں جس سے اسکو تشفی اور تسلی ہو اور رنج کم ہو) پھر آپ نے فرمایا اے شخص تجھ کو کون سی بات پسند ہے یہ کہ تو اس سے فائدہ اٹھاتا اپنی عمر بھر یا یہ کہ تو جب قیامت کے روز جنت کے کسی دروازہ پر جاویگا اس کو اپنے سے پہلے وہاں پائے گا، اور وہ تیرے لیے دروازہ کھولیگا۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بات کہ وہ جنت کے دروازہ پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھے زیادہ پسند ہے (اس کے جینے سے) آپ نے فرمایا یہی ہوگا تیرے لیے۔

بَابٌ نَوْعٌ آخَرُ

ایک اور قسم کی تعزیت

٢٠٩٣ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا جب وہ ان کے پاس آیا تو حضرت موسیٰؑ نے ایک طمانچہ اس کو مارا، اس کی آنکھ پھوٹ گئی اور وہ اپنے پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اللہ جل جلالہٗ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا اس بندہ کے پاس اور کہہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھے جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں گے اتنے برس اس کی عمر ہوگی (وہ آیا اور اس نے ایسا ہی کیا) حضرت موسیٰؑ نے کہا اے رب پھر کیا ہوگا، حکم ہوا پھر موت ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا پھر ابھی مرنا بہتر ہے اور دعا کی یا اللہ مجھے نزدیک کر دے پاک زمین سے (یعنی بیت المقدس کی زمین سے) پتھر کی مار برابر۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس جگہ ہوتا تو تم کو ان کی قبر بتاتا راستے کی طرف سرخ ٹیلے کے نیچے۔

تمت بالخیر